

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الشیامی

کتاب الحجت کتاب الیمان واکفر

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

حضرت آقا اسلام ملار فادر مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مفسر قرآن عالیجناب ایدہ اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قلم مدظلہ العالی نقوی الامردہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوستدکتب

ناشر

ظفر میم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر _____ ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲- کراچی

مطبع _____ قریشی آرٹ پریس ناظم آباد نمبر ۲- کراچی

کتابت _____ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ _____ ۱۸۰ روپے

بارِ ہفتم _____ اگست ۲۰۰۳ء

انسانہ اور حیات بعد الموت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے "سیرت علی" میں قرآن اور اہل بیت اور اہل بیت کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا۔ ہر سوانح عمری کا حجم کم سے کم چار سو صفحہ ہو گا میں نے یہ ایک لمبا پروگرام اپنے سامنے رکھ لیا ہے موت قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے ایسی صورت میں جو وہ سوانح عمریوں کے مکمل ہونے کی کوئی صورت تو نظر نہیں آرہی مگر جس خالق برحق اور قادر مطلق نے اتنا کام مجھ سے لیا ہے اس رحمت و اسع سے کیا بعید ہے کہ وہ یہ کام بھی مجھ ناچیز کے ہاتھوں سے پورا کر دے اس پروگرام کے تحت انشاء اللہ العزیز ہمارے مذہب کے تمام حقائق ناظرین کے سامنے آجائیں گے میں ارباب عقل و فہم اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ جاتی ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں کچھ غلطیاں نظر سے گزریں تو بجلتے طعن و تشنیع سے میرا کیلجو زخمی کرنے کے اس خیال کے پیش نظر درگزر فرمائیں کہ غلطیوں سے بشریت کا دامن پاک نہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

سابقہ اشم

سید ظفر حسن نقوی الامروہوی

بارگاہِ باری میں عرض

اے قادرِ مطلق، اے محبوبِ درحق تیری بارگاہِ عز و جلال میں بصدِ عجز و نیاز یہ التجا کرتا ہوں کہ اگر یہ میری ناچیز دینی خدمت تیری نگاہِ لطفت و کرمِ قابلِ اجر قرار پا جائے تو اس کا ثواب میرے ان شفیق و العین کی روح کو عطا فرما دینا جن کی آنغوشی شفقت میں پرورش پا کر میں اس قابل ہوا کہ پچاس سال سے تیرے دینِ برحق کی تحمیراً و تقریراً خدمت کرتا چلا آ رہا ہوں یہ سب تیری توفیق اور تیرے ان نیک بندوں کی دعاؤں کا اثر ہے جن کو تو نے میرا ماں باپ بنایا۔ محمد و آلِ محمد کے صدقے اُن کی روح کو اپنی رحمت و برکت کے سائے میں لے لینا۔

میں ہوں تیرا گنہگار بندہ

سید ظفر حسن

خدمات کا تعارف

مجھے اس بات پر یقین بھی فخر ہو کہ ہے کہ خدا نے مجھے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسے عالم کی فرزندگی کا شرف بخشا جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ مذہب اور قوم کی خدمت میں گزارا اور میرے تمام بھائیوں کی یہ خواہش بھی کہ اُمّوں کا کافی بھی اسی معیار سے طبع کرائی جائے جس معیار پر تعبیہ القرآن ہے یہ تیسری جلد زبور طبع سے آراستہ ہو کر قوم کے سامنے پیش کی جا رہی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ کام کوئی آسان کام نہ تھا مگر میرے چھوٹے بھائی سید شہبہ الحسن صاحب بی سی سی آئی نے باوجود عظیم مشغولیت کے میری پوری طرح مدد کی۔ اس کے علاوہ میں عالی جناب شیخ اصغر صاحب پرنسپل جامعہ امامیہ کراچی اور عالی جناب مولانا کاظم نقوی صاحب سابق پرنسپل جامعہ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ ان حضرات نے جہاں کہیں کسی حدیث کا ترجمہ رد کیا تھا میری مدد فرمائی۔

راقم ڈاکٹر سید ندیم الحسن

مئی ۱۹۹۰ء

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	نمبر شمارہ	باب نمبر صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمارہ
۲۰۰	۱۲۹	۲۱۔ طینت مومن و کافر	۵	۱۱۰	۱۔ ذکر مولانا ابی و وفات آنحضرتؐ	
۲۰۹	۱۳۰	۲۲۔ ذکر تکلیفِ اول	۲۹	۱۱۱	۲۔ ذکر مولانا امیر المؤمنینؑ	
۲۱۲	۱۳۱	۲۳۔ آخر منہ	۳۹	۱۱۲	۳۔ مولانا جناب فاطمہؑ	
۲۱۷	۱۳۲	۲۴۔ سب سے پہلے اقرار ربوبیت کرنا ہے رسول خداؐ تھے	۴۵	۱۱۳	۴۔ مولانا امام حسن علیہ السلام	
۲۲۰	۱۳۳	۲۵۔ عالمِ ذریعہ کیسے جواب دیا	۴۹	۱۱۴	۵۔ مولانا امام حسینؑ	
۲۲۰	۱۳۴	۲۶۔ فطرتِ خلقِ توحید پر ہے	۵۶	۱۱۵	۶۔ مولانا علی ابن حسینؑ	
۲۲۲	۱۳۵	۲۷۔ مومن کا صلب کافر سے پیدا ہونا	۶۰	۱۱۶	۷۔ مولانا امام محمد باقرؑ	
۲۲۳	۱۳۶	۲۸۔ کیفیتِ خلقِ مومن	۶۶	۱۱۷	۸۔ مولانا ابو عبد اللہ جعفر بن محمدؑ	
۲۲۳	۱۳۷	۲۹۔ اٹھ الصبیحتا ہے الاسلام	۷۳	۱۱۸	۹۔ مولانا امام موسیٰ بن جعفرؑ	
۲۲۵	۱۳۸	۳۰۔ سکونِ قلبِ ایمان ہے۔	۹۱	۱۱۹	۱۰۔ مولانا امام رضاؑ	
۲۲۶	۱۳۹	۳۱۔ اخلاص	۱۰۲	۱۲۰	۱۱۔ مولانا امام محمد تقیؑ	
۲۲۸	۱۴۰	۳۲۔ شرایع	۱۱۲	۱۲۱	۱۲۔ مولانا امام علی نقیؑ	
۲۳۰	۱۴۱	۳۳۔ دعائے اسلام			۱۳۔	
۲۳۹	۱۴۲	۳۴۔ اسلام لانے سے قبل سے بچے جانا ثوابِ ایمان پر موقوف ہے۔	۱۲۱	۱۲۲	۱۴۔ مولانا امام حسن عسکریؑ	
۲۴۱	۱۴۳	۳۵۔ اسلامِ ایمان کے اندر داخل ہے	۱۲۲	۱۲۳	۱۵۔ مولانا صاحب الامرؑ	
۲۴۵	۱۴۴	۳۶۔ اسلام قبلِ ایمان ہے	۱۷۲	۱۲۷	۱۶۔ آئمہ اثنا عشریہ کی امامت پر نص	
۲۴۷	۱۴۵	۳۷۔ تمہرہ درودِ بابِ سابق	۱۷۹	۱۲۵	۱۷۔ جب کوئی بات کسی کے بائیں کمرے جاؤ اور وہ اس کے بھلے اس کی اولاد میں پائی جائے۔	
۲۵۶	۱۴۶	۳۸۔ اجزاء کا تمام اجزائے بدن سے تعلق	۱۸۰	۱۲۶	۱۸۔ آئمہ اہل بیتؑ قائم کرنے والے اور ہدایت کرنے والے ہیں۔	
۲۶۶	۱۴۷	۳۹۔ سبقتِ الایمان			۱۹۔ امام علیہ السلام تک ماں پہنچانا	
۲۶۹	۱۴۸	۴۰۔ درجاتِ ایمان	۱۸۲	۱۲۷	۲۰۔ مال نے و انفال و تفسیرِ خمس	
۲۷۲	۱۴۹	۴۱۔ تہمت	۱۸۷	۱۲۸		

صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	نمبر شمار	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۳۲۶	۱۶۹	استوائے عمل اور اس پر باقی رہنا	۶۱	۲۴۴	۱۵۰	نیت اسلام	۴۲
۳۲۸	۱۷۰	عبادت	۶۲	۲۴۶	۱۵۱	خصال المؤمن	۴۳
۳۳۰	۱۷۱	نیت	۶۳	۲۴۹	۱۵۲	تمرد و باپ سابق	۴۴
۳۳۱	۱۷۲	تتمہ	۶۴	۲۸۱	۱۵۳	صفت ایمان	۴۵
۳۳۲	۱۷۳	عبادت میں بیانہ روی	۶۵	۲۸۳	۱۵۴	فضیلت ایمان اسلام پر	۴۶
۳۳۴	۱۷۴	اس کے بارے میں جو اپنے عمل کا ثواب پاتا ہے	۶۶	۲۸۵	۱۵۵	حقیقت ایمان دین	۴۷
۳۳۵	۱۷۵	صبر	۶۷	۲۸۷	۱۵۶	التفکر	۴۸
۳۳۶	۱۷۶	شکر	۶۸	۲۸۸	۱۵۷	المکام	۴۹
۳۵۳	۱۷۷	حسن خلق	۶۹	۲۹۱	۱۵۸	فضیلت الیقین	۵۰
۳۵۷	۱۷۸	کشادہ روی	۷۰	۲۹۵	۱۵۹	رضا بالقضار	۵۱
۳۵۹	۱۷۹	صدق اور دائے امانت	۷۱	۳۰۰	۱۶۰	تفویض الی اللہ و توکل علی اللہ	۵۲
۳۶۲	۱۸۰	حیا	۷۲	۳۰۵	۱۶۱	خوف ورجاء	۵۳
۳۶۴	۱۸۱	عفو	۷۳	۳۱۰	۱۶۲	اللہ و عوہل کے ساتھ حسن ظن	۵۴
۳۶۷	۱۸۲	عصہ کا پینا	۷۴	۳۱۲	۱۶۳	اعتزاز تفسیر	۵۵
۳۷۰	۱۸۳	حلم	۷۵	۳۱۳	۱۶۴	اطاعت و تقویٰ	۵۶
۳۷۳	۱۸۴	حفظ لسان و خموشی	۷۶	۳۱۷	۱۶۵	ورع	۵۷
۳۷۸	۱۸۵	مدارات	۷۷	۳۲۱	۱۶۶	عفت	۵۸
۳۸۰	۱۸۶	رفق	۷۸	۳۲۳	۱۶۷	محارم سے اجتناب	۵۹
۳۸۴	۱۸۷	تواضع	۷۹	۳۲۵	۱۶۸	ادائے فرائض	۶۰

ايك سو سوال باب

البواب التاريخ بيان مولد النبي صلى الله عليه وآله ووفات آنحضرت صلعم

أبواب التاريخ ١١٠

باب مولد النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
ووفاته

وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ فِي عَامِ الْفَيْلِ يَوْمَ الْحُمَةِ
مَعَ الرَّوَالِ . وَرُوِيَ أَيْضاً عِنْدَ طُلُوعِ الْمَجْرِ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ بِأَرْبَعِينَ سَنَةً . وَحَمَلَتْ بِهَا أُمُّهُ فِي أَيَّامِ
التَّشْرِيقِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُطْئِ وَكَانَتْ فِي مَنَزِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَوَلَدَتْهُ فِي شَعْبِ أَبِي طَالِبٍ
فِي دَارِ النَّجْرِ بْنِ يُوْنُسَ فِي الرَّوَابِيَةِ الْقَعْوَى عَنْ يَسَارِكِ وَأَنْتِ دَاخِلُ الدَّارِ . وَوَدَّ أَخْرَجَتِ الْحَيْزْرَانَ
ذَلِكَ الْبَيْتَ فَصَيَّرَتْهُ مَسْجِداً . يُصَلِّي النَّاسُ فِيهِ . وَبَقِيَ بِمَكَّةَ بَعْدَ مَبْعُوثِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ، ثُمَّ هَاجَرَ
إِلَى الْمَدِينَةِ وَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ ، ثُمَّ قَبِضَ ﷺ لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ يَوْمَ
الْإِنْبِيَّانِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَتَوَفَّى أَبُوهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ أَخْوَالِهِ وَهُوَ ابْنُ
شَهْرَيْنِ وَمَاتَتْ أُمُّهُ أَمِيَّةُ بِنْتُ وَهَبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ
غَالِبٍ وَهُوَ ﷺ ابْنُ أَرْبَعِ سِنِينَ وَمَاتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ ثَمَانِ سِنِينَ وَتَزَوَّجَ خَدِيجَةُ
وَهُوَ ابْنُ بَضْعٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً ، فَوُلِدَ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعُوثِهِ الْقَاسِمُ وَرُقِيَّةُ وَزَيْنَبُ وَأُمُّ كُلثُومُ وَوُلِدَ لَهُ
بَعْدَ الْمَبْعُوثِ الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَرُوِيَ أَيْضاً أَنَّهُ لَمْ يُولَدْ بَعْدَ الْمَبْعُوثِ إِلَّا فَاطِمَةُ
عَلَيْهَا السَّلَامُ وَأَنَّ الطَّيِّبَ وَالطَّاهِرَ وَلِدَا قَبْلِ مَبْعُوثِهِ ، وَمَاتَتْ خَدِيجَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ حِينَ خَرَجَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مِنَ الشَّعْبِ وَكَانَ ذَلِكَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِسَنَةٍ وَمَاتَ أَبُو طَالِبٍ بَعْدَ مَوْتِ خَدِيجَةَ بِسَنَةٍ فَلَمَّا
فَقَدَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ الْمَقَامَ بِمَكَّةَ وَدَخَلَهُ حُزْنٌ شَدِيدٌ وَشَكَا ذَلِكَ إِلَى جِبْرِئِيلَ ﷺ

فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ: أُخْرِجْ مِنَ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلِهَا، فَلَيْسَ لَكَ بِمَكَّةَ نَاصِرٌ بَعْدَ أَبِي طَالِبٍ
وَأَمْرُهُ: **الْمُهَاجَرَةُ بِالْهَجْرَةِ**.

آنحضرت کی ولادت عام الفیل میں دس سال ابرہہ معہ ہاتھیوں کی فوج کے کعبہ کو منہدم کرنے کے ارادہ سے آیا تھا ۱۲ ربیع الاول روز جمعہ وقت زوال ہوئی اور ایک روایت میں ہے طلوع فجر کے وقت بعثت سے چالیس سال قبل اور ایام تشریق میں آپ کا حمل حجرہ وسطیٰ کے قریب خانہ عبد اللہ بن عبد المطلب میں قرار پایا اور ولادت ہوئی شعب ابوطالب کے اندر محمد بن یوسف کے گھر کے اس حسد آخر میں جو داخل ہونے والے کے بائیں طرف پڑتا ہے خیر زمان مادر خلیفہ ہندی عباسی نے اسے خرید کر مسجد بنوایا جس میں لوگ نماز پڑھتے ہیں۔

ایام تشریق کے بارے میں علماء اسلام کا اختلاف ہے بعض نے کہا ۱۲، ۱۳، ۱۴ ربیع

توضیح - مراد ہے لیکن اس صورت میں آنحضرت کے حمل کی مدت صرف تین ماہ یا پھر ندرہ ماہ

قرار پاتی ہے لیکن ایسا کسی نے ذکر نہیں کیا۔ دوسرا قول ہے ہر ماہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵ درست معلوم ہوتا ہے۔ علامہ کلینی کے اس بیان سے تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ شیعہ علماء کا اس

اجماع ہے کہ حضور ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے لہذا علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ روایت ضعیف ہے بلائد کلمیٰ کی یا بصورت تقیہ ایسا لکھا گیا ہے۔

اور بعد بعثت ۱۲ سال تک آپ کا قیام مکہ میں رہا پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور دس سال تک زندہ رہے پھر

۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ ۶۳ سال کی عمر میں رحلت کی۔

تاریخ وفات کی روایت بھی ضعیف ہے اور بنا بر تقیہ کلمیٰ کی ہے شیعہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ تاریخ وفات

۲۸ صفر ہے۔

نوٹ: - کافی میں اکثر روایتیں ضعیف درج ہو گئی ہیں جن کی توضیح علامہ مجلسی نے اپنی بے نظیر کتاب مرآة العقول میں جو کافی کی بہترین شرح ہے۔ فرمادہ ہے انشاء اللہ ہم دونوں جلدوں کے ترجمہ سے فارغ ہو کر ایک فیہمہ میں ضعیف روایتوں کو درج کر دیں گے۔

مادر آپ کے والد حضرت عبد اللہ نے مدینہ میں اپنے ماموں کے پاس انتقال کیا جبکہ آپ صرن دو ماہ کے تھے

اور آپ کی والدہ ماجدہ نے اس وقت انتقال کیا جبکہ آپ چار سال کے تھے اور حضرت عبد المطلب کے انتقال کے وقت

آپ کی عمر صرن آٹھ سال تھی اور حضرت خدیجہ سے آپ نے جب شادی کی تو آپ کی عمر ۲ سال چند ماہ تھی مشہور روایت

۲۵ سال ہے) اور بعثت سے قبل بلن جناب خدیجہ سے قاسم و رقیہ و زینب و ام کلثیم پیدا ہوئے (یہ روایت بھی ضعیف

ہے یہ مینوں لڑکیاں حضرت کی پروردہ تھیں ہاں خواہر خدیجہ کے بطن سے تھیں یہ روایت تفسیر میں لکھی گئی ہے اور بعد بعثت بطن خدیجہ سے طیب و طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئیں اور طیب و طاہر قبل بعثت پیدا ہوئے تھے اور جناب خدیجہ کا انتقال آنحضرت کے شعب سے نکلنے کے بعد ہوا اور یہ ہجرت سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے اور اب طالب کا انتقال وفات خدیجہ سے ایک سال بعد ہوا ان دونوں کے انتقال کے بعد مکہ میں رہنا حضرت پر شاق ہوا اور بے حد حزن و ملال ہوا۔ جبرئیل سے شکایت کی۔ خدا نے وحی کی کہ اس قریب سے جس کے باشندے ظالم ہیں بکل جاؤ، اب طالب کے بعد مکہ میں تمہارا کوئی ناصر نہیں اور ہجرت کا حکم دیا۔

۱- مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله سَيِّدَ وَوَلَدِ آدَمَ ؟ فَقَالَ : كَانَ وَاللَّهِ سَيِّدَ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ ؛ وَمَا بَرَّ اللَّهُ بَرِيَّةً خَيْرًا مِنْ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله .

۱۔ راوی نے پوچھا کیا رسول اللہ سردار اولاد آدم تھے؟ فرمایا، وہ تمام مخلوق الہی کے سردار تھے۔ خدا نے محمد سے بہتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔

۲- مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : مَا بَرَّ اللَّهُ نَسَمَةً خَيْرًا مِنْ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله .

۲۔ فرمایا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے خدا نے کسی چیز کو محمد سے بہتر پیدا نہیں کیا۔

۳- أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى وَوَجَدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ مَرْزُومٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَعَلِيًّا نُورًا يَعْطِي رُوحًا بِلَادَيْنِ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ سَمَاوَاتِي وَأَرْضِي وَعَرْشِي وَبَحْرِي فَلَمْ تَزَلْ تُهْلِكُنِي وَتُجِدُنِي ، ثُمَّ جَمَعْتُ رُوحَيْكُمَا فَجَعَلْتُهُمَا وَاحِدَةً فَكَانَتْ تُمَجِّدُنِي وَتَقْدِسُنِي وَتُهْلِكُنِي ، ثُمَّ قَسَمْتُهَا ثِنْتَيْنِ وَقَسَمْتُ الثَّنَيْنِ ثِنْتَيْنِ فَصَارَتْ أَرْبَعَةً : مُحَمَّدٌ وَاحِدٌ وَعَلِيٌّ وَاحِدٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثِنْتَانِ ، ثُمَّ خَلَقَ اللَّهُ فَاطِمَةَ مِنْ نُورٍ ابْتَدَأَ هَا رُوحًا بِلَادَيْنِ ، ثُمَّ مَسَحَنَا بِبَيْبِنِهِ فَأَقْسَى نُورَهُ فَبِنَا

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (حدیث قدسی) اے محمد میں نے تم کو اور علی کو ایک نور سے پیدا کیا۔ یعنی روح بلا بدن کے آسمانوں، زمین، عرض اور دریا کے پیدا کرنے سے پہلے، پس تم میری بیب اور تحلیل کرتے

رہے پھر میں نے تم دونوں کی روحوں کو جمع کیا اور تم دونوں کو ایک کر دیا۔ تم اس حالت میں بھی میری تعجیل و تفسیر کرتے رہے پھر میں نے تم کو دو سنایا اور دونوں کے پھر دو حصے کیے پس چار ہو گئے، ایک محمد، ایک علی اور دو حسن و حسین، امام نے فرمایا اللہ نے فاطمہ کو پیدا کیا۔ اس ابتدائی نور سے جو روح بلا بدن تھا۔ پھر ہم کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ پس اس کا نور ہم میں جاری ہوا

۴۔ أَحْمَدُ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاصِمِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ: قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا وَتَفَخَّتْ فُكَّكَ مِنْ رُوحِي كَرَامَةً مِنِّي أَكْرَمْتُكَ بِهَا حِينَ أُوجِبْتُ لَكَ الطَّاعَةَ عَلَى خَلْقِي جِهًا بَعْدَ جِهٍ، فَمَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي وَأُوجِبْتُ ذَلِكَ فِي عَلِيٍّ وَفِي نَسَلِهِ، مِمَّنْ اخْتَصَصْتُ مِنْهُمْ لِنَفْسِي

۴۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے وحی کی رسول پر، اے محمد میں نے تجھ کو خلق کیا اور انہما ایک تو کچھ نہ تھا اور میں نے تجھے بزرگ دینے کے لیے اپنی روح تیرے اندر بھرنی، میں نے تیری اطاعت کو اپنی تمام مخلوق پر واجب کیا۔ پس جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری اطاعت کی اور جس نے تیری اطاعت کی اور ان کی نسل کے بیٹے ان لوگوں کے بیٹے رکھی ہے جن کو میں نے اپنی ذات کے لیے مخصوص کیا ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْقَاصِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاجْرَيْتُ اخْتِلَافَ الشِّيْعَةِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَزَلْ مُنْعَرِّجًا دَائِبًا يُوَحِّدُ بِنَيْبَتِهِ ثُمَّ خَلَقَ مُحَمَّدًا أَوْ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ، فَمَكَتُوا أَلْفَ دَهْرٍ، ثُمَّ خَلَقَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ، فَأَشْهَدَهُمْ خَلْقَهَا وَ أَجْرَى طَاعَتَهُمْ عَلَيْهَا وَ فَوَّضَ أَمْرَ أُمَّةٍ إِلَيْهِمْ، فَهَمَّ يُجَلِّوْنَ مَا يَشَاؤُونَ وَ يُحَرِّمُونَ مَا يَشَاؤُونَ وَ لَنْ يَشَاؤُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ الدِّيَانَةُ الَّتِي مَنْ تَقَدَّمَ مَرَقًا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا مَحَقَّ وَ مَنْ لَزِمَهَا لِحَقَّ، حُدَّهَا إِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے شیعوں کے اختلاف کا ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے

محمد اللہ ہمیشہ سے واحد و یکتا ہے۔

پھر اس نے محمد علی اور فاطمہ کو پیدا کیا اور ان حضرات کو ان کی خلقت پر گواہ بنایا اور ان کی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا اور ان کے معاملات کو ان کے سپرد کیا۔ پس وہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں

حرام کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے، مگر وہی جس کو اللہ چاہتا ہے۔ پھر فرمایا اے محمدؐ یہ اختلاف ظہور نام
آل محمد سے پہلے باقی رہے گا، یہ وہ دیانت الہیہ ہے کہ جو اس سے آگے بڑھا۔ اسلام سے خارج ہوا اور جو پیچھے
رہا وہ معطل رہا اور جو باطل پرست نہ بنا اور جو حق سے چمٹا رہا، وہ ٹھیک رہا، پس اے محمدؐ تم ہی طریقہ اختیار کرو

۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَنَّ بَعْضَ قُرَيْشٍ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : يَا أَيُّ شَيْءٍ سَبَقَتْ الْأَنْبِيَاءَ وَ أَنْتَ بَعِثْتَ
آخِرَهُمْ وَ خَاتِمَهُمْ؟ قَالَ : إِنِّي كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَبِّي وَ أَوَّلَ مَنْ أَجَابَ حِينَ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ
النَّبِيِّينَ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى ، فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ نَبِيٍّ قَالَ بَلَى ، فَسَبَقْتُهُمْ
بِالْأَقْرَابِ بِاللَّهِ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قریش کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ سے کہا، کس وجہ سے آپ کو
انبیاء پر سبقت حاصل ہوئی، حالانکہ آپ کی بعثت سب سے آخر میں ہوئی اور آپ ختم الانبیاء ہیں، فرمایا، میں
پہلا شخص ہوں جو اپنے رب پر ایمان لایا اور سب سے پہلے جس نے اس وقت جواب دیا۔ جب کہ انبیاء سے عہد لیا
گیا اور ان کے نفسوں پر گواہ بنا، میں ہوں، جب خدا نے کہا، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، سب نے اقرار کیا
سب سے پہلے، کہنے والا میں تھا۔ میں نے اقرار باللہ میں سبقت کی۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَمَّادٍ ،
عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَيْفَ كُنْتُمْ حَيْثُ كُنْتُمْ فِي الْأُظْلَةِ؟ فَقَالَ يَا مُفَضَّلُ
كُنَّا عِنْدَ رَبِّنَا لَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرُنَا ، فِي ظِلِّهِ خَضْرَاءُ ، نَسْتَحُوهُ وَ نَقْدِسُهُ وَ نَهْلِلُهُ وَ نُمَجِّدُهُ وَ مَا مِنْ
مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَ لَا ذِي رُوحٍ غَيْرُنَا حَتَّى بَدَّأَهُ فِي خَلْقِ الْأَشْيَاءِ فَخَلَقَ مَا شَاءَ . كَيْفَ شَاءَ مِنْ
الْمَلَائِكَةِ وَ غَيْرِهِمْ ، ثُمَّ أَنَّهُ عَلِمَ ذَلِكَ إِلَيْنَا .

۷۔ مفصل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپ ظل رحمت الہی کے تحت کس طرح رہے۔
فرمایا، ظل سبز کے تحت ہم ہی تھے کوئی غیر نہ تھا۔ ہم اس کی تسبیح و تہلیل و تقدیس و تمجید کرتے تھے کوئی ملک مقرب
یا ذی روح ہمارے سوا نہ تھا پھر خدا نے اشیاء کو پیدا کرنا شروع کیا پس جو چاہا اور جیسا چاہا بنایا ملائکہ
وغیرہ سے پھر علم کو ہم تک پہنچایا۔

۸ - سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ : سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ بَعْقُوبَ ، عَنْ سَيَّانِ بْنِ طَرَفِيفٍ ،

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ : إِنَّا أَوْلَىٰ أَهْلِ بَيْتِ نَوَىٰ اللَّهِ بِأَسْمَائِنَا إِنَّهُ لَمَّا خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - ثَلَاثًا - أَشْهَدُ أَنْ نُحْمَدَ رَسُولَ اللَّهِ - ثَلَاثًا - أَشْهَدُ أَنْ عَلِيًّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا - ثَلَاثًا -

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم سب سے پہلے وہ خانوادہ ہیں کہ بلند کیا اللہ نے ہمارے ناموں کو جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ایک منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم دیا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ تین بار اور اشہد ان محمد رسول اللہ تین بار اور اشہد ان امیر المؤمنین حقاً تین بار

۹۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الصَّغِيرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ كَانَ إِذْ لَكَانَ ، فَخَلَقَ الْكَانَ وَالْمَكَانَ ، وَخَلَقَ نُورًا لِأَنْوَارِ ، الَّذِي نُورَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ وَاجْرَى فِيهِ مِنْ نُورِهِ الَّذِي نُورَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ وَهُوَ التُّورُ الَّذِي خَلَقَ مِنْهُ نُحْمَدًا وَعَلِيًّا ، فَلَمْ يَزَلْ أَنْوَارِينَ ، أَوْ لَيْتَ ، إِذْ لَا شَيْءَ كَوْنٌ قَبْلَهُمَا ، فَلَمْ يَزَلْ الْأَيْجُرِيَانِ ظَاهِرِينَ مُطَهَّرِينَ فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى افْتَرَقَا فِي أَظْهَرِ ظَاهِرِينَ فِي عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي طَالِبٍ عليه السلام .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا انتخاب کوئی نہ تھا۔ خدا نے کون و مکان کو پیدا کیا۔ اور ایک نور کو پیدا کیا جس سے تمام انوار نے روشنی حاصل کی اور اس میں جگہ دی اپنے اس نور کو جس سے انوار کو ضیاء دی، یہی وہ نور تھا جس سے محمد و علی کو پیدا کیا یہی دو نسل نور اولین تھے ان سے پہلے کوئی اور نئے نہ تھے یہ ظاہر و مطہر اصلابِ طاہرہ کی طرف منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ دو پاک صلبوں عبد اللہ اور ابوطالب میں منتقل ہوئے۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ [عَنْ مُحَمَّدٍ] بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيَانٍ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ أَوَّلَ مَا خَلَقَ خَلَقَ نُحْمَدًا عليه السلام وَ عِزَّتُهُ الْهُدَاةُ الْمُهْتَدِينَ ، فَكَانُوا أَشْبَاحَ نُورٍ بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ ، قُلْتُ : وَمَا الْأَشْبَاحُ ؟ قَالَ : ظِلُّ النُّورِ أَبْدَانُ نُورَانِيَّةٌ بِالْأَزْوَاجِ وَكَانَ مُؤَيَّدًا بِرُوحٍ وَاحِدَةٍ وَهِيَ رُوحُ الْقُدُسِ ، فِيهِ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهُ وَعِزَّتُهُ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ حُلَمَاءَ ، عُلَمَاءَ ، بَرَّةَ ، أَصْفِيَاءَ ، يَعْبُدُونَ اللَّهَ بِالْقَلَاءَةِ وَالصَّوْمِ وَالسُّجُودِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَيُصَلُّونَ الصَّلَوَاتِ وَيَحِجُّونَ وَيَصُومُونَ .

۱۰۔ جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابر خدا نے سب سے پہلے حضرت رسول خدا اور ان کی عزت کو پیدا کیا جو خلق کو ہدایت کرنے والے ہیں وہ نورانی پیکر تھے پیش خدا میں نے کہا اشہاح سے کیا مراد ہے۔ فرمایا نور کا پرتو، ابدان نورانیہ بلا ادواح اور وہ مؤید تھے روح واحد سے جو روح القدس ہے پس وہ اور ان کی عزت اسی القدس سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اسی لیے اللہ نے ان کو حلیم، عالم، نیک اور صافات باطن بنایا۔ وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ نماز سے روزہ سے سجدوں سے اور تسبیح و تہلیل سے نماز پڑھتے ہیں حج کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شِبَابِ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَارِثٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَمْ تَكُنْ فِي أَحَدٍ غَيْرِهِ: لَمْ يَكُنْ لَهُ قِيٌّ وَكَانَ لَا يَمُرُّ فِي طَرِيقٍ فِيمُرُّ فِيهِ بَعْدَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا عُرِفَ أَنَّهُ قَدَّمَ مَرَّةً فِيهِ لَطِيبٌ عُرِفَ وَكَانَ لَا يَمُرُّ بِحَجْرٍ وَلَا بِشَجَرٍ إِلَّا سَجَدَ لَهُ

۱۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول اللہ میں خصوصیتیں ایسی تھیں جو دوسروں میں نہ تھیں۔ حضرت کے سایہ نہ تھا۔ جب کسی راستے سے گزرتے تو تین روز تک وہاں خوشبو رہتی، تیسرے جب کسی حجر یا شجر کی طرف سے گزرتے تو وہ سجدہ کرتا تھا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَسْرِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْتَهَى بِدَجْرَيْلِ إِلَى مَكَانٍ فَخَلَّى عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: يَا جَبْرَيْلُ تَخْلِينِي عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ؟ فَقَالَ: أَمْسُهُ فَوَاللَّهِ لَقَدْ وَطَّئْتَ مَكَانًا مَا وَطَّئَهُ بَشَرٌ وَمَا مَسَى فِيهِ بَشَرٌ قَبْلَكَ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رسول اللہ معراج کو گئے تو جبریل ان کے ساتھ ایک مقام تک گئے اس کے بعد حضرت سے الگ ہو گئے آپ نے فرمایا۔ اسے جبریل کیا اس حالت میں تم میرا ساتھ چھوڑ رہے ہو انھوں نے کہا۔ آپ آگے چلے بند اس مقام پر آپ سے پہلے کوئی انسان نہیں گیا اور نہ اس جگہ پر چلا ہے۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حُمْرَةَ قَالَ: سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ: جُعِلَتْ فِدَاكَ كَمْ عُرِجَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَأَوْفَقَهُ جَبْرَيْلُ مَوْقِعًا فَقَالَ لَهُ: مَكَانَكَ يَا مُحَمَّدُ فَلَقَدْ وَفَّقْتَ مَوْقِعًا مَا وَفَّقَهُ مَلَكٌ قَطُّ وَلَا نَبِيٌّ، إِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّيُ، يَا جَبْرَيْلُ وَكَيْفَ يُصَلِّيُ

قَالَ: يَقُولُ: سُبُوحٌ قُدُّوسٌ أَنَارَتْ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّوحُ، سَمَّتْ رَحْمَتِي عَضْبِي، قَالَ: اللَّهُمَّ عَمَّوكَ عَمَّوكَ، قَالَ: وَكَانَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى، قَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ: جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا تَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى؟ قَالَ: مَا بَيْنَ سَيْبِنَا إِلَى رَأْسِنَا، قَالَ: كَانَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ يَتَلَا لَا يَخْفِقُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَقَدْ قَالَ: زَبْرَجْدٌ، فَظَنَرَنِي مِثْلَ سَمِّ الْأَبْرَةِ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ نُورِ الْعِظْمَةِ، فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: لَبَّيْكَ رَبِّي قَالَ: مَنْ لَأَمَّتِكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ، قَالَ: عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدَ الْمُسْلِمِينَ وَقَائِدَ الْفِرِّ الْمُحَجِّلِينَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! وَاللَّهِ مَا جَاءَتْ وَلَا يَأْتِي مِنَ الْأَرْضِ وَلَا مِنَ السَّمَاءِ مَشَاقِفَةٌ

۱۳۔ راوی کہتا ہے ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں وہاں موجود تھا رسول اللہ کو کتنی بار معراج ہوئی۔ فرمایا دو بار جس میں نے حضرت کو ان کے مرتبے سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ اے محمد آپ اپنے مقام کو پہچانیے۔ آپ ایک ایسی جگہ ہیں کہ وہاں تک نہ کوئی نرسہ پہنچا ہے نہ کوئی نبی، بے شک تمہارا رب تمہارے لیے وہی قرار دیتا ہے (یہاں یعنی ماخوذ ہے صلوات جس کے معنی ہیں ایک چیز کا دوسری چیز سے متصل کرنا اور مراد ہے تعین و صی) حضرت نے پوچھا کہ اس تعین کی صورت کیا ہے کہا میں قابل تسبیح و تقدیس ہوں، میں ملائکہ اور روح کارب ہوں۔ میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے (یعنی میری رحمت کا تقاضہ ہے کہ امام عالم کو معین کروں، حضرت نے فرمایا۔ یا اللہ تیری رحمت کا خواہستگار ہوں۔ ابو بصیر نے کہا کہ امام نے فرمایا۔ وہ مقام جہاں رسول اللہ پہنچے۔ حسب فرمودہ الہی تاب و قوسین تھا۔ ابو بصیر نے کہا۔ میں آپ پر خدا ہوں تاب و قوسین کیا ہے۔ فرمایا وہ درمیانِ حصہ ہے یعنی قبضہ آسمان جس سے کناروں تک دونوں دجائب عظمت رسول حقیقے برابر ہوتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان ایک پردہ تھا چمکدار جو لہراتا تھا۔ زبرد کا رسول نے سوئی کے ناکے جیسے باریک سوراخ سے نورِ عظمت الہیہ کا معائنہ کیا۔ خدا نے کہا اے محمد تمہارے بعد تمہاری امت کا ہادی کون ہو گا عرض کیا تو ہی بہتر جانتا ہے کہا علی ابن ابی طالب امیر المؤمنین سید المسلمین قائد فرماؤں گے۔ پھر امام نے فرمایا۔ اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) انخدا ولایت علی زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے منہ بند آئی ہے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَنَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ،

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صِفْ لِي نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَيْمَنُ مُشْرَبٍ حُمْرَةً، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ، مَقْرُونٍ الْحَاجِبِينَ، شَتَّى الْأَطْرَافِ كَأَنَّ الذَّهَبَ أَفْوَجَ عَلَى بَرَائِيهِ عَظِيمٍ مُشَاشَةِ الْمُنْكَبِينَ، إِذَا التَفَتَ يَلْتَفِتُ جَمِيعًا مِنْ شِدَّةِ اسْتِزْأَالِهِ، سُورَتُهُ سَائِلَةٌ مِنْ لَبَّتِهِ إِلَى سُرَّتِهِ كَأَنَّهَا وَسَطُ الْفِصَّةِ الْمُصْفَاةِ وَكَأَنَّ عُنُقَهُ إِلَى كَاهِلِهِ إِبْرِيْقُ فِضَّةٍ، يَكَادُ أَنْفَهُ

إِذَا شَرِبَ أَنْ يَرِدَ الْمَاءَ وَإِذَا مَشَى تَكَفَّأَ كَأَنَّهُ يُنْزِلُ فِي صَبَبٍ، لَمْ يَرِ مِثْلَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ ﷺ.

جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ حضرت رسول خدا کا حلیہ مبارک مجھ سے بیان کیجئے فرمایا، حضرت کارنگ سرفی مائل سفید تھا دونوں آنکھیں فرخ و سیاہ، دو ابرو ملے ہوئے بھاری انگلیاں گویا سونا پگھلا کر چڑھا دیا گیا ہے اور دونوں کندھوں کی ہڈی چوڑی تھی اور مضبوط، جب کسی طرف داپنے یا بائیں مڑتے تو پوسے بدن سے راستحکام بدن کی وجہ سے سینہ کے بال سینہ کی ابتدا سے ناف تک تھے۔ گویا چاندی کا صاف شدہ بدن ہے اور کندھے کے اوپر آپ کی گردن چاندی کی صراحی معلوم ہوتی تھی جب پانی پیتے تو آپ کی بینی کشیدہ پانی سے متعل ہو جاتی اور جب چلتے تو سر ہکا کر گویا کسی نشیب کی طرف اتر رہے ہیں۔ حضرت جیسا کوئی نہ پہلے نظر آیا نہ بعد میں

۱۵- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ قَضَائِلَ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ مَثَّلَ لِي أُمَّتِي فِي الطَّيِّبِ وَعَلَّمَنِي أَسْمَاءَهُمْ كَمَا عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ فَاسْتَفْرَزْتُ لِعَلِّي وَشَبَعْتُهُ، إِنَّ رَبِّي وَعَدَّنِي فِي شِبَعَةِ عَلِيٍّ خَصَلَةً، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَاهِي؟ قَالَ: الْمَغْفِرَةُ لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ وَأَنْ لَا يُعَادِرَ مِنْهُمْ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَهُمْ يُبَدِّلُ السَّيِّئَاتِ حَسَنَاتٍ.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے میرے لیے میری امت کو مٹی کا پیکر بنا دیا اور مجھے ان کے نام اس طرح بتائے جیسے آدم کو اسما و تعلیم کئے تھے۔ میری طرف جھنڈے لے کر اصحاب گزرے۔ میں نے علی اور ان کے شیعوں کے لئے استغفار کیا۔ میرے رب نے علی کے شیعوں کے لئے ایک بات کا وعدہ کیا، کسی نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا مغفرت اس شخص کے لئے جو ان میں سے ایمان لائے۔ میں ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دوں گا خواہ چھوٹے ہوں بسن میں یا بڑے۔

۱۶- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ حَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ الَيْمَنِي فَايْضَاعَلَى كَفَيْتُمْ قَالَ: أَنْتَدُونَ أَيُّهَا النَّاسُ مَا فِي كَفِّي؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: فِيهَا أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ الشِّمَالِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتَدُونَ مَا فِي كَفِّي؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَالَ: حَكَمَ اللَّهُ وَعَدَلَ، حَكَمَ اللَّهُ وَعَدَلَ، قَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَقَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے لوگوں میں خطبہ بیان کیا پھر اپنا دامن ہاتھ اٹھایا اور انہما یکہ
مٹھی آپ کی بند تھی لوگوں سے فرمایا۔ بتاؤ اس میں کیا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اس
میں اہل جنت کے نام ہیں ان کے آبا و اجداد کے اور ان کے قبیلوں کے قیامت تک، پھر بائیں ہاتھ اس طرح اٹھایا اور پوچھا
بتاؤ اس میں کیا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔

فرمایا نام ہیں دوزخیوں کے، ان کے آبا و اجداد کے قبائل کے جو قیامت تک ہونیوالے ہیں۔ پھر فرمایا اللہ نے حکم
دیا ہے اور انصاف سے دیا ہے اور اللہ کا حکم انصاف ہے۔ فرماتا ہے ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں

۱۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ
بْنَ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي حُطْبَةٍ لَهُ خَاصَّةٌ يُذَكِّرُ فِيهَا خَالَ النَّبِيِّ وَالْأُمَّةَ عليها السلام وَصِفَاتِهِمْ
فَلَمْ يَمْنَعْ رَبَّنَا لِحِلْمِهِ وَأَنَا تِهِ وَعَظْفِهِ مَا كَانَ مِنْ عَظِيمِ جُرْمِهِمْ وَقَبِيحِ أَعْقَالِهِمْ ، أَنْ انْتَجَبَ لَهُمْ أَحَبَّ
أَنْبِيَائِهِ إِلَيْهِ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي حَوْمَةِ الْعِزِّ مَوْلِدُهُ وَفِي دَوْمَةِ الْكِرْمِ مَحْتَدُهُ ،
غَيْرَ مَشُوبٍ حَسَبُهُ وَلَا مَمْرُوحٍ نَسَبُهُ وَلَا مَجْهُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ صِفَتُهُ ، بَشَّرَتْ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ فِي كُنْيَتِهَا وَ
نَطَقَتْ بِهِ الْعُلَمَاءُ يَنْعِنُهَا وَتَأَمَّلْتُهُ الْحُكَمَاءُ بَوْصِفِهَا ، مُهَذَّبٌ لَا يُدَانِي هَاشِمِيٌّ لَا يُوَادِي ، أَبْطَحِيٌّ
لَا يُسَامِي ، شِيمَتُهُ الْحَيَاءُ وَطَبِيعَتُهُ السَّخَاءُ مَجْبُودٌ عَلَى أَوْقَارِ التَّبَوُّةِ وَأَخْلَاقِهَا ، مَطْبُوعٌ عَلَى أَوْصَافِ
الرِّسَالَةِ وَأَخْلَامِهَا إِلَى أَنْ انْتَهَتْ بِهِ أَسْنَابُ مَقَادِيرِ اللَّهِ إِلَى أَوْقَاتِهَا وَجَرَى بِأَمْرِ اللَّهِ الْقَضَاءُ فِيهِ
إِلَى نِيَّاتِهَا ، أَذَاهُ مَحْتَمُومٌ قَضَاءُ اللَّهِ إِلَى غَايَاتِهَا ، تُشْرِبُهُ كُلُّ أُمَّةٍ مَنْ بَعْدَهَا وَيُدْفَعُهُ كُلُّ أَبٍ إِلَى
أَبٍ مِنْ ظَهْرِ إِلَى ظَهْرِ ، لَمْ يَخْلُطْ فِي عُنُقِهِ سِفَاحٌ وَلَمْ يَنْجَسْهُ فِي وِلَادَتِهِ نِكَاحٌ ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ
إِلَى أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ ، فِي حَيْثُ فِرْقَةٍ وَأَكْرَمِ سَبْطٍ وَأَمْنَعِ رَهْطٍ وَأَكْلًا حَمَلٍ وَأَوْدَعِ حَجَرٍ ، اصْطَفَاهُ
اللَّهُ وَأَرْتَضَاهُ وَاجْتَبَاهُ وَأَنَاهُ مِنَ الْعِلْمِ مَفَاتِيحُهُ وَمِنَ الْحِكْمِ يَنْبِيعُهُ ، ابْتَعَنَهُ رَحْمَةً لِلْعِبَادِ وَرَبِيعاً
لِلْبِلَادِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ الْكِتَابَ فِيهِ الْبَيَانُ وَالتَّبَيُّانُ فَرَأَى أَنَا عَرَبِيّاً غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَقْتُونُ ، قَدْ
بَيَّنَّهَ لِلنَّاسِ وَنَهَجَهُ بِعِلْمٍ قَدْ فَصَّلَهُ وَدِينٍ قَدْ أَوْصَحَهُ وَقَرَأْتُمْ قَدْ أَوْجَبَهَا وَحُدُودٍ حَدَّهَا لِلنَّاسِ
وَبَيَّنَّهَا وَأُمُورٍ قَدْ كَشَفَهَا لِخَلْقِهِ وَأَعْلَنَهَا ، فِيهَا دَلَالَةٌ إِلَى النَّجَاةِ وَمَعَالِمٌ تَدْعُو إِلَى هُدَاهُ ، فَبَلَغَ
رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام مَا أُرْسِلَ بِهِ وَصَدَعَ بِمَا أُمِرَ وَ أَدَّى مَا حُمِّلَ مِنْ أَثْقَالِ التَّبَوُّةِ وَ صَبَرَ لِرَبِّهِ وَ
جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ وَ نَصَحَ لِأُمَّتِهِ وَ دَعَاهُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَ حَذَّرَهُمْ عَلَى الذِّكْرِ وَ دَأَّبَهُمْ عَلَى سَبِيلِ
الْهُدَى ، بِمَنَاهِجٍ وَ دَوَائِعِ ، أَسَسَ لِلْعِبَادِ أَسَاسَهَا وَمَنَارٍ رَفَعَ لَهُمْ أَعْلَامَهَا ، كَيْلَا يَضَلُّوا مِنْ بَعْدِهِ

وَاسْتَوْدَعَكُمْ عِلْمَهُ وَأَوْزَعَكُمْ كِتَابَهُ وَجَعَلَ لَكُمْ نَابُوتَ عِلْمِهِ وَعَصَا
 عَصَمَكُمْ مِنَ الزَّلَالِ وَأَمَّنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ ، فَمَعَرَّ وَأَبْعَزَأَ اللهُ ،
 لَكُمْ عَنْكُمْ نِعْمَتَهُ ، فَأَنْتُمْ أَهْلُ اللهِ عَمَّرَ وَجَلَّ الَّذِينَ بِهِمْ تَمَّتْ
 حُرُوفُهُمْ وَأَنْتُمْ أَوْلِيَاؤُهُ ، فَمَنْ تَوَلَّاكُمْ فَارَ وَمَنْ ظَلَمَ حَقَّكُمْ زَهَقَ ،
 وَمَنْ تَوَلَّاكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، ثُمَّ اللهُ عَلَى نَصْرِكُمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ،
 فَخَدَّ قَبْلَكُمْ اللهُ مِنْ نَبِيِّهِ وَدَيْعَةً وَاسْتَوْدَعَكُمْ أَوْلِيَاءَهُ ،
 فَأَنْتُمْ الْأَمَانَةُ الْمُسْتَوْدَعَةُ وَلَكُمْ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ ،
 خَالَ كُمْ الدِّينَ وَبَيَّنَّ لَكُمْ سَبِيلَ الْمَخْرَجِ ،
 أَوْ نَسِيَ أَوْ تَنَاسَى فَعَلَى اللهِ حِسَابُهُ وَاللَّهُ

انسانی
 چہاں کیا اور اپنی امت کو نصیحت کی اور نجات کی طرف لایا اور بڑی نجات کی طرف فرما
 اور لوگوں کے زندگی کے اچھے اصول کی بنیاد رکھی اور ہدایت کے سارے ان کے لیے
 اور حضرت اپنی امت پر لڑے ہر انسان اور حکم کرنے والے تھے۔

تبارک و تعالیٰ

پہلا ہوا آل محمد کے لیے وہ رات سب

آسمان کا سایہ ہے نہ نیچے زمین کا

نزدیکی رشتہ داروں اور

آیا

رحمت اور برکت ہو، اللہ

کو موت کا ذائقہ

۱۸۔ وہ کامیاب

۱۹۔ ہمارے کھاتم کو

۲۰۔ ہمارے علم

۲۱۔ ہمارا سایا اور

پہلی ساری فرمایا نہیں بلکہ انبیاء سے
 رسول خدا کو دین میں نے کہا
 سپرد نہ کی جان میں نے کہا
 کیا اور جو رسول اللہ خدا رکھنے
 روز مرہ سے بیخبر

انہوں نے
 پائی ہے اللہ نے
 فرمائے ان کو بندوں کے لیے
 جس میں ہر شے کا بیان ہے اور وہ کہ
 شقی بن جائیں۔

اور انہوں نے لوگوں سے احکام بیان کیے
 اور دین کو لوگوں پر واضح کیا اور فرائض کو واجب کیا اور شرعی
 مخفیہ کو ظاہر کیا اور نجات حاصل کرنے کی طرف رہنمائی کی اور ایسے نشانات
 دئے ہیں جن امور کی تبلیغ کے لئے آپ بھیجے گئے تھے ان کی تبلیغ کر دی اور جس امر کا حکم
 نبوت کا جو بار آپ کے کندھوں پر رکھا گیا تھا اسے پورا کر دیا اور آہ میں جو مصیبت آئی اس

کَانَ يِهِمْ رَوْوُفًا رَحِيمًا .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک خطبہ میں خصوصیت سے ذکر کیا، حضرت رسول خدا اور آئمہ علیہم السلام کا اور ان کی صفات کا۔ باوجود لوگوں کے عظیم اثنان جرائم اور اعمالِ قبیحہ کے ہمارے رب کو نہیں روکا، اس کے علم و آہستگی اور مہربانی نے اس بات سے کہ وہ انتخاب کرے، محبوب ترین انبیاء اور بزرگ ترین انبیاء حضرت محمد بن عبد اللہ کو جو از روئے ولادت معزز ہیں اور صاحبِ کرم ہیں خلقِ عظیم سے ان کی اصل ہے۔ ان کا حسب نسب خالص ہے اور اہل علم کے نزدیک ان کی صفتِ جمہول نہیں، ان کی بشارت دی گئی انبیاء کو ان کی کتابوں میں اور علماء ان کی تعریف و توصیف میں گویا ہوئے اور حکما نے ان کے اوصاف میں غور و فکر سے کام لیا۔ کسی ہاشمی کی پاکیزگی ان کے قریب نہیں اور نہ اس میں کسی کا ان سے مقابلہ ہے ان کی حیا کی عادت اور سخاوت پسند طبیعت میں کوئی ان کے مقابلے کا نہیں وہ نبوت کے وقت پر خلق ہوئے ہیں اور ان کے اخلاق شایان شان نبوت ہیں اوصاف رسالت اور ان کی دانشوری پر ان کے نام کی ہر ہے جب اللہ کامعین کر دہ وقت آگیا اور جو حکم خدا تھا وہ اپنی آخری حد تک جاری ہو گیا تو موت کا وقت آگیا تاکہ ان کو جزائے آخرت کے لیے لے جائے۔

آنحضرت کی نبوت کی بشارت ہر رسول نے اپنی امت کو دی اور ہر باپ نے اپنے بیٹے کو بنایا اور ایک پشت سے دوسری پشت کی طرف یہ معاملہ چلتا رہا۔ حضرت کے سلسلہ نسل میں کہیں زنا کو دخل نہیں اور نہ آدم سے لے کر آنحضرت کے باپ حضرت عبد اللہ تک ازواجی سلسلہ میں کوئی نجاست واقع ہوئی۔

آنحضرت عرب کے بہترین گروہ (قریش) سے ہیں اور عورت دار پوتوں میں سے (بنی ہاشم) اور عالی مرتبت ہیں از روئے قبیلہ اور محفوظ و پاک ہیں اور از روئے محل (یعنی ماں کی طرف سے بھی پاک ہیں) اور پاک آغوش میں تربیت پائی ہے اللہ نے ان کو مصطفیٰ، مرتضیٰ و محبتی بنایا اور ان کو خدا نے اپنے علم کی کنجیاں دیں اور حکمت کے چشمے عطا فرمائے ان کو بندوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور شہروں کے لیے باعثِ فلاح و بہبود اور ان پر ایسی کتاب نازل کی جس میں ہر شے کا بیان ہے اور وہ کتاب قرآن ہے عربی زبان میں جس میں کوئی غلط بیانی نہیں تاکہ لوگ اسے پڑھ کر متقی بن جائیں۔

اور انھوں نے لوگوں سے احکام بیان کیے اور علمی روشنی میں ایسا راستہ بنایا جو باطل سے جدا ہے اور دین کو لوگوں پر واضح کیا اور فرائض کو واجب کیا اور شرعی حدود سے آگاہ فرمایا اور خدا کی مخلوق پر امور مخفیہ کو ظاہر کیا اور نجات حاصل کرنے کی طرف رہنمائی کی اور ایسے نشانات بتائے جو ہدایت کی طرف لوگوں کو بلانے والے ہیں جن امور کی تبلیغ کے لیے آپ بھیجے گئے تھے ان کی تبلیغ کر دی اور جس امر کا حکم دیا گیا تھا اسے ظاہر کر دیا اور نبوت کا جو بار آپ کے کندھوں پر رکھا گیا تھا اسے پورا کر دیا اور راہ میں جو مصیبت آئی اس پر صبر کیا اور راہ خدا

جہاد کیا اور اپنی امت کو نفیست کی اور نجات کی طرف بلایا اور ذکر خدا کی طرف رغبت دلانی اور راہ ہدایت کی طرف رہنمائی کی اور لوگوں کے زندگی کے اچھے اصول کی بنیاد رکھی اور ہدایت کے منار سے ان کے لیے بلند کیے تاکہ وہ آپ کے بعد گمراہ نہ ہوں اور حضرت اپنی امت پر بڑے مہربان اور رحم کرنے والے تھے۔

۱۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَيْسِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي دُرَيْسُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ عليه السلام أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مَخْجُوجًا بِأَبِي ظَالِبٍ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنَّهُ كَانَ مُسْتَوْدَعًا لِلْوَصَايَا فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: قُلْتُ: فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصَايَا عَلَى أَنَّهُ مَخْجُوجٌ بِهِ؟ فَقَالَ: لَوْ كَانَ مَخْجُوجًا بِعِمَادِ قَعِ إِلَيْهِ الْوَصِيَّةَ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَا كَانَ حَالُ أَبِي ظَالِبٍ؟ قَالَ: أَقَرَّ بِالنَّبِيِّ وَيَمَا جَاءَ بِهِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصَايَا وَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ.

کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ حکم ابو طالب تھے کیونکہ ان کے زیر سایہ پرورش پالی تھی) فرمایا نہیں بلکہ انبیاء سابقہ کے تبرکات اور وصایا ان کو دیئے گئے تھے انھوں نے وہ چیزیں حضرت رسول خدا کو دیں۔ میں نے کہا۔ جب وصیت سپرد کی تو محکوم بہ ہو گئے۔ فرمایا۔ اگر ایسا ہوتا تو وصیت ان کی سپرد نہ کی جاتی۔ میں نے کہا۔ پھر ابو طالب کے لیے کیا صورت ہے۔ فرمایا۔ انھوں نے آں حضرت کی نبوت کا اقرار کیا اور جو رسول اللہ خدا کی طرف سے لائے اس کو حق جانا اور وصلے انبیاء کو حضرت کے سپرد کیا اور اُس روز مر گئے۔

توضیح۔ وصایا سپرد کرنے سے کسی کی نفیست اور حکومت ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت امام حسین نے حضرت ام سلمہ کے سپرد تبرکات کیے تھے۔

۱۹ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ يَمْعُوبَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا فِضَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله بَاتَ آلُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بِأَطْوَلِ لَيْلَةٍ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّ لَأَسْمَاءَ نَظْمَهُمْ وَلَا أَرْضَ تَقْلُومِهِمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَتَرَ الْأَقْرَبِينَ وَالْأَبْعَدِينَ فِي اللَّهِ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ آتَاهُمْ آتٌ لَا يَرَوْنَهُ وَ يَسْمَعُونَ كَلَامَهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ، إِنَّ فِي اللَّهِ عِزَاءً مِنْ كُلِّ مَصِيبَةٍ وَ نَجَاةً مِنْ كُلِّ هَلَاكَةٍ وَ دَرَكًا لِمَا فَاتَ وَ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَ إِنَّمَا تَوْفِقُونَ أَجُودَ كُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ رُخِخَ عَنِ النَّارِ وَ أَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَ مَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ، إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَ كُمْ وَ فَضَّلَكُمْ

وَطَهَّرَكُمْ وَجَعَلَكُمْ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَاسْتَوْدَعَكُمْ عِلْمَهُ وَأَوْرَثَكُمْ كِتَابَهُ وَجَعَلَكُمْ تَابُوتَ عِلْمِهِ وَعَصَا عِزِّهِ وَصَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِنْ نُورِهِ وَعَصَمَكُمْ مِنَ الرَّزْلِ وَأَمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ، فَتَمَرُّوا بِعِزِّهِ وَاللَّهُ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَزْعِ مِنْكُمْ رَحْمَتَهُ وَلَنْ يُزِيلَ عَنْكُمْ نِعْمَتَهُ، فَأَنْتُمْ أَهْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ يَبْتَغُونَ تَمَّتِ النِّعْمَةُ وَاجْتَمَعَتِ الْفِرْقَةُ وَاتَّخَذَتِ الْكَلِمَةَ وَأَنْتُمْ أَوْلِيَاؤُهُ، فَمَنْ تَوَلَّىكُمْ فَازْ وَمَنْ ظَلَمَ حَقَّكُمْ زَهَقَ مَوَدَّتْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَاجِبَةٌ فِي كِتَابِهِ عَلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ اللَّهُ عَلَى نَصْرِكُمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ فَاصْبِرُوا لِعَوَاقِبِ الْأُمُورِ، فَإِنَّهَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ قَدْ قَبَّلَكُمْ اللَّهُ مِنْ نَبِيِّهِ وَدَيْعَةً وَاسْتَوْدَعَكُمْ أَوْلِيَاؤُهُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ أَدْرَسَى أَمَانَتَهُ آتَاهُ اللَّهُ صِدْقَهُ، فَأَنْتُمْ الْأَبَانَةُ الْمُسْتَوْدَعَةُ وَلَكُمْ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ وَالطَّاعَةُ الْمَقْرُوضَةُ وَقَدْ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ اكْمَلَ لَكُمْ الدِّينَ وَبَيَّنَّ لَكُمْ سَبِيلَ الْمَخْرَجِ، فَلَمْ يَتْرِكْ لِجَاهِلٍ حُجَّةً، فَمَنْ جَبَلَ أَوْ تَجَاهَلَ أَوْ أَنْكَرَ أَوْ نَسِيَ أَوْ تَنَاسَى فَعَلَى اللَّهِ حِسَابُهُ وَاللَّهُ مِنْ وَرَاءِ حَوَائِجِكُمْ، وَاسْتَوْدِعَكُمْ اللَّهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

فَسَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام مِمَّنْ أَتَاهُمُ التَّعْرِيفُ، فَقَالَ: مِنَ اللَّهِ تَبَادَكَ وَتَعَالَى

۱۹- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس شب کو رسول اللہ کا انتقال ہوا آل محمد کے لیے وہ رات سب سے زیادہ لمبی رات تھی اور ایسی حالت تھی کہ لوگوں نے گمان کیا کہ نہ ان کے اوپر آسمان کا سایہ ہے نہ نیچے زمین کا فرش یعنی ان کے زندہ رہنے کی امید نہ تھی کیونکہ آنحضرت کی مفارقت کے تصور نے نزدیکی رشتہ داروں اور دور کے تعلق والوں سب ہی کو آزرہ بنا دیا تھا۔ اسی آتش میں ایک آنے والا آیا لوگ اس کو نہیں دیکھتے تھے۔ اس نے کہا السلام علیکم اے اہلبیت تم پر خدا کی رحمت اور برکت ہو، اللہ پر توکل کرنا، ہر مصیبت میں صبر ہے، ہر جہلک سے بجات ہے اور ہر مافات کی تلافی ہے ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے روز قیامت تم کو اس صبر کا اجر ملے گا جو آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل ہوا۔ وہ کامیاب ہوا اور زندگانی دنیا متاع غرور کے سوا کچھ نہیں، اللہ نے تم کو منتخب کیا اور تم کو فضیلت دی اور پاک کہا تم کو اپنے نبی کے اہلبیت بنایا اور اپنا علم تمہارے اندر ودیعت کیا اور تم کو اپنی کتاب کا وارث بنایا اور اپنے علم کا صندوق قرار دیا اور اپنی عزت کا عصا بنایا اور اپنے نور سے تمہاری مثال دی، لغزشیوں سے تمہیں بچایا اور فتنوں سے محفوظ رکھا۔

پس صبر کرو، جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے، اللہ نے اپنی رحمت سے تم کو دور نہ رکھا اور اپنی نعمت کو تم سے زائل نہ کیا۔ کیا تم وہ اللہ والے ہو کہ تمہاری وجہ سے اللہ والوں کی نعمتیں تمام ہوئیں اور فرقتے

جمع ہوئے اور اُنس ہوا کلمہ سے تم اویسائے خدا ہو، پس جس نے تم کو دوست رکھا وہ کامیاب ہوا اور جس نے تمہارے حق کو غضب کیا وہ ہلاک ہوا تمہاری محبت اللہ نے اپنی کتاب میں اپنے مومن بندوں پر واجب کی ہے۔ اللہ تمہاری نصرت پر جس وقت چاہے قادر ہے پس انجام امور پر صبر کرو۔ اس کی بازگشت اللہ کی طرف ہے اور اللہ نے منظور کیا اپنے نبی سے تمہاری سپرد امامت کرنے کو اور اپنے مومنین اولیاء کو تمہاری سپرد کیا۔ پس جس نے اس امانت کو ادا کیا خدا نے اس کو نیکی عطا فرمائی، پس تم ہو وہ جن کو امانت سونپی گئی ہے۔ تمہاری اطاعت واجب تمہاری محبت فرض کی گئی ہے رسول اللہ نے مرنے سے پہلے دین کو کامل بنا دیا اور برائی سے باہر نکلنے کا راستہ واضح کر دیا ایسی صورت میں جاہل کے لئے کوئی حجت باقی نہیں رہتی، پس جو جاہل یا جاہل بنایا انکار یا بھول گیا عہد ربوبیت کو یا قصداً بھلایا تو روز قیامت اس کا حساب اللہ پر ہے اور تمہاریس پر وہ اللہ ہے۔ اللہ نے اپنے اسرار تم کو ودیعت کر دیئے ہیں سلام ہو تم پر، راوی کہتا ہے۔ میں نے امام سے سوال کیا، یہ قتل اور دلا سے کس کی طرف سے آیا ہے۔ فرمایا۔ خدا کی طرف سے۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله إِذَا رُبِّيَ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلْمَاءِ رُبِّيَ لَهُ نُورٌ كَأَنَّهُ شُعْطَةٌ قَمَرٍ .

۲۰۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب رسول اللہ کو شب تاریک دیکھا جاتا تھا تو چاند کے ٹکڑے کی طرح ایک نور آپ سے ساطع ہوتا تھا۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ الصَّغِيرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ، وَخَمْدَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جِبْرَائِيلُ عليه السلام عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنِّي قَدْ حَرَمْتُ الشَّارِعَ عَلَى صُلْبِ أَنْزَلَكَ وَبَطْنِ حَمَلِكَ وَحِجْرٍ كَفَّلَكَ ، فَالْصُّلْبُ صُلْبُ أَبِيكَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْبَطْنُ الَّذِي حَمَلَكَ قَامِمَةٌ بِنْتُ وَهْبٍ وَأَمَّا حِجْرُ كَفَّلَكَ فَحِجْرُ أَبِي طَالِبٍ - وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ فَضَّالٍ - وَفَالِطَةُ بِنْتُ أَسَدٍ .

۲۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ پر جبرئیل نازل ہوئے اور کہا خدا کا سلام آپ پر ہو۔ وہ کہتا ہے میں نے آگ کو حرام کیا ان اصحاب دارحرام پر جن میں تم رہ رہے ہو اور اس آغوش پر جس میں تمہاری پرورش

ہوئی اور صلب تمہارے باپ عبد اللہ کا صلب ہے اور بطن جس نے بحالت حمل تم کو اٹھایا بطن آمنہ بنت ربیع ہے اور جس آغوش میں تم پلے، وہ آغوش ابوطالب ہے اور ایک روایت میں ہے وہ آغوش فاطمہ بنت اسد ہے۔

۲۲ - عَمَّا بَنُ يَعْنِي، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ، عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يُعَشَّرُ عَبْدَ الْمُطَلِّبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ، عَلَيْهِ سِمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَهَيْبَةُ الْمُلُوكِ.

۲۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبدالمطلب روزِ محشر ایک جداگانہ حیثیت سے مشہور ہوں گے ان کی پیشانی انبیاء کی سی ہوگی اور ہیبت ملوک کی سی۔

۲۳ - عَمَّا بَنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاوَيْدٍ، عَنْ مَقْبَرِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ عَبْدَ الْمُطَلِّبِ أَوْلَ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ، يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَاحِدَةً عَلَيْهِ نَبَأُ الْمُلُوكِ وَسِمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ.

۲۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عبدالمطلب مسئلہ بداء کے سب سے پہلے قائل ہوے وہ روزِ قیامت عام لوگ سے بالکل الگ خاص حیثیت میں مشہور ہوں گے ان کی پیشانی انبیاء کی سی ہوگی اور ہیبت ملوک کی سی۔

۲۴ - بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ جُمَيْوَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ، عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، [و] عَنْ عَبْدِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ جَمِيعًا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يُبْعَثُ عَبْدَ الْمُطَلِّبِ أُمَّةً وَاحِدَةً، عَلَيْهِ نَبَأُ الْمُلُوكِ وَسِمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَذَلِكَ أَنَّهُ أَوْلَ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدَ الْمُطَلِّبِ أَرْسَلَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَى رِعَابَةِ فِي إِبِلٍ قَدَنْدَتَ لَهُ، فَجَمَعَهَا فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ فَأَخَذَ بِحَلْفَةِ بَابِ الْكَمَةِ وَجَعَلَ يَقُولُ: «يَارَبِّ أَنْتَ لِكِ الْكَ إِن تَفْعَلْ فَأَمْرُهُ مَا بَدَا لَكَ» فَبَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِالْإِبِلِ وَقَدَّوَجَّهَ عَبْدَ الْمُطَلِّبِ فِي كُلِّ طَرِيقٍ وَفِي كُلِّ شِعْبٍ فِي طَلَبِهِ وَجَعَلَ يَصِيحُ: «يَارَبِّ أَنْتَ لِكِ الْكَ إِن تَفْعَلْ فَأَمْرُهُ مَا بَدَا لَكَ» وَلَمَّا ذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَخَذَهُ فَقَبَّلَهُ وَقَالَ: يَا بَنِي لَا وَجْهَ لَكَ بَعْدَ هَذَا فِي شَيْءٍ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُفْتَالَ فَنُقْتَلَ.

۲۴- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روزِ قیامت عبدالمطلب اس طرح مبعوث ہوں گے کہ تمام لوگوں سے الگ ان کی شان ہوگی ان میں انبیاء کی سی تابندگی پیشانی پر ہوگی بادشاہوں کی سی شان و شوکت ہوگی

یہ اس لیے کہ وہ ہمارے سب سے پہلے قائل تھے ایک بار انھوں نے رسول خدا کو اونٹوں کے چرواہوں کے پاس بھیجا۔ اونٹ بھاگ کر متفرق ہو گئے تھے حضرت نے ان کو جمع کیا اس لیے واپسی میں تاخیر ہوئی۔ حضرت عبدالمطلب گھبرائے اور خانہ کعبہ کے دروازہ کی زنجیر پکڑ کر فریاد کرنے لگے اے میرے رب کیا تو اپنے محبوب بندے کو ہلاک کر دے گا اگر تو ایسا کرے گا تو یہ ایک امر عظیم ہو گا جو تیرے اوپر ظاہر ہے اس کے بعد رسول اللہ اونٹوں کو لے کر آئے۔ عبدالمطلب راستوں میں اور گھاٹیوں میں حضرت کو تلاش کر رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ اے پروردگار! کیا تو اپنے محبوب بندے کو ہلاک کر دے گا یہ امر عظیم ہے۔ جو امر تجھ پر ظاہر ہے۔ رسول اللہ کو دیکھتے ہی انھوں نے چھاتی سے لگایا اور روئے مبارک پر بوسہ دے کر فرمایا اب میں کبھی تم کو کسی کام کو نہ بھیجوں گا اس خوف سے کہ مبادا کوئی فریب دے کر تم کو قتل کر ڈالے۔

۲۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي بَنْزَرٍ تَعْلَبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَمَا أَنَّ وَجْهَ صَاحِبِ الْحَبَشَةِ بِالْحَبِلِ وَمَعَهُمُ الْفَيْلُ لِيَهْدِمَ الْبَيْتَ ، مَرُّوا بِإِبِلٍ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَسَاقُواهَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فَأَتَى صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فَدَخَلَ الْآدِنَ ، فَقَالَ : هَذَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ : وَمَا يَشَاءُ؟ قَالَ التَّرْجُمَانُ : جَاءَ فِي إِبِلٍ لَهُ سَاقُوهَا يَسْأَلُكَ رَدَّهَا ، فَقَالَ مَلِكُ الْحَبَشَةِ لِأَصْحَابِهِ : هَذَا رَيْسُ قَوْمٍ وَزَعِيمُهُمْ جِئْتُ إِلَى بَيْتِهِ الَّذِي يَعْبُدُهُ لِأَهْدِمَهُ وَهُوَ يَسْأَلُنِي إِطْلَاقَ إِبِلِهِ ، أَمَا لَوْ سَأَلَنِي الْإِمْسَاكَ عَنْ هَدْمِهِ لَفَعَلْتُ ، رَدُّوْا عَلَيْهِ إِبِلَهُ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِتَرْجُمَانِهِ : مَا قَالَ لَكَ الْمَلِكُ؟ فَخَبَّرَهُ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : أَنَارَبُ الْإِبِلِ وَلِهَذَا الْبَيْتِ رَبِّ يَمْنَعُهُ ، فَرَدَّتْ إِلَيْهِ إِبِلُهُ وَأَنْصَرَفَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ نَحْوَ مَنْزِلِهِ ، فَمَرَّ بِالْفَيْلِ فِي مَنْصَرَفِهِ ، فَقَالَ لِلْفَيْلِ : يَا مَحْمُودُ ! فَحَرَّكَ الْفَيْلُ رَأْسَهُ ، فَقَالَ لَهُ : أَتَدْرِي لِمَ جِئْتُ وَإِيَّاكَ؟ فَقَالَ الْفَيْلُ بِرَأْسِهِ : لَا ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : جِئْتُ وَإِيَّاكَ لِتَهْدِمَ بَيْتَ رَبِّكَ أَفْتَرَاكَ فَاعِلُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ بِرَأْسِهِ : لَا ، فَأَنْصَرَفَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمَّا أَصْبَحُوا عَدَوْا بِهِ لِدُخُولِ الْحَرَمِ فَأَبَى وَأَمْتَنَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِبَعْضِ مَوَالِيهِ عِنْدَ ذَلِكَ : أَعْلَ الْجَبَلِ فَانظُرْ تَرَى شَيْئًا ، فَقَالَ : أَرَى سَوَادًا مِنْ قِبَلِ الْبَحْرِ ، فَقَالَ لَهُ : يُصِيبُهُ بَصْرُكَ أَجْمَعُ؟ فَقَالَ لَهُ : لَا وَلَا وَشَكَ أَنْ يُصِيبَ ، فَلَمَّا أَنْ قَرَّبَ ، قَالَ : هُوَ طَيْرٌ كَثِيرٌ وَلَا أَعْرِفُهُ يَحْمِلُ كُلُّ طَيْرٍ فِي مَنْقَارِهِ حِصَاةً مِثْلَ حِصَاةِ الْخَذْفِ أَوْ دُونَ حِصَاةِ الْخَذْفِ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : وَرَبِّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَا تَرِيدُ إِلَّا الْقَوْمَ ، حَتَّى لَمَّا صَارَتْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ أَجْمَعَ أَلْقَتِ الْحِصَاةَ فَوَقَعَتْ كُلُّ حِصَاةٍ عَلَى هَامَةِ رَجُلٍ فَخَرَجَتْ مِنْ دُبُرِهِ فَفَقَلَتْهُ فَمَا انْقَلَتْ مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ يُخْبِرُ النَّاسَ ، فَلَمَّا أَنْ أَخْبَرَهُمْ أَلْقَتِ عَلَيْهِ حِصَاةً فَفَقَلَتْهُ .

۲۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ ابرہہ بادشاہ حبش اپنا شکر لے کر آیا تو اس کے ساتھ ہاتھی بھی تھا تاکہ خانہ کعبہ کو ڈھارے اس کے شکر والے عبد المطلب کے اونٹوں کے گلہ کی طرف سے گزرے تو ان کو ہانک کر لے گئے جب عبد المطلب کو پتہ چلا تو پاسبان کے پاس گئے۔ اس نے ابرہہ سے کہا یہ عبد المطلب بن ہاشم ہیں۔ اس نے کہا کیا چاہتے ہیں ترجمان نے کہا کہ ہمارے شکر والے ان کے اونٹ لے آئے ہیں یہ ان کی واگراشت چلپتے ہیں ابرہہ نے اپنے اصحاب سے کہا یہ رئیس قوم ہیں انھیں معلوم ہے کہ میں اس گھر کے انہدام کے لئے آیا ہوں جس کی یہ عبادت کرتے ہیں یہ بھائے اس کے اپنے اونٹوں کا سوال کرتے ہیں اگر یہ انہدام کعبہ کے روکنے کا سوال کرتے تو میں پورا کرتا۔ اچھا ان کے اونٹ دے دو عبد المطلب نے ترجمان سے پوچھا کہ بادشاہ نے کیا کہا۔ اس نے بتایا، عبد المطلب نے فرمایا۔ اس سے کہو میں اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھر بھی ایک مالک ہے وہ خود اس محلے کو روکے گا اونٹ عبد المطلب کو واپس دیے گئے اور وہ اپنے گھر کو پلٹے، راہ میں اس ہاتھی سے کہا۔ اے محمود اس نے اپنا سر ہلایا۔ اس سے کہا تو جانتا ہے کہ تجھے یہاں کیوں لائے ہیں اس نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا اس لیے لائے ہیں کہ تیرے رب کا گھر تجھ سے منہدم کرائیں، کیا تو ایسا کرے گا۔ اس نے سر ہلا کر کہا نہیں، عبد المطلب اپنے گھر آگئے صبح کو جب انھوں نے حرم پر چڑھائی کا ارادہ کیا تو ہاتھی نے ان کی اطاعت سے انکار کیا۔ عبد المطلب نے اپنے ایک دوست سے کہا تو بہار پڑ چڑھ کر دیکھ کیا نظر آتا ہے وہ گیا اور کہنے لگا، میں دریا کی طرف سے ایک کالا بادل اٹھتا دیکھ رہا ہوں۔ عبد المطلب نے کہا تیری نظر نے ٹھیک دیکھا۔ اب آنکھ جما کر دیکھتا رہ، جب وہ سیاہی قریب آئی تو اس نے کہا۔ یہ تو بہت سے پرندے ہیں ہر ایک کی چونچ میں ایک کنکری ہے۔ بقدر ٹھیکری کے ٹکڑے کے یا اس سے کم، عبد المطلب نے کہا یہ اس قوم کے لیے آئے ہیں۔ ان پرندوں نے وہ کنکریاں ان کے سروں پر ڈالیں جو جسم کو پھوڑتی ان کے پاخانہ کے مقام سے نکل گئیں اور سب ہلاک ہو گئے صرف ان میں سے ایک باقی رہ گیا تاکہ اس حال سے لوگوں کو آگاہ کرے جب وہ بتا چکا تو وہ بھی ہلاک کر دیا گیا۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يُفَرِّشُ لَهُ بِنَاءَ الْكَعْبَةِ لِأَيُّفْرِشُ لِأَحَدٍ غَيْرِهِ وَكَانَ لَهُ وَوَلَدٌ يَقُومُونَ عَلَى رَأْسِهِ فَيَمْنَعُونَ مَنْ دَنَا مِنْهُ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ طِفْلٌ يَدْرُجُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى فَخْذِهِ، فَأَهْوَى بَعْضُهُمْ إِلَيْهِ لِيُنَحِّيَهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: دَعْ ابْنِي فَإِنَّ الْمَلِكَ قَدِ اتَّاهُ.

۲۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خانہ کعبہ میں عبد المطلب کے لیے فرش بچھایا جاتا تھا، ان کے سوا کسی اور کے لیے نہیں، ان کی اولاد پس سر کھڑی ہو جاتی تھی تاکہ لوگوں کو ان کے قریب جانے سے روکے۔ رسول اللہ

راستے سے گزرتے ہوئے آئے اور ان کی ران پر بیٹھ گئے۔ بعض نے اشارہ کیا کہ ان کو ہٹا دیا جائے۔ عبدالمطلب نے کہا۔ میرے بیٹے کو رہنے دو سلطنت اس کے پاس آنے والی ہے۔

«بِذَلِكَ» فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْإِبِلِ وَقَدَّوَجَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فِي كُلِّ طَرِيقٍ وَفِي كُلِّ شَعْبٍ فِي طَاهٍ وَجَمَلٍ يَصْبِحُ: «يَأْتِيكَ آتِيكَ» إِنَّ تَفْعَلَ فَأَمْرٌ مَا بِذَلِكَ» وَلَمَّا دَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَبِلَتْ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَثَ أَيَّامًا لَيْسَ لَهُ لَبَنٌ، فَأَلْفَاهُ أَبُو طَالِبٍ عَلَى نَدْيِ نَفْسِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِدْلَنَا فَرَضَعَ مِنْهُ أَيَّامًا حَتَّى وَقَعَ أَبُو طَالِبٍ عَلَى حَلِيمَةَ السَّعْدِيَّةِ فَدَفَعَهُ إِلَيْهَا.

۲۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ پیدا ہوئے تو چند دن تک ان کی والدہ کے دودھ نہ اُترا۔ ابوطالب نے ان کو اپنی پھاتی سے لگایا۔ خدانے دودھ اتار دیا اور رسول کی رضاعت اس سے ہوئی، پھر ابوطالب نے ان کو علیہ سعیدیہ کے سپرد کیا

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلُ أَبِي طَالِبٍ مَثَلُ أَصْحَابِ الْكُفْرِ، أَسْرُوا الْإِيمَانَ وَأَظْهَرُوا الشِّرْكَ فَأَتَانَا اللَّهُ أَخْرَجَهُمْ مَرَّتَيْنِ.

۲۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوطالب کی مثال اصحاب کفر کی سی ہے۔ انہوں نے ایمان کو چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا پس خدانے ان کو دوہرا جرم دیا۔

۲۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنَجْدٌ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ ﷺ قَالَ: قَبْلَ لَه: إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ كَافِرًا، فَقَالَ: كَذَبُوا كَيْفَ يَكُونُ كَافِرًا وَهُوَ يَقُولُ؟

أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَا وَجَدْنَا مُحَمَّدًا نَبِيًّا كَمُوسَى خَطَا فِي آدِلِ الْكُتُبِ

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ: كَيْفَ يَكُونُ أَبُو طَالِبٍ كَافِرًا وَهُوَ يَقُولُ؟

لَدَيْنَا وَلَا يَعْنَا بِقَبْلِ الْبَاطِلِ

لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ ابْنَنَا لَا مَكْدَبَ

ثُمَّ الْبِنَامِي عَشْمَةَ لِلْأَزْمَلِ

وَ أَيْضًا يَسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ

۲۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے کہا بعض حضرات کہتے ہیں کہ ابوطالب کافر تھے۔ فرمایا وہ جھوٹے ہیں کیسے کافر ہو گا وہ جو یہ کہتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو کہ ہم نے محمد کو پایا ہے۔

موسیٰ جیسا نبی جس کا ذکر کتب سابقہ میں موجود ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ابوطالب کیوں کہ کافر ہو سکتے ہیں جبکہ کہتے ہیں۔

ہمارا بیٹا جھوٹا نہیں ہے اس کو سب جانتے ہیں اور وہ باطل کی طرف توجہ نہیں کرتا۔

وہ روشن رو ہے بادل اس کے چہرے سے برکت حاصل کرتا ہے وہ یتیموں کا پشت پناہ ہے اور بیواؤں کی

عصمت کا پاسبان ہے۔

۳۰۔ عَمَّا بْنِ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : بَيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ لَهُ جُدَدٌ فَالْتَمَسْتُ الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهِ سَلَانِقَةً فَمَلَّوْا ثِيَابَهُ بِهَا ، فَدَخَلَهُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ فَذَهَبَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ : يَا عَمَّ كَيْفَ تَرَى حَسَبِي فِيكُمْ ؟ فَقَالَ لَهُ : وَمَا ذَاكَ يَا أُخِي ؟ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، فَدَعَا أَبُو طَالِبٍ حَمْرَةَ وَأَخَذَ السِّيفَ وَقَالَ لِحَمْرَةَ : خُذِي السَّلَاةُ ، ثُمَّ تَوَجَّهِ إِلَى الْقَوْمِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ فَأَتَى قُرَيْشًا وَهُمْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ، فَلَمَّا رَأَوْهُ عَرَفُوا الشَّرَّ فِي وَجْهِهِ ، ثُمَّ قَالَ لِحَمْرَةَ : أَمِيرُ السَّلَاةِ عَلَى سِبَالِهِمْ فَفَعَلَ ذَلِكَ حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِهِمْ ، ثُمَّ التَّمَّتْ أَبُو طَالِبٍ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا ابْنَ أُخِي ! هَذَا حَسَبُكَ فَبْنَا .

۳۰۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک روز حضرت رسول خدا مسجد الحرام میں لباس نو پہنے ہوئے

آئے مشرکین نے آپ کے اوپر اونٹنی کی آلائش جو بچی پیدا ہونے کے بعد نکلتی ہے آپ کے اوپر لا ڈالی جس سے آپ کے کپڑے

گندے ہو گئے۔ پس اس سے آپ کے دل کو اتنا غم ہوا جتنا خدا نے چاہا۔ آپ ابوطالب کے پاس آئے اور کہا۔ اے چچا

آپ کے نزدیک میری کیا قدر ہے۔ انھوں نے پوچھا یہ تمہارا کیا حال ہے۔ حضرت نے واقعہ بیان کیا۔ ابوطالب نے حمزہ کو بلایا

تلوار لی اور حمزہ سے کہا۔ اس آلائش کو اٹھاؤ اور آنحضرت کو لے کر قوم کی طرف چلے۔ قریش کعبہ کے گرد جمع تھے۔ جب انھوں

نے ابوطالب کو آتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ غصے میں بھرے ہوئے ہیں۔ آپ نے حمزہ سے کہا کہ اس آلائش کو اٹھاؤ اور ان سب کے

منہ پر ملو۔ پھر رسول خدا سے فرمایا۔ اے مرے بھتیجے اب تو ہمارا بدلہ لہو لہو ہو گیا۔

۳۱۔ عَمَّا بْنِ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي تَمْرٍ ، عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ رِزَاةَ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا ثَوَّقِي أَبُو طَالِبٍ نَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ !
اُخْرَجْ مِنْ مَكَّةَ ، فَلَيْسَ لَكَ فِيهَا نَاصِرٌ ! وَنَارَتْ قُرَيْشٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ ، فَخَرَجَ هَارِبًا حَتَّى جَاءَ
إِلَى جَبَلٍ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهُ الْحَجُّونُ فَصَادَ إِلَيْهِ .

۳۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب حضرت ابوطالب کا انتقال ہو گیا تو جو جبرئیل نازل ہوئے
اور کہا۔ اے محمد اب آپ مکہ سے نکل جائیے یہاں اب آپ کا کوئی مددگار نہیں اور قریش آپ پر حملہ کرنا چاہتے
تھے۔ پس حضرت تیزی کے ساتھ وہاں سے نکلے اور مکہ کے اس پہاڑ کے پاس آئے جس کو حجوں کہتے ہیں۔

۳۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَبَا طَالِبٍ أَسْلَمَ بِحِسَابِ الْجَمَلِ ، قَالَ يَكُلُّ لِسَانِ .

۳۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابوطالب اسلام لائے مطابق حساب جمل جو ہر زبان میں ہے

۳۳۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَبِيهِمَا ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْمَغِيرَةِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَسْلَمَ أَبُو طَالِبٍ بِحِسَابِ الْجَمَلِ
وَعَقَدَ بَيْنَهُ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ .

۳۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اسلام لائے ابوطالب بحساب جمل و عقد اپنے ہاتھ کے لحاظ سے جو

۶۳ ہوتے ہیں۔

توضیح :- حساب جمل و عقد ایک طولانی عمل ہے جو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں سے نکالا جاتا
ہے مطلب یہ ہے کہ اس عمل کی رو سے جو عدد ۶۳ کا برآمد ہوا اس سے کنایہ ہے اس امر کی
طرح کہ حضرت ابوطالب نے ۶۳ شعرا کسوفت کی تعریف میں کیے۔

۳۴۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ قُضَالٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلْوَانَ الْكَلْبِيِّ ،
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَزْوَرِيِّ الْعَنَوِيِّ ، عَنْ أَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَوْمَ
أَفْتَتِحَ الْبَصْرَةَ وَرَكِبَ بَعْلَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ [ثُمَّ] قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الْخَلْقِ
يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ : بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنَا فَإِنَّكَ كُنْتَ
تَشْهَدُ وَتَنْقِيبُ ، فَقَالَ : إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ سَبْعَةٌ مِنْ وُلْدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا يُنْكِرُ فَضْلَهُمْ

إِلَّا كَافِرٌ وَلَا يَجْعَدُ يَدَ إِلَّا جَا حِدٌ ، فَقَامَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 سَمِّهِمْ لَنَا لِنَعْرِفَهُمْ فَقَالَ : إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ الرَّسُلُ وَإِنَّ أَفْضَلَ الرُّسُلِ مُحَمَّدٌ وَآلِهِ
 وَإِنَّ أَفْضَلَ كُلِّ أُمَّةٍ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَصِيِّ نَبِيِّهَا ، حَتَّى يُدْرِكَهُ نَبِيُّي ، أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ الْأَوْصِيَاءِ
 وَصِيِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ ، أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ الْخَلْقِ بَعْدَ الْأَوْصِيَاءِ الشُّهَدَاءَ ، أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ
 الشُّهَدَاءِ حَمْرَةَ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَجَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، لَهُ جَنَاحَانِ خَضِيْبَانِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي
 الْجَنَّةِ ، لَمْ يُنْحَلْ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ جَنَاحَانِ غَيْرَهُ ، شَيْءٌ كَرَّمَ اللَّهُ بِهِ مُحَمَّدًا وَآلَهُ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَهُ
 وَالسَّبْطَانَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَالْمَهْدِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، يَجْعَلُهُ اللَّهُ مَنْ شَاءَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ، ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ
 «وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ
 وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا» ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ عَاطِمًا ، ۴/۶۹ فاع

۳۴۔ اصبع بن نباتہ سے مروی ہے کہ روز فتح بصرہ امیر المؤمنین رسول کے فخر پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا لوگو کیا
 میں تم کو بتاؤں کہ بہترین مخلوق اس دن کون ہوگا جس دن اللہ سب کو جمع کرے گا۔ ابوالیاب انصاری نے کہا۔ ضرور لے
 امیر المؤمنین آپ بیان فرمائیں کیونکہ آپ مجلس رسول میں ہمیشہ حاضر رہتے تھے اور ہم غائب بھی رہتے تھے فرمایا روز
 قیامت بہترین مخلوق اولاد عبدالمطلب سے سات شخص ہوں گے۔ ان کی فضیلت کا انکار نہیں کرے گا مگر کافر اور
 نہیں منکر ہوگا ان کا مگر اللہ سے انکار کرنے والا، عمارت اللہ نے کہا۔ اے امیر المؤمنین ان کے نام بتائیے تاکہ ہم بھی
 پہچان لیں، فرمایا روز قیامت جمع ہونے والوں میں بہترین خلق مرسلین ہوں گے اور سب رسولوں سے افضل محمد
 مصطفیٰ ہوں گے اور امت کے نبی کے بعد افضل وصی نبی ہوگا افضل اوصیائے وصی محمد ہیں آگاہ ہو کہ افضل خلق اوصیاء
 کے بعد شہداء ہیں اور افضل شہداء حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور جعفر بن ابوطالب جن کے دو سبز پر ہوں گے جن
 سے وہ جنت میں اڑتے ہوں گے سوائے ان کے اس امت میں کسی اور کو۔ دو بازو نہیں دیے گئے۔ یہ وہ چیز ہے جس سے
 اللہ نے محمد مصطفیٰ کو مکرم بنایا اور ان کو شرف بخشا اور رسول کے دونوں نواسے حسن و حسین ہیں اور ہدی ہیں۔ فدائے
 ہم اہلبیت میں سے جس کو چاہا لے لیا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور رسول کی۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ
 ہوگا جن پر اللہ نے انعام نازل کیا ہے اور وہ لوگ نبی ہیں۔ صدیق ہیں، شہید ہیں، صالح ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں یہ اللہ کا
 فضل ہے اور اللہ کا علیم ہونا کافی ہے۔

۳۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ قَسَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّعْمَانِ ، عَنْ
 أَبِي مَرْثَمٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَيْفَ كَانَتِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ؟

فَال لَّمَا غَسَلَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَكَفَّهُ سَجَاهُ ثُمَّ أَدْخَلَ عَلَيْهِ عَشْرَةَ فَذَارُوا حَوْلَهُ ثُمَّ وَقَفَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي وَسْطِهِمْ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا فَيَقُولُ الْقَوْمُ كَمَا يَقُولُ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَأَهْلُ الْعَوَالِي

۳۵۔ رادی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت رسول خدا پر نماز جنازہ کیسے پڑھی فرمایا جب امیر المؤمنین غسل دے چکے اور کفن دے کر ڈھانپ چکے تو دس آدمیوں کو اندر داخل کیا۔ وہ آنحضرت کے گرد کھڑے ہوئے پھر امیر المؤمنین نے ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر سورہ احراب کی یہ آیت پڑھی : بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبی پر، اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو، سب نے یہ آیت پڑھی۔ اسی طرح پھر اہل مدینہ اور اس کے گرد کے لوگوں نے پڑھی۔

توضیح :- چونکہ حجرہ رسول میں زیادہ لوگوں کی گنجانش نہ تھی لہذا دس آدمیوں نے نماز پڑھی۔ سورہ احراب کی یہ آیت امیر المؤمنین نے اول پڑھی بعدہ نماز علیحدہ پڑھی، چونکہ نماز میت سے علیحدہ چیز تھی لہذا خصوصیت سے اس کا ذکر کیا گیا۔

۳۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرَاءِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم لِعَلِيِّ عليه السلام : يَا عَلِيُّ أَدْفِنِي فِي هَذَا الْمَكَانِ وَادْفَعْ قَبْرِي مِنَ الْأَرْضِ أَرْبَعَ أَصَابِعَ وَرَتِّبْ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ .

۳۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے علی سے فرمایا کہ تم مجھ کو اسی جگہ میں دفن کرنا اور میری قبر چار انگشت بلند کرنا اور اس پر پانی چھڑکنا۔

۳۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أتَى الْعَبَّاسُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : يَا عَلِيُّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اجْتَمَعُوا أَنْ يَدْفِنُوا رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي بَقِيعِ الْمِصْلِيِّ وَأَنْ يُؤَمِّمَهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَخَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى النَّاسِ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِمَامٌ حَيًّا وَمَيِّتًا وَقَالَ : إِنِّي أَدْفِنُ فِي الْبُقْعَةِ الَّتِي أَقْبَضُ فِيهَا ، ثُمَّ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ عَشْرَةَ عَشْرَةَ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُونَ .

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عباس نے امیر المؤمنین سے کہا لوگ اس خیال سے جمع ہوئے ہیں کہ رسول اللہ کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ان میں سے کوئی نماز جنازہ کی امامت کرے۔ یہ سن کر امیر المؤمنین باہر آئے اور فرمایا لوگو! رسول اللہ جیسے زندگی میں خلق کے امام تھے مرنے کے بعد بھی ہیں انھوں نے وصیت کی ہے کہ مجھے اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں میری روح قبض ہو، پھر آپ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ وہ دس دس آئیں اور نماز جنازہ پڑھ کر باہر نکل جائیں۔

۳۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا قَبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَوْجًا فَوْجًا ، قَالَ : وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ فِي صِحَّتِهِ وَسَلَامَتِهِ : إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ فِي الصَّلَاةِ عَلَيَّ بَعْدَ قَبْضِ اللَّهِ لِي : إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا . ۵۶ / ۳۳ - اجزاب

۳۸- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول خدا کی روح قبض ہوئی تو ملائکہ، مہاجرین اور انصار نے جوق در جوق آنحضرت پر نماز پڑھی امیر المؤمنین نے فرمایا۔ میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ درآنجا ایک حضور صبح و شام تھے کہ یہ آیت قبض روح کے بعد میری نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے ان اللہ وملائکته الخ

۳۹ - بَعْضُ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِشِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مَعْنَى السَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا خَلَقَ نَبِيَّهُ وَوَصَّيَّهُ وَابْنَتَهُ وَابْنَتَهُ وَجَمِيعَ الْأَيْمَةِ وَخَلَقَ شَبَعَتَهُمْ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِبْثَاقَ وَأَنْ يَصْبِرُوا وَيَصَابِرُوا وَيُرْابِطُوا وَأَنْ يَتَّقُوا اللَّهَ وَوَعَدَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُمُ الْأَرْضَ الْمُبَارَكَةَ وَالْحَرَمَ الْأَمِينَ وَأَنْ يُنَزِّلَ لَهُمُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ وَيُظَاهِرَ لَهُمُ السَّقْفَ الْمَرْفُوعَ وَيُرِيحَهُمْ مِنْ عَدُوِّهِمْ وَالْأَرْضَ الَّتِي يُبَدِّلُهَا اللَّهُ مِنَ السَّلَامِ وَيُسَلِّمَ مَا فِيهَا لَهُمْ ، لِأَشْيَةِ فِيهَا - قَالَ : لِأَخْصُومَةٍ فِيهَا - لِعَدُوِّهِمْ وَأَنْ يَكُونَ لَهُمْ فِيهَا مَا يُحِبُّونَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلَى جَمِيعِ الْأَيْمَةِ وَشَبَعَتِهِمُ الْمِبْثَاقَ بِذَلِكَ : وَإِنَّمَا السَّلَامُ عَلَيْهِ تَذَكُّرٌ نَفْسِ الْمِبْثَاقِ وَتَجَدِيدٌ لَهُ عَلَى اللَّهِ ، لَعَلَّهُ أَنْ يُعَجِّلَهُ جَلَّ وَعَزَّ وَيُعَجِّلَ السَّلَامَ لَكُمْ بِجَمِيعِ مَا فِيهِ .

۳۹- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا، السلام علی رسول اللہ کے کیا معنی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور ان کے وصی اور ان کی بیٹی اور دونوں بیٹیوں اور تمام آئمہ اور ان کے شعبوں کو

پیدا کیا اور ان سے ہمدلیا کہ مشرکوں کی اذیت پر صبر کریں اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں اور باہم رابطہ پیدا کریں اور اللہ سے ڈریں، اور خدا نے ان سے وعدہ کیا وہ ان کو ایک مبارک سرزمین عطا کرے گا اور امن و امان کے حرم میں جگہ دے گا اور ان کے حصول رحمت و برکت کے لیے بیت المعمور کو نازل کرے گا (یعنی شب ہائے قدر میں ملائکہ ان کے پاس لوح محفوظ سے اخذ کیے ہوئے احکام لائیں گے، اور ایک بلند مقام ان کے لیے ظاہر کرے گا اور ضرر دشمن سے ان کو بچائے رکھے گا اور ایسی زمین ان کو دے گا جسے اللہ نے سلامتی سے بدل دیا ہوگا اور اس میں ایسی سلامتی ہوگی کہ اس میں دشمن سے کوئی نزاع نہ ہوگی اور وہ ان کے لیے خالص ہوگی دشمنوں کا اس میں کوئی دخل نہ ہوگا اور وہ جو چاہیں گے وہ موجود ہوگا اور رسول اللہ نے آئمہ اور ان کے شیعوں سے اس کا ہمدلیہا ہے پس رسول پر سلامت مذکورہ ہے اسی میثاق کا اور تازہ کرنا ہے خدا کے سامنے اس ہمد کوتاہی کو وہ تعبیل کرے اپنے وعدے کے پورا کرنے میں۔

توضیح۔ مذکورہ بالا امور جو بیان کیے گئے ہیں ان کا تعلق ظہور قائم آل محمد سے ہے۔

۴۔ ابن محبوب، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ صَفِيكَ، وَخَلِيكَ وَنَجِيكَ، الْمُدَبِّرِ لِأَمْرِكَ.

۴۰۔ فرمایا۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خداوند رحمت نازل کر محمد پر جو تیرے برگزیدہ ہیں تیرے

خلیل ہیں تیرے نجیب ہیں اور تیرے امر کے مدبر ہیں۔

النَّهْيُ عَنِ الْأَشْرَافِ عَلَيَّ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ التِّرْمِذِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُنَسَّى الْحَطِيبِ قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ وَسَقَفُ الْمَسْجِدِ الَّذِي يُشْرَفُ عَلَيَّ الْقَبْرِ قَدْ سَقَطَ وَالْفَعْلَةُ يَصْعَدُونَ وَيَنْزِلُونَ وَنَحْنُ جَمَاعَةٌ، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِنَا مَنْ مِنْكُمْ لَهُ مَوْعِدٌ يَدْخُلُ عَلَيَّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ مِهْرَانُ بْنُ أَبِي نَصْرٍ. أَنَا، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمَّارٍ الصِّرَافِيُّ: أَنَا، فَقُلْنَا لَهُمَا: سَلَاةٌ لَنَا عَنِ الصُّعُودِ لِشُرْفِ عَلَيَّ قَبْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَقِينَاهُمَا، فَاجْتَمَعْنَا جَمِيعًا، فَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: قَدَسْنَا لَنَا لَكُمْ عَمَادَ كَرْتُمْ، فَقَالَ: مَا أُجِبْتُ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَمْلُؤَ فَوْقَهُ وَلَا آمَنَهُ أَنْ يَرَى شَيْئًا يَذْهَبُ مِنْهُ بَصَرُهُ أَوْ يَرَاهُ فَأَيُّمَا يُصَلِّي أَوْ يَرَاهُ مَعَ بَعْضِ أَرْوَاحِهِ صلى الله عليه وآله.

بلندی پر سے قبر نبی مسلم کو دیکھنے کی ممانعت

اجعفر بن مثنیٰ سے مروی ہے کہ میں مدینہ میں تھا۔ مسجد نبوی کی چھت جس سے قبر نبی مسلم نظر آتی تھی۔ گر گئی تھی کام کرنے والے اوپر چڑھتے تھے اور اترتے تھے (بغرض قیصر) میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ تم میں کون ایسا ہے جس سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے ملنے کا وعدہ کیا ہو۔ مہران نے کہا میں ہوں، اسماعیل نے کہا میں ہوں۔ میں نے ان دونوں سے کہا۔ ہماری طرف سے ایک سوال حضرت سے کرو کہ آیا قبر نبی مسلم سے بلند ہو کر اسے دیکھنا درست ہے۔ وہ لوگ گئے جو سر سے روڑ جب ہم پھر جمع ہوئے تو اسماعیل نے کہا۔ ہم نے تمہارا مسئلہ دریافت کیا تھا؟ آپ نے فرمایا کیا تم یہ پسند کرو گے کہ حضرت سے اونچے ہو کر اس چیز کو دیکھو جس سے بینائی جاتی رہے یا وہ حضرت کو اس حال میں دیکھے کہ تمہا کھڑے نماز پڑھ رہے ہوں یا اپنی کسی بی بی کے پاس ہوں

توضیح، مرآة العقول میں علامہ محاسبی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی جعفر بن مثنیٰ اصحاب امام رضا علیہ السلام سے ہیں انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کا زمانہ نہیں دیکھا۔ دوسرے علماء امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء اور آئمہ علیہم السلام مرنے کے بعد زندہ تو ضرور ہیں لیکن ایسی زندگی وہ نہیں ہوتی، جیسی مرنے سے پہلے ہوتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے سوائے کسی خاص ضرورت کے قبر سے اونچا ہونا اور بلندی سے اس کو دیکھنا جائز نہیں۔

ایک سو گیارہواں باب ذکر مولد امیر المؤمنین علیہ السلام

۱۱۱ (باب)

مَوْلِدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

وُلِدَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ عَامِ الْفِيلِ بِثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَقَتْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِتِسْعِ بَقِيْنَ مِنْ لَيْلَةِ الْاَحَدِ سَنَةِ اَرْبَعِيْنَ مِنَ الْهَجْرَةِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ وَ سِتِّيْنَ سَنَةً ، بَقِيَ بَعْدَ قُبْضِ النَّبِيِّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَ اَمَّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ هُوَ اَوَّلُ هَاشِمِيٍّ وَ لَدَهُ هَاشِمٌ مَرَّتَيْنِ .
۱ - الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْفَارِسِيِّ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ

الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ جَاءَتْ إِلَى أَبِي طَالِبٍ لِنُبَشْرَةِ بِمَوْلِدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ أَبُو طَالِبٍ: اصْبِرِي سَبْنَا أَبَشْرِكِ بِمِثْلِهِ إِلَّا النُّبُوَّةَ، وَقَالَ: السَّبْتُ ثَلَاثُونَ سَنَةً وَكَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَآمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثَلَاثُونَ سَنَةً

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سلمہ عام الفیل میں پیدا ہوئے اور قتل ہوئے ماہ رمضان کی ۲۱ تاریخ روز یک شنبہ شہر میں جبکہ آپ ۶۳ سال کے تھے۔ رسول اللہ کے بعد ۳۰ سال تک زندہ رہے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف تھیں وہ سب سے پہلے ہاشمی ہیں جو ماں اور باپ دونوں طرف سے ہاشمی تھے۔ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ فاطمہ بنت اسد رسول خدا کی خوشخبری لے کر حضرت ابوطالب کے پاس آئیں، ابوطالب نے کہا صبر کرو، ایک سبت میں تم کو خوشخبری دوں گا۔ ایسے ہی مولود کی سوائے منصب نبوت کے اور نہ رہا بہت ۳۰ سال کا ہوتا ہے اور حضرت رسول خدا اور امیر المؤمنین کی عمر میں تیس سال کا فرق ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ السَّيَّارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْعٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ أُمُّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى قَدَمَيْهَا وَكَانَتْ مِنْ أَبْرَةِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله، فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاءَ كَمَا وُلِدُوا، فَقَالَتْ: وَاسْوَأُ نَاهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: فَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَبْعَثَكَ كَلْبِيَّةً، وَسَمِعَتْهُ يَذْكُرُ صَغْفَةَ الْقَبْرِ، فَقَالَتْ: وَاصْفَاهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: فَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَكْفِيكَ ذَلِكَ، وَقَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَوْمًا: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَ جَارِيَتِي هَدِيَّةً، فَقَالَ لَهَا: إِنِ فَعَلْتَ أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهَا عَضْوًا مِنْكَ مِنَ النَّارِ، فَلَمَّا مَرَّصَتْ أَوْصَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَأَمَرَتْ أَنْ يُعْتَقَ خَادِمَتُهَا، وَاعْتَقَلَ لِسَانُهَا فَجَعَلَتْ تُؤْمِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله إِيمَانًا فَقَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَصَيَّبَهَا، فَبَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاعِدٌ إِذَا نَامَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ يَكْفِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مَا يُنْكِبُكَ؟ فَقَالَ: مَاتَتْ أُمِّي فَاطِمَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: وَأُمِّي وَاللَّهِ، وَقَامَ مُسْرِعًا حَتَّى دَخَلَ فَظَنَرِ إِلَيْهَا وَبَسَكِي، نَسَمَ أَمْرَ النِّسَاءِ أَنْ يُغْسَلَتْهَا وَقَالَ صلى الله عليه وآله: إِذَا فَرَعْتَنَ فَلَا تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تُعْلِمَنِي، فَلَمَّا فَرَعَنَ أَعْلَمَهُ بِذَلِكَ، فَأَعْطَاهُ هُنَّ أَجْرًا

قَمِصِيهِ الَّذِي يَلْبِي جَسَدَهُ وَ أَمْرَهُنَّ أَنْ يَكْفِيَتْهَا فِيهِ وَ قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ : إِذَا رَأَيْتُمُونِي قَدْ فَعَلْتُ شَيْئًا لَمْ أَفْعَلْهُ قَبْلَ ذَلِكَ فَسَلُونِي لِمَ فَعَلْتُهُ . فَلَمَّا فَرَعْنَ مِنْ عُسْلِبِهَا وَ كَفَيْتِهَا دَخَلَ الرَّبُّ عَلَيْهِ فَحَمَلَ جَنَازَتَهَا عَلَى عَاتِقِهِ ، فَلَمْ يَزَلْ تَحْتَ جَنَازَتِهَا حَتَّى أَوْدَدَهَا قَبْرَهَا ، ثُمَّ وَصَّعَهَا وَ دَخَلَ الْقَبْرَ فَاصْطَحَجَ فِيهِ ، ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَهَا عَلَى يَدَيْهِ حَتَّى وَصَّعَهَا فِي الْقَبْرِ ، ثُمَّ أَنْكَبَ عَلَيَّهَا طَوِيلًا يُنَاجِيهَا وَ يَقُولُ لَهَا : ابْنُكَ ، ابْنُكَ [ابْنُكَ] ثُمَّ حَرَجَ وَسَوَّى عَلَيَّهَا ، ثُمَّ أَنْكَبَتْ عَلَى قَبْرِهَا فَسَمِعُوهُ يَقُولُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَوِدُّعُهَا بِإِيَّاكَ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقَالَ لَهُ الْمُسْلِمُونَ : إِذَا رَأَيْتَ أَنَّكَ فَعَلْتَ أَشْيَاءَ لَمْ تَفْعَلْهَا قَبْلَ الْيَوْمِ ، فَقَالَ : الْيَوْمَ فَقَدْتُ بَرَّ أَبِي طَالِبٍ ، إِنْ كَانَتْ لِي كُونٌ عِنْدَهَا الشَّيْءُ عُفُوْتُ رَبِّي بِهٖ عَلَى نَفْسِهَا وَ وَلَدِهَا وَ إِنِّي ذَكَرْتُ الْقِيَامَةَ وَ أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ عُرَاهُ ، فَقَالَتْ : وَاسْأَلْتَاهُ ، فَصَمَّتْ لَهَا أَنْ يَبْعَثَهَا اللَّهُ كَاسِيَةً وَ ذَكَرْتُ صَغَطَةَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ : وَاضْعَاغُ ، فَصَمَّتْ لَهَا أَنْ يَكْفِيَهَا اللَّهُ ذَلِكَ ، فَكَمَمْتُهَا بِقَمِيصِي وَ اضْطَجَعْتُ فِي قَبْرِهَا لِذَلِكَ وَ أَنْكَبْتُ عَلَيَّهَا ، فَلَقِّنْتُهَا مَا تُسْأَلُ عَنْهُ ، فَإِنَهَا سُئِلَتْ عَنْ رَبِّهَا فَقَالَتْ ، وَ سُئِلَتْ عَنْ رَسُولِهَا فَأَجَابَتْ وَ سُئِلَتْ عَنْ وَلِيِّهَا وَ إِمَامِهَا فَأَزْتَجَّ عَلَيَّهَا ، فَقُلْتُ : ابْنُكَ ابْنُكَ [ابْنُكَ] .

۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فاطمہ بنت اسد مادر امیر المؤمنین وہ پہلی بی بی ہیں جنہوں نے پیایاؤں مکہ سے مدینہ تک رسول کی طرف ہجرت کی اور وہ رسول اللہ پر سب سے زیادہ ہر بان تھیں انہوں نے رسول خدا سے سنا کہ روز قیامت لوگ اسی طرح برہنہ محشور ہوں گے جیسے وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا۔ ہائے کسی رسوائی ہوگی۔ حضرت نے فرمایا میں خدا سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں آسیہ کی طرح قبر سے اٹھائے۔ رسول سے انہوں نے تنگی تبرکاحال سنا تو کہنے لگیں ہائے میری کمزوری، حضرت نے فرمایا غم نہ کرو میں اللہ سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں اس سے نجات دے۔ ایک دن رسول اللہ سے کہا میں اپنی اس کینز کو آزاد کرنا چاہتی ہوں، فرمایا خدا اس کے ہر عضو کے بدلے تمہارے ہر عضو کو ناپہنم سے نجات دے گا۔ جب بیمار ہوئیں تو رسول اللہ کو وصیت کی اور حکم دیا کہ ان کے وصی کی حیثیت سے خادمہ کو آزاد کر دیں اتنا کہہ کر زبان بند ہو گئی۔ پھر رسول کو اشارے سے بتاتی رہیں رسول اللہ نے ان کی وصیت کو قبول کیا۔ ایک دن حضرت بیٹھے ہوئے تھے کہ امیر المؤمنین روتے ہوئے آئے۔ حضرت نے رونے کا سبب پوچھا۔ فرمایا میری ماں فاطمہ کا انتقال ہو گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہائے میری ماں کا اور جلدی سے اٹھ کر وہاں پہنچے۔ ان کو دیکھا تو رونے لگے اور عورتوں کو حکم دیا کہ ان کو غسل دیں اور جب فارغ ہوں تو جب تک حضرت کو آگاہ نہ کریں کچھ اور نہ کریں، جب وہ غسل دے چکیں تو انہوں نے بتایا۔ حضرت نے ان کو اپنی وہ

قیض خاص دی جو آپ کے جسم سے متصل رہتی تھی اور مکم دیا کہ اس کا کفن دیں اور مسلمانوں سے کہا جب تم مجھے کوئی ایسا کام کرتے دیکھو جو اس سے پہلے میں نے نہ کیا ہو تو مجھ سے پوچھو، ایسا کیوں کیا۔ جب وہ غسل سے فارغ ہوئیں تو حضرت آئے اور جنازہ اپنے کندھے پر اٹھایا۔

آپ برابر جنازہ اٹھائے چلے آ رہے تھے یہاں تک کہ قبر کے پاس لائے اس کو رکھ دیا اور خود قبر میں داخل ہوئے اور اس میں لیٹے پھر میت کو اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور قبر میں رکھا پھر اس پر جھک کر دیر تک کچھ کہتے رہے، پھر فرمایا تمہارا بیٹا، تمہارا بیٹا تمہارا بیٹا، پھر قبر سے نکل آئے اور قبر بند کر دی۔ پھر قبر پر جھکے اور فرمایا لا الہ الا اللہ، فلا ندا میں نے ان کو تیرے سپرد کیا پھر لوٹ آئے، مسلمانوں نے کہا۔ آج آپ نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہیں کیا تھا فرمایا۔ آج میں نے ابوطالب کی نیکی کو کم کر دیا ہے اگر ان کے پاس کوئی شے ہوتی تھی تو مجھے اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر ترجیح دیتی تھیں۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ قیامت کے دن لوگ برہنہ محشور ہوں گے انھوں نے کہا ہائے رسوائی! میں ضامن ہوا اس کا کہ خدا ان کو اسیہ کی طرح محشور کرے گا۔ انھوں نے قبر کی تنگی کا ذکر کیا۔ اور کہا ہائے ضعیف میں ضامن ہوا اس کا کہ اللہ اس سے پچھلے گا۔ پس میں نے ان کو اپنی تمیض کا کفن دیا اور ان کی قبر میں لیٹا اور ان کی قبر پر جھک کر تلقین کی۔ ان سوالات کے جواب کی جو ان سے پوچھے گئے ان سے سوال کیا گیا رب کے متعلق انھوں نے جواب دیا۔ پھر سوال رسول کے متعلق کیا۔ انھوں نے جواب دیا۔ پھر سوال کیا ولی و امام کے متعلق اس پر وہ خاموش ہوئیں۔ میں نے کہا وہ آپ کا بیٹا ہے، آپ کا بیٹا ہے۔

۳ - بَعْضُ أَصْحَابِنَا . عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَمَّا وُلِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فُتِحَ لِأَمْنَةَ بِنَاثُ فَارِسَ وَ قُصُورَ الشَّامِ ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ امِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ ضَاحِكَةً مُسْتَبْشِرَةً ، فَأَعْلَمَتْهُ مَا فَالَتْ أَمْنَةُ ، فَقَالَ لَهَا أَبُو طَالِبٍ : وَ تَمَعَّجْتِينِ مِنْ هَذَا ، إِنَّكَ تَحْمِلِينَ وَ تَلِدِينَ بِوَجْهِهِ وَ ذَرِيَرِهِ .

۳- راوی کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب رسول اللہ صلم پیدا ہوئے تو حضرت آمنہ کو نظر آنے لگے ایران اور شام کے محلات انا طہ بنت اسد والدہ امیر المؤمنین ابوطالب کے پاس آئیں ہنستی ہوئی اور بشارت دیتی ہوئی اور جو کچھ آمنہ سے سنا تھا۔ اس کو بیان کیا۔ ابوطالب نے ان سے کہا تم اس سے تعجب کرتی ہو تم حاملہ ہو اور پیدا ہو گا تم سے ان کا دھی اور وزیر۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى . عَنْ الْبَرْقَعِيِّ . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَبِي بَرزَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَارِثِيُّ . عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍ . عَنْ أَبِيهِ بْنِ صَعْوَانَ مَاجِبٍ

وَقَوِي بِكَ الْإِسْلَامُ ، فَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَلَوِ كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَبَتَّ بِكَ الْإِسْلَامُ وَ الْمُؤْمِنُونَ وَسَبَقَتْ سَنَأُ
بَعِيداً وَأَتَعَبَتْ مَنْ بَعْدَكَ تَعَباً شَدِيداً ، فَجَلَلَتْ عَنِ الْبُكَاءِ وَعَظُمَتْ زُرِّيَّتُكَ فِي السَّمَاءِ وَهَدَتْ مَعْصِيَتُكَ
الْأَنَامَ ، فَإِنَّ اللَّهَ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، رَضِينَا عَنِ اللَّهِ قَضَاءَهُ وَبِهِلْمَنَّا اللَّهُ أَمْرَهُ ، فَوَاللَّهِ لِنُصَابِ الْمُسْلِمُونَ
بِعَيْنِكَ أَبَدًا ، كُنْتَ لِلْمُؤْمِنِينَ كَهْفًا وَحِصْنًا ، قِنَّةً رَاسِيًا وَعَلَى الْكَافِرِينَ غَلْظَةً وَعَظِيمًا ، فَالْحَقَّ اللَّهُ
بِنَبِيِّهِ وَلَا أَحْرَمْنَا أَجْرَكَ وَلَا أَضَلْنَا بَعْدَكَ وَسَكَتَ النَّوْمُ حَتَّى انْقَضَى كَلَامُهُ وَبَكَى وَبَكَى أَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ طَلَبُوهُ فَلَمْ يُصَادِفُوهُ .

۴۔ صفوان صحابی رسول نے بیان کیا کہ جس روز امیر المؤمنین کا انتقال ہوا۔ وہ مقام فرط گریہ سے پلنے لگا۔ اور
لوگ اسی طرح پریشان تھے جیسے رسول اللہ کی وفات کے دن، ناگاہ ایک شخص روتا ہوا آیا اور جلدی سے آیا اور
انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہوا آیا پھر کہنے لگا آج خلافت نبویہ قطع ہو گئی یعنی تا ظہور امام ہدی اب حکومت
جہاں ہوگی، اور لوگ علمی مسائل کے لیے انہی کی طرف رجوع کریں گے (پھر وہ اس گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا جہاں
امیر المؤمنین تھے اور کہنے لگا۔ اے البر ائمن اللہ آپ پر رحم کرے آپ سب سے پہلے اسلام لانے والے اور ان میں
سب سے زیادہ پُر خلوص ایمان والے اور یقین میں سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے اور بزرگ تر اور روئے
تھمل و تعب اور رسول اللہ کے سب سے زیادہ حفاظت کرنے والے اور تمام اصحاب میں سب سے زیادہ امین اور از
روئے مناقب افضل اور سبقت الی الخیر میں سب سے زیادہ اکرم۔

اور از روئے درجہ سب سے اعلیٰ اور از روئے قربت رسول سب سے زیادہ نزدیک اور طریقہ کار میں اور عادات
و معاملات میں اور عمل میں سب سے زیادہ مشابہ اور منزلت میں شریف تر اور بزرگ تر اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے اور رسول
اور مسلمانوں کی طرف سے بھی جزائے خیر ہو، جب اصحاب نے کمزوری دکھائی تو آپ توی رہے اور جب ان میں سستی آئی
تو آپ چست رہے جب وہ ڈھیلے پڑے تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور جب اصحاب نے طریقہ رسول ترک کیا تو آپ اس پر
قائم رہے۔

آپ رسول کے خلیفہ برحق ہیں، آپ نے (مصلحت دینی پر نظر رکھتے ہوئے) امر خلافت میں نزاع نہ کیا اور باوجود
منافیوں کے خویشی کے اور کافروں کے غیظ و غضب، حاسدوں کی ناپسندیدگی اور فاسقوں کی حقارت کے آپ نے عاجزی
اور فروتنی کا اظہار کیا۔ جب لوگ امر دین کی بجا آوری میں سست پڑ گئے تھے آپ اعلیٰ کلمۃ الحق کے لئے کھڑے ہو گئے جب کہ
دوسروں نے پردہ پوشی کی تو آپ نور خدا کی روشنی میں چلے، جب کہ اور لوگ اپنی جگہ سے پلٹے نہ تھے جنھوں نے آپ کا اتباع کیا۔
انھوں نے ہدایت پائی، آپ مجلس رسول میں سب سے زیادہ بھی آواز میں بولتے تھے اور از روئے اطاعت رسول سب سے زیادہ بلند

درجہ پر تھے اور کم کلام کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ درست بولنے والے تھے اور بہترین رائے والے تھے اور از روئے قلب سب سے زیادہ ہمساز تھے اور از روئے یقین سب سے زیادہ مضبوط اور عملاً سب سے زیادہ بہتر، امور دین کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ واللہ آپ دین کے یسوب (سر دام) تھے اول بھی آخر بھی، اول اس وقت جب لوگوں میں تفرقہ پڑ گیا اور آخر اس وقت جب کہ لوگوں کے پلے عمل سُست پڑ گئے تھے۔

آپ سونوں کے نیے ہریان باپ تھے جب کہ وہ آپ کے بیٹے مثل عیال بن گئے آپ نے ان کے اس بوجھ کو اٹھا لیا جس کے اٹھانے میں وہ کمزور ثابت ہو چکے تھے اور چیزیں مومنین چھوڑ بیٹھے تھے۔ آپ نے ان کی حفاظت کی اور نگاہ رکھا ان امور کو جو انھوں نے ہمل بنا دیے تھے اور روکا مومنین کو جب وہ جمع ہوئے (قتل عثمان پر) اور آپ بلند طبع رہے جب کہ انھوں نے جزیع کی (الزام قتل عثمان میں) اور صبر سے کام لیا۔ جب کہ انھوں نے جلدی کی (تسبیل خلافت میں) اور معلوم کر لیا ان کیمنوں کو جو راہل شام) رکھتے تھے اور مومنوں نے پایا آپ سے ان چیزوں کو جن کا انھیں گمان بھی نہ تھا (جنگ معاویہ) آپ کافروں کے لیے ایک سخت ہڈاب تھے اور مومنوں کے لیے محفوظ قلعہ، آپ نے آسمانہ ضلالت کی نعمتوں کو خاک میں ملادیا اور امامت کی بخششوں کو کامیاب بنا دیا اور حاصل کیا ان چیزوں کو جن کی طرف سبقت کرتے ہیں اور فضائل امامت کو برقرار رکھا اور آپ کی دلیل امامت میں کوئی کمی نہ ہوئی اور آپ کی بصیرت میں کمزوری پیدا نہ ہوئی اور دشمن کے مقابل نفس کو گرنے نہ دیا۔

آپ مثل اس پہاڑ کے تھے جس کو سخت سے سخت آندھی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی۔ آپ ایسے ہی تھے جیسا کہ رسول نے فرمایا اپنی صحبت میں اور جو کچھ آپ کے ہاتھ میں تھا اس میں لوگوں کے امین تھے اور رسول نے فرمایا اگر چہ جسمانی لحاظ سے کمزور تھے۔ مگر امر خدا میں قوی تھے اپنی ذات میں فروتنی کرنے والے لیکن پیش خدا بڑے مرتبہ والے ڈنٹے زمین پر مومنین کے لیے جلیل القدرہ کوئی آپ کی ذات میں عیب نہیں لگا سکتا تھا اور نہ آپ کے بارے میں غمازی کر سکتا تھا اور نہ گستاخ کی آپ سے طع رگھ سکتا تھا اور نہ کوئی چالیسی کر سکتا تھا۔

اور ضعیف و ذلیل آپ کے نزدیک قوی و عزیز رہے آپ قوی سے اس کا حق لینے والے ہیں اور قوی و عزیز آپ کے نزدیک ضعیف و ذلیل ہے۔ آپ کمزور کا حق اس سے دلانے والے ہیں اس معاملے میں عزیز و غیر ذلول آپ کے لیے برابر ہیں آپ کی شان حق و صدق اور نرمی ہے، آپ کا قول حکم صحیح اور حتمی ہے۔ آپ کا امر علم اور حزم کے ساتھ ہے جو کچھ آپ کریں۔ آپ صیغہ راستہ پر چلنے والے ہیں اور ہر مشکل کام آپ کے لیے آسان ہے

آپ نے فتنہ کی آگ بجھائی اور امود دین کو اعتدالی حالت پر رکھا۔ آپ کی وجہ سے اسلام قوی ہوا۔ اور باوجود کافروں کی ناپسندیدگی کے امر خدا ظاہر ہوا اور اسلام اور مومنین اپنی جگہ پر قائم رہے اور آپ نے بہت نمایاں سبقت حاصل کی اور آپ کے بعد آپ کے دوستوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہے اور آپ کی شان اس سے

بہت بلند ہے کہ صرف رونے پر اکتفا کی جائے آپ کی موت سے نہ صرف زمین ولے بلکہ اہل آسمان بھی اندوہناک ہیں اور آپ کی موت نے لوگوں کو بڑی طرح شکستہ دل کیا ہے اب اللہ وانا ابیہ راجعون۔ ہم اللہ کی تقوا و تقدر پر راضی ہیں اور ہم نے اس امر کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ خدا کی قسم آپ کی موت سے زیادہ کوئی مصیبت مسلمانوں پر نہیں آئی، آپ مومنوں کے لیے جلے پناہ اور مضبوط قلعہ تھے اور ایک مضبوط آزمائش تھے اور کافروں کے لیے سنستی اور غضب، خدا نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلا لیا اور خدا ہم کو آپ کی مصیبت پر رونے کے اجر سے محروم نہ کرے۔ جب اس کا کلام ختم ہوا تو وہ رو دیا اور تمام اصحاب رسولؐ رونے لگے، اس کے بعد لوگوں نے اسے بہت تلاش کیا مگر پتہ ہی نہ چلا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ صَوَّانَ الْجَمَّالِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَامِرٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَدَاعَةَ الْأُرْدِيُّ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَامِرٌ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام دُفِنَ بِالرَّحْبَةِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَأَيْنَ دُفِنَ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَمَّا مَاتَ اخْتَمَلَهُ الْحَسَنُ عليه السلام فَأَتَى بِهِ ظَهْرَ الْكُوفَةِ قَرِيباً مِنَ النَّجْفِ يُسْرَةً عَنِ الْقَرِيِّ يُمَنِّةَ عَنِ الْحِجْرَةِ، فَدَفَنَهُ بَيْنَ ذِكْوَاتِ بَيْتِهِ. قَالَ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ دَهْبَتْ إِلَى الْمَوْجِعِ فَتَوَهَّمْتُ مَوْضِعاً مِنْهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي: أَصَبْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ عامر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا، لوگ کہتے ہیں کہ امیر المومنین مقام رحبہ (کوفہ کا ایک محلہ) میں دفن کیے گئے ہیں، فرمایا نہیں، اس نے کہا پھر کہاں، فرمایا جب حضرت کا انتقال ہوا تو امام حسن جنازہ کو لے کر کوفہ کے بلند مقام پر گئے جو نجف (دریا کا کنارہ) کے قریب تھا غزالی اس کے بائیں طرف اور چہرہ دائیں طرف تھا پس دفن کیا سفید پاک پتھروں کے درمیان، اس گفتگو کے بعد عامر کہتا ہے میں اس جگہ گیا اور جوشان بنایا تھا اس سے پتہ لگا لیا۔ جب حضرت کے پاس آیا تو حال بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا تم ٹھیک پہنچے اللہ تم پر رحم کرے۔ تین بار فرمایا۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: أَنَا بِي عَمْرٍو بْنُ يَزِيدَ فَقَالَ لِي: إِذْ كَبَّ، فَرَكِبْتُ مَعَهُ، فَمَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا مَنْزِلَ حَفْصِ الْكِنَابِيِّ فَاسْتَخَرَجْنَاهُ فَرَكِبَ مَعَنَا، ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا الْقَرِيَّ فَاثْنَيْنَا إِلَى قَبْرِ، فَقَالَ: انزِلُوا هَذَا قَبْرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَعَلْنَا مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ؟ فَقَالَ: أَتَيْتُهُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام حَيْثُ كَانَ بِالْحِجْرَةِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَخَبَرَنِي أَنَّهُ قَبْرُهُ.

۶۔ عبد اللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میرے پاس عمر بن زید آیا اور مجھ سے کہا سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہو کر اس کے ساتھ چلا۔ ہم حفص کنسی کے مکان پر گئے۔ میں نے اس سے ساتھ چلنے کی خواہش کی، وہ ہمارے ساتھ چلا۔ جب ہم مقام غزی تک پہنچے۔ تو ایک قبر کے پاس جا کر رکے اس نے کہا سواری سے اترو۔ یہ قبر امیر المؤمنین ہے۔ ہم نے کہا تم نے کیسے جانا، اس نے کہا جب حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام حیرہ میں مقیم تھے تو میں کئی بار یہاں آیا اور حضرت نے مجھے بتایا کہ یہ قبر امیر المؤمنین ہے۔

— مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَيْسَى شَلْقَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَهُ خُؤُولَةٌ فِي بَنِي مَخْرُومٍ وَإِنَّ شَابًا مِنْهُمْ أَتَاهُ فَقَالَ: يَا خَالِي إِنَّ أَخِي مَاتَ وَقَدْ حَزِنْتُ عَلَيْهِ حُزْنًا شَدِيدًا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: تَشْتَهِي أَنْ تَرَاهُ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَارِنِي قَبْرَهُ، قَالَ: فَخَرَجَ وَمَعَهُ بُرْدَةٌ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم مُتْرَدًا بِهَا، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْقَبْرِ تَلَمَّحَتْ شَفَاةُ نَمْرُوكَ بِرِجْلِهِ فَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ يَقُولُ بِلِسَانِ الْقُرْسِ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَلَمْ تَمُتْ وَأَنْتَ دَجَلٌ مِنَ الْعَرَبِ؟! قَالَ: بَلَى وَلَكِنَّا مَنَا عَلَى سُنَّةِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَانْقَلَبَتِ السُّنَنُ.

۷۔ عیسیٰ بن شلقان راوی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کے کچھ ماموں بنی مخزوم میں تھے ان کا ایک جوان ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا بھائی مر گیا ہے اور اس کی موت نے مجھے سخت صدمہ پہنچایا ہے آپ نے فرمایا تم اسے دیکھنا چاہتے ہو۔ اس نے کہا جی ہاں، فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ، پھر حضرت چلے اور چادر رسول پٹیے ہوئے تھے جب قبر کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور قبر پر ٹھوکر ماری، ایک شخص قبر سے نکلا اور بزبان فارسی گویا ہوا۔ حضرت نے فرمایا کیا تم مرتے وقت عرب نہ تھے؟ اس نے کہا تھے تو لیکن جب ہم مرے تو فلاں فلاں کے مذہب پر تھے۔ پس ہماری زبانیں بدل گئیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ قُبِضَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ وَلَا يَدْرِكُهُ الْآخِرُونَ إِنَّهُ كَانَ لَصَاحِبَ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم، عَنْ يَمِينِهِ جَبْرِئِيلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ، لِأَنَّ نَبِيَّ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ وَاللَّهِمَا تَرَكَ بَيْضَاءَ وَلَا حُمْرَاءَ إِلَّا سَبْعِمِائَةَ دَرَاهِمٍ فَصَلَّتْ عَنْ عَظَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا لِأَهْلِهِ. وَاللَّهُ لَقَدْ قُبِضَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي فِيهَا قُبِضَ وَصِيُّ مُوسَى يَوْسَعُ بْنُ نُونٍ وَاللَّيْلَةُ الَّتِي عُرِجَ فِيهَا بَعِيسَى

ابن مَرِيَمَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي نَزَلَ فِيهَا الْقُرْآنُ .

۸- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب امیر المؤمنین علیہ السلام کا آل بویکاً تو امام حسن علیہ السلام مسجد کوفہ میں آئے اور خدا کی حمد و ثنا اور نبی پر درود کے بعد فرمایا لوگو اس رات کو اس شخص نے رحلت کی جس کے فضائل کو نہ اولین نے پایا نہ آخرین نے، وہ صاحبِ رایتِ رسول تھے ان کے داہنی طرف جبرئیلؑ رہتے تھے اور بائیں طرف میکائیلؑ، جب تک فتح نہ ہوتی وہ میدان سے نہ ہٹتے۔ خدا کی قسم انھوں نے نہ چاندی پھوڑی ہے نہ سونا، سوسائے ان ستر درہم کے جو انھوں نے اس لئے بچا رکھے تھے کہ اپنے گھر کے لئے ایک کینز خریدیں، واللہ امیر المؤمنین کا انتقال اسی رات میں ہوا ہے جس رات کو وحی موسیٰ یوشع بن نون کا ہوا تھا اور یہی وہ رات تھی کہ جس میں حضرت عیسیٰ کا رفع ہوا اور یہی وہ رات ہے جس میں متر کن نازل ہوا۔

۹- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : لَمَّا غَسَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نُوذُوا مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ إِنْ أَخَذْتُمْ مَقْدَمَ السَّرِيرِ كَفَيْتُمْ مَوْخَرَهُ وَإِنْ أَخَذْتُمْ مَوْخَرَهُ كَفَيْتُمْ مَقْدَمَهُ .

۹- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیر المؤمنین علیہ السلام کو غسل دیا گیا تو گھر کے ایک طرف سے آواز آئی کہ اگر تم مقدم جنازہ کو لوگے تو موخر جنازہ خود اٹھ جائے گا اور اگر موخر جنازہ کو لوگے تو مقدم جنازہ خود چلے گا

۱۰- عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَسَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنْ أَحْمَدِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ السَّجِسْتَانِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ : وُلِدَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللَّهِ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتُوفِّيَتْ وَلَهَا ثَمَانٌ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ يَوْمًا .

۱۰- میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ فاطمہ بنت محمد بعثت رسول کے پانچ سال بعد پیدا ہوئیں اور اٹھارہ سال ۷۵ دن کی عمر میں وفات پائی۔

۱۱- سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : لَمَّا قُبِضَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ أَخْرَجَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَرَجُلَانِ آخَرَانِ حَتَّى إِذَا حَرَّ جُؤَامِنَ الْكُوفَةِ تَرَ كُؤَاهَا عَنْ أَيْمَانِهِمْ ثُمَّ أَخَذُوا فِي الْجَبَانَةِ حَتَّى مَرُّوا بِهِ إِلَى الْقَرْبِيِّ فَدَفَنُوهُ وَسَوَّوْا قَبْرَهُ فَأَنْصَرَفُوا .

۱۱- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیر المؤمنین علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام حسن، امام حسین

اور در اور شخص ملائکہ ہجنازہ لے کر نکلے تو چلتے ہوئے گونہ کو داہنی طرف چھوڑا بس سر زمین بلند کی طرف آئے اور مقام غری تک پہنچے۔
یہاں دفن کر کے واپس آئے۔

ایک سو بارہواں باب

ذکر مولد جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا

۱۱۲ (باب)

مَوْلِدِ الزَّهْرَاءِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَعَلَى بَعْلِهَا السَّلَامُ بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتُوْفِيَتْ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَلَهَا ثَمَانُ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ يَوْمًا وَبَقِيَتْ بَعْدَ أَبِيهَا وَآلِهَا خَمْسَةً وَسَبْعِينَ يَوْمًا.

جناب فاطمہ علیہا السلام بعثت رسول سے ۵ برس بعد پیدا ہوئیں اور ۱۸ سال ۷ دن کی عمر میں وفات پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی وفات کے بعد ۷ دن زندہ رہیں

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ يَوْمًا وَكَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ عَلَى أَبِيهَا وَكَانَ يَأْتِيهَا جَبْرَائِيلُ فَيَحْسِنُ عَزَاهَا عَلَى أَبِيهَا وَيُطِيبُ نَفْسَهَا وَيُخَيِّرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَمَكَانِهِ وَيُخَيِّرُهَا بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي دَرَجَتِهَا وَكَانَ عَلِيُّ ﷺ يَكْتُبُ ذَلِكَ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت فاطمہ رسول اللہ کے بعد ۵ دن زندہ رہیں اور باپ کے غم میں بے حد

ملوں و محزون تھیں جبرائیل آکر قتل و دلاسا دیتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور باپ کے حالات بتاتے اور ان کے مقام کی خبر دیتے

اور آگاہ کرتے ان واقعات سے جو ان کی اولاد کو ان کے بعد پیش آنے والے تھے علی علیہ السلام اسے لکھ لیتے تھے۔

۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ آلِهِ رَكِيْبِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ

ﷺ قَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ صِدِّيقَةٌ شَهِيدَةٌ وَإِنَّ بَنَاتِ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَطْمَئِنُّنَّ.

۲۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ نماز میں اس کے ساتھ اور شہیدہ ہیں اور بنات الانبیاء کو حیض

نہیں آتا۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ رَفَعَهُ وَأَحْمَدُ بْنُ أَدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمُرَانِيُّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيِّ ابْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا قُبِضَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ دَفَنَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سِرًّا وَ عَفَا عَلِيُّ مَوْضِعَ قَبْرِهَا ، ثُمَّ قَامَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنِّي وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ عَنِ ابْنَتِكَ وَ زَائِرَتِكَ وَ الْبَائِتَةِ فِي الثَّرَى بِقُبُوعِكَ وَ الْمُحْتَارِ اللَّهُ لَهَا سُرْعَةَ اللَّحَاقِ بِكَ ، قُلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! عَنْ صَفِيَّتِكَ صَبْرِي وَ عَمَّا عَنْ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ تَجَلْدِي ، إِلَّا أَنْ لِي فِي النَّاسِ فِي سُنَّتِكَ فِي فُرْقِكَ مَوْضِعٌ تَعَرَّى ، فَلَقَدْ وَ سَدْتُكَ فِي مَلْحُودَةِ قَبْرِكَ وَ فَاصَتْ نَفْسُكَ بَيْنَ نَحْرِي وَ صَدْرِي ، بَلَى وَ فِي كِتَابِ اللَّهِ [لِي] أَنْعَمَ الْقَبُولُ ، إِنَّ اللَّهَ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، قَدِ اسْتَرْجَعَتِ الْوَدِيعَةُ وَ أَخَذَتِ الرَّهْبَةَ وَ أَخْلَسَتِ الرَّهْرَاءُ ، فَمَا أَفْبَحَ الْحَضْرَاءُ وَ الْعَبْرَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَمَا حُزْنِي فَسَرَمْتُ وَأَمَّا لَيْلِي فَمَسَّهُدُوهُمْ لَا يَبْرُحُ مِنْ قَلْبِي أَوْ يَخْتَارُ اللَّهُ لِي ذَاكَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا مُقِيمٌ ، كَمَدَّ مَقْبَحٌ وَ هُمْ مَهِيحٌ سَرْعَانَ مَا فَتَرَ قَ بَيْنَنَا وَ إِلَى اللَّهِ أَشْكُو وَ سَتْسُنُّكَ ابْنَتَكَ نِظَافًا أُمَّتِكَ عَلَيَّ هَضْمًا قَاحِبَهَا السُّؤَالَ وَ اسْتَحْبِرَهَا الْحَالَ ، فَكَمْ مِنْ غَلِيلٍ مُعْتَابٍ بِصَدْرِيهَا لَمْ تَجِدْ إِلَى بَيْتِهِ سَبِيلًا وَ سَتَقُولُ وَ يَحْكُمُ اللَّهُ وَ هُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ سَلَامٌ مَوْجِعٌ لِأَفَالٍ وَ لَأَسْتَمُ . فَإِنْ أَنْصَرَفَ فَلَا عَنْ مَلَالَةٍ وَ إِنْ أَقَمَ فَلَا عَنْ سُوءِ ظَنٍّ بِنَا وَ عَدَالَةِ الصَّابِرِينَ ، وَاهِ وَأَهَا وَ الصَّبْرُ أَيْمُنٌ وَ أَجْمَلٌ وَ لَوْلَا غَلْبَةُ الْمُسْتَوْلِينَ لَجَعَلْتُ الْمَقَامَ وَ اللَّبْتَ لِرِزَامًا مَعْكُوفًا وَ لَأَعُولْتُ إِعْوَالَ النُّكْلَى عَلَى جَلِيلِ الرَّزِيَّةِ ، فَبِعَيْنِ اللَّهِ تُدْفَنُ ابْنَتُكَ سِرًّا وَ تَهْضَمُ حَقًّا وَ تَمْنَعُ إِذْنَهَا وَ لَمْ يَتْبَاعِدِ الْعَهْدُ وَ لَمْ يَخْلُقْ مِنْكَ السِّدِّ كُرًّا وَ إِلَى اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمُشْتَكَى وَ فِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْسَنُ الْعَرَآءِ ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَ عَلِمَهَا السَّلَامُ وَ الرَّضْوَانُ .

۳۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ جب جناب نماز کا انتقال ہوا تو امیر المؤمنین نے پر شہیدہ طور پر دفن کیا

اور نثر قبر کو ستا دیا تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ پھر اپنی قبر رسول کی طرف کر کے فرمایا السلام علیک یا رسول اللہ، یہ سلام میری

طرف سے اور آپ کی بیٹی اور زائرہ کی طرف سے جو آرام کر رہی ہیں۔ اپنی قبر میں جو آپ کی زمین ہے اور اللہ نے انتخاب کیا

ان کا آپ سے سب سے جلد ملنے والوں میں۔

یا رسول اللہ آپ کی پیاری بیٹی سیدہ نثار العالمین کے غم میں میرا صبر کوز ثابت ہو رہا ہے۔ مگر یہ کہ آپ

کی تاسی کی آپ کی جدائی کے غم میں اور آپ کو مدفنوں لحد کرنے میں، کیسا صبر آزمادہ وقت تھا جب میں نے آپ کو لحد قبر میں رکھا اور جب کہ میرے سینے پر آپ کا دم نکلا ہاں کتاب خدا میرے لئے باعث قبول صبر ہے انا للہ وانا الیہ راجعون امانت مجھ سے واپس لے لی گئی اور جو چیز گرتھی وہ واپس لے لی گئی، فاطمہ زہرا کو مجھ سے اُچک لیا گیا۔ اے رسول اللہ اب یہ آسمان وزمین میرے لئے کتنے بُرے ہو گئے میرا یہ حزن دائمی ہے اور میری رات بیدار رکھنے والی ہے اور یہ وہ غم ہے جو میرے دل سے دور ہونے والا نہیں یہاں تک کہ خدا مجھے اس گھر میں پہنچا دے جہاں آپ تقیم ہیں یہ وہ ملال ہے جو دمدم بے تاب کرنے والا ہے اور پلے در پلے ابھرنے والا ہے کتنے جلد ہمارے درمیان جدائی ہو گئی میں اپنے غم کی شکایت اپنے اللہ سے کرتا ہوں آپ کی بیٹی آپ کو بتائیں گی کہ آپ کی امت نے ان پر ظلم کرنے میں کس طرح ایک دوسرے کی مدد کی آپ ان سے سوال کریں وہ سب بتائیں گی نہ ان کے دل میں غم کی وہ سوزش ہے جو کسی طرح کم ہونے میں نہیں آتی اور ان کو اپنے غم کو دل سے ہٹانے میں کوئی صورت نظر نہ آتی آپ ان سے کہیں گے اور اللہ ہی حکم کرنے والا ہے اور وہ سب حکم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

سلام رخصتی قبول ہو، یہ جدائی نہ کارہ کی سی ہے نہ ملول کی سی، اگر میں رو کر دانی کر دوں تو یہ کسی ملال کی وجہ سے نہیں اور اگر ٹھہروں تو خدا نے جو صابروں سے وعدہ کیا ہے اس سے منوطی کی بنا پر نہیں، آہ آہ اس غم میں صبر ہی بہتر ہے اگر ظالموں کے ظلم کا خوف نہ ہوتا تو میں اسی جگہ رہتا اور میرا یہ قیام لازمی اور مستقل ہوتا، میں روتا زن پسمر وہ کے رونے کی طرح اس عظیم الشان مصیبت پر پس اللہ کی حفاظت میں میں آپ کی بیٹی کو دفن کرتا ہوں وہ بیٹی جس سے حق چھینا گیا جس کو میراث پد ر نہ دی گئی جو عہد لوگوں نے کیا تھا اسے زیادہ زما نہ بھی نہ گزرا تھا وہ ذکر پرانا بھی نہ پڑا تھا یا رسول اللہ خدا کے سامنے میری شکایت ہے اور آپ کے سامنے اللہ آپ کو صبر دے۔ درود ہو آپ پر اور آپ کی بیٹی پر۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيَّازٍ بْنِ أَبِي نَعْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ غَسَلَ فَاطِمَةَ ؟ قَالَ : ذَلِكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ - وَكَأَنِّي اسْتَعْظَمْتُ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِ - فَقَالَ : كَأَنَّكَ ضَمْتَهُ بِمَا أَحْبَبْتَهُ بِهِ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : قَدْ كَانَ ذَلِكَ جُعِلَتْ قَدَاكَ ، قَالَ : فَقَالَ : لَا تَصِفَقَنَّ فَإِنَّهَا صِدْقَةٌ وَلَمْ يَكُنْ يُغَسِّلُهَا إِلَّا الصِّدِّيقُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ مَرْيَمَ لَمْ يُغَسِّلُهَا إِلَّا عَيْسَى

۴- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام پوچھا، جناب فاطمہ کو کس نے غسل دیا۔ فرمایا امیر المؤمنین نے، حضرت کا یہ فرمانا مجھ پر گراں گزارا۔ فرمایا۔ جو میں نے کہا تم اس سے دل تنگ ہوئے میں نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہے فرمایا دل تنگ نہ ہو و صدیقہ تھیں، نہیں غسل دے سکتا تھا ان کو مگر صدیق، کیا ایسا نہیں ہوا کہ مریم کو غسل دیا حضرت عیسیٰ نے۔

۵- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ الْجَعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَا : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ لَسَأَتْ أَنْ كَانَ مِنْ أَمْرِهِمْ مَا كَانَ أَحَدَتْ بِنَالَيْبِ عُمَرَ فَجَدَّبَتْهُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ : أَمَا وَاللَّهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُصِيبَ الْبَلَاءُ مَنْ لَأَذْنَبَ لَهُ لَمَلِمْتُ أَنْتَ سَأَفِيحُ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ أَحَدَهُ سَرِيعَ الْأَجَابَةِ .

۵- فرمایا امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام نے کہ جب حضرت فاطمہ پر جو ظلم کرنا تھا کہ چکے تو آپ نے عمر کا یہ بیان

پڑھا کہ اپنی طنز کہیں اور کہا۔ لے پھر خطاب خدا کی قسم اگر مجھے اس کا خوف نہ ہو تو تاکہ بے گناہوں پر مصیبت نازل ہو جائے گی اور تمہاری ہی میں وہ بھی گھر جائیں گے تو میں ضرور بددعا کرتا اور خدا سے جلد قبول کر لیتا۔

۶- وَبِهَذَا الْإِشَارَةِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ : لَمَّا وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ مَلَكٌ فَأَنْطَقَ بِدِيَارِ اللَّهِ قَسَمًا هَا فَاطِمَةَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي فَطَمْتُكَ بِالْمِلْمِ وَ فَطَمْتُكَ مِنَ الطَّمْثِ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَاللَّهِ لَقَدْ فَطَمَهَا اللَّهُ بِالْمِلْمِ وَعَنِ الطَّمْثِ فِي الْمِبْتَاقِ .

۶- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب فاطمہ پیدا ہوئیں تو خدا نے ایک فرشتے کو وحی کی۔ اس نے حضرت رسول خدا

کی زبان پر جاری کیا کہ میں نے اس کا نام فاطمہ رکھا۔ پھر خدا نے کہا میں نے تم کو علم کا جدا کرنے والا بنایا یعنی تمہاری ذاتیت میں علم ہمیشہ رہے گا اور ناپاکی سے دور رہیں گے۔ پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے فاطمہ کے علم کو جدا کرنے والا بنایا یعنی تعلیم کرنے والا بنایا اور ناپاکی سے دور رہنے والا قرار دیا۔ یوم میثاق۔

۷- وَبِهَذَا الْإِشَارَةِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِعْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ : يَا فَاطِمَةُ ! قَوْمِي فَأَخْرَجِي تِلْكَ الصَّحْفَةَ فَقَامَتْ فَأَخْرَجَتْ صَحْفَةً فِيهَا تَرْيِدٌ وَعَرَاؤُ يُقَوُّرُ ، فَأَكَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلِيَّ ﷺ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا ، ثُمَّ إِنَّ أُمَّ أَيْمَنَ رَأَتْ الْحُسَيْنَ مَعَهُ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ : مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا ؟ قَالَ : إِنَّا لَنَا كُلُّهُ مِنْذُ أَيَّامٍ ، فَأَتَتْ أُمَّ أَيْمَنَ فَاطِمَةَ ، فَقَالَتْ : يَا فَاطِمَةُ إِذَا كَانَ عِنْدَ أُمَّ أَيْمَنَ شَيْءٌ فَأَتِيهَا هِيَ فَاطِمَةَ وَوَلَدِهَا وَإِذَا كَانَ عِنْدَ فَاطِمَةَ شَيْءٌ فَلَيْسَ لِأُمَّ أَيْمَنَ مِنْهُ شَيْءٌ ؛ فَأَخْرَجَتْ لَهَا مِنْهُ فَأَكَلَتْ مِنْهُ أُمَّ أَيْمَنَ وَتَعَدَّتِ الصَّحْفَةَ ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ : أَمَا لَوْلَا أَنَّكَ أَطْعَمْتَهَا لَا كَلَّتِ

مِنْهَا أَنْتِ وَذَرِيَّتِكَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام وَالصَّحْفَةُ عِنْدَنَا بِخُرُوجِ
بِهَا قَائِمُنَا عليه السلام فِي زَمَانِهِ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے جناب فاطمہ سے کہا انھوں اور لکڑی کا وہ بڑا کانسہ لاؤ
وہ انھیں اور لے آئیں۔ اس میں شدید دشواری میں روٹی چوری ہوئی اور گوشت کی بوٹیاں تھیں۔ گرم، پس حضرت رسول خدا اور
حضرت علی اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام نے اس کو کھایا ۱۳ دن۔

ام ایمن نے حضرت امام حسین کے پاس کچھ کھانا دیکھ کر کہا آپ کے پاس یہ کہاں سے آیا۔

فرمایا ہم تو اسے کئی روز سے کھا رہے ہیں ام ایمن یہ سن کر فاطمہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں اے فاطمہ جب ام ایمن کے پاس
کوئی چیز ہوتی تو ناپ اور ان کے بچے اس میں شریک ہیں اور جب فاطمہ کے پاس کچھ ہو تو ام ایمن اس میں شریک نہیں۔ جناب
فاطمہ نے اس میں سے نکال کر ام ایمن کو دیا وہ انھوں نے کھالیا۔ اس کے بعد وہ کھانا ختم ہو گیا رسول اللہ نے فرمایا
اگر تم اسے نہ کھلاتیں تو یہ کھانا تم اور تمہاری اولاد قیامت تک کھاتی رہتی، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ
کانسہ ہمارے پاس ہے۔ ظہور قائم آل محمد کے وقت نکالا جائے گا

۸۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ
قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ لَهُ أَرْبَعَةٌ وَ
عِشْرُونَ وَجْهًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَبِيبِي جِبْرِئِيلُ لَمْ أَرِكَ فِي مِثْلِ هَذِهِ الصُّورَةِ، قَالَ الْمَلَكُ
لَسْتُ بِجِبْرِئِيلٍ يَا مُحَمَّدُ بَعْنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَرْوِجَ النُّورِ مِنَ النُّورِ: قَالَ: مَنْ مِثْنُ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ
مِنْ عَلِيٍّ قَالَ: فَلَمَّا وَرَى الْمَلَكُ إِذَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، عَلِيٌّ وَصِيَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: مُنْذُ كَمْ كُنْتُمْ هَذَا بَيْنَ كَتِفَيْكَ؟ فَقَالَ: مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ آدَمَ بِانْتِثِنِ وَعِشْرِينَ أَلْفَ عَامٍ.

۸۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فرشتہ آیا جس کے ۲۴ چہرے
تھے رسول اللہ نے فرمایا اے میرے حبیب میں آپ کو اس صورت میں کیوں دیکھ رہا ہوں فرشتے نے کہا۔ میں جبرئیل نہیں
اللہ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ نور کی ترویج نور سے کروں، فرمایا کس کی کس سے؟ اس نے کہا فاطمہ کی علی سے۔ حضرت نے
فرمایا کہ جب وہ فرشتہ پلٹا تو دونوں شانوں کے درمیان لکھا تھا۔ محمد رسول اللہ صلی و علیہ و آلہ وسلم حضرت رسول اللہ نے فرمایا
یہ کب سے تیسرے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے۔ اس نے کہا خلق آدم سے بائیس ہزار
سال پہلے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ
الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَبْرِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ : دُفِنَتْ فِي بَيْتِنَا فَلَمَّا زَادَتْ بَنُو أُمِّئْتِي فِي الْمَسْجِدِ
صَارَتْ فِي الْمَسْجِدِ .

— عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنِ الْخَيْرِيِّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ
زَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَا كَانَ لَهَا كَفْوٌ عَلَيَّ ظَهْرَ الْأَرْضِ مِنْ آدَمَ وَمَنْ دُونَهُ .

۹۔ رادی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے جناب فاطمہ کی قبر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ اپنے گھر میں دفن کی گئیں

جب بنی امیہ و عمر بن عبدالعزیز نے مسجد رسول کی توسیع کی تو قبر مسجد میں آگئی۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآة العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ مقام قبر کے متعلق جو روایات ہیں ان میں صحیح
روایت یہ ہے کہ جناب فاطمہ اپنے گھر میں دفن ہوئیں۔ شیخ قدس سرہ نے لکھا ہے کہ جب تم روضہ رسول میں آؤ تو جناب فاطمہ کی
زیارت کرو، کیونکہ ان کی قبر بھی وہیں ہے ہمارے علماء نے مواضع قبر میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا کہ وہ بقیع میں دفن
ہوئیں، بعض نے کہا کہ روضہ رسول میں قبر ہے، بعض نے کہا اپنے گھر میں دفن ہوئیں جب بنی امیہ نے مسجد رسول
کو بڑھایا تو ان کی قبر مسجد کا حصہ بن گئی۔ میرے نزدیک افضل صورت یہ ہے کہ دونوں جگہ زیارت پڑھی جائے۔ اس میں کوئی
نقصان نہیں بلکہ اجر عظیم ہے اور بقیع میں دفن ہونے کی روایت صحیح نہیں، علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں قول الظہری ہے
کہ وہ اپنے گھر میں دفن ہوئیں، میں نے بہت سی حدیث متواترہ اس کے متعلق ہمارا انوار میں لکھ دی ہیں۔ صدوق علیہ الرحمہ
نے معانی الاخیار میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری قبر اور منبر کے درمیان
ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے اور میرا منبر جنت کے ایک حصہ میں ہے فاطمہ کی قبر رسول کی قبر اور منبر کے درمیان ہے اور
ان کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ان دونوں روایتوں میں جمع کی صورت یہ ہے کہ توسیع مسجد کے وقت حضرت
فاطمہ کے گھر کا کچھ حصہ بھی اس میں آگیا ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر خدا حضرت علی علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا تو روئے زمین پر
فاطمہ کے لیے کوئی کفو نہ ہوتا، آدم سے لے کر قیامت تک۔

ایک سوتیروال باب

ذکر مولد امام حسن علیہ السلام

((باب ۱۱۳))

مَوْلِدُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا

وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَةِ بَدْرٍ ، سَنَةِ اثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ . وَرُوِيَ أَنَّهُ وُلِدَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَمَضَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ صَفَرٍ فِي آخِرِهِ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَأَرْبَعِينَ . وَمَضَى وَهُوَ ابْنٌ سَبْعٍ وَأَرْبَعِينَ سَنَةً وَأَشْهُرٍ . وَأُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الثَّعْلَبِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَفَاةُ بَكَى ، فَقَبِلَ لَهُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ تَبْكِي وَ مَكَانَكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي أَنْتَ بِهِ : وَقَدْ قَالَ فَبِكَ مَا قَالَ ؛ وَقَدْ حَجَّجْتَ عَشْرِينَ حَجَّةً مَا شِئْتُ وَقَدْ قَاسَمْتُ مَا لَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى التَّغَلُّ بِالتَّغَلِّ ؛ فَقَالَ : إِنَّمَا أَبْكِي لِخَصْلَتَيْنِ : لِإِبْوَالِ الْمُطَّلَجِ وَ فِرَاقِ الْأَجِيَّةِ .

امام حسن علیہ السلام ماہ رمضان میں ۲ھ میں جو سال بدر ہے پیدا ہوئے اور ایک روایت کے مطابق ۳ھ میں اور ماہ سفر کے آخر میں (۲۸ صفر) سلمہ رحلت فرمائی جب آپ کا سن مبارک ۷۷ سال چند ماہ تھا اور آپ کی والدہ گرامی جناب فاطمہ بنت رسول اللہ تھیں۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت امام حسن علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ دوئے، کسی نے کہا، فرزند رسول آپ کیوں روتے ہیں آپ کی منزلت پیش رسول بہت بڑی ہے اور آپ کے متعلق رسول اللہ نے بہت کچھ کہا ہے آپ نے جس جگہ پاپیادہ کیے ہیں اور زمین بار بار خدا میں اپنا کل اٹا کر دے دیا ہے حتیٰ کہ جوتے تک، فرمایا کہ میں دو باتوں کی وجہ سے رونا ہوں اول اس واقعہ سے جو میری موت کا سبب ہوا دوسرے اجبار کے فراق سے۔

۲ - سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنْ أَحْمَدَ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارَ [

عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فُبَيْضَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً فِي عَامِ خَمْسِينَ ، غَاشَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ وفات پائی امام حسن علیہ السلام نے جبکہ وہ ۴۷ سال کے تھے
۵۰ھ میں رسول اللہ کے بعد ۴۰ سال زندہ رہے۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْخَضْرَمِيِّ قَالَ : إِنَّ جَعْدَةَ بِنْتَ أَشْعَثَ بْنِ قَيْسِ الْكِنْدِيِّ نَسَبَتْ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام وَ سَمَّتْ مَوْلَاةً لَهَا ، فَأَمَّا مَوْلَاتُهُ فَقَاعَتِ السَّمِّ وَأَمَّا الْحَسَنُ فَاسْتَسْكَنَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ انْتَقَطَ بِهِنَّ فَمَاتَ .

۳۔ ابو بکر خضرمی نے بیان کیا کہ جعدہ بنت اشعث نے امام حسن کو اور آپ کی ایک کنیز کو زہر دیا، کنیز نے تو قے کر دی لیکن امام علیہ السلام کے بطن میں وہ سرایت کر گیا جس سے جگر کے ٹکڑے ہو گئے اور آپ کا انتقال ہو گیا۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ الْقَاسِمِ التَّبَّيْطِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ الْكُنَابِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فِي بَعْضِ عُمُرِهِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ الزُّبَيْرِ . كَانَ يَمُولُ بِإِمَامَتِهِ ، فَزَلُّوا فِي مَنبَلٍ مِنْ تِلْكَ الْمَنَاهِلِ تَحْتَ نَخْلٍ يَابِسٍ ، قَدْ بَسَّ مِنَ الْعَطَشِ . فَفَرَّشَ لِلْحَسَنِ عليه السلام تَحْتَ نَخْلَةٍ وَقَرَّشَ لِلزُّبَيْرِيِّ بِحِذَاهُ تَحْتَ نَخْلَةٍ أُخْرَى ، قَالَ : فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ : وَرَفَعَ رَأْسَهُ : لَوْ كَانَ فِي هَذَا النَّخْلِ رُطْبٌ لَأَكَلْنَا مِنْهُ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : وَإِنَّكَ لَتَشْتَبِي الرُّطْبَ ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ : نَعَمْ ، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَدَعَا بِكَلَامٍ لَمْ أَقْبِعْهُ ، فَاحْضَرَّتِ النَّخْلَةُ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى خَالِهَا فَأَوْرَقَتْ وَ حَمَلَتْ رُطْبًا ، فَقَالَ الْجَمَالُ الَّذِي أَكْتَرُوا مِنْهُ : سِحْرٌ وَاللَّهِ ، قَالَ : فَقَالَ الْحَسَنُ عليه السلام : وَيَلْكَ لَيْسَ بِسِحْرٍ وَلَكِنْ دَعْوَةُ ابْنِ نَبِيِّ مُسْتَجَابَةٌ ، قَالَ : فَدَعَا إِلَى النَّخْلَةِ فَصَرَمُوا مَا كَانَ فِيهِ فَكَفَاهُمْ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امام حسن علیہ السلام اپنی عمر کے کسی حصے میں گھر سے نکلے اور آپ کے ساتھ زہر کا لڑکا تھا جو آپ کی امامت کا تامل و معتقد تھا۔ وہ دونوں ایک منزل پر آئے جو کہ مکہ و مدینہ کی منزلوں میں سے تھی ایک سو کھے درخت کے نیچے، زہری بیٹھے، زہری نے سر اٹھا کر درخت کو دیکھا اور کہنے لگا کہ اگر اس درخت میں پھل ہوتے تو ہم کھاتے، امام حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تمہیں تازہ خرے کھانے کی خواہش ہے۔ اس نے کہا ضرور، آپ نے آسمان

کی طرت ہاتھ اٹھا کر دعا کا اور کچھ ایسے کلمات کہے جن کو میں نہ سمجھا۔ پس درخت ہرا بھرا اپنی اصل حالت پر ہو گیا۔ ہرے ہرے پتے نکل گئے اور اس میں رو آگئے۔ یہ دیکھ کر اس اونٹ والے نے جن کا اونٹ کرائے پر لیا تھا۔ کہا کہ یہ جادو ہے۔ امام حسن نے فرمایا یہ جادو نہیں ہے۔ بلکہ یہ دعا فرزند نبی کی جو قبول ہوئی ہے۔ پس لوگ درخت پر چڑھے اور خوشے کاٹ لیے اور سب نے ان کو شکم سیر ہو کر کھایا۔

۵ - أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَرْبُودَ، عَنْ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ رِجَالِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: إِنَّ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ مَدِينَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْأُخْرَى بِالْمَغْرِبِ تَلْكُمَا سَوْرَةٌ مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَلْفُ أَلْفٍ مِصْرَاعٍ وَفِيهَا سَبْعُونَ أَلْفَ أَلْفٍ لُغَةً، يَنْدُ كُلُّ لُغَةٍ بِخِلَافٍ لُغَةٍ صَاحِبِهَا وَأَنَا أَعْرِفُ جَمِيعَ اللُّغَاتِ وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمَا عَلَيْهِمَا حُجَّةٌ فِيَّ وَغَيْرُ الْحَسَنِ أَحَبِي.

۵ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام حسن فرمایا۔ خدا کے دو شہر ہیں ایک مشرق میں ہے۔ دوسرا مغرب میں، ان دونوں کے گرد شہر پناہ ہے لہذا ہے کی۔ یعنی بہت مفید اور ان دونوں میں ہزار ہزار درہم اور ان میں ستر ہزار زبانیں لہنے والے ہیں ہر زبان دوسرے کے خلاف ہے اور میں جانتا ہوں ان سب زبانوں کو اور جو کچھ اس کے اندر ہے ان پر حجت خدا سوائے میرے اور میرے بھائی حسین کے اور کوئی نہیں۔

توضیح۔ حدیث بالا میں جن دو شہروں کا ذکر ہے علامہ مجلسی مرآة العقول میں ان کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ ان سے مراد جابلقا اور جالبسا ہیں جن میں سے ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں قاموس میں ہے۔ مغرب میں ایک شہر ہے جس کے بعد انسانی آبادی نہیں اور جابلقا مشرق میں ہے جو صفات ان دونوں شہروں کی بیان کی گئی ہیں وہ قدرت الہی سے بعید نہیں ان کو سوائے معصومین کے کوئی نہیں دیکھتا وہ مومنین اللہ میں تمام روئے زمین کے لیے۔ لہذا ان کی نفی ضروری نہیں (امریکہ کو دو سو برس پہلے کوئی نہیں جانتا تھا۔ قرون کے بعد اس کا پتہ چلا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ یہ شہر بھی نظر غلاتی سے پوشیدہ ہوں امریکہ کا ذکر نہ پہلی کتابوں میں ملتا ہے اور نہ زبانوں پر تذکرہ تھا کہ کلبس نے اس کا پتہ چلایا۔) لہذا ہے کہ دیواریں ہونے سے مراد ہے۔ دیواروں کا مضبوط ہونا جن کو توڑ کر شہر میں داخل ہونا ممکن نہ ہو اور کثرت لغات سے مراد ہے مختلف قوموں کی آبادی جن کی زبانیں مختلف ہوں اور شارع المقاصد نے لکھا ہے کہ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ محسوس اور معقول دونوں عالموں کے درمیان ایک واسطہ ہے جس کو عالم مثال کہتے ہیں نہ تو اس میں تجرید مجردات ہے اور نہ مخالطہ نادیات، اس میں

تمام مجردات و اجسام و اعراض و حرکات و سکات، اوضاع و بہیت اور طعوم و روائح کی مثال
 موجود ہے جو قائم بذاتہ ہے معلق ہے لیکن مادہ میں نہیں ہے اور ایک محل ہے جو کسی منظر کے ذریعے حسن کو
 ظاہر کرتا ہے۔ جیسے آئینہ خیال، پانی اور ہوا اور منتقل ہوتا ہے ایک منظر سے دوسرے کی طرف اور کبھی یہ
 مثال صورتیں بگڑ جاتی ہیں جیسے آئینہ کے خراب ہونے سے اجسام کی صورت خراب ہو جاتی ہے مختصر یہ کہ عالم
 مثال بہت بڑا عالم ہے جس کی وسعت لامحدود ہے وہ عالم حسی جیسا ہے اپنے افلاک کی مثالہ کی حرکات
 میں اپنے عناصر کو قبول کرنے میں اس کے کربات میں یعنی عالم حسی کے علاوہ ایک عالم مثال بھی ہے جس کے عجائبات
 غیر متناہی ہیں اور اس کی ندرت کا احصا ناممکن ہے۔ پس انہی مثالی شہروں میں سے جابلقا اور جالبسا بھی
 ہیں اور انہی کو دو ایسے شہر فرمایا ہے جس کے ہزار
 دروازے ہیں اور اس کی مخلوق بے شمار ہے اور یہی وہ عالم ہے جس میں ملائکہ جن، شیاطین رہتے ہیں۔
 کیوں کہ یہ از قبیل مثال ہیں اور از قبیل نفس ناطقہ اور اس سے ظاہر ہوتے ہیں مجردات مختلف
 صورتوں میں اور حسن و قبح اور لطافت و کثافت وغیرہ ہیں اپنی اپنی استعداد و قابلیت کے مطابق اور
 اس کی معاد بھی، معاد جسمانی کی طرح ہوگی کیونکہ بدن مثالی وہ ہے جس میں نفس تصرف کرتا ہے اور اس کا
 حکم بدن حسی کا سا حکم ہے کیونکہ اس کے تمام حواس ظاہری و باطنی لذت پاتے اور تکلیف محسوس کرتے
 ہیں اجسام مادیہ کی طرح۔ علامہ مجلسی فرماتے ہیں میرے لیے یہ سب خرافات اور لائینی تکلفات ہیں
 حقیقت امر کو تو اللہ، اس کا رسول اور آئمہ ہی جانتے ہیں لیکن بظاہر ترجیح اسی قول کی معلوم
 ہوتی ہے کہ یہ بستیاں جن و شیطانوں کی ہیں جو نظر عوام سے پوشیدہ ہیں انہی کے بے شمار روپ بھی
 ہیں اور بے شمار بولیاں بھی۔

۶ - الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الشَّعْمَانِ،
 عَنْ صَدِّقٍ، عَنْ أَبِي أَسَامَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى مَكَّةَ
 سَنَةَ مَاشِيًا، فَوَرَمَتْ قَدَمَاهُ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَوَالِيهِ: لَوْ رَكِبْتَ لَسَكَنْتَ عِنْدَكَ هَذَا الْوَدَمَ، فَقَالَ كَلَّا
 إِذَا أَتَيْتَاهَذَا الْمَنْزِلَ فَإِنَّهُ يَسْتَقْبِلُكَ أَسْوَدٌ وَمَعَهُ دُهْنٌ فَأَشْرَبْ مِنْهُ وَلَا تُمَاكِسْهُ، فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ:
 يَا بِي أَنْتَ وَآمِشِي مَا قَعِينَا مَنْزِلًا فِيهِ أَحَدٌ يَبِيعُ هَذَا الدَّهْنَ. فَقَالَ لَهُ: بَلَى إِنَّهُ أَمَامَكَ دُونَ الْمَنْزِلِ،
 فَسَارَا مَبِيلًا فَإِذَا هُوَ بِالْأَسْوَدِ، فَقَالَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَوْلَاهُ: دُونَكَ الرَّجُلُ، فَخَدِمَهُ اللَّهُ مِنْ وَ
 أَعْطَاهُ النَّعْمَ، فَقَالَ الْأَسْوَدُ: يَا غُلَامَ لِمَنْ أَرَدْتَ هَذَا الدَّهْنَ؟ فَقَالَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ:

انطلق بی ابیہ ، فانطلق فأدخله ابیہ فقال له : یا بئی أنت و امی لم أعلم أنك تحتاج إلى هذا أو تراه ذلك ولست آخذ له ثمنًا ، إنما أنا مولاك ولكن ادع الله أن یزوقنی ذكرا سویتا یحبکم أهل البیت ، فانی خلفت أهلی تمنخص ، فقال انطلق إلى منزلك فقد وهب الله لك ذكرا سویتا وهو من شیعتنا .

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک سال امام حسن نے پاپیادہ حج کیا۔ آپ کے پاؤں متورم ہو گئے ایک غلام نے کہا۔ اگر آپ سوار ہو جاتے تو اس دم کو سکون مل جاتا، فرمایا نہیں جب اٹھی منزل اٹے گی تو ایک مہشی جھمٹے ملے گا جس کے پاس تیل ہوگا وہ اس سے خرید لینا اور قیمت دینے میں تاخیر نہ کرنا۔ اس نے کہا وہاں تو ایسا دوا فروش نہیں دیکھا۔ فرمایا ہاں اس منزل کے قریب وہ تیرے سامنے ہوگا پس ایک میل آگے بڑھے تھے کہ مہشی کو موجود پایا۔ امام حسن نے غلام سے کہا۔ اس کے پاس جا اور تیل خرید لے اور قیمت دے دے۔ مہشی نے کہا اے غلام اس تیل کی کس کو ضرورت ہے اس نے کہا حسن بن علی کو، اس نے کہا مجھے ان کے پاس لے چل، وہ لے آیا۔ اس نے کہا مجھے اس کا علم نہ تھا کہ آپ کو اس کی ضرورت ہے اور آپ نے اس کو اس کی دوا جانا، میں قیمت نہ لڑاں گا۔ میں تو آپ کا غلام ہوں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے ایک لائق بیٹا دے جو آپ اہل بیت کا دست ہو۔ میں نے اپنی اہلیہ کو دروزہ کی حالت میں چھوڑا ہے فرمایا تو اپنے گھر جا۔ اللہ نے تجھے لائق بیٹا دیا ہے جو ہمارے شیعوں میں سے ہوگا۔

ایک سو چودہواں باب ذکر مولد امام حسین علیہ السلام

(باب ۱۱۴)

مَوْلِدِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَ قَبِضَ عَلَيْهِ فِي شَهْرِ الْمُحَرَّمِ مِنْ سَنَةِ إِحْدَى وَ سِتِّينَ مِنَ الْهَجْرَةِ وَ لَهُ سَبْعٌ وَ خَمْسُونَ سَنَةً وَ أَشْهُرٌ. قَتَلَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ لَعَنَهُ اللَّهُ فِي خِلَافَةِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ لَعَنَهُ اللَّهُ وَ هُوَ عَلَى الْكُوفَةِ وَ كَانَ عَلَى الْخَيْلِ النَّبِي حَارِثَةُ وَ قَتَلَتْهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لَعَنَهُ اللَّهُ ، بِكَرْبَلَاءَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ ، لِعَشْرِ حُلُونَ مِنَ الْمُحَرَّمِ وَ أُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

امام حسین علیہ السلام سلمہ میں پیدا ہوئے اور شہید ہوئے محرم سالہ میں جبکہ آپ کی عمر ۵ سال تھی اور چند ماہ، آپ کے قتل کا باعث ہوا عبید اللہ بن زیاد ملعون جو دالی کو قہر تھا یہ واقعہ حکومت یزید ملعون میں ہوا اور قتل کیا ان کو عمر سعد نے کربلا میں روز دس محرم کو، آپ کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ تھیں۔

توضیح۔ حضرت کی ولادت کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے ماہ ربیع الاول میں لکھی ہے کسی نے ربیع الآخر میں، شیخ مفید نے ارشاد میں پانچویں شعبان سلمہ تاریخ ولادت لکھی ہے لیکن ۳ شعبان پر علماء کا زیادہ اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱ - سَعْدُ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْرَبَارَ عَنْ أَحْبَدِ عَلِيِّ بْنِ مَهْرَبَارَ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُبِضَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام يَوْمَ غَاشُوْنَا وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وقت شہادت امام حسین علیہ السلام کی عمر

۵۵ سال تھی۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَرْزُومِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ بَيْنَ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ عليهما السلام وَكَانَ بَيْنَهُمَا فِي السَّبَلَةِ سِتَّةٌ أَشْهُرٌ وَعَشْرًا

۲۔ فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے امام حسن اور امام حسین کے حمل میں ایک طہر کا فرق تھا اور ان کی ولادت میں چھ ماہ اور کچھ دن کا۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي خَدِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِالْحُسَيْنِ جَاءَ جَبْرَائِيلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم ، فَقَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ سَتَلِدُ غُلَامًا تَقْعَلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَلَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ بِالْحُسَيْنِ عليه السلام كَرِهَتْ حَمْلَهُ وَحَبِنَ وَصَعَتَهُ كَرِهَتْ وَصَعَهُ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَمْ تَرِي فِي الدُّنْيَا أُمَّ تَلِدُ غُلَامًا تَكْرَهُهُ وَلَكِنَّا كَرِهْتَهُ

لَمَّا عَلِمَتْ أَنَّهُ سَيُقْتَلُ ، قَالَ : وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَوَضْعُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا . ۲۹/۸ عکبروت

۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب امام حسینؑ کا حمل قرار پایا تو جبرئیل رسول خدا کے پاس آئے اور کہا کہ عذریب فاطمہ ایک لڑکے کو پیدا کریں گی جس کو آپ کے بعد آپ کی امت قتل کر دے گی جب فاطمہ ماملہ ہوئیں تو رنجیدہ ہوئیں اور جب امام حسین پیدا ہوئے تب رنجیدہ ہوئیں حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ کوئی ماں سوائے فاطمہ کے اپنے لڑکے کے پیدا ہونے پر رنجیدہ نہ ہوتی ہوگی ان کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ ان کا یہ بیٹا قتل کر دیا جائے گا۔ امام حسین کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہم نے ان کو وصیت کی اپنے والدین سے احسان کے بارے میں اس کی ماں بسمالت حمل بھی رنجیدہ رہی اور وضع حمل کے وقت بھی اور اس کے حمل اور دودھ بڑھانی کا مدت تیس مہینے تھی۔

۴- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الرِّشَاتِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ صَحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ جَبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ لَهُ : يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِمَوْلُودٍ يُوَلَّدُ مِنْ فَاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَقَالَ . يَا جَبْرَائِيلُ ! وَعَلَى رَبِّي السَّلَامُ لِأَخَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ مِنْ فَاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي ، فَمَرَجَّ ثُمَّ هَبَطَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : يَا جَبْرَائِيلُ ! وَعَلَى رَبِّي السَّلَامُ لِأَخَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ تَقْتُلُهُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي ، فَمَرَجَّ جَبْرَائِيلُ ﷺ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ هَبَطَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ رَبَّكَ يَقْرُئُكَ السَّلَامَ وَيُبَشِّرُكَ بِأَنَّهُ جَاعِلٌ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْأِمَامَةَ وَالْوَلَايَةَ وَالْوَصِيَّةَ ، فَقَالَ : قَدَّضْتُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى فَاطِمَةَ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُ بِمَوْلُودٍ يُوَلَّدُ لَكَ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ لِأَخَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ [مِنِّي] ، تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ اللَّهَ قَدَّجَعَلَ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْأِمَامَةَ وَالْوَلَايَةَ وَالْوَصِيَّةَ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ أَنِّي قَدَّضْتُ وَفَحَمَلْتَهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَوَضْعُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشَدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ : رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحَ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ، فَلَوْلَا أَنَّهُ قَالَ : أَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي لَكَانَتْ ذُرِّيَّتُهُ كُلُّهُمْ أُمَّةً . وَلَمْ يَرْصِعِ الْحُسَيْنُ مِنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَلَا مِنْ أُنثَى ، كَانَ يُؤْتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَيَسَّعُ إِبْنَاهُ فِي فِيهِ فَمَمَّسُ مِنْهَا مَا يَكْتُمُهَا الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَ ، فَتَبَّتْ لَحْمُ الْحُسَيْنِ ﷺ مِنْ لَحْمِ رَسُولِ اللَّهِ وَدَمِهِ ﷺ وَلَمْ يُولَدْ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ إِلَّا عَبَسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ﷺ .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله كَانَ يُؤْتَى بِهِ الْحَسِينُ عليه السلام لِسَانَهُ فَيَمُصُّهُ فَيَجْتَزِيءُ بِهِ وَلَمْ يَرْتَضِعْ مِنْهُ أُنْتَى .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب رسول خدا پر نائل ہوئے اور فرمایا اے محمد اللہ آپ کو شکست دیتا ہے ایک مولود کی جو بطنِ فاطمہ سے ہوگا۔ آپ کے بعد اس کو آپ کی امت قتل کرے گی فرمایا۔ اے جبرئیل میرے رب کو میرا سلام پہنچاؤ اور کہو کہ مجھے بطنِ فاطمہ سے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جس کو میرے بعد میری امت قتل کرے جبرئیل نے پروا نہ کی۔ اس کے بعد پھر آئے اور ایسا ہی کہا۔ فرمایا اے جبرئیل میرے رب سے میرا سلام کہو اور کہتا مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جبرئیل آئے اور واپس آکر کہا۔ خدا کا آپ سلام ہو وہ آپ کو بشارت دیتا ہے کہ آپ کی ذریت میں وہ امامت و ولایت و وصایت کو قرار دے گا۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا۔ میں راضی ہوں۔

پھر آپ نے فاطمہ کو کہلا بھیجا کہ اللہ نے بشارت دی ہے مجھ کو ایسے مولود کی جو تمہارے بطن سے پیدا ہوگا اور اس کو میرے بعد میری امت قتل کرے گی۔ حضرت فاطمہ نے کہلا بھیجا کہ مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں ہے آپ کے بعد آپ کی امت قتل کرے۔ حضرت نے فرمایا خدا نے اس کی ذریت میں امامت و وصایت و ولایت کو قرار دیا ہے تب حضرت فاطمہ نے کہا میں راضی ہوں (آیہ) پس وہ بکالتِ حمل بھی دلگیر رہیں اور بوقت وضع حمل بھی اور حمل اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس ماہ تھی جب وہ پوری قوت والے ہوئے اور چالیس سال کی عمر ہوئی تو کہا۔ میرے پروردگار مجھے تو فینق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر یہ ادا کروں جو تو نے مجھے دی ہے اور میرے والدین کو اور یہ کہ میں ایسے اعمال صالحہ بجالاؤں کہ تو مجھ سے راضی رہے اور میری ذریت میں بھی یہ صلاحیت دے۔ امام فرماتے ہیں کہ اگر حضرت فی ذریت نہ فرماتے اور صرف ذریت فرماتے تو آپ کی تمام اولاد امام ہوتی اور چونکہ امام ہر زمانہ میں اور ہر وقت میں ایک ہی ہوتا ہے لہذا اولاد کی یہ کثرت نہ ہوتی۔

امام حسین نے نہ ہی جناب فاطمہ کا دودھ پیا اور نہ کسی اور عورت کا ان کو آنحضرت کے پاس لایا جاتا تھا آپ اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں دے دیتے تھے امام حسین اس سے اتنی غذا حاصل کر لیتے تھے کہ دو تین دن کے لئے کافی ہو جاتی تھی پس حسین کا گوشت رسول کے گوشت سے آگاہ ہو اور خون ان کے خون سے اور چھ ماہ کا کوئی بچہ سوائے حضرت عیسیٰ بن مریم اور حسین کے پیدا ہو کر زندہ نہیں رہا (یعنی کامل بھی چھ ماہ تھا)

اور ایک روایت میں ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت رسول خدا کے پاس امام حسین کو لایا جاتا تو آپ اپنی زبان ان کے منہ میں دے دیتے امام حسین اس کو چوستے اور یہ جو سنا ہی کافی ہو جاتا۔ امام حسین نے کسی عورت کا دودھ نہیں پیا۔

۵۔ عِلِّيُّ بْنُ عَمِيْرٍ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « فَتَنْظَرُ نَظْرَةً

فِي النَّجُومِ ۝ فَقَالَ : إِنِّي سَقَيْتُمْ ۝ قَالَ : حَسِبَ قَرَأَى مَا يَحِجُّ بِالْحُسَيْنِ ۝ فَقَالَ : إِنِّي سَقَيْتُمْ لِمَا يَحِجُّ بِالْحُسَيْنِ ۝

۵- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ الصافات کی اس آیت کے متعلق حضرت ابراہیم نے ستاروں پر نظر کر کے فرمایا۔ میں بیماریوں (تمہارے ساتھ) عید گاہ نہیں جاسکتا، فرمایا امام نے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں کی رفتار سے ان مصیبتوں کا جو امام حسین علیہ السلام پر آنے والی تھیں پتہ چلایا اور فرمایا میں مصائب حسین کے پیش نظر ہونے کی وجہ سے بیمار ہو رہا ہوں۔

توضیح :- نجوم کے متعلق صحیح علم حضرات انبیاء علیہم السلام کو منجانب اللہ حاصل ہوتا ہے اس علم میں غلطی کا امکان نہیں ان کے علاوہ نجومیوں کے پاس جو علم ہے اس میں غلطی کا امکان اس لیے زیادہ ہوتا ہے اول تو وہ قیاس سے کام لیتے ہیں دوسرے ان کے حساب میں بھی غلطی ہو جاتی ہے اسی لئے عام لوگوں کو علم نجوم حاصل کرنے کی ممانعت کی گئی ہے جس کے متعلق بہت سی احادیث علاوہ مجلسی نے بحار الانوار کی کتاب السما والاعمال میں نقل فرمائی ہیں اس حدیث کے متعلق یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ہزار برس پہلے واقعہ شہادت کیوں پیش نظر ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب عام نجومی کئی کئی برس آگے کا حساب ستاروں کی رفتار سے معلوم کر کے پیش گوئیاں کر دیتے ہیں تو اگر غلیل خدانے جو رفتار نجوم کے صحیح معنی میں جاننے والے تھے شہادت امام حسین کا پتہ چلایا تو کیا تعجب کی بات ہے یورپ کے مشہور نجومی ہیبلی نے پچاس برس پہلے یہ پتہ چلایا تھا کہ آسمان پر خط استوا سے ہٹ کر ایک نیا ستارہ نمودار ہونے والا ہے جس کے اثرات یہ ہوں گے چنانچہ اس کی پیش گوئی پوری ہوئی وہ ستارہ مع اپنے اثرات کے افق پر نمودار ہوا جو ہیبلی اسٹار کہلاتا ہے۔

۶ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَمِيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي نَاطِلٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيْرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ۝ لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحُسَيْنِ ۝ مَا كَانَ صَحْبَتِ الْمَلَائِكَةِ إِلَى اللَّهِ بِالْبُكَاءِ وَ قَالَتْ : يُفْعَلُ هَذَا بِالْحُسَيْنِ صَفِيْعِكَ وَ ابْنِ نَبِيِّكَ ؟ قَالَ : فَأَقَامَ اللَّهُ لَهُمْ ظِلًّا الْقَائِمِ ۝ وَقَالَ : يَهَذَا أَنْتَعِمُ لِهَذَا .

۷- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب شہادت امام حسین علیہ السلام کا واقعہ پیش آیا تو ملائکہ نے گریہ کیا اور خدا کی بارگاہ میں عرض کی، تیرے برگزیدہ بندے حسین پر جو تیرے نبی کا بیٹا ہے یہ ظلم اس پر کیا جا رہا ہے خدانے

قائم آل محمد کا پر تو انہیں دکھا کر کہا یہ ہے وہ جس کے ذریعے سے میں اس خونِ ناحق کا انتقام لوں گا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيِّدِ بْنِ عَمْرٍة ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا نَزَلَ النَّصْرُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ حَتَّى كَانَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ نُبْحٌ خَيْرَ النَّصْرِ أَوْ لِقَاءَ اللَّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ اللَّهِ .
 ۵۔ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَسٍ ، عَنْ أَبِيهِ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ قَالَ : لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنِ عليه السلام أَزَادَ الْقَوْمُ أَنْ يُوَطِّئُوهُ الْخَيْلَ ، فَقَالَتْ فِئْتَةٌ لَزِيْنَبَ : يَا سَيِّدَتِي ! إِنَّ سَفِينَةَ كَيْسَرَ فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ إِلَى جَزِيرَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَسَدٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا الْخَارِثِ أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله ، فَهَمَّ بِبَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى وَقَفَهُ عَلَى الطَّرِيقِ وَالْأَسَدُ رَابِضٌ فِي نَاجِيَةٍ ، فَدَعَانِي أَمْعُضُ إِلَيْهِ وَأَعْلَمُهُ مَا هُمْ صَانِعُونَ غَدًا ، قَالَ : فَامْتَصَّتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا أَبَا الْخَارِثِ قَرِّعْ رَأْسَهُ ثُمَّ فَالَتْ : أَنْتَ دَرِي مَا يُرِيدُونَ أَنْ يَفْعَلُوا غَدًا يَا أَبِي عَبْدِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله ؟ يُرِيدُونَ أَنْ يُوَطِّئُوا الْخَيْلَ ظَهْرَهُ ، قَالَ : فَمَشَى حَتَّى وَصَعَ يَدَيْهِ عَلَى جَسَدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ، فَاقْبَلَتِ الْخَيْلُ فَلَمَّا تَطَرُّوا إِلَيْهِ قَالَ لَهُمْ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ - لَعْنَةُ اللَّهِ - : فِئْتَةٌ لَا تُكْبِرُوهَا إِنصَرَفُوا ، فَانصَرَفُوا .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب امام حسین کے لئے مدد ماہرین آسمان و زمین آئی تو ان کو اختیار دیا گیا۔ درمیان مدد اور لقا الہی کے پس حضرت نے لقا الہی کو اختیار کیا
 راوی کہتا ہے کہ جب امام حسین شہید کر دیئے گئے تو اس توہم جفاکار نے حضرت کی لاش مبارک کو پامال سم اسپاں کرنا چاہا۔ جناب فقہ نے جناب زینب سے کہا۔ اے میری شہزادی میں نے سنا ہے کہ جب سفینہ غلام رسول کی کشتی ٹوٹ گئی تو وہ ایک جزیرہ میں پہنچا ناگاہ ایک شیر سامنے آیا۔ اس نے کہا اے ابو حارث میں غلام رسول اللہ صلى الله عليه وآله شیر نے آہستہ آواز کی۔ یہاں تک کہ سفینہ ایک راستہ پر کھڑا ہو گیا اور شیر ایک طرف کو چلا گیا اور سو گیا۔ فقہ نے جناب زینب سے کہا۔ اجازت دیجئے کہ میں اسے پکار کر بتاؤں کہ وہ کل کیا کرنے والے ہیں راوی کہتا ہے۔ فقہ نے خیمہ سے نکل کر میدان کا رخ کیا اور آواز دی۔ اے ابو حارث، شیر نکلا۔ فقہ نے خیمہ سے کہا۔ کیا تو جانتا ہے کہ کل یہ گروہ کیا ارادہ رکھتا ہے یہ ابو عبد اللہ حسین کی لاش کو پامال کرنا چاہتے ہیں اس نے یہ سن کر مقتل کی طرف رخ کیا اور اپنا ایک ہاتھ لاش حسین پر رکھ دیا۔ جب سوار پامال کے لئے بڑھے اور انہوں نے شیر کو دیکھا تو عمر سعد لعنہ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ایک فتنہ ہے اس کے پاس نہ جاؤ اور لوٹ آؤ، پس وہ لوٹ گئے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ زُرَيْوَسٍ ،
عَنْ مَصْقَلَةَ الطَّحَّانِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنِ عليه السلام أَقَامَتِ امْرَأَتُهُ
الْكَلْبِيَّةُ عَلَيْهِ مَائَتًا وَبَكَتْ وَبَكَتِ السَّاءُ وَالْحَدَمُ حَتَّى جَفَّتْ دُمُوعُهُنَّ وَذَهَبَتْ فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ
إِذَا رَأَتْ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيهَا تَبْكِي وَدُمُوعُهَا تَسِيلُ فَدَعَمَتْهَا فَقَالَتْ لَهَا : مَا لِكَ أَنْتِ مِنْ بَيْنِنَا تَسِيلُ
دُمُوعُكَ ؟ قَالَتْ : إِنِّي لَمَّا أَصَابَنِي الْجُحْدُ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيْقٍ ، قَالَ : فَأَمَرْتِ بِالطَّعَامِ وَالْأَسْوَقَةِ فَأَكَلْتِ
وَشَرِبْتِ وَأَطَعَمْتِ وَسَقْتِ وَ قَالَتْ : إِنَّمَا تُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ تَنْقَوِي عَنِّي عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام .
فَالَ : وَأَهْدِي إِلَى الْكَلْبِيَّةِ جُونا لِنَسْتَعِينَ بِهَا عَلَى مَائَتِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَلَمَّا رَأَتْ الْجُونا قَالَتْ :
مَا هَذِهِ ؟ قَالُوا هَذِيئَةٌ أَهْدَاهَا فَلَانٌ لِنَسْتَعِينِ بِهَا عَلَى مَائَتِ الْحُسَيْنِ عليه السلام . فَقَالَتْ : لَسْنَا فِي عُرْسٍ ،
فَمَا نَصْنَعُ بِهَا ثُمَّ أَمَرَتْ بَيْنَ فَأُخْرِجَنَّ مِنَ الدَّارِ فَلَمَّا أُخْرِجَنَّ مِنَ الدَّارِ لَمْ يُحَسَّ لَهَا حِسٌّ
كَأَنَّمَا طَرَزَتْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يُرْكَهَنَّ بِهَا بَعْدُ خُرُوجِهَا مِنَ الدَّارِ أَمْرًا

۸۔ راوی کہتا ہے کہ بعد شہادت امام حسین علیہ السلام آپ کی بی بی (رباب) جو بی بی کلب سے تھیں مصروف
ماتم ہوئیں وہ اور دوسری بیبیاں اور کنیزیں اتار دیں کہ آنکھوں کے آنسو خشک ہو گئے اور رونا باقی نہ
رہا۔ ایک کنیز کو دیکھا کہ اس کے آنسو جاری ہیں اس کو ہلا کر کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ تیرے آنسو جاری ہیں اس
نے کہا کہ جب مجھے زیادہ تعب محسوس ہوئی تو میں نے ستو کا شربت پی لیا۔ امام نے فرمایا کہ ان بی بی نے حکم دیا طعام کا
اور ستر پیئے گا۔ پس سب نے سیر ہو کر کھایا پیا۔ فرمایا یہ میں نے اس لیے کیا ہے تاکہ بدن میں حسین پر گریہ کرنے کی قوت
رہے حضرت نے فرمایا کسی نے ان بی بی کے پاس چند طائر بھیجے۔ پوچھا یہ کیسے ہیں، کسی نے کہا یہ فلاں شخص نے تحفہ
بھیجا ہے تاکہ انھیں کھا کر جسم میں جان آئے اور حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے میں مدد ملے۔ انھوں نے کہا میرے گھر
شادی نہیں ہے کہ تحفے آئیں۔ ان کا کیا کروں پھر حکم دیا کہ ان کو چھوڑ دو۔ وہ پرندے گھر سے نکل گئے اور پھر کسی کو پتہ نہ
چلا کہ وہ ما بین آسمان و زمین کہاں غائب ہو گئے۔ گھر میں بھی ان کا کوئی اثر باقی نہ رہا۔

ایک سو پندرہواں باب

ذکر مولد علی بن الحسین علیہ السلام

(باب ۱۱۵)

مَوْلِدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ وَ قُبِضَ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَ تِسْعِينَ وَ لَمْ يَبْعَ وَ خَمْسُونَ سَنَةً . وَ أُمُّهُ سَلَامَةُ بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ بْنِ شَهْرِيَّازَ بْنِ شِيرُوَيْهَ بْنِ كِسْرَى أَبَوَيْ يَزْدَجَرْدَ أَخِرِ مُلُوكِ الْعُرْسِ .

۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَازِيِّ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ مُرَاجِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْمَرَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا أُقْبِضَتْ بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ عَلَى عَمَرَ أُشْرَفَ لَهَا عَذَارَى الْمَدِينَةِ وَأَشْرَقَ الْمَسْجِدُ بِضَوْئِهَا لَمَّا دَخَلَتْهُ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا عَمَرُ غَطَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ : أَفْ يَبْرُوجُ بَادَا مُرْمُزٌ فَقَالَ عَمَرُ : أَتَشْتَمِينِي هُنَا وَهَمَّ بِهَا ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ ، خَيْرٌ هَارِجًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ أَحْسَبُهَا بِقَيْبِهِ ، فَخَيْرٌهَا فَبَجَاعَتْ حَتَّى وَضَعَتْ يَدَهَا عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : مَا اسْمُكَ ؟ فَقَالَتْ : جَهَانُ شَاه ، فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : بَلْ شَهْرَبَانُوِيَّةَ ، ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَيْلَتَكَ لَكَ مِنْهَا خَيْرٌ أَهْلِ الْأَرْضِ ، فَوَلَدَتْ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَ كَانَ يُقَالُ لِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام : ابْنِ الْخَيْرَيْنِ ، فَخَيْرَةُ اللَّهِ مِنَ الْعَرَبِ هَاشِمٌ وَمِنَ الْعَجَمِ فَارِسٌ . وَ رُوِيَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدَّيْلَمِيَّ قَالَ فِيهِ :

وَإِنَّ عَلَمًا بَيْنَ كِسْرَى وَ هَاشِمٍ
لَا كَرَمَ مَنْ نَهَطَتْ عَلَيْهِ السَّمَائِمُ .

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام ۳۸ دین پیدا ہوئے اور آپ کی وفات ۹۵ھ میں بعمر ۵۷ سال ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام سلامہ (زیادہ مشہور شہر یا نو ہے مکن ہے کہ یہ نام اسلامی ہو) بنت یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ بن کسری تھا اور یزدجرد ویران کا آخری بادشاہ تھا۔

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بنت یزدجرد حضرت عمر کے پاس آئیں تو مدینہ کی باکرہ لڑکیاں ان کا حسن و جمال دیکھنے والے بام آئیں جب مسجد میں داخل ہوئیں تو چہرے کی تابندگی سے مسجود روشن ہو گئی۔ عمر نے جب ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے اپنا چہرہ چھپایا اور کہا۔ بڑا ہو ہرز کا کہ اس کی سونے تدبیر سے یہ روز بد نصیب ہوا۔ حضرت عمر نے کہا کیا تو مجھے گالی دیتی ہے کہ میرے دیکھنے کو روز بد کہا، اور ان کی اذیت کا ارادہ کیا۔ امیر المؤمنین نے کہا۔ ایسا نہیں ہے۔ اس کو اختیار دو کہ وہ مسلمانوں میں سے کسی کو اپنے لئے اختیار کرے۔ اس کے حصہ قیمت میں اس کو سمجھ لیا۔ جب اختیار دیا گیا تو وہ لوگوں کو دیکھتی ہوئی چلیں اور امام حسین کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ امیر المؤمنین نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا جہاں شاہ، حضرت نے فرمایا۔ نہیں بلکہ شہر بانو، پھر امام حسین سے فرمایا۔ اے ابو عبد اللہ تمہارا ایک بیٹا اس کے بطن سے پیدا ہو گا جو اہل زمین میں سب سے بہتر ہو گا چنانچہ علی ابن الحسین پیدا ہوئے پس وہ بہترین عرب ہاشمی ہونے کی وجہ سے اور بہترین عجم تھے ایرانی ہونے کی وجہ سے، اباؤ الشؤد الذہلی نے لہجے سے ترجمہ۔ وہ ایسے لڑکے ہیں جن کا تعلق کسریٰ اور ہاشم دونوں سے ہے جن بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالے جاتے ہیں ان میں وہ سب سے بہتر ہیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ، نَاقَةٌ ، حَجَّ عَلَيْهَا اثْنَتَيْ وَعِشْرِينَ حَجَّةً ، مَا قَرَعَهَا قَرَعَةً قَطُّ ، قَالَتْ : فَجَاءَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ وَمَا شَعَرَ نَابِهَا إِلَّا وَقَدْ جَاءَتْ بِي بَعْضُ خَدَمِنَا أَوْ بَعْضُ الْمَوَالِي فَقَالَتْ : إِنَّ النَّاقَةَ قَدْ خَرَجَتْ فَأَتَتْ قَبْرَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَنْبَرَ كَثَّ عَلَيْهِ ، فَذَلَكْتَ بِحِرَانِهَا الْقَبْرَ وَهِيَ تَرَعُو ، فَقُلْتُ : أَدْرِ كَوْهَا أَدْرِ كَوْهَا وَجِئْتُ وَبِي بِهَا قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِهَا أَوْ يَرَوْهَا ، قَالَتْ : وَمَا كَانَتْ رَأَتْ الْقَبْرَ قَطُّ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ علی ابن الحسین کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا کہ ان کا ایک ناقہ تھا جس پر آپ نے بائیس حج کئے تھے اور کبھی اس کو بھول کر کوڑا نہ مارا تھا۔ حضرت کی موت کے بعد ہیں اس کا پتہ نہ چلا کہ کہاں چلا گیا۔ ایک نوکر نے خریدی کہ ناقہ گھر سے نکل کر علی بن الحسین کی قبر پہنچا اور دونوں گھٹنے قبر پر رکھ کر اپنی گردن قبر پر ملنے لگا اور وہ دردناک آوازیں نکال رہا تھا۔ میں نے نوکر کو سے کہا جاؤ اس کو میرے پاس لے آؤ قبل اس کے کہ مخالفوں کو اس کی اطلاع ہو یا وہ اس کو دیکھیں، یہ بھی فرمایا کہ اس نے قبر کو اس سے پہلے نہیں دیکھا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَحْتَرِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا مَاتَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام جَاءَتْ نَاقَةٌ لَهُ مِنْ

الرَّعِي حَتَّى صَرَبَتْ بِجِزْرِهَا عَلَى الْقَبْرِ وَتَمَرَّتْ عَلَيْهِ ، فَأَمَرْتُ بِهَا فَرَدَّتْ إِلَى مَرَاغَا وَإِنْ أَبِي عَلَيْهِ كَانَ يَجِجُ عَلَيْهَا وَيَعْنَمُرُ وَلَمْ يَقْرَعَهَا قَرَعَةً فَط .
ابْنُ بَابُوَيْدٍ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب میرے والد علی بن اسین نے انتقال فرمایا تو ان کا ناقہ چراگاہ سے آیا اور اپنی گردن قبر پر رکھی اور دیر تک اسے قبر پر گڑتا رہا۔ میں حکم دیا کہ اسے چراگاہ واپس لے جاؤ اور میرے والد اسی پر سوار ہو کر حج و عمرہ بجا لاتے تھے اور اس کو آپ نے کبھی کوڑا نہیں مارا۔ یہ حدیث الصدوق ابن بابویہ بھی نے نقل کی ہے۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عِمَادَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي وَعِدَ فِيهَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا بُنَيَّ ابْنِي وَضَوْءُ أُمَّيْ : فَقُمْتُ فَجِئْتُهُ بَوْضُوهُ ، قَالَ : لَا ابْنِي هَذَا فَإِنَّ فِيهِ شَيْئًا مَيِّتًا ، قَالَ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ بِالْمِصْبَاحِ فَإِذَا فِيهِ فَارَةٌ مَيِّتَةٌ فَجِئْتُهُ بَوْضُوهُ غَيْرِهِ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ هَذِهِ اللَّيْلَةُ الَّتِي وَعِدْتُهَا ، فَأَوْضِي بِنَاقَتِهِ أَنْ يُحْطَرَّ لَهَا حِطَارٌ وَأَنْ يُقَامَ لَهَا عَلْفٌ ، فَجَعَلْتُ فِيهِ . قَالَ : فَلَمْ تَلْبَثِ أَنْ خَرَجْتَ حَتَّى آتَيْتِ الْقَبْرَ فَصَرَبْتَ بِجِزْرِهَا وَرَعَتْ وَهَمَلَتْ عَيْنَاهَا ، فَأَتَيْتِ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ فَقِيلَ لَهُ ، إِنَّ النَّاقَةَ قَدْ خَرَجَتْ فَأَتَاهَا فَقَالَ : صَهَ الْآنَ قَوْمِي بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ ، فَلَمْ تَقْعَلْ . فَقَالَ : وَإِنْ كَانَ لِيَخْرُجَ عَلَيْهَا إِلَى مَكَّةَ فَيُعَلِّقَ السَّوْطَ عَلَى الرَّحْلِ فَمَا يَقْرَعُهَا حَتَّى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ . قَالَ : وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْرُجُ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلْمَاءِ فَيَحْمِلُ الْجِرَابَ فِيهِ الصُّرُومَ الدَّنَانِيرَ وَالذَّاهِمَ حَتَّى يَأْتِيَ بَابًا بَابًا ، فَيَقْرَعُهُ ثُمَّ يُنْبِلُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا مَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدُوا ذَلِكَ ، فَعَلِمُوا أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقْعَلُهُ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب وہ رات آئی جس میں امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ہونے والا تھا تو آپ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا، بیٹا میں وضو کرنا چاہتا ہوں۔ امام نے فرمایا کہ میں وضو کرنے لایا لایا۔ فرمایا یہ درکار نہیں اس میں کوئی شے مردہ ہے۔ میں چراغ لایا تو دیکھا کہ ظن میں ایک مردہ چوہا ہے میں نے اور پانی لاکر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ بیٹا یہ میرے انتقال کی رات ہے اس کے بعد اپنے ناقہ کے متعلق وصیت کی کہ اسے اچھی طرح رکھنا اور اس کے کھلانے کا لحاظ رہے میں نے ناقہ کو ایک احاطہ کے اندر کر دیا جب حضرت کا انتقال ہو گیا تو بہت جلد احاطہ سے نکل گیا اور قبر پر پہنچ کر اپنی گردن اس پر رکھ دی اور گڑا دیا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو

تھے امام محمد باقر کو شہر دی گئی کہ ناقہ کہیں چلا گیا آپ اس کے پاس آئے اور فرمایا صبر کر اللہ تمہیں جزا دے۔ پھر اس نے ایسا نہ کیا۔

فرمایا جب حضرت مکہ کو جاتے تھے تو کوڑا سواری پر رکھ لیتے تھے لیکن مدینہ کی واپسی تک ناقہ کو کوڑے سے مارتے نہ تھے اور امام نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت علی بن حسین اندھیری راتوں میں ایک تھیلا لے کر نکلتے جس میں درہم دوینار ہوتے ایک ایک دروازہ پر جلتے مسے کھٹ کھٹاتے جو آتا اسے عطا فرماتے۔ جب حضرت کا انتقال ہوا تب لوگوں کو پتہ چلا کہ وہ راتوں کو آنے آئے علی بن حسین تھے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي سَيْدٍ ، الْبَلَّاسِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ فَتَحَ عَيْنَيْهِ وَقَرَأَ إِذَا وَقَعَتِ الْوَأَقِمَةُ وَإِنَّا فَتَحْنَاكَ وَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَّقَنَا وَعَدَّهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَّبِعُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ، فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ، ثُمَّ قُبِضَ مِنْ سَاعَتِهِ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا .

۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ جب حضرت علی بن حسین کے مرنے کا وقت تو آپ پر یہ ہوشی طاری ہوئی پھر جب غش سے افاقہ ہوا تو آپ نے سورہ واقعات اور سورہ انعام کی تلاوت کی اور فرمایا حمد ہے اس خدا کی جس نے اپنے وعدے کو ہمارے ساتھ پورا کیا اور ہم کو روئے زمین کا وارث بنایا اور جہاں ہم نے چاہا جنت میں جگہ دی اس کے بعد ہی حضرت کی روح قبض ہو گئی اور پھر کچھ کہہ نہ سکے۔

۶۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحَمِيرِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ ثَمَّارِ بْنِ زَيْدَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُبِضَ عَلِيٌّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَحَمْسِينَ سَنَةً ، فِي عَامِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ ، عَاشَ بَعْدَ الْحُسَيْنِ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ۷۵ سال کی عمر میں ہوا۔ ۹۵ میں امام حسین علیہ السلام کے بعد ۳۵ سال زندہ رہے۔

ایک سو سو لہواں باب

ذکر مولد امام محمد باقر علیہ السلام

۱۱۶) (باب ۱۱۶)

مَوْلِدِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (ع)

وُلِدَ أَبُو جَعْفَرٍ ۱۱۶ سَنَةَ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ وَفِي سَنَةِ سَبْعِ عَشْرَةِ وَمِائَةٍ وَلَسَبْعِ وَخَمْسُونَ سَنَةً. وَدُفِنَ بِالْبُقَيْعِ بِالْمَدِينَةِ فِي الْقَبْرِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ۱۱۶ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بِنْتُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَعَلَى دُرِّ يَتِيمِهِمُ الْهَادِيَةِ.

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي السَّبَّاحِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ۱۱۶ قَالَ: كَانَتْ أُمِّي قَاعِدَةً عِنْدَ حِذَاوِ فَتَصَدَّقُ الْحِذَاوُ وَسَمِعْنَا هَذِهِ شَدِيدَةً، فَقَالَتْ بِيَدَيْهَا: لَأَوْحَى الْمُسْطَفَى مَا أَدْرِي لَكَ فِي السَّقُوطِ قَبِيٍّ مُعْلَقًا فِي الْحَوِّ حَتَّى جَارَتْهُ فَتَصَدَّقَ أَبِي عَنْهَا بِعِائَةِ دِينَارٍ، قَالَ أَبُو السَّبَّاحِ: وَذَكَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ۱۱۶ جَدَّتَهُ أُمَّ أَبِيهِ يَوْمًا فَقَالَ: كَانَتْ صِدِّيقَةً، لَمْ تُنْكَرْ فِي آلِ الْحَسَنِ ۱۱۶ أَمْرًا مِثْلَهَا. مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ مِثْلَهُ.

امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ھ میں پیدا ہوئے اور وفات پائی ۱۱۶ھ میں ۷۷ سال کی عمر میں اور مدینہ میں جنت البقیع کے اندر اس جگہ کے پاس جہاں آپ کے باپ علی ابن حسین سے دفن ہوئے ان کی والدہ ام عبد اللہ بنت امام حسن ابن علی بن ابی طالب تھیں ان سب پر سلام اور ان کی ذریت پر بھی۔

۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میری والدہ دیوار کے نیچے بیٹھی تھیں کہ ناگاہ دیوار شکن ہوئی اس کی آواز ہم نے سنی انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا قسم ہے حق محمد مصطفیٰ کی نہیں اجازت دی تجھے اللہ نے گرنے کی۔ پس وہ فضائیں معلن ہو کر رہ گئی یہاں تک کہ آپ وہاں سے ہٹ گئیں۔ میرے والد نے ایک سو دینار ان کے بچ جانے پر پر تصدق کئے اور ابو صباح سے مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ان کی دادی ران کے باپ کی (مل) صدیقیہ تھیں اولاد امام حسن میں اور کوئی عورت ان کی مثل نہیں ہوئی۔ محمد ابن الحسن نے عبد اللہ بن احمد سے اس طرح کی روایت کی ہے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِيهِ بْنِ تَعْلِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ آخِرَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَكَانَ رَجُلًا مُتَقَطِعًا إِلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَةِ سُودَاءَ وَكَانَ يُنَادِي يَا بَاقِرَ الْعِلْمِ ، يَا بَاقِرَ الْعِلْمِ ، فَكَانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : جَابِرٌ يَهْجُرُ ، فَكَانَ يَقُولُ : دَوَّاهُ مَا أَهْجُرُ وَالْكَنْيَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ : إِنَّكَ سَتَدْرِكُ رَجُلًا مِنْنِي اسْمُهُ إِسْمِي وَسَمَائِلُهُ سَمَائِلِي ، يَبْقُرُ الْعِلْمَ بَقْرًا ، وَذَلِكَ الَّذِي دَعَانِي إِلَى مَا أَقُولُ ، قَالَ : فَبَيْنَا جَابِرٌ يَتَرَدَّدُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ مَرَّ بِطَرِيقِي فِي ذَاكَ الطَّرِيقِ كَتَّابٌ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ قَالَ : يَا عَلَامُ أَقْبَلْ أَقْبَلْ ثُمَّ قَالَ لَهُ : أَذِيرُ قَادِرٌ ثُمَّ قَالَ : سَمَائِلُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، يَا عَلَامُ مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ : اسْمِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ يَقْبَلُ رَأْسَهُ وَ يَقُولُ : يَا بِي أَنْتَ وَامْتِي أَبُوكَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ ذَلِكَ ، قَالَ : فَرَجَعَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بِنِ الْحُسَيْنِ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ دُعُو فَآخَبَهُ الْخَبَرَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا بُنَيَّ وَقَدْ قَمَلَهَا جَابِرٌ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : الْزِمْ بَيْتَكَ يَا بُنَيَّ ، فَكَانَ جَابِرٌ يَأْتِيهِ طَرَفِي السَّهَارِ وَكَانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : وَاعْبَجَبْنَا لِجَابِرٍ يَأْتِي هَذَا الْعَلَامُ طَرَفِي السَّهَارِ وَهُوَ آخِرُ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ مَضَى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يَأْتِيهِ عَلَى وَجْهِ الْكَرَامَةِ لَصْحَبَتِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : فَجَلَسَ يُحَدِّثُهُمْ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ، فَقَالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ : مَا رَأَيْنَا أَحَدًا أَجْرًا مِنْ هَذَا ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَقُولُونَ حَدَّثَهُمْ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ : مَا رَأَيْنَا أَحَدًا قَطُّ أَكْذَبَ مِنْ هَذَا يُحَدِّثُنَا عَمَّنْ لَمْ يَرَهُ ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَقُولُونَ ، حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : فَصَدَّ قُوَّهُ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَأْتِيهِ فَيَتَعَلَّمُ مِنْهُ .

۲ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جابر انصاری صحابہ رسول میں سب سے آخر تھے سوائے ہم اہل بیت کے سب سے قطع تعلق کیے ہوئے تھے مسجد رسول میں بیٹھے رہتے تھے بے تحت الحنک کا سیاہ عمامہ باندھ ہوئے اور بار بار کہتے تھے یا باقر العلم یا باقر العلم (مے علم کے شگاف کرنے والے) اہل مدینہ یہ سس کہتے تھے جابر دیوانے ہو گئے ہیں، بکو اس کیا کرتے ہیں۔ وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں بکو اس نہیں کرتا۔

بلکہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے کہ اسے جابر تم ایک شخص سے ملاقات کرو گے جس کا نام میرا نام ہوگا جس کے

خصائل میرے سے خصائل ہوں گے وہ علم کے سرچشموں کو شگافتہ کرے گا یہ ہے وہ بات جس نے مجھے محبوب کیا ہے ان الفاظ کے کہنے پر، ایک دن جابر مدینہ کی ایک راہ سے گزرے جہاں ایک مکتب تھی اور امام محمد باقر علیہ السلام اس میں بیٹھے تھے جابر نے ان کو دیکھا تو کہنے لگے اے لڑکے ذرا آگے آنا وہ آگے، پھر کہا ذرا پیچھے پھر بنا پھروہ بیٹھے جابر نے کہا واللہ یہ تو رسول اللہ ہی کے سے شمائل ہیں اے لڑکے تمہارا نام کیا ہے فرمایا میرا نام ہے محمد بن علی بن الحسین سے یہ سن کر جابر نے سہرا امام پر بوسہ دیا اور کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں، آپ کے باپ رسول اللہ نے آپ کو سلام کہا ہے اور ایسا کیا کہا ہے۔ یہ سن کر امام محمد باقر علیہ السلام اپنے گھر آئے۔ در آنحالیکہ اضطراب لاحق تھا اور یہ واقعات اپنے والد ماجد کو سنایا۔ انھوں نے فرمایا بیٹا کیا جابر نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا، ہاں۔ اے فرزند اپنے گھر میں رہا کرو۔ جابر آپ کے پاس برابر صبح و شام آیا کرتے تھے۔ اہل مدینہ کہا کرتے تھے کس قدر تعجب کی بات ہے کہ جابر اتنے بزرگ اور آخری صحابی رسول ہو کر اس لڑکے کے پاس آتے ہیں کچھ دن بعد جب حضرت علی بن الحسین کا انتقال ہو گیا تو امام محمد باقر علیہ السلام اس عظمت کی بنا پر جو جابر کو بنا بر صحبت رسول حاصل تھی جابر کے پاس آنے لگے ایک روز آپ جابر کے پاس بیٹھے خدا کے بارے میں کچھ بیان فرما رہے تھے کہ اہل مدینہ کہنے لگے کہ ہم نے اس شخص سے زیادہ جری نہیں دیکھا کہ بے واسطہ رسول بیان کر رہا ہے جب حضرت نے یہ سنا تو یہ فرمایا رسول اللہ نے ایسا فرمایا ہے انھوں نے کہا کتنا جھوٹا ہے یہ شخص کہ رسول کو دیکھا نہیں تھا اور بے واسطہ ان سے حدیث بیان کرتا ہے جب یہ سنا تو آپ نے جابر کے حوالے سے بیان کیا۔ تب انھوں نے تصدیق کی جابر حضرت کے پاس آتے تھے اور تفصیل علم کرتے تھے۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُنْسَى الْحَنَاطِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : أَنْتُمْ وَرَثَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : رَسُولُ اللَّهِ وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ عَلِمَ كُلُّمَا عَلِمُوا ؟ قَالَ لِي : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَأَنْتُمْ تَقْدِرُونَ عَلَيَّ أَنْ تُحْيُوا الْمَوْتَى وَتَبْرِؤُوا الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ ؟ قَالَ : نَعَمْ بِإِذْنِ اللَّهِ ، ثُمَّ قَالَ لِي : اذْنُ مِثِّي يَا أَبَانُ يَا قَدَنُونَ مِنْهُ فَمَسَحَ عَلِيٌّ وَجْهِي وَعَلَى عَيْنِي فَأَبْصَرْتُ الشَّمْسَ وَالسَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَالْبَيْوتَ وَكُلَّ شَيْءٍ فِي الْبَلَدِ ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَتُحِبُّ أَنْ تَكُونَ هَكَذَا وَوَلَكَ مَا لِلنَّاسِ وَوَعَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ تَعُودَ كَمَا كُنْتَ وَوَلَكَ الْجَنَّةُ خَالِصًا ؟ قُلْتُ : أَعُودُ كَمَا كُنْتُ ، فَمَسَحَ عَلِيٌّ عَيْنِي فَعُدْتُ كَمَا كُنْتُ ، قَالَ : فَحَدَّثْتُ ابْنَ أَبِي عَمِيرٍ بِهَذَا ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ هَذَا حَقٌّ كَمَا أَنَّ السَّهَارَ حَقٌّ .

۳۔ ابولبیب سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ وارث رسول اللہ ہیں؟

فرمایا ہاں، میں نے کہا رسول اللہ وارث انبیاء تھے اور وہ سب جانتے تھے۔ فرمایا ہاں میں نے کہا کیا آپ اس پر فتا در ہیں کہ مردوں کو زندہ کریں اور اندھوں اور مبرصوں کو اچھا کر دیں، فرمایا ہاں اللہ کے اذن سے، اے ابومحمد (کنیت ابولبیب) تم میرے

قریب آؤ، جب میں قریب ہوا تو حضرت نے میرے چہرہ اور میری آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا میں نے سورج آسمان وزمین، مکانات اور شہر کی ہر چیز کو دیکھا۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ایسے ہی رہو اور روز قیامت تمہارے لیے بھی وہی صورت ہو جو عام لوگوں کے لیے نفع و نقصان کی ہوگی یا یہ کہ اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جاؤ اور جنت تمہارے لئے مخصوص ہو جائے میں نے کہا میں اپنی پہلی ہی حالت کی طرف لوٹنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور میں جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔ میں نے یہ واقعہ اپنی غیر سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ امر اسی طرح حق ہے جیسے دن کا وجود حق ہے۔

۴۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حَمِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كُنْتُ عِنْدَهُ يَوْمًا إِذْ وَقَعَ رَوْحُ وَرِشَانٍ عَلَى الْحَائِطِ وَهَذَا هَدْيُهُمَا فَرَدَّ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام عَلَيْهِمَا كَلَامَهُمَا سَاعَةً، ثُمَّ نَهَضَا، فَلَمَّا ظَارَا عَلَى الْحَائِطِ هَذَا الذِّكْرُ عَلَى الْأَنْثَى سَاعَةً، ثُمَّ نَهَضَا فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا هَذَا الطَّيْرُ! قَالَ: يَا ابْنَ مُسْلِمٍ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ مِنْ طَيْرٍ أَوْ بَهِيمَةٍ أَوْ شَيْءٍ فِيهِ رَوْحٌ فَهُوَ أَسْمَعُ لَنَا وَأَطْوَعُ مِنْ ابْنِ آدَمَ إِنَّ هَذَا الْوَرِشَانَ طَنَّ بِأَمْرٍ آتَى فَحَلَقْتُ لَهُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَتْ: تَرْضَانِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، فَرَضِينَا بِي فَخَبَّرْتُهُ أَنَّهُ لَنَا ظَالِمٌ فَصَدَّ قَبَا.

۴۔ راوی محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ تم لڑوں کا ایک جوڑا دیوار پر آکر بیٹھا اور دونوں نے گفتگو کی، امام محمد باقر علیہ السلام کچھ ان کی باتوں کا جواب دیتے رہے وہ اٹھے اور دیوار پر پھر بیٹھے اور گرنے مادہ سے کچھ کہا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ان طائروں کا کیا معاملہ ہے فرمایا اے ابن مسلم ہر وہ چیز جو خدا نے پیدا کی ہے۔ پرندے ہوں یا چوہے یا ہر وہ چیز جس میں جان ہے وہ ہماری بات کے زیادہ سننے والے اور بنی آدم سے زیادہ اطاعت کرنے والے ہیں۔

اس نثر قمری نے بدگمانی کی اپنی مادہ کے متعلق (کہ وہ کسی دوسرے سے جفت ہوئی ہے) اس نے حلف سے کہا کہ ایسا نہیں کیا اور وہ دونوں اس پر راضی ہوئے کہ محمد بن علی سے فیصلہ کرایا جائے۔ وہ میرے پاس آئے۔ میں نے دونوں کو بتایا کہ نرنے مادہ پر ظلم کیا ہے پس نرنے اس کی تصدیق کی کہ مادہ کا بیان صحیح ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْعَضْرَمِيِّ قَالَ: لَمَّا حَمَلَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى الشَّامِ إِلَى هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَصَارَ بَابِهِ قَالَ لِأَصْحَابِهِ وَمَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ بَنِي أُمَّيَّةَ: إِذَا رَأَيْتُمُونِي قَدْ وَبَسَخْتُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ رَأَيْتُمُونِي

وَدَسَكْتُ فَلْيَقْبِلْ عَلَيَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ فَلْيُؤَبِّخْهُ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يُؤَدَّنَ لَهُ ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ بِيَدِهِ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَعَمَّيْتُمْ جَمِيعًا بِالسَّلَامِ ثُمَّ جَلَسَ فَازَادَ هِشَامُ عَلَيْهِ حَتْفًا بِمُرُورِهِ
 السَّلَامَ عَلَيْهِ بِالْخَلِيفَةِ وَجُلُوسِهِ بَعْدَ إِذْنِ ، فَأَقْبَلَ يُؤَبِّخُهُ وَيَقُولُ فِيمَا يَقُولُ لَهُ : يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
 لَا يَزَالُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ قَدَشَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ وَدَعَا إِلَى تَقْسِدِ وَرَعَمَ أَنَّهُ الْإِمَامُ سَمَاءً وَفَلَّةً عِلْمًا ، وَوَبَّخَهُ
 بِمَا أَرَادَ أَنْ يُؤَبِّخَهُ ، فَلَمَّا سَكَتَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ رَجُلٌ بَعْدَ رَجُلٍ يُؤَبِّخُهُ حَتَّى انْقَضَى آخِرُهُمْ ،
 فَلَمَّا سَكَتَ الْقَوْمُ نَبَضَ عَلَيْهِ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّنَ تَذْهَبُونَ وَأَيُّنَ تَبْرَأُونَ كُمْ ، يَا هُدَى
 اللَّهُ أَوْ لَكُمْ وَيُنَايِحْتُمْ آخِرَ كُمْ ، فَإِنْ يَكُنْ لَكُمْ مُلْكٌ مُعْجَلٌ فَإِنَّ لَنَا مُلْكَاً مُؤَجَّلًا وَلَيْسَ بَعْدَ مُلْكِنَا
 مُلْكٌ لِأَنَا أَهْلُ الْعَاقِبَةِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ» فَأَمَرَ بِهِ إِلَى الْحَبْسِ فَلَمَّا صَارَ
 إِلَى الْحَبْسِ تَكَلَّمَ فَلَمْ يَبْقَ فِي الْحَبْسِ رَجُلٌ إِلَّا تَرَشَّدَ وَحَنَّ إِلَيْهِ ، فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَبْسِ إِلَى هِشَامِ
 فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي خَائِفٌ عَلَيْكَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَنْ يَحُولُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَجْلِسِكَ هَذَا ،
 ثُمَّ أَحْبَرَهُ بِحَبْرِهِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُمِلَ عَلَى الْبَرِيدِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ لِيُرَدَّوْا إِلَى الْمَدِينَةِ وَأَمَرَ أَنْ لَا يُخْرَجَ
 لَهُمُ الْأَسْوَاقُ وَخَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَسَارُوا ثَلَاثًا لَا يَجِدُونَ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا حَتَّى
 انْتَهَوْا إِلَى مَدِينَةٍ ، فَأَغْلَقَ بَابَ الْمَدِينَةِ دُونَهُمْ فَشَكَأَ أَصْحَابُهُ الْجُوعَ وَالْعَطَشَ قَالَ : فَصَعِدَ جَبَلًا
 يُشْرِفُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا أَنَا بَقِيَّةُ اللَّهِ ، يَقُولُ اللَّهُ : «بَقِيَّةُ
 اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ» قَالَ : وَكَانَ فِيهِمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَاتَاهُمْ فَقَالَ
 لَهُمْ : يَا قَوْمَ هَذِهِ دَعْوَةُ شُعَيْبِ النَّبِيِّ وَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ تُخْرِجُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ بِالْأَسْوَاقِ لَتَوْجِدَنَّ
 مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجَلِكُمْ فَصَدَّقُونِي فِي هَذِهِ الْمَرَّةِ وَأَطِيعُونِي ، وَكَدَّ بُونِي فِيمَا تَسْتَأْتِفُونَ
 فَإِنِّي لَكُمْ نَاصِحٌ ، قَالَ فَبَادَرُوا فَأَخْرَجُوا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَصْحَابِهِ بِالْأَسْوَاقِ ، فَبَلَغَ هِشَامُ
 بِنَ عَبْدِ الْمَلِكِ خَبَرَ الشَّيْخِ فَبِعَتَّ إِلَيْهِ فَحَمَلَهُ فَلَمْ يُدْرَ مَا صَنَعَ بِهِ .

۵- ابو بکر خضرمی سے روایت ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کو ہشام بن عبد الملک نے شام میں بلایا اور

آپ اس کے محل کے دروازے پر پہنچے تو اس نے اپنے اصحاب اور حاضرین سے کہا جو بنی اُمیہ میں سے تھے جب میں محمد بن
 علی سے سرزنش کر چکوں تو تم میں سے ہر ایک آگے بڑھ کر سرزنش کرے پھر حکم دیا کہ ان کو اندر آنے کی اجازت
 دو، جب حضرت آئے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ السلام علیکم، اس سلام میں ان سب کو شریک کیا اور آپ ایک

جگہ بیٹھ گئے ہشام کو اس پر غصہ آیا کہ اس کو شایان سلطنت سلام کیوں نہ کیا۔ دوسرے بے اجازت بیٹھ کیوں گئے اس نے سز نش کرتے ہوئے کہا۔ اے محمد بن علی تم میں سے ایک شخص ہمیشہ ایسا رہتا ہے جو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالے، وہ اپنی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور ازر وئے حماقت یہ گمان کرتا ہے کہ وہ امام ہے باوجود قلت علم کے، پھر جتنی سز نش کرنی چاہتا تھا کی، جب وہ چپ ہوا تو درباریوں میں سے ایک ایک آگے بڑھتا آتا آتا یہ دور آخر تک پہنچ گیا جب یہ لوگ خاموش ہوتے تو امام علیہ السلام نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ لوگو تم کہاں بیکے جا رہے ہو اور کیا ارادہ رکھتے ہو۔ تم میں سے پہلوں کی ہدایت بھی ہم سے متعلق تھی اور تمہارے آخر والوں کی ہدایت بھی ہم پر ہی ختم ہوگی اگر تمہاری حکومت اس دنیا میں ہے تو ہماری آخرت میں ہوگی جس کے بعد کوئی حکومت نہ ہوگی۔ ہم ہی تو ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے اچھا انجام متقیوں کے لئے ہے۔

اس نے حضرت کو قید کرنے کے لیے حکم دیا۔ جب آپ قید خانہ میں پہنچے تو وہاں کے قیدیوں میں کوئی ایسا نہ رہا جس نے آپ سے علم حاصل نہ کیا ہو اور آپ کی طرف دل سے مائل نہ ہو اور یہ حال دیکھ کر زندان بان ہشام کے پاس آیا اور کہا میں ڈرتا ہوں کہ اہل شام کے دل آپ کی طرف سے پھرنے جائیں اور جس مسند حکومت پر بیٹھے ہو اس سے الگ نہ کر دیئے جاؤ۔ پھر سارا حال بیان کیا۔ ہشام نے حکم دیا کہ حضرت کو مع ان کے ساتھیوں کے مدینہ ایسے راستوں سے لے جائیں جن کے قریب آبادی نہ ہو اور حکم دیا کہ بازاروں کو ان پر بند رکھا جائے اور کھانے پینے سے ان کو باز رکھا جائے۔ راہ میں تین دن گزر گئے انھیں کھانا اور پانی میسر نہ ہوا۔ جب شہر مدین میں پہنچے تو اصل شہر نے دروازے بند کر لیے۔ آپ کے ساتھیوں نے بھوک اور پیاس کی شکایت کی۔ آپ ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے تاکہ وہ لوگ آپ کو دیکھیں، نہایت بلند آواز سے آپ نے فرمایا۔ اے اس شہر کے رہنے والو جس کے باشندے ظالم ہیں، میں بقیۃ اللہ ہوں، خدا فرماتا ہے اگر تم مومن ہو تو بقیۃ اللہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ایک بوڑھے آدمی نے یہ کلمات سنے، وہ لوگوں کے پاس آ کر کہنے لگا۔ اے قوم واللہ شعیب بنی نے بھی اسی طرح لوگوں کو بلایا تھا اگر تم نے اس شخص کے لئے بازار نہ کھولے تو خدائی عذاب تمہیں اوپر سے اور نیچے سے گھیر لے گا اگر اس مرتبہ میری تصدیق کرو اور میری اطاعت کرو اور جو کچھ ہونے والا ہے لاگرتا دوں تو تم مجھے جھوٹا سمجھو گے میں تم کو نصیحت کر رہا ہوں یہ سن کر وہ بہت جلد شہر سے نکلے اور کھانے پینے کا سامان حضرت اور ان کے ساتھیوں کے پاس لائے جب ہشام کو یہ خبر ملی تو اس نے اس کو اپنے پاس بلایا پھر تیرہ چلا کہ اس نے اس کے ساتھ کیا کیا۔

۶۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَمِيرِيُّ جَمِيعاً ، عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ مَهْرِيَّازَ ، عَنْ أُخَيْدِ عَلِيِّ بْنِ مَهْرِيَّازَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي كَبْشِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قِصَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً ، فِي غَامٍ أَرْبَعِ عَشْرَةَ وَمِائَةً ،

غَاثٌ بَعْدَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً وَشَهْرَيْنِ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام محمد باقر علیہ السلام کی وفات ۵۵ سال کی عمر میں ہوئی اور حضرت علی بن الحسین

کے بعد ۱۹ سال دو ماہ زندہ رہے۔

ایک سو سترہواں باب

ذکر مولد ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام

(باب ۱۱۷)

مَوْلِدُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تِسْعَ سَنَةٍ ثَلَاثَ وَثَمَانِينَ وَ مَضَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَوَّالٍ مِنْ سَنَةِ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ وَ مِائَةٍ وَكُلُّ خَمْسٍ وَ سِتُونَ سَنَةً وَ دُفِنَ بِالْبَيْتِ فِي الْقَبْرِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ وَجَدُّهُ وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أُمُّهُ أُمُّ قُرَّةُ بِنْتُ الْقَاسِمِ بْنِ عَجَّازِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَ أَسْمَاءُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ .

۱۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن عبد الله بن أحمد ، عن إبراهيم بن الحسن قال : حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْكَاذِبِيُّ مِنْ نِقَاتِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَكَانَتْ أُمِّي مِمَّنْ آمَنَتْ وَاتَّقَتْ وَأَحْسَنَتْ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ، قَالَ : وَقَالَتْ أُمِّي : قَالَ أَبِي : يَا أُمَّ قُرَّةَ إِنِّي لَأَدْعُو اللَّهَ لِمُدْنِي فِي شِبَعَيْنَا فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةَ الْفَتَمَةَ ، لِأَنَّا نَحْنُ فِيمَا يَتَوَبُّنَا مِنَ الرَّذَايَا نَصِيرٌ عَلَى مَا نَعْلَمُ مِنَ النَّوَابِ وَهُمْ يَصْبِرُونَ عَلَى مَا لَا يَعْلَمُونَ .

امام جعفر صادق علیہ السلام ۸۳ھ میں پیدا ہوئے اور شوال ۱۸۳ھ میں بصرہ ۶۵ سال انتقال فرمایا اور بقیع کے انفرادی

زمین میں دفن ہوئے جہاں ان کے باپ دادا اور امام حسن کی قبریں ہیں۔ ان کی والدہ آتم فرورہ تھیں ام فرورہ کی والدہ اسماء بنت عبد الرحمن بن ابوبکر تھیں۔

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین کے نزدیک سعید بن مسیب بن قاسم بن محمد بن ابوبکر اور ابو خالد کا بل معتمد لوگوں میں سے تھے اور فرمایا میری والدہ ایمان لائیں ولایت اہلبیت پر اور

عذاب خدا سے ڈلتی تھیں اور ان کا ایمان مستحکم تھا اور اللہ مستحکم ایمان والوں کو دوست رکھتا ہے اور فرمایا کہ میری والدہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے ان سے کہا۔ اے ام زورہ میں گنہگار شیعوں کے لئے اپنے اللہ سے ہر روز و شب میں ایک ہزار بار دعا کرتا ہوں ہم آسمان میں۔ مخالفوں کے ہاتھوں جو مصیبتیں ہم پر آتی ہیں ہم برداشت کرتے ہیں کیوں کہ ہم اس کا ثواب جانتے ہیں اور وہ لوگ بھی صبر کرتے ہیں باوجودیکہ وہ نہیں جانتے۔

۲۔ بعض أصحابنا، عن ابن جُمهُورٍ، عن أبيه، عن سليمان بن سَمَاعَةَ، عن عبد الله بن القاسم، عن المُفَضَّلِ بنِ عُمَرَ قَالَ : وَجَّهَ أَبُو جَعْفَرٍ المَنْصُورُ إِلَى الحَسَنِ بنِ زَيْدٍ وَهُوَ وَالِدُ عَلِيٍّ الحَرَمِيِّ أَنَّ أَحْرَقَ عَلِيَّ جَعْفَرُ بنِ مُحَمَّدٍ ذَاوَهُ ، فَالْفَى النَّارَ فِي دَارِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَتْ النَّارُ فِي البَابِ وَالِدَ هَلِيْرٍ ، فَخَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَخْطَى النَّارَ وَيَمْشِي فِيهَا وَ يَقُولُ : أَنَا ابْنُ أَعْرَاقِ الثَّرَيبِيِّ أَنَا ابْنُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ ﷺ .

ہر راوی کہتا ہے کہ منصور نے حسن بن زید بن حسن بن ابی طالب کو جو منصور کی طرف سے حاکم حرمین تھے یہ حکم بھیجا کہ وہ جعفر بن محمد علیہما السلام کے گھر کو جبکہ وہ اس کے اندر ہوں جلادیں، حسن نے آپ کے دروازہ اور دروازے میں آگ ڈال دی حضرت اس میں سے نکلے چلے آئے اور فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ کا پوتا ہوں۔

۳۔ الحُسَيْنُ بنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ مُعَلَى بنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ البرَقِيِّ، عَنِ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنِ ، رُفَيْدِ مَوْلَى يَزِيدَ بنِ عُمَرَ وَبنِ هُبَيْرَةَ قَالَ : سَخَطَ عَلِيٌّ ابْنَ هُبَيْرَةَ وَحَلَّتْ عَلَيَّ لِيَتَّقَلَنِي ، فَهَسَرَتْ مِنْهُ وَ عُدْتُ بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَأَعْلَمْتُهُ خَبْرِي ، فَقَالَ لِي : انصَرِفِي وَاقْرَأِي مِثْرِي السَّلَامَ وَقُولِي لَهُ : إِنِّي قَدْ آجَرْتُ عَلَيْكَ مَوْلَاكَ رُفَيْدًا فَلَا تَبْجُحْهُ بِسَوْءٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : جَعَلْتُ فِذَاكَ شَامِي خَبِيْثِ الرَّأْيِ فَقَالَ : اذْهَبِي إِلَيْهِ كَمَا أَقُولُ لَكَ ، فَأَقْبَلْتُ فَلَمَّا كُنْتُ فِي بَعْضِ البُؤَادِي اسْتَقْبَلَنِي أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : أَيْنَ تَذْهَبُ ابْنِي أَرَى وَجْهَ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : اِخْرُجِي بِدَكَ ، فَفَعَلْتُ فَقَالَ : يَدُ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَبْرِزِي جِلْدَكَ فَأَبْرَزْتُ رِجْلِي ، فَقَالَ : رِجْلُ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَبْرِزِي جَسَدَكَ ؟ فَفَعَلْتُ ، فَقَالَ : جَسَدُ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : اِخْرُجِي لِلسَّانِكِ ، فَفَعَلْتُ ، فَقَالَ لِي : امْضِي ، فَلَا تَأْسَ عَلَيْكَ فَإِنَّ فِي لِسَانِكَ رِسَالَةً لَوْ أُتَيْتَ بِهَا الجِبَالُ الرَّؤَاسِي لَأَنْقَادَتْ لَكَ ، قَالَ : فَجِئْتُ حَتَّى وَقَفْتُ عَلَيَّ بِابِ ابْنِ هُبَيْرَةَ ، فَاسْتَأْذَنْتُ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ : أَتَيْتُكَ بِخَائِنِ رِجَالِهِ بِأَعْلَامِ النَّطْعِ وَالسَّيْفِ ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَكَبَيْتُ وَشَدَّ رَأْسِي وَفَامَ عَلَيَّ الشَّيْطَانُ لِيَضْرِبَ عُنُقِي فَقُلْتُ : أَيُّهَا الأَمِيرُ لَمْ تَبْظَفِرْ بِي عِنْوَةَ

وَإِنَّمَا جِئْتُكَ مِنْ ذَاتِ نَفْسِي وَهَيْئًا أَمْرٌ أَدْكُرُهُ لَكَ ثُمَّ أَنْتَ وَشَأْنُكَ ، فَقَالَ : قُلْ ، فَقُلْتُ : أَخْلِي
فَأَمْرٌ مَنْ حَصَرَ فَحَرَجُوا فَقُلْتُ لَهُ : جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ يُقْرُئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ : قَدْ آجَرْتُ عَلَيْكَ
مَوْلَاكَ رُفَيْدًا فَلَا تَهْجُهُ بِسَوْءٍ فَقَالَ : [وَاللَّهِ لَقَدْ قَالَ لَكَ جَعْفَرُ [بْنُ عَبْدِ] هَذِهِ الْمَقَالَةَ وَأَقْرَأَنِي السَّلَامَ ؛
فَحَلَفْتُ لَهُ فَرَدَّهَا عَلَيَّ فَلَنَا ثُمَّ حَلَّ أَكْثَابِي ، ثُمَّ قَالَ : لَا يَقْبَعِي مِنْكَ حَتَّى تَفْعَلَ بِي مَا فَعَلْتَ
بِكَ ، قُلْتُ : مَا تَنْطَلِقُ يَدِي بِذَاكَ وَلَا تَطْبُئُ بِدِ نَفْسِي ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا يُفْنِنِي إِلَّا ذَاكَ ، فَفَعَلْتُ بِهِ
كَمَا فَعَلَ بِي وَأَطْلَقْتُهُ فَنَاوَلَنِي خَاتَمَهُ وَقَالَ : أُمُورِي فِي يَدِكَ فَدَبِّرْ فِيهَا مَا شِئْتَ .

سورہ رفید غلام یزید بن عمر ابن بہرہ نے بیان کیا کہ ابن بہرہ کو مجھ پر عرصا آیا اور اس نے میرے قتل کرنے کی قسم کھائی ، میں بھاگ کر امام
جعفر صادق کی پناہ میں آیا اور حال بیان کیا۔ فرمایا واپس جا اور میرا سلام کہہ کر اس سے کہنا کہ میں نے تیرے غلام رفید کو پناہ
دی ہے لہذا اب اس کے ساتھ بڑا سلوک نہ کرنا۔ میں نے کہا کہ وہ مرد شامی بدرائے ہے۔ فرمایا تو جا اور جو کچھ میں نے کہا ہے
اسے بیان کر ، میں جلا ، ایک ہادیہ سے گز رہا تھا کہ ایک صحرائی عرب مجھے ملا اور کہا کہاں جاتا ہے۔ میں تیرا چہرہ مقتولوں کا سا پایا
رہا ہوں۔ پھر کہا اپنا ہاتھ دکھا۔ میں نے دکھایا تو اس نے کہا یہ تو مقتولوں کا سا ہاتھ ہے۔ پھر کہا پیر دکھا۔ میں نے دکھایا۔ اس
نے کہا یہ تو مقتولوں کا سا پیر ہے پھر جسم کے لیے بھی ہی کہا ، پھر کہا زبان دکھا۔ میں نے دکھائی۔ اس نے کہا جا اب تیرے لئے خوف
نہیں اس پر ایک ایسا پیغام ہے کہ اگر تو مضبوط پہاڑوں کو پیچھا دے تو وہ بھی تیرے مریع ہو جائیں۔ اس نے کہا جب میں
بہرہ کے دروازے پر پہنچتا تو اجازت چاہی ، جب اندر گیا اس نے کہا جو خود اپنے پیروں سے آگیا ہے اسے غلام چمڑا کچھا
اور تلوار لایا پھر اس نے میرے ہاتھ سب گردن سے باندھنے کا حکم دیا اور لوگوں کو میرے پاس سے ہٹ جانے کو کہا۔ جلا دقتل
کرنے کو کھڑا ہوا۔ میں نے کہا اے امیر جلدی نہ کر۔ اب میں تیرے قبضے میں ہوں میں ایک خاص بات تجھ سے بیان کرنا چاہتا
ہوں اس نے کہا بیان کر ، میں نے کہا غلوت میں کہوں گا اس نے سب کو ہٹا دیا۔ میں نے کہا۔ حضرت امام جعفر صادق نے بعد سلام
فرمایا ہے کہ میں نے تیرے غلام رفید کو پناہ دی ہے اب اس کو سزا نہ دینا۔ اس نے کہا اللہ اکبر کیا امام نے ایسا فرمایا ہے
مجھے سلام کہلا کر کبھی مجھے میں نے قسم کھائی ، اس نے تین بار ایسا ہی کہلوا یا۔ پھر اس نے میرے ہاتھ کھول دیے اور کہا مجھے چین نہ آئے
گا جب تک تو بھی اسی طرح میرے ہاتھ نہ باندھے۔ میں نے کہا نہ میرے ہاتھ میں اتنی طاقت ہے نہ میرا نفس اس پر راضی ہے
اس نے کہا یہ کرنا ہوگا چنانچہ میں نے کیا۔ پھر اسے کھول دیا۔ اس نے اپنی انگوٹھی دے کر کہا۔ اب میرے تمام معاملات تیرے
ہاتھ میں ہیں جو چاہے کر۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الْخَبَرِيِّ ، عَنْ يُونُسَ
بْنِ ظَبْيَانَ وَمُقْتَضِلِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَلَمَةَ السَّرَّاجِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ نُؤَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِخَةَ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : عِنْدُنَا خَزَائِنُ الْأَرْضِ وَمَفَاتِيحُهَا وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بِإِخْدَى رِجْلِي أَخْرَجِي مَا فِيكَ مِنَ الذَّهَبِ لَا خَرَجَتْ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ بِإِخْدَى رِجْلِيهِ فَحَطَّهَا فِي الْأَرْضِ حَطًّا فَأَنْفَجَرَتِ الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ يَدِيهِ : فَأَخْرَجَ سَبَكَةَ ذَهَبٍ قَدَرِ شِيرٍ ثُمَّ قَالَ : أَنْظِرُوا أَحْسَنًا ، فَتَنَزَّرْنَا فَأَذَابْنَا بِكَ كَثِيرَةٌ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ سِتْلًا لَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا : جَعَلْتُ قَدَاكَ أَعْظِيمُ مَا أَعْظِيمُ وَسِئْتِكُمْ مَحْتَا جُونَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ سَيَجْمَعُ لَنَا وَلِشِيعَتِنَا الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ وَيُدْخِلُ عَدُوَّنَا الْجَحِيمِ .

۳۔ راویوں نے کہا کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا۔ میرے پاس خزانے زمین ہیں اور ان کی کنجیاں ہیں۔ اگر زمین پر اپنا پیر مار کر کہوں کہ جو سونا تیرے اندر ہے اسے نکال تو وہ نکال دے گی پھر آپ نے پیر سے زمین پر خط دیا۔ زمین وہاں سے شق ہو گئی۔ پھر اپنے ہاتھ سے سونے کی اینٹ جو بتدر ایک باشت تھی نکالی اور فرمایا تم لوگ اچھی طرح دیکھو ہم نے دیکھا تو بہت ساری اینٹیں ایک دوسرے پر رکھی چمک رہی تھیں ہم میں سے ایک نے کہا۔ آپ کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سے اپنے محتاج شیعوں کو بھی دیکھئے۔ فرمایا ہمارے شیعوں کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں حصہ ہے خدا ہمارے شیعوں کو جنت میں داخل کرے گا اور دشمنوں کو جہنم میں۔

توضیح :- دنیا و آخرت میں ہمارے شیعوں کا حصہ ہے اس سے مراد امام کی یہ ہے کہ جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو اس وقت ان کے لیے دولت کی فراوانی ہوگی اور قبل ظہور جو ان کو تکلیف پہنچی ہوگی ان کے بدلے میں خدا ان کو جنت دے گا

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : كَانَ لِي جَارٌ يَتَّبِعُ السُّلْطَانَ فَأَصَابَ مَالًا ، فَأَعَدَّ قِيَانًا وَكَانَ يَجْمَعُ الْجَمِيعَ إِلَيْهِ وَيَشْرَبُ الْمُسْكِرَ وَيُؤَذِّنِي ، فَشَكَوْتُهُ إِلَى نَفْسِهِ غَيْرَ مَرَّةٍ ، فَلَمْ يَنْتَه فَمَا أَنْ الْحَحْتُ عَلَيْهِ قَالَ لِي : يَا هَذَا أَنَا رَجُلٌ مُبْتَلَى وَ أَنْتَ رَجُلٌ مُعَافَى ، فَلَوْ عَرَضْتَنِي لِصَاحِبِكَ رَجَوْتُ أَنْ يُنْقِذَنِي اللَّهُ بِكَ ، فَوَقَعَ ذَلِكَ لَهُ فِي قَلْبِي فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ذَكَرْتُ لَهُ حَالَهُ ، فَقَالَ لِي : إِذَا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ سَيَأْتِيكَ فَقُلْ لَهُ : يَقُولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ دَعَا مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَأَضْمَنْ لَكَ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى الْكُوفَةِ أَتَانِي فِيمَنْ أَتَى ، فَأَحْتَسَبْتُهُ عِنْدِي حَتَّى حَلَا مِنْ لِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : يَا هَذَا إِنِّي ذَكَرْتُكَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عليه السلام فَقَالَ لِي : إِذَا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ سَيَأْتِيكَ فَقُلْ لَهُ : يَقُولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ : دَعَا مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَأَضْمَنْ لَكَ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَبَكَتِي

ثُمَّ قَالَ لِي : اللَّهُ لَقَدْ قَالَ لَكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا ؛ قَالَ : فَحَلَفْتُ لَهُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ لِي مَا قُلْتُ ، فَقَالَ لِي : حَسْبُكَ وَمَضَى ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ بَعَثَ إِلَيَّ فَدَعَانِي وَإِذَا هُوَ خَلَفَ دَارِهِ عُرْيَانٌ ، فَقَالَ لِي : يَا أَبَا بَصِيرٍ لَا وَاللَّهِ مَا بَقِيَ فِي مَنْزِلِي شَيْءٌ إِلَّا وَقَدْ أَخْرَجْتُهُ وَأَنَا كَمَا تَرَى ، قَالَ : فَمَضَيْتُ إِلَى إِخْوَانِنَا فَجَمَعْتُ لَهُ مَا كَسَوْتُهُ بِهِ ثُمَّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ أَيَّامٌ يَسْبِرُهُ حَتَّى بَعَثَ إِلَيَّ أَنِّي عَلِبْتُ فَأَتَيْتِي فَجَعَلْتُ أَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَأُعَالِجُهُ حَتَّى نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ فَكُنْتُ عِنْدَهُ جَالِسًا وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ ، فَنُفِثِي عَلَيْهِ عَشِيَّةً ثُمَّ أَفَاتَنِي ، فَقَالَ لِي : يَا أَبَا بَصِيرٍ قَدْ وَفَى صَاحِبِكَ لَنَا ، ثُمَّ قُبِضَ - رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ - فَلَمَّا حَبَجْتُ أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلْتُ قَالَ لِي ابْتَدَاءً مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ وَإِحْدَى رِجْلِي فِي الصَّخْرِ وَالْأُخْرَى فِي دِهْلِيزِ دَارِهِ يَا أَبَا بَصِيرٍ ! قَدْ وَفَيْتَنَا لِصَاحِبِكَ ،

۵۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ہمارا ہمسایہ سرکاری ملازم تھا اس نے بہت سی دولت حاصل کی اور گانے والیاں فراہم کیں۔ ان سب کو جمع کر کے گانا کرتا تھا اور شراب پیتا، مجھے سنت اذیت پہنچتی تھی۔ میں نے کئی بار شکایت کی، مگر وہ باز نہ رہا جب میں نے زیادہ امر کیا تو اس نے کہا۔ میں فسق و فجور میں مبتلا ہوں اور آپ اس سے بری ہیں اگر آپ میرا معاملہ فریبت امام میں پیش کر دیں تو مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے اس بلا سے نجات دے گا۔ میرے دل میں یہی آیا۔ جب میں خدمت امام میں آیا تو اس کا حال بیان کیا۔ فرمایا جب تم کو نہ جاؤ اور وہ تمہارے پاس آئے تو کہنا۔ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ یہ سب چھوڑ دو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ جب میں کو نہ پہنچا تو آنے والوں کے ساتھ وہ بھی آیا۔ میں نے اسے روک رکھا جب غلط ہوئی تو میں نے کہا۔

اسے ششمن میں نے تیرا ذکر امام جعفر صادق علیہ السلام سے کر دیا تھا انہوں نے فرمایا۔ جب کو نہ جاؤ اور وہ آئے تو کہنا کہ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ یہ سب چھوڑ دے میں تیرے لئے جنت کا ضامن ہوں، یہ سن کر وہ رو دیا۔ پھر مجھ سے کہا اللہ اللہ حضرت نے تم سے ایسا کہا ہے میں نے قسم کھا کر کہا ہے تک یہی فرمایا ہے اس نے کہا تمہارا یہ کہنا کافی ہے اس کے بعد وہ چلا گیا چند روز کے بعد اس نے مجھے بلایا، میں گیا دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں برہنہ ہے۔ مجھ سے کہا اے ابو بصیر اللہ میرے گھر میں جو چیز تھی تھی میں نے سب نکال دی ہے۔ اب میرا جو حال ہے وہ تم دیکھ رہے ہو۔ میں اپنے رشتہ داروں کے پاس گیا اور اس پہننے کے لئے کچھ کپڑے لئے پھر کئی دن میں اس کے پاس نہ گیا اس نے مجھے بلا بھیجا کہ میں علیل ہوں، میں گیا اور برابر جاتا رہا اور اس کا علاج کراتا رہا یہاں تک کہ موت کا وقت قریب آ گیا۔ میں اس کے پاس بیٹھا تھا اور اس پر نرغی کیفیت طاری تھی ذرا فاقہ ہوا تو اس نے کہا۔ اے ابو بصیر آپ کے امام نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا پورا کر دیا اس کے بعد وہ مر گیا اللہ کی اس رحمت ہو، جب میری راج کو گیا تو امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اذن دخول چاہا جب میں داخل ہونے لگا تو ابھی

ایک پر دروازے میں تھا اور دوسرا دہلیز میں کہ حضرت نے خود ہی فرمایا اسے ابو بصیر ہم نے تمہارے دوست کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا۔

۶ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ : قَالَ لِي : أَتَدْرِي مَا كَانَ سَبَبَ دُخُولِنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ وَمَعْرِفَتِنَا بِهِ وَمَا كَانَ عِنْدَنَا مِنْهُ ذِكْرٌ وَلَا مَعْرِفَةٌ شَيْءٌ مِمَّا عِنْدَ النَّاسِ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا ذَاكَ ؟ قَالَ : إِنَّ أَبَا جَعْفَرٍ يَعْنِي أَبَا الدَّوَانِيقِ قَالَ لِأَبِي مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ : يَا مُحَمَّدُ ابْنِ لِي رَجُلًا لَهُ عَقْلٌ يُؤَدِّي عَنِّي فَقَالَ لَهُ أَبِي : قَدْ أَصَبْتَهُ لَكَ هَذَا فَلَانَ بْنِ مُهَاجِرٍ خَالِي ، قَالَ : فَأَتَيْتِي بِهِ . قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِخَالِي فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ : يَا ابْنَ مُهَاجِرٍ خُذْ هَذَا الْمَالَ وَأْتِ الْمَدِينَةَ وَأْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَعِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فِيهِمْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقُلْ لَهُمْ : إِنِّي رَجُلٌ غَرِيبٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ وَبِهَا شَيْعَةٌ مِنْ شَيْعَتِكُمْ وَجِهُوا إِلَيْكُمْ بِهَذَا الْمَالِ ، وَادْفَعْ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى شَرِيحٍ كَذَا وَكَذَا ، فَإِذَا قَبَضُوا الْمَالَ فَقُلْ : إِنِّي رَسُولٌ وَأُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعِيَ خَطُوطُكُمْ يَقْبِضُكُمْ مَا قَبَضْتُمْ ، فَأَخَذَ الْمَالَ وَأَتَى الْمَدِينَةَ فَوَجَعَ إِلَى أَبِي الدَّوَانِيقِ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ عِنْدَهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّوَانِيقِ مَا أَوْرَأَكَ قَالَ : أَتَيْتُ الْقَوْمَ وَهَذِهِ خَطُوطُهُمْ يَقْبِضُهُمُ الْمَالَ خَلَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُسَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ فَجَلَسْتُ خَافَهُ وَقُلْتُ حَتَّى يَنْصَرَفَ فَأَذْكَرُ لَهُ مَا ذَكَرْتُ لِأَصْحَابِهِ ، فَمَجَلَّ وَانْصَرَفَ ، ثُمَّ النَّمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ : يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَعْرِزْ أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ فَإِنَّهُمْ قَرِيبُوا الْعَهْدِ بَدُولَةَ بَنِي مُرْوَانَ وَكُلُّهُمْ مُحْتَاجٌ ، فَقُلْتُ : وَمَا ذَاكَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ ؟ قَالَ : فَأَذْنِي رَأْسُ مِثْبَئِي وَ أَخْبَرَ بَنِي بَجْمِيعِ مَا جَزَى بَيْنِي وَبَيْنَكَ حَتَّى كَأَنَّهُ كَانَ ثَالِثَنَا ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ : يَا ابْنَ مُهَاجِرٍ ! اعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نُبُوَّةٍ إِلَّا وَفِيهِ مُحَدَّثٌ وَإِنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ مُحَدَّثُنَا الْيَوْمَ وَكَانَتْ هَذِهِ الدَّلَالَةُ سَبَبَ قَوْلِنَا بِهَذِهِ الْمَقَالَةِ .

۷۔ جعفر بن محمد بن اشعث کا بیان ہے کہ آیا تم جانتے ہو کہ کیا سبب ہے اس کا کہ ہم نے امر امامت اہل بیت کو تسلیم کیا اور ہم نے امامت جعفر صادق کی معزوت حاصل کی۔ حالانکہ ہم نہ کہیں اس کا ذکر کرتے تھے اور نہ اس معرفت سے ہمارا کوئی تعلق تھا (کیونکہ اس کا باپ محمد اشعث تلامذہ حسین سے تھا صفوان راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا۔ یہ کیا واقعہ ہے اس نے کہا۔ منصور روایتی نے میرے باپ محمد اشعث سے کہا۔ اے محمد مجھے ایک ایسا شخص درکار ہے جو صاحب عقل ہو اور ایک کام میسر ہی طرف سے کر سکے

میرے باپ نے کہا۔ نلال بن ہاجر اپنے ماموں کو اس کام کا اہل پاتا ہوں اس نے کہا۔ تو آئے آؤ میں اپنے ماموں کو لے آیا۔ منصور نے کہا اے ابن ہاجر یہ مال لے کر مدینہ جا اور عبد اللہ بن حسن و شعیب بن حسن علیہ السلام اور ان کے خاندان والوں سے جن میں جعفر بن محمد بھی شامل ہوں مل اور ان سے کہو، میں مرد مسافر ہوں۔ خراسان کا رہنے والا ہوں، وہاں کے شیعوں نے یہ مال آپ لوگوں کے پاس بھیجا ہے یہ کہہ کر یہ مال ان شرائط کے ساتھ ان میں سے ہر ایک کو دینا۔ جب مال لے لیا، تو کہنا کہ میں ایک قادم ہوں جو کچھ آپ نے لیا ہے اس کی رسید بھی آپ دے دیں۔ یہ باتیں سن کر اس نے مال لیا اور مدینہ پہنچا، واپس آیا تو محمد اشعث بھی اس کے پاس تھا منصور نے کہا کہہ دو کیا ہوا اس نے کہا میں ان لوگوں سے بلا۔ یہ ان کی رسیدیں ہیں سوائے جعفر بن محمد کے جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تاکہ نماز کے بعد ان سے وہی کہوں جو ان کے خاندان والوں سے کہا تھا حضرت نے نماز تھوڑی دیر بعد ختم کی اور میری طرف منظر فرمایا۔ اے شخص اللہ سے ڈر اور ہم اہل بیت کو دھوکا نہ دے بن مروان کا دور حکومت بھی ختم ہوا ہے (ان کی فریب کاریاں بھی ایسی ہی تھیں۔ انھوں نے ہمارے خاندان کو تباہ کر دیا، اب وہ ممتنع مال ہیں) لیکن خروج کا ارادہ نہیں رکھتے، پھر وہ میرے قریب ہوئے اور وہ سب باتیں بیان کر دیں جو میرے اور تیرے درمیان ہوئی تھیں گویا وہ ہم میں تیسرے تھے منصور نے کہا۔ اہل بیت میں ایک محدث جو فرشتہ کی آواز سنے) ہوتا آیا ہے۔ بے شک جعفر بن محمد محدث ہیں یہ سبب ہے میری اس گفتگو کا۔

۷- سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْرِيَّادَ ، عَنْ أُخْبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْرِيَّادَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَمِصَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَهُوَ ابْنُ خُمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ، فِي عَامِ ثَمَانَ وَ أَرْبَعِينَ وَ مِائَةَ وَعَاشٍ بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ أَرْبَعًا وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً .

۷۔ ابوبصیر راوی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی عمر بوقت شہادت ۶۵ سال ۴۰ ہفت تھی۔

۸- سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَنَا كَفَنْتُ أَبِي فِي ثَوْبَيْنِ شَطَوَيْنِ ، كَانَ يُحْرَمُ فِيهِمَا وَ فِي قَمِيصٍ مِنْ قَمِيصِهِ وَ فِي عِمَامَةٍ كَانَتْ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ﷺ وَ فِي بَرْدٍ اشْتَرَاهُ بِأَرْبَعِينَ دِينَارًا

۸ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میں نے کفن دیا اپنے باپ و ششپوی (ایک قریہ کا نام) میں جن کا آپ احرام باندھتے تھے اور آپ کی ایک تمیض میں اور حضرت علی بن الحسین کے علمدہ میں اور ایک چادر میں جسے آپ نے چالیس دینار میں خریدا تھا۔

ایک سواٹھارہواں باب

ذکر مولد امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام

(باب ۱۱۸)

مَوْلِدِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (ع)

وُلِدَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْأَبْوَاءِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ : تِسْعَ وَعِشْرِينَ وَمِائَةً وَقَبِضَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَتْ حَلُونَ مِنْ رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَةً وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِ أَوْ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَقَبِضَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِنِغْدَادَ فِي حَبْسِ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ وَكَانَ هَارُونَ حَمَلُهُ مِنَ الْمَدِينَةِ لِعَشْرِ لِيَالٍ بَقِيَتْ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَةً وَقَدْ قَدِمَ هَارُونَ الْمَدِينَةَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ عُفْرَةَ شَهْرِ رَمَضَانَ ، ثُمَّ شَخَّصَ هَارُونَ إِلَى الْحَجِّ وَحَمَلَهُ مَعَهُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ فَجَبَسَهُ عِنْدَ عَيْسَى بْنِ جَعْفَرٍ ، ثُمَّ اشْخَصَهُ إِلَى بِنْدَادَ ، فَجَبَسَهُ عِنْدَ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ فَتَوَوَّيْتُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَبْسِهِ وَدُفِنَ بِبِنْدَادَ فِي مَقْبَرَةِ قُرَيْشٍ وَأُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا : حُمَيْدَةُ ،

۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُعَدٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ الْقُمِّيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ مُخَيَّبِ بْنِ الْأَسَدِيِّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي جَعْفَرٍ وَكَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمًا عِنْدَهُ ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ عِنَبًا فَقَالَ : حَبَّةَ حَبَّةً يَا كُلُّهُ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالصَّبِيُّ الصَّغِيرُ وَثَلَاثَةٌ وَأَرْبَعَةٌ يَا كُلُّهُ مَنْ يَطْنُ أَنَّهُ لَا يَشْبَعُ وَسَلُّهُ حَبَّتَيْنِ حَبَّتَيْنِ ، فَإِنَّهُ يُسْتَحَبُّ فَقَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لِأَيِّ شَيْءٍ لَأَتَزَوَّجُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَقَدْ أَدْرَكَ التَّزْوِيجَ ؟ قَالَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ صُرَّةٌ مَحْجُومَةٌ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ سَيَجِيءُ نَحْسًا مِنْ أَهْلِ بَرْبَرٍ فَيَنْزِلُ دَارَ مَيْمُونٍ ، فَتَشْتَرِي لَكَ بِهَذِهِ الصُّرَّةِ جَارِيَةً قَالَ : فَأَتَيْتُ لِذَلِكَ مَا أَتَى ، فَدَخَلْنَا يَوْمًا عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّحْسِ الَّذِي ذَكَرْتُمْ لَكُمْ ؟ فَقَدِيمٌ ، فَادْهَبُوا فَاشْتَرُوا بِهَذِهِ الصُّرَّةِ مِمَّنْ جَارِيَةً ، قَالَ : فَأَتَيْنَا النَّحْسَ فَقَالَ : وَذَبَعْتُ مَا كَانَ عِنْدِي إِلَّا جَارِيَتَيْنِ مَرِيضَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا أَمْلُ مِنَ الْأُخْرَى ، قُلْنَا : فَأَخْرَجَهُمَا حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْهِمَا فَأَخْرَجَهُمَا

فَقُلْنَا : بِكُمْ تَبِعْنَا هَذِهِ الْمَثَالَةَ قَالَ : سَبْعِينَ دِينَارًا ، قُلْنَا أَحْسَنَ قَالَ : لِأَنْتُمْ مِنْ سَبْعِينَ دِينَارًا
 قُلْنَا لَهُ تَشْتَرِيهَا مِنْكَ بِهَذِهِ الصَّرِّ وَمَا بَلَغَتْ وَلَا تَدْرِي مَا فِيهَا وَكَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ أبيضُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ ،
 قَالَ : فَكُونُوا وَزِنُوا فَقَالَ النُّخَاسُ : لَا تَفْكَوْا فَإِنَّهَا إِنْ نَقَصَتْ حَبْتَهُ مِنْ سَبْعِينَ دِينَارًا لَمْ أَبَايْكُمْ
 فَقَالَ الشَّيْخُ : اذْنُوا ، فَذَنُونَا وَ فَكَّنَا الْخَاتَمَ وَوَزَنَّا الدَّنَانِيرَ فَأَذَا هِيَ سَبْعُونَ دِينَارًا لِأَتَزِيدُ وَلَا
 تَنْقُصُ فَأَخَذْنَا الْجَارِيَةَ فَأَدْخَلْنَاهَا عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعْفَرٌ قَائِمٌ عِنْدَهُ فَأَخْبَرْنَا أَبَا جَعْفَرٍ بِمَا
 كَانَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا : مَا اسْمُكَ ؟ قَالَتْ : حُمَيْدَةُ ، فَقَالَ حُمَيْدَةُ فِي الدُّنْيَا
 مَحْمُودَةٌ فِي الْآخِرَةِ ، أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَبُوكَ أَنْتَ أُمُّ نَيْبٍ ؟ قَالَتْ : بَلَى قَالَ : وَكَيْفَ وَلَا يَقَعُ فِي
 أَيْدِي النُّخَاسِ شَيْءٌ إِلَّا أَفْسَدُوهُ ، قَالَتْ : قَدْ كَانَ يَجِيئُنِي فَيَقْعُدُ مِنِّي مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ
 فَيَسْلُطُ اللَّهُ عَلَيْهِ رَجُلًا أبيضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَلَا يَزَالُ يَلْطِمُهُ حَشَى يَقُومُ عَنِّي ؛ فَفَعَلَ بِي مِزَادًا
 وَفَعَلَ الشَّيْخُ بِهِ مِزَادًا فَقَالَ : يَا جَعْفَرُ خُذْهَا إِلَيْكَ فَوَلَدَتْ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ مُوسَى بْنَ
 جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

امام موسی کاظم علیہ السلام میں بمقام الواپیدا ہوئے اور ہر رجب ۲۷ھ میں ۵۴ یا ۵۵ برس کی عمر میں
 شہادت پائی۔ سندی بن شاہک کی قید میں آپ کی وفات ہوئی ۱۹ھ خلیفہ ہارون جب اپنے عمر سے فارغ ہو کر ۲۰
 ماہ شوال کو مدینہ منورہ آیا تو حضرت کو مدینہ سے اپنے ساتھ لے گیا اور پھر حج کیا پھر وہ بصرہ کی راہ سے واپس
 ہوا اور عیسیٰ بن جعفر کی حراست میں آپ کو چھوڑ گیا پھر اس نے حضرت کو بغداد بلا کر شاہک سندی کی نگرانی میں قید
 رکھا۔ اسی کی قید میں آپ نے انتقال فرمایا اور بغداد میں قبرستان قریش میں دفن کئے گئے آپ کی والدہ ام ولد تھیں
 جن کو حمیدہ کہا جاتا تھا۔

۱۔ محکا شہ راوی امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام بھی اس کے پاس کھڑے تھے
 آپ نے انگوٹوں کا ایک خوشہ اس کے سامنے رکھا اور ایک ایک دانہ کھانے لگا۔ فرمایا۔ ایک ایک دانہ تو بڑھا یا بچہ (اپنی کمزوری
 کی وجہ سے) کھا لے اور جوان چار چار دانے کھاتا ہے وہ حرمیں جوڑتا ہے کہ میں سیر ہونے سے نہ رہ جاؤں تم دو دو دانے
 کھاؤ کہ یہ مستحب ہے۔ پھر اس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ آپ ابو عبد اللہ کی شادی کیوں نہیں کرتے۔ اب تو وہ
 شادی کے قابل ہیں اس وقت آپ کے سامنے ایک تھیلی رکھی تھی فرمایا ایک بربری بردہ فروش آنے والا ہے جو در میون
 میں قیام کرے گا۔ اس سے ہم کینز خریدیں گے۔

راوی کہتا ہے کچھ دن گزرنے کے بعد ہم امام محمد باقر کے پاس آئے۔ فرمایا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ بردہ

فروش جس کا میں نے ذکر کیا تھا آگیا۔ فرمایا۔ تم جاؤ اس تھیل کے بدلے اس کینز کو خرید لو۔ رادی کہتا ہے۔ ہم بردہ فروش کے پاس آئے۔ اس نے کہا جو میرے پاس تھا میں بیچ چکا۔ اب تو میرے پاس دو بیمار کینز ہیں ایک ان میں دوسری سے اچھی ہے۔ ہم نے کہا۔ انہیں دکھاؤ تو اس نے دکھائیں۔ ہم نے کہا یہ جو ان دونوں میں بہتر ہے۔ اس کی کیا قیمت ہے اس نے کہا سترہ۔ ہم نے کہا کچھ کم کر کے احسان کرو۔ اس نے کہا اس سے کم نہ زیادہ۔ ہم نے کہا ہم اس تھیل کے بدلے خریدتے ہیں جتنے ہوں ہمیں اس کا علم نہیں، اس کے پاس ایک شخص جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ بیٹھا تھا۔ اس نے کہا تھیل کو کھول کر تم گن لو، بردہ فروش نے کہا تم مت کھولو اگر ستر سے کم نکلے تو میں نہیں بیچوں گا۔ بدلے نے کہا میرے پاس آؤ اور تھیل کی مہر توڑو جب ہم نے کھولا تو اس میں ستر ہی دینا رہتے نہ کم نہ زیادہ، ہم نے خرید لیا اور اسے لے کر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے امام جعفر صادق علیہ السلام ان کے پاس بیٹھے تھے ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مکمل حال بیان کیا۔ حضرت نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد کینز سے پوچھا، تمہارا نام کیا ہے انہوں نے کہا حمیدہ، فرمایا تم حمیدہ ہو دنیا میں اور محمودہ ہو آخرت میں، مجھے بتاؤ تم باکرہ ہو یا تم سٹیپ انہوں نے کہا باکرہ فرمایا، یہ کیسے تمہا سوں کے ہاتھ جو عورت آجاتی ہے وہ اسے باکرہ نہیں رہنے دیتے۔ انہوں نے کہا۔ یہ شخص میرے پاس آیا اور اس طرح بیٹھا جیسے عورت سے جماع کرنے مرد بیٹھتا ہے۔ پس خدا نے اس پر ایک مرد بزرگ کو مسلط کیا۔ جس نے اس کو لٹانچے مارے وہ اٹھ کھڑا ہوا کئی بار اس نے یہ ناپاک ارادہ کیا۔ ہر بار وہ بزرگ مانع آئے آپ نے فرمایا اے ابو جعفر اس کو لو، اس کے بطن سے اہل زمین کا بہترین شخص موسیٰ نامی پیدا ہوگا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ سَابِقِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : حُمَيْدَةُ مَصْقَاةٌ مِنَ الْأَدْنَسِ كَسَبَكَةِ الذَّهَبِ ، مَا زَالَتِ الْأَمْلاَكُ تَحْرِسُهَا حَتَّى أُدِيَتْ إِلَيَّ كَرَامَةً مِنَ اللَّهِ لِي وَالْحُجَّةِ مِنْ بَعْدِي .

۲۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حمیدہ پاک وصاف ہیں تمام ادناس سے جیسے تپایا ہوا سونا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ خدا نے ان کی محافظت کی یہاں تک کہ خدا کی طرف سے وہ گرامی ذات مجھے ملی جو میرے بعد خدا کی حجت ہوگا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمْعًا ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْقُمِّيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الرَّبَّالِيِّ قَالَ : لَمَّا أَقْدَمَ يَا بِي الْحَسَنَ مُوسَى عليه السلام عَلَى الْمَهْدِيِّ الْقُدَمَةَ الْأُولَى نَزَلَ رَبُّهُ بِاللَّهِ فَكُنْتُ أَحَدِيَّهُ ، فَرَأَيْتُ مَعْمُومًا فَقَالَ لِي : يَا أَبَا خَالِدٍ مَا لِي أَرَاكَ مَعْمُومًا ؟ فَقُلْتُ : وَكَيْفَ لَا أَعْتَمُّ وَأَنْتَ تُحْمَلُ إِلَى هَذِهِ الطَّاعِيَةِ وَلَا أَدْرِي مَا يُحْدِثُ فَيْكَ ، فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيَّ بَأْسٌ إِذَا كَانَ شَهْرٌ كَذَا وَيَوْمٌ كَذَا فَوَافِي فِي أَوَّلِ الْمَيْلِ ، فَمَا كَانَ لِي هَمٌّ إِلَّا إِحْضَاءَ الشُّهُورِ

وَالْأَيَّامِ حَتَّى كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ ، فَوَافَيْتُ الْعَمَلُ فَمَا زِلْتُ عِنْدَهُ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ وَوَسَّوَسَ الشَّيْطَانُ فِي صَدْرِي وَتَخَوَّفْتُ أَنْ أَشْكُ فِيهَا قَالَ ، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذَا نَظَرْتُ إِلَى سَوَادٍ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ نَاحِيَةِ الْعِرَاقِ ، فَاسْتَقْبَلْتُهُمْ فَإِذَا أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام أَمَامَ الْقَطَارِ عَلَى بَعْلَةٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا خَالِدٍ ، قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ، فَقَالَ : لَا تَشْكُنَنَّ ، وَدَا الشَّيْطَانُ أَنَّكَ شَكَّكَتَ ، فَقُلْتُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَّصَكَ مِنْهُمْ فَقَالَ : إِنَّ لِي إِلَيْهِمْ عَوْدَةً لَا أَنْخَلِصُ مِنْهُمْ .

۳۔ ابو خالد زبالی سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو پہلی بار مہدی کے پاس مدینہ لے جایا جا رہا تھا تو حضرت کا نزول منزل زبالہ پر ہوا میں غمناک حالت میں حضرت سے بات چیت کر رہا تھا آپ نے فرمایا اے ابو خالد غم نہ کیوں ہو۔ میں نے کہا کیسے رنجیدہ نہ ہوں، آپ ایک سرکش انسان کے پاس جا رہے ہیں خدا جانے کیا حادثہ وہاں پیش آئے فرمایا اس بار میرے لئے کوئی خوف نہیں نکلن میںیں نکلن دن تم مجھے پہلے میل پر ملنا۔ میں برابر بیٹھوں اس روز سے گنتا رہا۔ جب وہ دن آیا تو میں اس میل پر پہنچا، میں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا۔ جو کچھ حضرت نے فرمایا تھا اس کے متعلق دل میں شک پیدا ہوا ناگاہ ایک سیاہی عران کی طرف سے نمودار ہوئی میں آگے بڑھا تو میں امام علیہ السلام کو سب سے آگے خیمہ پر سوار دیکھا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے ابو خالد میں نے کہا۔ لبیک یا بن رسول اللہ، فرمایا شک نہ کرو شیطان تمہارے شک کو دوست رکھتا ہے۔ میں نے کہا خدا کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو ان ظالموں سے رہائی دلائی۔ فرمایا ابھی مجھے پھر ایک بار ان کے پھندے میں پھنسا ہے اور پھر رہائی نصیب نہ ہوگی۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ وَهْرَانَ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْعَرِيضِ فَقَالَ لَهُ النَّصْرَانِيُّ ، أَتَيْتُكَ مِنْ بَلَدٍ بَعِيدٍ وَسَفَرٍ شاقٍ وَسَأَلْتُ رَبِّي مُنْذَرَاتِي سَنَةَ أَنْ يُرْسِدَنِي إِلَى خَيْرِ الْأَدْيَانِ وَإِلَى خَيْرِ الْعِبَادِ وَأَعْلَمِهِمْ وَأَتَانِي آتٍ فِي النَّوْمِ فَوَصَّفَ لِي رَجُلًا بَعْلِيَاءَ مَشَقَّ ، فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَكَلَّمْتُهُ ، فَقَالَ : أَنَا أَعْلَمُ أَهْلَ دِينِي وَعَيْرِي أَعْلَمُ مِنِّي ، فَقُلْتُ : أُرْسِدْنِي إِلَى مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ فَإِنِّي لَا أَسْتَغْنِي السَّفَرَ وَلَا تَبْعُدُ عَلَيَّ الشَّقَّةَ وَلَقَدْ قَرَأْتُ الْأَنْجِيلَ كُلَّهَا وَمَزَامِيرَ دَاوُدَ وَقَرَأْتُ أَرْبَعَةَ أَسْفَارٍ مِنَ التَّوْرَةِ وَقَرَأْتُ ظَاهِرَ الْقُرْآنِ حَتَّى اسْتَوْعَبْتُهُ كُلَّهُ ، فَقَالَ لِي الْعَالِمُ : إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ عِلْمَ النَّصْرَانِيَّةِ فَأَنَا أَعْلَمُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بِهَا ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ عِلْمَ الْيَهُودِ فَطَائِي بِنُ شَرْحِبِيلِ الشَّامِرِيِّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَا الْيَوْمَ ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ عِلْمَ الْإِسْلَامِ وَعِلْمَ التَّوْرَةِ وَ

تَحَرَّ فُوا وَتَكْفُرُوا وَقَدِيمًا مَا فَعَلْتُمْ . قَالَ لَهُ النَّصْرَانِيُّ : إِنِّي لَأَسْتُرِعُكَ مَا عَلِمْتُ وَلَا كَذِبُكَ
وَأَنْتَ تَعْلَمُ مَا أَقُولُ فِي صِدْقِي مَا أَقُولُ وَكَيْدِيهِ . وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَقَسَمَ عَلَيْكَ مِنْ
بِعْمِهِ مَا لَا يَخْطُرُهُ الْخَاطِرُونَ وَلَا يَسْتُرُهُ السَّائِرُونَ وَلَا يَكْذِبُ فِيهِ مَنْ كَذَّبَ . فَقَوْلِي لَكَ فِي ذَلِكَ
الْحَقُّ كَمَا دَكَّرْتُ . فَهُوَ كَمَا دَكَّرْتُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : أَعْجَلِكَ أَيْضًا خَبْرَ الْأَيْعْرِ فَمَا إِلَّا
قَلْبِي مِمَّنْ قَرَأَ الْكِتَابَ : أَخْبِرْنِي مَا اسْمُ أُمِّ مَرْيَمَ وَأَيُّ يَوْمٍ نَفَخَتْ فِيهِ مَرْيَمَ وَلكُمْ مِنْ سَاعَةِ
مِنَ النَّهَارِ . وَأَيُّ يَوْمٍ وَصَعَتْ مَرْيَمَ فِيهِ عَيْسَى عليه السلام وَلكُمْ مِنْ سَاعَةِ مِنَ النَّهَارِ ؟ فَقَالَ النَّصْرَانِيُّ :
لَأَدْرِي ، فَقَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : أَمَا أُمُّ مَرْيَمَ فَاسْمُهَا مَرْثَوَهِي وَهَيْبَةُ بِالْعَرَبِيَّةِ وَأَمَّا الْيَوْمَ الَّذِي
حَمَلَتْ فِيهِ مَرْيَمَ فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ لِلزَّوَالِ وَهُوَ الْيَوْمَ الَّذِي هَبَطَ فِيهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ وَلَيْسَ لِلْمُسْلِمِينَ
عَبْدٌ كَانَ أَوْلَى مِنْهُ . عَظَّمَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعَظَّمَهُ عليه السلام . فَأَمَرَ أَنْ يَجْعَلَ عِبْدًا فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ
وَأَمَّا الْيَوْمَ الَّذِي وُلِدَتْ فِيهِ مَرْيَمَ فَهُوَ يَوْمُ الثَّلَاثَاءِ . لِأَرْبَعِ سَاعَاتٍ وَنِصْفٍ مِنَ النَّهَارِ ، وَالنَّهْرُ الَّذِي
وُلِدَتْ عَلَيْهِ مَرْيَمَ عَيْسَى عليه السلام هَلْ تَعْرِفُهُ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : هُوَ الْفَرَاتُ وَعَلَيْهِ شَجَرُ النَّخْلِ وَالكَرِيمُ
وَلَيْسَ يُسَاوِي بِالْفَرَاتِ شَيْءٌ لِلكَرِيمِ وَالنَّخِيلِ ، فَأَمَّا الْيَوْمَ الَّذِي حَجَبَتْ فِيهِ لِسَانَهَا وَنَادَى قَيْدُوسُ
وُلْدَهُ وَأَشْيَاعُهُ فَأَعَانُوهُ وَأَخْرَجُوا آلَ عِمْرَانَ لِيَنْظُرُوا إِلَى مَرْيَمَ ، فَقَالُوا لَهَا مَا قَصَّ اللَّهُ عَلَيْكَ فِي
كِتَابِهِ وَعَلَيْنَا فِي كِتَابِهِ . فَهَلْ فِيهِ شَيْءٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَقَرَأَتْهُ الْيَوْمَ الْأَخْدَتْ ، قَالَ : إِذَنْ لَا تَقُومُ مِنْ مَجْلِسِكَ حَتَّى
يَهْدِيكَ اللَّهُ . قَالَ النَّصْرَانِيُّ : مَا كَانَ اسْمُ أُمِّي بِالسَّرْيَانِيَّةِ وَبِالْعَرَبِيَّةِ ؟ فَقَالَ : كَانَ اسْمُ أُمِّكَ
بِالسَّرْيَانِيَّةِ عَنقَالِيَّةً ، وَعَنقُورَةٌ كَانَ اسْمُ جَدِّكَ لِأَبِيكَ وَأَمَّا اسْمُ أُمِّكَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَهُوَ مَيْمَةَ وَأَمَّا اسْمُ
أَبِيكَ فَعَبْدُ الْمَسِيحِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَلَيْسَ لِلْمَسِيحِ عَبْدٌ ، قَالَ : صَدَقْتَ وَبَرَّرْتَ ، فَمَا كَانَ
اسْمُ جَدِّي ؟ قَالَ : كَانَ اسْمُ جَدِّكَ جَبْرَائِيلَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَمَّيْتَهُ فِي مَجْلِسِي هَذَا قَالَ : أَمَا
إِنَّهُ كَانَ مُسْلِمًا ؟ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : نَعَمْ وَقَتْلَ شَهِيدًا ، دَخَلَتْ عَلَيْهِ أَجْنَادٌ فَقَتَلُوهُ فِي مَنْزِلِهِ
غَيْلَةً وَالْأَجْنَادُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، قَالَ : فَمَا كَانَ اسْمِي قَبْلَ كُنْيَتِي ؟ قَالَ : كَانَ اسْمُكَ عَبْدَ الصَّلِيبِ
فَالَ : فَمَا تَسْمِيْتَنِي ؟ قَالَ : اسْمِي عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ : فَأَتَيْتُ أُمَّتُكَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَشَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَخَدَّهُ لِشَرِيكَ لَهُ ، فَردًا صَدَدًا ، لَيْسَ كَمَا تَصِفُهُ النَّصَارَى وَلَيْسَ كَمَا تَصِفُهُ الْبُهْرَةُ وَلَا جِسْمٌ
مِنْ أَجْناسِ الشُّرُكِ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ قَابَانَ بِهِ لِأَهْلِهِ وَعِيَّتِي الْمُنْطَلُونَ
وَأَنَّهُ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ كُلِّ فِيهِ مُشْتَرِكٌ فَأَبْصَرَ مَنْ أَبْصَرَ وَ

اِهْتَدَىٰ مَنِ اهْتَدَىٰ وَعَمِيَ الْمُبْطِلُونَ وَصَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ وَايَةَ نَطَقَ بِحِكْمَتِهِ
وَأَنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَطَقُوا بِالْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ وَتَوَارَدُوا عَلَى الطَّاعَةِ لِلَّهِ وَفَارَقُوا الْبَاطِلَ وَ
أَهْلَهُ وَالرَّجْسَ وَأَهْلَهُ وَهَجَرُوا سَبِيلَ الضَّلَالَةِ وَنَصَرَهُمُ اللَّهُ بِالطَّاعَةِ لَهُ وَعَصَمَهُمُ مِنَ الْمَعْصِيَةِ ، فَهُمْ
لِلَّهِ أَوْلِيَاءٌ وَلِلدِّينِ أَنْصَارٌ ، يَحْكُمُونَ عَلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِهِ ، آمَنْتُ بِالصَّغِيرِ مِنْهُمْ وَالْكَبِيرِ وَمَنْ ذَكَرْتُ
مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ أَذْكَرْ وَآمَنْتُ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ، ثُمَّ قَطَعَ زُنَادَهُ وَقَطَعَ صَلْبِيَا كَانَفِي
عُنُقِهِ مِنْ ذَهَبٍ ، ثُمَّ قَالَ : مُرْبِي حَتَّى أَضْعَ صَدَقَتِي حَيْثُ تَأْمُرُنِي فَقَالَ : هُتْمًا أَمْ لَكَ كَانَ عَلَى
مِثْلِ دِينِكَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِكَ مِنْ قَيْسِ بْنِ ثَمَلَةَ وَهُوَ فِي نِعْمَةٍ كِنِعْمَتِكَ فَتَوَاسَيْتَا وَتَجَاوَزَا وَالَسْتُ
أَدْعُ أَنْ أُرَدَّ عَلَيْكُمَا حَقَّكُمَا فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ : وَاللَّهِ أَصْلَحَكَ اللَّهُ - إِنِّي لَعَنِي وَوَلَدْتُ تَرَكْتُ ثَلَاثِمِائَةَ
مَلْرُوفِي بَيْنَ قَرَسٍ وَقَرَسَةٍ وَتَرَكَتُ أَلْفَ بَعِيرٍ ، فَحَقَّقَكَ فِيهَا أَوْفَرُ مِنْ حَقْبِي ، فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ مَوْلَى
اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْتَ فِي حِدِّ نَسَبِكَ عَلَى خَالِكَ ، فَحَسَّنْ إِسْلَامَهُ وَتَزَوَّجْ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فَهْرٍ وَأَصَدِّقْهَا
أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام خَمْسِينَ دِينَارًا مِنْ صَدَقَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَأَخْتَمَهُ وَبَوَّأَهُ وَأَقَامَ حَتَّى أُخْرِجَ
أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام ، فَمَاتَ بَعْدَ مَخْرَجِهِ بِثَمَانٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً .

۴۰- راوی کہتا ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ نصرانی آیا اور ہم حضرت کے ساتھ
مقام عریض میں تھے۔ نصرانی نے کہا میں ایک دور دراز شہر سے بڑی مشقت اٹھانے کے بعد آیا ہوں۔ میں اپنے رب
سے تیس سال سے دعا کر رہا ہوں کہ مجھے بہترین دین اور بہترین بندہ کی طرف ہدایت کر اور جو ان میں سب سے زیادہ
عالم ہو پس ایک شخص نے خواب میں مجھے ایک شخص کو بتایا جو دمشق کے بالائی حصے میں رہتا ہے۔ میں اس کے پاس پہنچا اور
اس سے گفتگو کی۔ اس نے کہا اگرچہ میں اپنے دین (عیسائی) کا بہت بڑا عالم ہوں۔ لیکن ایک اور شخص جو مجھ سے زیادہ
عالم ہے۔ میں طلب علم میں سفر کو دشوار نہیں جانتا اور نہ مشقت کو دھیان میں لاتا ہوں میں نے پوری انجیل پڑھی
ہے۔ داؤد کی زبور پڑھی ہے اور تورات کی چاروں کتابوں کو پڑھا ہے۔ میں نے تلواہر قرآن کو پورا پڑھا ہے پھر اس عالم نے
مجھ سے کہا۔ اگر تم علم نصرانیت جانتا چاہتے ہو تو میں عرب و عجم میں اس کا سب سے بڑا عالم ہوں اور اگر قبائل بن سحر بن سامری
والا علم یہود چاہتے ہو تو میں اس کا سب سے زیادہ عالم ہوں اور اگر تم علم الاسلام، علم تورات و علم زبور اور کتاب ہود
اور ہر اس چیز کا علم جو انبیاء میں سے کسی نبی پر آیا یا اس سے قبل نازل ہوا یا جو خبر آسمان سے آئی اور اس کو کسی نے نہ جانا
ہو یا جانا ہو اور وہ ایسی کتاب میں ہے جس میں ہر سے کا بیان ہے اور مومنین کے لئے شفا ہے اور روحانی مسرت اور
بصیرت کا باعث ہے اس شخص کے لئے جو یہی کار ارادہ رکھتا ہو اور جسے حق سے انس ہو تو میں تیری رہنمائی ایک ایسے شخص

کی طرف کرتا ہوں تو اس کے پاس جا اگر اپنے پیروں سے چل سکتا ہو اگر پیروں سے نہ چل سکتا ہو تو گھنٹوں کے بل جانا اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر گھومتا ہوا اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو چہرے کے بل جانا۔ میں نے کہا مجھے ہلنے کی قدرت بلحاظ بدن و مال حاصل ہے۔ اُس نے کہا تو فوراً جا اور شرب پینچ، میں نے کہا۔ میں تو شرب کو قطعاً نہیں جانتا۔ اس نے کہا تو مدینہ جا جہاں عرب میں ایک نبی ہاشم مبعوث ہوئے تھے جب وہاں پہنچے تو اولاد بنی عثمان بن مالک بن نجار کا پتہ لگا جو باب مسجد کے پاس رہتے ہیں اور نصرانیوں کا سا لباس پہنتے ہیں کیونکہ وہاں کا حاکم ان پر سختی کرتا ہے اور خلیفہ اور زیادہ سنت ہے۔

پھر بنی عمرو بن مہذول سے جو بقیع زبیر میں رہتے ہیں امام موسیٰ بن جعفر کے متعلق پوچھنا کہ ان کا گھر کہاں ہے آیا وہ شہر میں موجود ہیں یا سفر میں ہیں اگر سفر میں ہوں تو وہاں جا کر ملنا کیونکہ ان کا سفر اس سے زیادہ دور نہ ہو گا جتنا تم نے کیا ہو گا۔ پھر ان کو بتانا کہ مطران علیبا نے جو غوطہ دمشق میں رہتا ہے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور بہت بہت سلام کہا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ میری اکثر خدا سے یہ دعا رہتی ہے کہ میرے اسلام کا اظہار آپ کے ہاتھوں پر ہو۔ پھر حضرت سے یہ سب واقعہ بیان کرنا وہ تجھ کو عصا پر تکیہ کیے ہوئے ملیں گے پھر کہنا اے میرے سردار آپ کی اجازت ہے کہ میں برائے تعظیم سینہ پر ہاتھ رکھوں اور بیٹھ جاؤں۔

حضرت نے فرمایا بیٹھنے کی اجازت ہے۔ تکفیر یعنی سینہ پر ہاتھ رکھنے کی نہیں۔ وہ بیٹھا اور اپنی ٹوپی اتار کر کہا میں آپ پر خدا ہوں کلام کرنے کی اجازت ہے۔ فرمایا نہ در تم تو آئے ہی اس لئے ہو۔ نصرانی نے کہا کہ جس شخص نے میری رہنمائی آپ کی بارگاہ تک کی ہے آپ اس کو جو باسلام کرتے ہیں یا وہ سلام کرتے ہیں فرمایا میں یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کی ہدایت کرے۔ اب رہا سلام یہ اسی وقت ہو گا جب وہ ہمارے دین میں داخل ہو جائے گا۔

نصرانی نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے میں آپ سے کتاب خدا کے متعلق سوال کرتا ہوں جو محمد پر نازل ہوئی اور انھوں نے اس کو بیان کیا اور اس کی تعریف کی۔

فرمایا۔ ختم اور اس واضح اور روشن کتاب کو ہم نے مبارک رات میں نازل کیا تاکہ ہم اپنے احکام سے خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرائیں۔ اس نے کہا۔ اس کی باطنی تفسیر کیا ہے۔ فرمایا ہم سے مراد ہے محمد۔ جیسا کہ کتاب ہو دیں ہے جو ان پر نازل ہوئی تھی اس سے دوحوت اور ح شروع دلے کم کر دیئے گئے ہیں۔

اور کتاب مبین سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور رات سے مراد فاطمہ بی بی اور یہ جو خدا نے فرمایا ہے اس سے جدا کیا جائے گا بہر امر حکیم تو مراد ہے کہ بطن فاطمہ سے غیر کثیر کا ظہور یعنی مرد حکیم (امام حسن) مرد حکیم (امام حسین) مرد حکیم یعنی ہر زمانہ میں ایک امام تا ظہور قائم آل محمد پیدا ہوتا رہے گا۔

اس نے کہا، ان لوگوں میں سے اول و آخر کا وصف بیان کیجئے۔

فرمایا بلحاظ صفات سب ایک دوسرے کی مثل ہیں تیسرے کا (امام حسین کا) اس گروہ کے وصف بیان کرتا ہوں جس کی نسل میں اہل بیت ناقیامت باقی رہے، اگر تم نے تغیر و تحریر نہ کی اور انکار نہ کیا ہو جیسا کہ تم کرتے آئے ہو تو اس کا ذکر تم اپنی اس کتاب میں پاؤ گے جو تم پر نازل ہوئی، نصرانی نے کہا، میں کچھ جانتا ہوں آپ سے نہیں پھیلاؤں گا اور نہ آپ کی تکذیب کروں گا اور جو کچھ میں کہوں گا اس کے صدق و کذب کو آپ جان ہی جائیں گے کیونکہ اللہ نے اپنے فضل سے بڑا علم دیا اور آپ کو وہ نعمتیں دی ہیں جو لوگوں کے خیال میں نہیں آسکتیں اور نہ پھیلانے والے اس کو چھپا سکتے ہیں اور نہ ہٹلا سکتے ہیں بس میرا قول اس بارے میں حق ہو گا جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا اور جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں جلد تم کو وہ چیز بتاؤں گا جس کو کتاب آسمانی کے پڑھنے والے بہت کم لوگ جانتے ہیں اچھا بتاؤ مریم کی ماں کا نام کیا تھا؟ کس روز بطن مریم میں عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور دن کی کس ساعت میں ایسا ہوا اور مریم نے کس روز حضرت عیسیٰ کو جنا اور دن کی کونسی ساعت تھی۔

نصرانی نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ حضرت نے فرمایا مریم کی ماں کا نام مرثا تھا جس کے معنی عربی میں بخشی ہوئی کے ہیں (ماوس میں ان کا نام حنہ لکھا ہے جیسے کہتا ہے کہ دو نام ہوں اور نصرانیوں میں مرثا مشہور ہو) اور جس دن عیسیٰ کا حمل قرار پایا روز جمعہ وقت زوال تھا۔ یہی وہ دن تھا کہ جبرئیل مریم کے پاس آئے تھے مسلمانوں کے لئے اس سے بڑی عید نہیں۔ اللہ نے بھی اس کو صاحب عظمت قرار دیا اور حضرت رسول خدا نے بھی، پس حکم دیا کہ روز جمعہ کو عید قرار دیں اور مریم کی پیدائش سے شنبہ کو ہوئی چار گھنٹی دن چڑھے نیم روز میں اور کیا تم اس نہ کہو، ملتے ہو جس کے قریب مریم نے عیسیٰ کو جنا تھا اس نے کہا نہیں۔ فرمایا وہ نہر و نرات تھی جس کے قریب خرمہ اور انگور کے درخت تھے اور وہ دن کہ مریم کی زبان بات کرنے سے بند ہوئی (یعنی ان کا یوم صمت تھا) وہی تھا کہ قیدوس (ظالم قوم یہود) نے اپنی اولاد اور اپنے پیروؤں کو پکارا اور انھوں نے اس کی مدد کی اور اولاد عمران کو ان کے گھروں سے نکالا تاکہ وہ مریم کے معاملہ میں غور کرے یہ انھوں نے مریم کے بلے میں وہی کہا جس کی حکایت اللہ نے اپنی کتاب (قرآن) میں کی ہے (یہ تم نے کیا کیا نہ تمہارا باپ بد آدمی تھا نہ تمہاری ماں بدکارہ تھی)۔

پس تم نے اس دن کے واقعات کو بھولنا۔ اس نے کہا ہاں میں نے انجیل میں پڑھا ہے اس دن کو نیا دن لکھا گیا ہے حضرت نے فرمایا جب میرے بیان سے تصدیق ہوگی تو اب بغیر ہرایت پائے یہاں سے نہ اٹھنا۔

نصرانی نے کہا کہ یہ بھی بتائیے کہ میرے ماں کا نام سریانی اور عربی زبان میں کیا تھا۔ فرمایا سریانی میں عنقا لیبہ تھا اور تیری دادی کا نام عنقور تھا اور تیری ماں کا نام (را) میں میت ہے اور تیرے باپ کا نام عبدالمسیح ہے عربی میں عبد اللہ ہے کیونکہ مسیح کا کوئی بندہ نہ تھا۔ نصرانی نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور میرے ساتھ نیکی کی۔ اب یہ بتائیے کہ میرے دادا کا کیا نام تھا فرمایا جبرئیل تھا لیکن وہ عبد الرحمن تھا یہ نام میں نے بھی تجویز کیا ہے اس نے کہا کیا وہ مسلمان تھا۔ حضرت نے فرمایا ہاں وہ شہید قتل کیا گیا اس پر ایک شکر نے حملہ کر کے شہید کر دیا اور یہ شکر اہل شام کا تھا اس نے کہا یہ بتائیے کہ کینت سے پہلے میرا نام

کیا تھا فرمایا عبدالصلیب تھا اس نے کہا اب آپ نے میرا کیا نام رکھا۔ فرمایا عبداللہ، اس نے کہا۔ خدائے عظیم پر ایمان لایا اور گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو اکیلا اور بے نیاز ہے۔ وہ ایسا نہیں جیسا نصاریٰ بیان کرتے ہیں (تین میں کا تیسرا ہے) اور نہ ایسا ہے جیسا یہودی کہتے ہیں (عزیر بن عبد اللہ) اور نہ وہ اجناس مشرک میں سے کوئی جنس ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے عہد و رسول ہیں جن کو خدائے حق کے ساتھ بھیجا ہے پس جو اہل حق تھے حق ان پر ظاہر ہو گیا اور نا اہل باطل پرست بنے رہے۔ حضرت رسول خدا سرخ و سیاہ سب کی طرف بھیجے گئے ان کی رسالت تمام ہی نوع کے درمیان مشترک ہے بس جسے صاحب بعیرت بننا تھا بن گیا اور جسے ہدایت پانا تھی پالی۔ باطل پرست اندھے بنے رہے اور گمراہ ہو گئے ان کی وجہ سے جن کو وہ خدائے سوا پکارتے تھے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کا ولی ناطق بسکنت ہے اور ان سے پہلے جو انبیاء گزر چکے انھوں نے بھی حکمت بالغہ سے کلام کیا اور اطاعت خدا کے بارے میں انھوں نے لوگوں کی مدد کی اور باطل اور اس کے ماننے والوں اور پلیدیگی (گناہ) اور اس میں ملوث لوگوں کو انھوں نے پھوڑ دیا اور انھوں نے گمراہی کے راستہ کو ترک کیا خدائے ان کے اطاعت گزار ہونے کی وجہ سے ان کی مدد کی اور ان کو عصیت سے بچائے رکھا پس وہ اولیائے خدا ہیں اور ناصر دین ہیں لوگوں کو خیر و برکت کی طرف رغبت دلاتے اور خبیث کرنے کا حکم دیتے تھے۔ میں نے کہا یمان کے ہر چھوٹے بڑے پر ایمان لایا جن کا میں نے ذکر کیا ان پر بھی اور میں برکت بخشنے والے اور ہلند مرتبہ والے رب العالمین پر ایمان لایا۔ پھر اس نے زنار توڑ ڈالا اور سونے کی صلیب کو نکال چھینا پھر حضرت سے کہا اب آپ مجھے حکم دیں تاکہ میں اس کے مطابق نیکی کروں فرمایا تمہارا ایک بھائی ہے جو دین میں تم ہی جیسا ہے اور وہ تمہاری قوم کا آدمی ہے قیید تیس بن ثعلبہ سے اور اس کو بھی اللہ نے تمہاری طرح نعمت اسلام دی ہے پس اس سے اظہار ہمدردی کرو اس کی ہمسایگی اختیار کرو اور تم دونوں کے نفقہ کے لئے جو اسلام میں تمہارا حق ہے میں سے پورا کرو۔ اس نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے۔ میں مالدار ہوں محتاج اعانت نہیں، میں تین سو نجیب گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ اپنے وطن میں چھوڑ آیا ہوں آپ کا حق ان پر مجھ سے زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا تم اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہو اور تم ان وقت بحیثیت ابن السبیل ہمارے بہان ہو الغرض وہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان بنا۔ بنی فہر کی ایک عورت سے اس نے تادی کی اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اذکار امیر المؤمنین علیہ السلام سے پچاس ہزار دینار اس کا ہراد کیا اور خدمت کے لئے عزیز دین رہنے کو گھر دیا اور جب تک امام کو مدینہ سے نہ لے جایا گیا آپ کے ساتھ رہے حضرت کے جانے کے بعد وہ صرف ۲۸ روز زندہ رہا۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ جَمَعَا ، عَزَمَهُ بِنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دَاشِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ الْيَمَنِيِّ مِنَ الرُّهْبَانِ وَمَعَهُ رَاهِبَةٌ ، فَاسْتَأْذَنَ لَهَا الْفَضْلُ بْنُ سَوَّارٍ ، نَالَ لَهُ : إِذَا كَانَ عَدَا فَاثَ بَيْنَهُمَا عِنْدَ بَنِي أُمِّ حَبْرٍ ، قَالَ : فَوَاقِنَا مِنَ الْعَدَا فَوَجَدْنَا الْقَوْمَ قَدْ وَاقَوْا فَمَرَّ بِحَصْفَةِ بَوَارِي ، ثُمَّ جَلَسَ وَجَلَسُوا

مَخَارِبِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَإِنَّمَا كَانَ يُفَالُ لَهَا : حَطِيرَةُ الْمَخَارِبِ حَتَّى جَاءَتِ الْقَعْرَةُ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ نَجْدٍ وَعَيْسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَقَرَّبَ الْبَلَاءُ مِنْ أَهْلِ الشَّرِكِ وَحَلَّتِ النَّقِمَاتُ فِي دُورِ الشَّيَاطِينِ فَحَوَّلُوا وَبَدَّلُوا وَتَقَلُّوا تِلْكَ الْأَسْمَاءَ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى - الْبَطْنُ لِأَلِ النَّجْدِ وَالظُّهْرُ مِثْلُ - : وَإِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَأَبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِنِّي قَدِصَّرْتُ إِلَيْكَ مِنْ بَلَدٍ بَعِيدٍ ، تَعَرَّضْتُ إِلَيْكَ بِخَادِرٍ وَعَمُومًا وَهَمُومًا وَخَوْفًا ، وَأَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ مُؤَيَّسًا أَلَا أَكُونَ ظَفَرْتُ بِخَاجَتِي ، فَقَالَ لِي : مَا أَرَى أُمَّكَ حَمَلَتْ بِكَ إِلَّا وَقَدْ حَصَرَهَا مَلَكٌ كَرِيمٌ وَ لَا أَعْلَمُ أَنَّ أَبَاكَ حِينَ أَرَادَ الْوُقُوعَ بِأَمْرِكَ إِلَّا وَقَدْ اغْتَسَلَ وَجَّاهَا عَلَى طَهْرٍ وَلَا أَدْعُمُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ دَرَسَ السَّفَرِ الرَّابِعِ مِنْ سَهْرِهِ ذَلِكَ ، فَحَنِمَ لَهُ بِحَيْرٍ ، إِزْجِعْ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ ، فَانطَلِقْ حَتَّى تَنْزِلَ مَدِينَةَ نَجْدٍ الَّتِي يُفَالُ لَهَا طَيْبَةٌ وَقَدْ كَانَ اسْمُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَثْرِبُ ، ثُمَّ اغْمِذْ إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَقِيعُ ، ثُمَّ سَلْ عَنْ دَارٍ يُقَالُ لَهَا دَارُ مَرَوَانَ ، فَانزِلْهَا وَأَنْتُمْ ثَلَاثًا ، ثُمَّ سَلْ [عَنْ] الشَّيْخِ الْأَسْوَدِ الَّذِي يَكُونُ عَلَى بَابِهَا يَعْمَلُ الْبُورَارِي وَهِيَ فِي بِلَادِهِمْ اسْمُهَا الْخَصْفُ ، فَالطَّفُ بِالشَّيْخِ وَقَوْلُهُ : بِعَمَّتِي إِلَيْكَ نَزَيْلِكَ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي الرَّوَابِيَةِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ الْحَشْيِيكَ الْأَرْبَعُ ، ثُمَّ سَلْهُ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانِ الْعَلَابِيِّ وَسَلْهُ أَيْنَ نَادِيهِ وَسَلْهُ أَيَّ سَاعَةٍ يَمُرُّ فِيهَا فَلْيُرِيكَ أَوْ يَصِفْهُ لَكَ ، فَتَعَرَّفُهُ بِالصَّمَةِ وَسَاصِعُهُ لَكَ ، قُلْتُ : فَإِذَا لَقَيْتُهُ فَأَصْنَعُ مَاذَا ؟ قَالَ : سَلْهُ عَمَّا كَانَ وَعَمَّا هُوَ كَائِنْ وَسَلْهُ عَنْ مَعَالِمِ دِينٍ مِّنْ مَّضَى وَمَنْ بَقِيَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : قَدْ نَصَحَكَ صَاحِبُكَ الَّذِي لَقَيْتَ ، فَقَالَ الرَّاهِبُ : مَا اسْمُهُ جَعَلْتُ فِذَاكَ ؟ قَالَ : هُوَ مُتَمِيمٌ بْنُ فِرْدُوسٍ وَهُوَ مِنْ أَتْبَاءِ الْفُرْسِ وَهُوَ مِمَّنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَحَدَهُ لِأَشْرِيكَ لَهُ وَعَبَدَهُ بِالْإِخْلَاصِ وَالْإِيْقَانِ وَقَرَّ مِنْ قَوْمِهِ لَمَّا خَافَهُمْ ، فَوَهَبَ لَهُ رَبُّهُ حُكْمًا وَهَدَاهُ لِسَبِيلِ الرَّشَادِ وَجَعَلَهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ وَعَرَفَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِبَادِهِ الْمُخْلِصِينَ وَمَا مِنْ سَنَةٍ إِلَّا وَهُوَ يَزُورُ فِيهَا مَكَّةَ حَاجًّا وَ يَغْتَمِرُ فِي رَأْسِ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً وَيَجِيءُ مِنْ مَوْضِعِهِ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى مَكَّةَ ، فَضَلَّ مِنَ اللَّهِ وَعَوْنَا وَكَذَلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ، ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّاهِبُ عَنْ مَسَائِلَ كَثِيرَةٍ ، كُلُّ ذَلِكَ يُجِيبُهُ فِيهَا وَسَأَلَ الرَّاهِبَ عَنْ أَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الرَّاهِبِ فِيهَا شَيْءٌ ، فَأَخْبَرَهُ بِهَا ، ثُمَّ إِنَّ الرَّاهِبَ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ ثَمَانِيَةِ أَحْرَفٍ نَزَلَتْ فَتَبَيَّنَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ وَبَقِيَ فِي الْهَوَاءِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةُ الَّتِي فِي الْهَوَاءِ وَمَنْ يُفَسِّرُهَا؟ قَالَ : ذَاكَ قَاتِمُنَا ، يُنزلُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَيُفَسِّرُهُ وَيُنزلُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ عَلَى الصِّدْقِ يَقِينًا وَالرُّسُلُ

وَالْمُهْتَدِينَ ، ثُمَّ قَالَ الرَّاهِبُ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِثْنَيْنِ مِنْ تِلْكَ الْأَزْبَعَةِ الْأَخْرَفِ الَّتِي فِي الْأَرْضِ
 مَا هِيَ ؟ قَالَ : أَخْبِرْكَ بِالْأَزْبَعَةِ كُلِّهَا ، أَمَا أَوْلَاهُنَّ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ بَاقِيًا ، وَ
 الثَّانِيَةَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُخْلِصًا وَالثَّلَاثَةَ نَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ وَالرَّابِعَةَ شِعْبُنَا مِنَّا وَ نَحْنُ مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ وَ رَسُولِ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ بِسَبَبٍ ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ حَقٌّ وَ أَنْتُمْ صَفْوَةُ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ وَأَنَّ شِعْبَتَكُمْ الْمُطَهَّرُونَ
 الْمُسْتَسَدَّلُونَ وَ لَكُمْ عَاقِبَةُ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَدَعَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِجُبَّتِهِ حَزْرًا وَ قَمِيصِ
 قَوْمِهِ وَ طَبْلِسَانٍ وَ حَفِيٍّ وَ قَلَنْسُوَّةٍ ، فَأَعْطَاهُمْ إِيَّاهَا وَ صَلَّى الظَّهْرَ وَ قَالَ لَهُ : اخْتَنِينَ ، فَقَالَ : قَدْ
 اخْتَنَنْتُ فِي سَابِعِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک راہب جو نجران میں کارہنہ والا تھا اور
 اس کے ساتھ راہبہ بھی تھی مدینہ میں آیا۔ فیض بن یسار نے ان دونوں کے لئے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اجازت چاہی حضرت
 نے فرمایا اکل ان کو تم خیر کے کنویں کے پاس لے آنا۔ راوی کہتا ہے۔ ہم وہاں پہنچے وہ لوگ بھی آگئے حضرت نے کہا ایک موٹا لباس اس عورت
 کو پہنایا جائے تاکہ یہ برہنہ بدن میرے سامنے نہ رہے، پس ہم سب بیٹھے راہبہ نے حضرت سے مختلف سوالات دریافت کئے
 آپ نے ان کے جوابات دیئے اس کے بعد چند سوال حضرت نے اس سے کئے جن کے جواب وہ نہ دے سکی اس کے بعد وہ مسلمان
 ہو گئی اس کے بعد راہب نے سوالات کئے حضرت نے ہر سوال کا جواب دیا۔ راہب نے کہا میں اپنے دین پر بڑا راسخ تھا اور
 نصاریٰ میں کوئی میرے مبلغ علم کو نہیں پہنچ سکتا تھا۔ میں نے سنا ہندوستان میں ایک شخص ہے جب وہ بیت المقدس
 کے حج کا ارادہ کرتا ہے تو ایک دن یارات میں وہاں جا کر اپنے گھر ہندوستان میں واپس آجاتا ہے۔

میں نے (راوی) پوچھا وہ ہندوستان میں کہاں رہتا ہے اس نے کہا سندھ میں، میں نے کہا اس کے متعلق تو نے بیان
 کیا ہے اس کے پاس سرعت رفتار کے متعلق کیا چیز ہے اس نے کہا وہی علم ہے جس سے آصف وزیر سلیمان شہر سیا سے بلقیس کا
 تخت اٹھا لائے تھے اس کا ذکر آپ کی کتاب (قرآن) میں بھی ہے اور ہم ادیان والوں کی کتابوں میں بھی ہے امام موسیٰ کاظم
 نے پوچھا اللہ کے کتنے نام ایسے ہیں جن کے واسطے سے دعا رد نہیں ہوتی۔ راہب نے کہا وہ بہت سے ہیں لیکن وہ خاص جن سے
 سائل کا سوال رد ہی نہیں ہوتا وہ سات ہیں۔ حضرت نے کہا بتاؤ کیا ہیں تمہیں ان میں سے کچھ یاد ہیں اس نے کہا نہیں، قسم
 اس اللہ کی جس نے توریت کو موسیٰ پر نازل کیا اور عیسیٰ کو تمام عالموں کے لئے عبرت بنایا اور ارباب عقل کے لشکر کے لئے ایک
 آزمائش قرار دیا اور محمد کو رحمت و برکت اور علیؑ کو مقام عبرت و بعیرت اور ان کی نسل میں اوصیاء کو قرار دیا اور میں کچھ
 نہیں جانتا اگر جانتا ہوتا تو مجھے نہ آپ سے کلام کی ضرورت ہوتی اور نہ آپ کے پاس آنا اور نہ سوال کرنا۔ امام نے فرمایا

اچھا اب تم اس ہندی کی بات بتاؤ، راہب نے کہا میں نے سات اسما کے متعلق سنا تھا لیکن یہ نہیں کہ ان میں باطنی خوبی کیلئے اور ان کی شرح کیا ہے اور نہ یہ کہ ان کی حقیقت اور کیفیت کیلئے۔ پس میں اپنے مقام سے چلا اور سندھ پہنچا اور اس شخص کا پتہ چلایا معلوم ہوا کہ پہاڑ میں اس نے ایک عبادت خانہ بنا لیا ہے اور وہ وہاں سے سال میں صرف دو بار نکلتا ہے اور ہندیوں کا گمان ہے کہ بغیر تخم برہمنی اور ہل چلنے اس کے یہاں غذا آگتا ہے میں اس کے دروازے پر پہنچا اور تین روز انتظار کرتا رہا نہ دق آیا کیا اور نہ کوئی جستجو کی۔ جب جو تھا دن ہوا۔ بقدرتِ خدا دروازہ یوں کھلا کہ ایک گائے آئی اس کے لیے بے تھن دو دھ سے بھرے ہوئے تھے اس نے دروازہ دھکیلا تو وہ کھل گیا۔ میں اس کے پیچھے چل کر داخل ہوا۔

میں نے وہاں ایک شخص کو دیکھا جو آسمان کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے زمین کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے اور پہاڑوں کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے۔ میں نے کہا سبحان اللہ دنیا میں آپ جیسے لوگ کتنے کم ہیں اس نے کہا یہ ایک نیکی ہے اس شخص کی نیکیوں میں سے جس کو تم پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ میں نے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کے پاس اسما الہیہ میں سے ایک ایسا نام ہے جس کی برکت سے آپ ایک دن رات میں بیت المقدس جاتے ہیں اور لوٹ آتے ہیں اس نے کہا تم بیت المقدس کو جانتے ہو میں نے کہا میں تو اسی بیت کو جانتا ہوں جو شام میں ہے انھوں نے کہا کوئی بیت المقدس نہیں سوائے بیت اہل محمد کے میں نے کہا میں نے تو آج تک نہیں سنا کیا دوسرے بیت المقدس، انھوں نے کہا جیسے لوگ بیت المقدس کہتے ہیں وہ انبیاء کا قبیلہ یا ان کی عبادت گاہیں ہیں ان کو زمانہ سابق میں خطیقہ المہاریب کہا جاتا تھا کہ بیت المقدس پہاڑ تک کہ حضرت عیسیٰ اور محمدؐ میں کے درمیان فترت کا زمانہ آگیا۔

اور اہل شرک کی بلاناہلی ہوئی اور شیاطین کے گھروں میں جو بھی باتیں تھیں وہ ظاہر ہو گئیں انھوں نے اول بدل شروع کر دی اور نئے نئے نام ایجاد کر لئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے باطنی تفسیر آل محمدؐ میں اور ظاہری المغناطہ میں یہ لڑائی و عروسی و پہل وغیرہ ایسے نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں۔ خدا کی طرف سے تو ان کو کوئی توفیق نہیں دی گئی ہے

میں نے کہا میں تو آپ کے پاس بڑی منزلیں طے کر کے دروازہ شہر سے یہاں آیا ہوں بہت سی تکلیفیں اور پریشانی اس امید پر برداشت کی ہیں کہ میری حاجت برائے گی۔

انھوں نے کہا۔ میں نہیں جانتا کہ تمہاری ماں جب حاملہ ہوئی تھی تو فرشتہ آیا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ تمہارے باپ نے تمہاری ماں سے ہم بستری کے وقت عمل کیا تھا اور محالہ تمہارے باپ کے پاس گیا۔

لیکن میرا گمان ہے کہ تیرے باپ نے اپنی بیداری والی رات کو تو ریت یا انجیل کی چوتھی کتاب فرود پڑھی ہوگی اور اس کے احکام پر عمل کیا ہوگا اس لئے تیرا انجام بخیر ہوگا۔ اب تو جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جلاؤ محمدؐ کے مدینہ میں پہنچا جسے طیبہ کہتے ہیں اور جاہلیت میں جس کا نام تیرب تھا۔

تو وہاں اس مقام پر جانا جس کو یقیع کہتے ہیں وہاں سرانے مرداں کا پتہ لگانا اور تین دن اس میں ٹھہرنا بھروسہ دینا

کرنا اس سیاہ نام بڑھے کو جو سرائے کے دروازے پر بڑیے بنتا ہے اس کا یہ پوریہ وہاں کے شہروں میں خمصفت کہلاتا ہے اس بڑھے سے ہریانی کا برتاؤ کرنا اور کہنا۔ مجھے تمہارے اس مہمان نے بھیجا ہے جو اس گھر کے اس گوشہ میں رہتا تھا جس میں چار لکڑیاں تھیں (یعنی چوکھٹ تھی) کوڑنہ تھے) پھر اس سے نللاں بن نللاں (مراد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کا پتہ پوچھنا اور دریافت کرنا ان کی نشست گاہ کہاں ہے جہاں وہ مسائل کا جواب دیتے ہیں اور پوچھنا وہ کس وقت آتے ہیں یا وہ خود کھائے گا یا وصف بیان کر کے تعارف کرائے گا۔ میں نے کہا۔ جب میں ان سے ملوں تو کیا کروں، پھر پوچھ لینا۔ جو کچھ ہو چکا یا جو ہونے والا ہے،

اور سوال کرنا دین کے ان نشانات سے جو ہو چکے ہیں اور جو باقی ہیں، حضرت نے فرمایا جس سے تم ملے تھے اس نے تم کو اچھی نصیحت کی، راہب نے کہا اس کا نام کیا ہے۔ فرمایا تم ابن زینوزہ نسلا فارسی ہے ان لوگوں میں ہے جو خدائے واحدہ لاشریک پر ایمان لائے اور غلوں و یقین کے ساتھ اس کی عبادت کی اور اپنی قوم کے خوف سے بھاگے۔ خداوند عالم نے انہیں روحانی حکومت عطا فرمائی اور صراطِ مستقیم کی ہدایت کی۔ اور متقیوں میں سے قرار دیا اور اس کے اور اپنے مخلص بندوں کے درمیان تعارف کرایا وہ ہر سال مکہ میں حج کرنے آتا ہے اور ہر مہینے کے شروع میں عمرہ بجالاتا ہے۔

اور اپنی ہندوستانی رہائش گاہ سے مکہ آتا ہے یہ خدا کی طرف سے فضل و مدد ہے اور اللہ شکر کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے پھر راہب نے بہت سے سوال کئے۔ جن کے حضرت نے جوابات دیئے۔ پھر راہب نے کہا۔ مجھے وہ آٹھ حرف بتائیے جو نازل ہوئے ان میں سے چار تو زمین پر رہے اور باقی ہوا میں اور زمین والوں اور ہوا والوں کا مصداق وہی ہو گا جو ان کی تفسیر بیان کرے۔ فرمایا وہ ہمارا قلم ہو گا خدا اس پر وہ کلام نازل کرے گا جس کی وہ تفسیر بیان کرے گا جو چیز اس پر بطور کلام نازل ہوگی وہ نہ صدیقیوں پر نازل ہوئی ہوگی نہ رسولوں پر اور نہ ہدایت یافتہ لوگوں پر۔

راہب نے کہا ان چار باتوں میں سے دو مجھے بتا دیجئے جو زمین پر ہیں وہ کیا ہیں۔ فرمایا میں تجھے چاروں بتائے دیتا ہوں اولیٰ کلمہ لا الہ الا اللہ لاشریک لہ ہے اور اس کی ذات باقی رہنے والی ہے۔ دوسرا کلمہ محمد رسول اللہ کہنا ہے خلوص قلب سے اور تیسرے ہم اہل بیت ہیں اور چوتھے ہمارے شیعہ ہیں اور ہم رسول اللہ سے ہیں اور رسول ایک سبب کے ساتھ اللہ سے ہیں۔

راہب نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ کے ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے حق ہے اور آپ لوگ مخلوق الہی کے خلاص ہیں اور آپ کے شیعہ پاک ہیں ذات باری میں شک کرنے سے اور نااہل لوگوں نے ان کو ذلیل سمجھ رکھا ہے اور ان کے لئے انجم بجز ہے اور رب العالمین کے لئے حمد ہے امام علیہ السلام نے اس کے لئے ایک ریشمی جببہ منگایا اور قومی قیض اور موزے اور ٹوپی اس کو عطا فرمایا اور اس نے ظہر کی نماز پڑھی حضرت نے اس سے فرمایا۔ تم غنہ بھی کراؤ، اس نے کہا وہ تو میری پیدائش کے ساتویں دن ہی ہو گئی تھی۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : مَرَّ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بِامْرَأَةٍ بِعَيْنِي وَهِيَ تَبْكِي وَصَبَانًا حَوْلَهَا يَتَكُونُ ، وَقَدْ مَاتَتْ لَهَا بَقْرَةٌ ، فَدَنَا مِنْهَا ثُمَّ قَالَ لَهَا : مَا يُبْكِيكِ يَا أُمَّةَ اللَّهِ ؟ قَالَتْ : يَا عَبْدَ اللَّهِ ! إِنَّ لَنَا صَبِيَانًا يَتَامَى وَكَانَتْ لِي بَقْرَةٌ ، مَعِيشَتِي وَمَعِيشَةُ صَبِيَانِي كَانَ مِنْهَا وَقَدْ مَاتَتْ وَبَقِيَتْ مُقَطَّعًا بِي وَبِوَيْ لَدِي لِاحْتِلَاءِ لَنَا ، فَقَالَ : يَا أُمَّةَ اللَّهِ ! هَلْ لَكَ أَنْ أُخَيِّبَهَا لَكَ ، قَالَتْ لَمْ أَنْ فَالْتَمْتُ أَنْ فَالْتَمْتُ أَنْ فَالْتَمْتُ : نَعَمْ يَا عَبْدَ اللَّهِ ، فَتَحَنَّنِي وَصَلَّى رَأْسِي ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ هُنَيْئَةً وَحَرَكَ شَفْتَيْهِ ، ثُمَّ قَامَ فَصَوَّتَ بِالْبَقْرَةِ فَخَشَعَهَا نَحْسَةً أَوْ صَرَبَهَا بِرِجْلِهِ ، فَاسْتَوَتْ عَلَى الْأَرْضِ قَائِمَةً ، فَلَمَّا نَظَرَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْبَقْرَةِ صَاحَتْ وَقَالَتْ : عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَرَبِّ الْكَلْبَةِ ، فَخَالَطَ النَّاسُ وَصَادَ بَيْنَهُمْ وَمَعْنَى الْكَلْبَةِ

۶۔ عبد اللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام منیٰ میں ایک عورت کی طرف سے ہو کر گزرے جو رو رہی تھی اور اس کے گرد بچے رو رہے تھے اس کے گائے مرگئی تھی حضرت اس کے پاس آئے اور فرمایا تو کیوں رو رہے ہے۔ اس نے کہا اے بندہ خدا میرے تین بچے ہیں اور صرف یہی گائے میری اور ان کی معاش کا ذریعہ تھی وہ مرگئی اور اب کوئی ذریعہ میری معاش کا باقی نہ رہا۔ حضرت نے کہا تو جاہتی ہے کہیں اسے زندہ کر دوں اس نے باہم ربانی۔ کہا بے شک میں چاہتی ہوں حضرت ایک گوشہ میں گئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور گلے کو آواز دی اور ایک ٹھوکہ ماری اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی جب عورت نے اپنی گلے کو دیکھا تو چیخ پڑی رب کعبہ کی قسم یہ عیسیٰ مریم ہیں لوگ وہاں جمع ہو گئے حضرت ان کے درمیان تھے پھر آپ چلے آئے۔

۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ يَنْعِي إِلَى رَجُلٍ نَفْسَهُ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : وَإِنَّهُ لَيَعْلَمُ مَنِي يَمُوتُ الرَّجُلُ مِنْ شَيْعَتِهِ ؟ فَالْتَمْتُ إِلَيْهِ شِبْهَ الْمُغْتَابِ ، فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ قَدْ كَانَ رُسَيْدًا الْهَجْرِيَّ يَعْلَمُ عِلْمَ الْمَنَائِمِ وَالْبَلَايَا وَالْأَمَامِ أَوْلَى بِعِلْمِ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا إِسْحَاقُ ! اصْنَعْ مَا أَنْتَ صَانِعٌ ، فَإِنَّ عُمْرَكَ قَدْ قَنِي وَأَنْتَ تَمُوتُ إِلَى سَنَتَيْنِ وَإِخْوَتِكَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ لَا يَلْبَسُونَ بَعْدَكَ إِلَّا يَسْبِرُوا حَتَّى تَنْفَرِقَ كَلِمَتُهُمْ وَيَخْرُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَشْمَكَ بِهِمْ عَدُوُّهُمْ ، فَكَانَ هَذَا فِي نَفْسِكَ ؟ فَقُلْتُ : فَاِنِّي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ بِمَا عَرَضَ فِي صَدْرِي ، فَلَمْ يَلْبَسْ إِسْحَاقُ بَعْدَ هَذَا الْمَجْلِسِ إِلَّا يَسْبِرُ حَتَّى مَاتَ ، فَمَا أَتَى عَلَيْهِمْ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى قَامَ بَنُو عَمَّارٍ بِأَمْوَالِ النَّاسِ فَأَقْلَسُوا

۷۔ اسحاق بن عمار نے کہا کہ میں نے سنا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک شخص کو اس کے مرنے کی خبر دی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ان کو یہ بھی علم ہے کہ ان کا شیعہ کب مرے گا حضرت غصے کی صورت میں میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے اسحاق! رشید پجری موتوں اور بلاؤں کا علم رکھتے تھے اور امام تو ان سے بہتر ہے اے اسحاق جو تمہیں کہنے کے لو تم دو برس کے اندر مر جاؤ گے اور تمہارے بھائی اور خاندان والے تمہارے مرنے سے چند روز بعد ہی علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے بعض بعض کو خائن قرار دے گا یہاں تک کہ دشمن ان کی شہادت کریں گے۔ یہ بات تمہارے دل میں رہے میں نے کہا میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اس بات سے جو میرے دل میں آئی، کچھ مدت ہی گزری تھی کہ اسحاق مر گیا اور نبوعمار اس کی دولت کے دعوے دار بن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اہلکاروں کو اتنی رشوت دی کہ منفس ہو گئے۔

۸۔ عَلِيٌّ بْنُ ابْنِ اِهْنَمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : جَاءَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْنَاعِيلَ وَقَدْ اعْتَمَرَ نَا عُمْرَةَ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ : يَا عَمُّ اِنِّي اُرِيدُ بَعْدَاذَكَ وَقَدْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُوَدِّعَ عَمِّي اَبَا الْحَسَنِ - يَعْنِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَ اَحْبَبْتُ اَنْ تَذَهَبَ مَعِيَ اِلَيْهِ ، فَحَرَجْتُ مَعَهُ نَحْوَ اَخِي وَهُوَ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْحُوْبَةِ وَذَلِكَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ يَقْبَلُ الْقَصْرَ بِنْتِ الْبَابِ فَاجَابَنِي اَخِي فَقَالَ : مَنْ هَذَا وَقُلْتُ : عَلِيُّ فَقَالَ : هُوَ ذَا اَخْرَجَ وَكَانَ بَطِيءَ الْوُضُوءِ ، وَقُلْتُ : الْعَجَلُ قَالَ : وَاَعْجَلُ ، فَحَرَجَ وَعَلَيْهِ اِزَارٌ مُمَشَّقٌ قَدْ عَقَدَهُ فِي عُنُقِهِ حَتَّى قَعَدَ تَحْتِ عَتَبَةِ الْبَابِ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ : فَاَنْكَبْتُ عَلَيْهِ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ : قَدْ جِئْتُكَ فِي امْرٍ اِنْ تَرَهُ صَوَابًا فَاللهُ وَفَوَيْقَ لَهُ ، وَاِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَمَا اَكْتَرُ مَا نُحْطِي قَالَ : وَمَا هُوَ ؟ قُلْتُ : هَذَا ابْنُ اَخِيكَ يُرِيدُ اَنْ يُودِّعَكَ وَيَخْرُجَ اِلَى بَعْدَاذَكَ ، فَقَالَ لِي : اِدْعُهُ وَدَعُوهُ وَكَانَ مُتَنَحِّيًا ، فَدَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَقَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ اَوْصِنِي فَقَالَ : اَوْصِيكَ اَنْ تَتَّقِيَ اللهَ فِي دَمِي فَقَالَ مُجِيبًا لَهُ مَنْ اَرَادَكَ بِسَوْءٍ فَعَلَ اللهُ بِدِ وَجَعَلَ يَدْعُو عَلِيَّ مَنْ يُرِيدُهُ بِسَوْءٍ ، ثُمَّ عَادَ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : يَا عَمُّ اَوْصِنِي فَقَالَ : اَوْصِيكَ اَنْ تَتَّقِيَ اللهَ فِي دَمِي فَقَالَ : مَنْ اَرَادَكَ بِسَوْءٍ فَعَلَ اللهُ بِهِ وَفَعَلَ ، ثُمَّ عَادَ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَمُّ اَوْصِنِي ، فَقَالَ : اَوْصِيكَ اَنْ تَتَّقِيَ اللهَ فِي دَمِي فَدَعَا عَلِيٌّ مَنْ اَرَادَهُ بِسَوْءٍ ، ثُمَّ تَنَحَّى عَنْهُ وَصَبَّتْ مَعَهُ فَقَالَ لِي اَخِي : يَا عَلِيُّ مَكَانَكَ ، فَقُمْتُ مَكَانِي فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ ثُمَّ دَعَانِي فَدَخَلْتُ اِلَيْهِ فَتَنَاوَلَ صُرَّةً فِيهَا مِائَةٌ دِينَارٍ فَاَعْطَانِيهَا وَقَالَ : قُلْ لِبْنِ اَخِيكَ ، يَسْتَعِينُ بِهَا عَلِيٌّ سَفَرِهِ قَالَ عَلِيُّ : فَاَخَذْتُهَا فَاَدْرَجْتُهَا فِي خَاشِيَةِ رِدَائِي ، ثُمَّ نَاوَلَنِي مِائَةَ اُخْرَى وَقَالَ : اَعْطِهِ اَيْضًا ، ثُمَّ نَاوَلَنِي صُرَّةً اُخْرَى وَقَالَ : اَعْطِهِ اَيْضًا ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ اِذَا كُنْتَ تَحَافُ

مِنْهُ مِثْلَ الَّذِي ذَكَرْتَ ، فَلَمْ تَعْمِيْنِيْ عَلٰى نَفْسِكَ ؛ فَقَالَ : اِذَا وَصَلْتُهُ وَ قَطَعْتَنِيْ قَطَعَ اللهُ اَجَلَهُ ، ثُمَّ تَنَاوَلَ مِخْدَةَ اَدَمَ ، فَبَا ثَلَاثَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ وَ وَضَحَ وَ قَالَ : اَعْطِنِيْ هَذِهِ اَيْضًا قَالَ : فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَاَعْطَيْتُهُ الْمِائَةَ الْاُولٰى فَفَرَحَ بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا وَ دَعَا لِعَمِيْدٍ ، ثُمَّ اَعْطَيْتُهُ الثَّانِيَةَ وَ الثَّالِيَةَ فَفَرَحَ بِهَا حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنْهُ سَيَرْجِعُ وَ لَا يَخْرُجُ . ثُمَّ اَعْطَيْتُهُ الثَّلَاثَةَ الْاَلْفِ دِرْهَمٍ فَمَضَى عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى هَارُوْنَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ وَ قَالَ : مَا ظَنَنْتُ اَنْ فِي الْاَرْضِ خَلِيْقَتَيْنِ حَتّٰى رَاَيْتُ عَمِيْمِيْ مُوسٰى بِنِ جَعْفَرٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ بِالْخِلَافَةِ ، فَاَرْسَلَ هَارُوْنَ اِلَيْهِ بِمِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ فَرَمَاهُ اللهُ بِالذَّبْحَةِ فَمَا نَظَرَ مِنْهَا اِلٰى دِرْهَمٍ وَ لَمْ تَسْ .

۸۔ علی بن جعفر کہتے ہیں کہ محمد بن اسماعیل میرے پاس آئے ہم نے عمرہ رجب ادا کیا اور ہم ابھی مکہ ہی میں تھے کہ محمد نے کہا چچا میں بنداد جانا چاہتا ہوں میری خواہش ہے کہ اپنے چچا ابوالحسن یعنی موسیٰ بن جعفر سے رخصت ہوں میری درخواست ہے کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں میں ان کے ساتھ اپنے بھائی کے مکان پر پہنچا جو وہاں میں تھا یہ مغرب سے کچھ پہلے تھا۔ میں نے دن الباب کیا میرے بھائی نے پوچھا کون ہے۔ میں نے کہا علی ہوں، فرمایا میں ابھی آتا ہوں، چونکہ وضو دیر میں کرتے تھے اس لئے میں نے کہا ذرا جلدی کیجئے۔ آپ اس طرح تشریف لائے کہ گل ارمنی سے رنگی ہوئی ازار بند گلے میں پڑا ہوا تھا آپ دروازہ کھلیں پڑھیں گئے علی ابن جعفر نے جھک کر سر پر بوسہ دیا اور کہا میں ایک ایسے امر کے لئے آیا ہوں کہ آپ اس کو درست کریں۔ تو اکثر ہم سے خطا ہوتی ہی ہے حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا۔ یہ آپ کے بھتیجے آپ سے رخصت ہونے آئے ہیں بنداد جا رہے ہیں۔ فرمایا ان کو بلاؤ میں نے بلایا وہ ایک گوشہ میں تھے۔ جب وہ آئے تو حضرت کے سر پر بوسہ دیا اور کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمائیے فرمایا میری نصیحت یہی ہے کہ مجھے قتل کرنے کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔ اس نے کہا جو آپ کے ساتھ بڑی کارادہ کرے خدا اس پر عذاب نازل کرے اور اس کے لئے بدعا کی، پھر حضرت کے سر پر بوسہ دے کر کہا۔ اے چچا مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا۔ میرے خون کے بارے میں خدا سے ڈرنا۔ اس نے کہا جو آپ سے بدی کرے خدا کا اس پر عذاب ہو پھر حضرت کے سر کو بوسہ دے کر کہا اے چچا مجھے نصیحت کیجئے آپ نے پھر وہی فرمایا۔ جب الگ ہوئے۔ میں ان کے ساتھ چلا حضرت نے فرمایا۔ علی بھائی آپ رک جلیئے۔ میں رک گیا حضرت گھر کے اندر گئے اور مجھے بلا کر تنو دینار کی ایک تھیلی دے کر فرمایا۔ اپنے بھتیجے سے کہئے کہ اس رقم سے اپنے سفر میں مدد حاصل کرے۔

علی نے کہا میں نے یہ رقم چادر کے ایک گوشہ میں بانڈھ لی۔ پھر آپ نے سو دینار اور دیئے اور فرمایا یہ بھی اسے دے دو۔ میں نے کہا جب آپ کو اس سے خون ہے جیسا کہ آپ نے بیان کیا تو پھر آپ اس کی مدد کیوں کر رہے ہیں نہ فرمایا جب میں صلہ رحم کروں گا تو وہ قطع رحم کرے گا تو خدا اس کی عمر کو کم کر دے گا پھر آپ نے چڑے کا ایک تکیہ اٹھایا جس

میں کھرتے تین ہزار درہم تھے فرمایا پر بھی اُسے دے دو۔ میں یہ سب رقم لے کر باہر نکلا اور ان میں سے پہلی رقم اس کو دی وہ بہت خوش ہوا اور حضرت کو دعائیں دینے لگا۔ پھر میں نے باقی رقمیں دیں جن سے وہ اتنا خوش ہوا کہ میں سمجھا کہ اب وہ بغداد نہ جلسے گا لیکن وہ چلا گیا اور جب ہارون کے سامنے گیا تو اس کو خلیفہ رسول اللہ کہہ کر سلام کیا اور کہا کہ میرے خیال میں روئے زمین پر دو خلیفہ تو نہیں ہونے چاہئیں۔ میں نے اپنے چچا موسیٰ بن جعفر کو دیکھا کہ لوگ خلیفہ رسول کہہ کر سلام کرتے ہیں ہارون نے ایک لاکھ درہم اس کے پاس بھیجے لیکن وہ مرض خناق میں ایسا مبتلا ہوا کہ نہ دیکھ سکا نہ چھو سکا۔

۹۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارٍ، عَنْ اَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَبِضَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً فِي غَايِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ. وَغَاشَ بَعْدَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً.

۹۔ ابی بصیر راوی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی عمر بوقت شہادت ۵۴ سال کی تھی ۸۳ھ اور اپنے والد گرامی کی شہادت کے بعد ۳۵ سال زندہ رہے۔

ایک سو انیسواں باب

ذکر مولد امام رضا علیہ السلام

(باب ۱۱۹)

(مَوْلِدِ اَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ)

وُلِدَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ سَنَةَ ثَمَانٍ وَارْبَعِينَ وَمِائَةٍ وَقَبِضَ عَلَيْهِ فِي صَفَرٍ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَقَدْ اُخْتَلِفَ فِي تَارِيخِهِ اِلَّا اَنَّ هَذَا التَّارِيخَ هُوَ اَفْضَلُ اِنْ شَاءَ اللَّهُ. وَتُوفِيَ عَلَيْهِ بِطُوسٍ فِي قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا: سَنَابَادُ مِنْ نُوْقَانَ عَلَي دَعْوَةٍ. وَدُفِنَ بِهَا فِي بَيْتِ السَّامُرِيِّ اَتَّخَصَّ مِنَ الْمَدِينَةِ اِلَى مَرْوٍ عَلَي طَرِيقِ الْبَصْرَةِ وَفَارِسَ، فَلَمَّا خَرَجَ

الْمَأْمُونُ وَشَخَصَ إِلَى بَغْدَادَ أَشْخَصَهُ مَعَهُ ، فَدَفُوتِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ . وَامَةٌ أُمَّ وَكَيْدٌ يُقَالُ لَهَا :
أُمَّ الْبَنِينِ .

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ : قَالَ
لِي أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلِيُّ : هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ قَدِيمٌ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : بَلَى قَدَقَدِمَ رَجُلٌ
فَأَنْطَلِقُ بِنَا ، فَارَكِبْ وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتَّى انْتَهَيْتُنَا إِلَى الرَّجُلِ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَعَهُ رَقِيقٌ ،
فَقُلْتُ لَهُ : أَعْرِضْ عَلَيْنَا ، فَعَرَضَ عَلَيْنَا سَبْعَ جَوَارٍ ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ أَبُو الْحَسَنِ : لِأَخَاجَةِ لِي فِيهَا ،
ثُمَّ قَالَ : أَعْرِضْ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : مَا عِنْدِي إِلَّا جَارِيَةٌ مَرِيضَةٌ ، فَقَالَ لَهُ : مَا عَلَيْكَ أَنْ تُعْرِضَهَا ، فَأَبَى
عَلَيْهِ فَأَنْصَرَفَ ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي مِنَ الْغَدِ ، فَقَالَ : قُلْ لَهُ : كَمْ كَانَ غَايَتَكَ فِيهَا فَإِذَا قَالَ كَذَا وَكَذَا ،
فَقُلْ : قَدْ أَخَذْتُهَا ، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ : مَا كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَنْصَحَهَا مِنْ كَذَا وَكَذَا ، فَقُلْتُ قَطْرٌ أَخَذْتُهَا
فَقَالَ : هِيَ لَكَ وَلَكِنْ أَخْبِرْنِي مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ مَعَكَ بِالْأَمْسِ ؟ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي
هَاشِمٍ ، قَالَ : مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ ؟ فَقُلْتُ : مَا عِنْدِي أَكْثَرُ مِنْ هَذَا فَقَالَ : أَخْبِرْكَ عَنْ هَذِهِ الْوَصِيفَةِ
إِنِّي اشْتَرَيْتُهَا مِنْ أَقْصَى الْمَغْرِبِ فَلَقِيتُنِي امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَتْ : مَا هَذِهِ الْوَصِيفَةُ مَعَكَ
قُلْتُ : اشْتَرَيْتُهَا لِنَفْسِي ، فَقَالَتْ : مَا يَكُونُ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ هَذِهِ عِنْدَ مِثْلِكَ إِنَّ هَذِهِ الْجَارِيَةَ
يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ عِنْدَ خَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ ، فَلَا تَلْبَثُ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى تَلِدَ مِنْهُ غُلَامًا مَا يُولَدُ
بِشَرْقِ الْأَرْضِ وَلَا غَرْبِهَا مِثْلُهُ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمْ تَلْبَثْ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى وَلَدَتْ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ .

امام رضا علیہ السلام میں پیدا ہوئے اور ۳۳۰ھ میں وفات پائی جب کہ آپ کی عمر ۵۵ سال تھی آپ کی تاریخ
وفات میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے حضرت امام علیہ السلام کی وفات طوس کے قریب سناباد میں ہوئی جو نوقان سے قریب
ہے مامون نے آپ کو مدینہ مرو میں بلایا تھا اور مروہ بصرہ اور ایران کے راستہ میں ہے۔

جب مامون مرو سے بغداد چلا۔ تو حضرت کو اپنے ساتھ لیا جب آپ قریب سناباد میں پہنچے تو رحلت فرمائی۔ آپ کی والدہ
ماجدہ کا نام ام البنین تھا۔

اسراوی کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مغرب کا کوئی (برودہ فروش آیا
ہے۔ میں نے کہا نہیں، فرمایا آیا ہے۔ میرے ساتھ اس کے پاس چلو، پس حضرت اور میں سوار ہو کر چلے ہم ایک ایسے شخص کے
پاس پہنچے جو اہل مدینہ میں سے تھا اور ایک اور شخص اس کے ساتھ تھا۔

میں نے کہا جو کنیزیں تمہارے پاس ہیں ہمیں دکھاؤ اس نے سات کنیزیں دکھائیں حضرت نے فرمایا۔ ان

میں سے کسی کی ہمیں ضرورت نہیں، اور دکھاؤ۔ اس نے کہا۔ ان کے علاوہ ایک بیمار کینز ہے۔ اس سے کہا اسے کیوں نہیں دکھاتے۔ اس نے انکار کیا اور روگردانی کی، حضرت نے مجھے دوسرے روز پھر بھیجا اور فرمایا۔ اس سے کہا یہ تو بتا اس کی قیمت کیا ہے وہ قیمت بتائے گا۔ تم کہنا ہم نے خرید لی۔ میں اس کے پاس گیا۔ اس نے قیمت بتا کر کہا۔ میں اس سے کم میں نہ دوں گا۔ میں نے اس سے کہا۔ میں نے لی۔ اس نے کہا یہ تمہاری ہوگی۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ جو شخص کل تمہارے ساتھ آئے تھے وہ کون تھے۔ میں نے کہا بنی ہاشم میں سے ہیں۔ اس نے کہا بنی ہاشم کی کس شاخ سے، میں نے کہا میں اس سے زیادہ نہیں جانتا اس نے کہا میں اس کینز کے متعلق کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ میں نے اس کو مغرب اقصیٰ سے خرید لیا ہے۔ ایک عورت اہل کتاب سے مجھے ملی۔ اس نے کہا تیرے ساتھ یہ کینز کیسی ہے۔ میں نے کہا میں نے اس کو اپنے لئے خرید لیا ہے اس نے کہا تو اس کے رکھے کا اہل نہیں یہ دنیا کے بہترین انسان کے لئے ہے اس سے ایسا لڑکا پیدا ہوگا جس کا مثل نہ مشرق ہوگا نہ مغرب میں، غرض میں لے آیا۔

تھوڑی مدت گزری تھی کہ ان کے بطن سے امام رضا علیہ السلام پیدا ہوئے۔

۲- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : لَمَّا مَضَى أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَتَكَلَّمَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام خِفْنَا عَائِدِينَ ذَلِكَ ، فَقَبِلَ لَهُ : إِنَّكَ قَدْ أَظْهَرْتَ أَمْرًا عَظِيمًا وَ إِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ هَذِهِ الطَّاعِنَةَ ، قَالَ : فَقَالَ عليه السلام : لِيَجْهَدَ جُهْدَهُ ، فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيَّ

۲۔ صفوان بن یحییٰ نے بیان کیا کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے انتقال کیا تو امام رضا علیہ السلام نے اپنی امامت کا تذکرہ کیا۔ حضرت سے کہا گیا کہ آپ نے ایک ایسے اعظم کو ظاہر کیا ہے جس کی بنا پر ہم اس سرکش راہوں سے ڈرتے ہیں۔ فرمایا۔ وہ کتنی ہی کوشش کرے میرے اوپر قابو نہ پاسکے گا۔

۳- أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَجْنَبٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الرَّضَا عليه السلام فِي بَيْتٍ دَاخِلٍ فِي جَوْفِ بَيْتِ لَيْلَى ، فَرَفَعَ يَدَهُ ، فَكَانَتْ كَأَنَّ فِي الْبَيْتِ عَشْرَةَ مَصَابِيحَ وَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَخَلَّى يَدَهُ ، ثُمَّ أَدْنَى لَهُ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے گھر کے اندر جو دوسرا گھر تھا اس میں تشریف فرما تھے۔ رات کی تاریکی تھی آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو ایسی روشنی ہوگی گویا دس چراغ جل رہے ہیں ایک شخص نے اذن باریابی چاہا۔ تب آپ نے چراغ روشن کیا اور اس کو اجازت دی۔

۴- -- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ جُمُؤْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ

الغفاری قال : کان لرجل من آلِ ابي رافع مولى النبي ﷺ - يُقال له طيس علي حَقٌّ ، ففَضَّضاني وَأَلَحَّ عَلَيَّ وَأَغَانَهُ النَّاسُ ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ ، ثُمَّ تَوَجَّهْتُ نَحْوَ الرِّضَا عليه السلام وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِالْعَرِيضِ ، فَلَمَّا قُرْبْتُ مِنْ بَابِهِ إِذَا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلَيَّ حِمَارٌ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَرِدَاؤُ ، فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ اسْتَحْبَبْتُ مِنْهُ ، فَلَمَّا لَجِيفَنِي وَقَفَّ وَنَظَرَ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ - وَكَانَ شَهْرُ نَمَّصَانَ - فَقُلْتُ : جَمَلَنِي اللَّهُ فِذَاكَ إِنْ لِمَوْلَاكَ طَيْسٌ عَلَيَّ حَقًّا وَقَدْ وَاللَّهِ شَهْرَنِي وَأَنَا أَظُنُّ فِي نَفْسِي أَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِالكَفِّ عَنِّي وَوَاللَّهِ مَا قُلْتُ لَهُ كَمْ لَهُ عَلَيَّ وَلَا سَمَّيْتُ لَهُ شَيْئًا ، فَأَمَرَنِي بِالْجُلُوسِ إِلَى رُجُوعِهِ ، فَلَمْ أَزَلْ حَتَّى صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ وَأَنَا صَائِمٌ ، فَصَاقَ صَدْرِي وَأَذَدْتُ أَنْ أَنْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلَيَّ وَحَوْلَهُ النَّاسُ وَقَدْ قَعَدَ لَهُ السُّؤَالُ وَهُوَ يَتَصَدَّقُ عَلَيْهِمْ ، فَمَضَى وَدَخَلَ بَيْتَهُ ، ثُمَّ خَرَجَ وَدَعَانِي فَقَمْتُ إِلَيْهِ وَدَخَلْتُ مَعَهُ ، فَجَلَسَ وَجَلَسْتُ ، فَجَعَلْتُ أَحَدَهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ كَانَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ وَكَانَ كَثِيرًا مَا أَحَدَهُ عَنَّهُ ، فَلَمَّا فَارَعْتُ قَالَ : لِأَظُنُّكَ أَفْطَرْتَ بَعْدُ ؟ فَقُلْتُ : لَا ، فَدَعَانِي بِطَعَامٍ ، فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيَّ وَأَمَرَ الْغُلَامَ أَنْ يَأْكُلَ مَعِيَ فَأَصْنَتْ وَالْغُلَامَ مِنَ الطَّعَامِ ، فَلَمَّا فَارَعْنَا قَالَ لِي : اذْفَعْ الْوَسَادَةَ وَحُدْمًا تَحْتَهَا فَرَفَعْتُهَا وَإِذَا دَانِيْرٌ فَأَخَذْتُهَا وَوَضَعْتُهَا فِي كُمِّي وَأَمَرَ أَرْبَعَةَ مِنْ عَبِيدِهِ أَنْ يَكُونُوا مَعِيَ حَتَّى يَبْلُغُونِي مَنْزِلِي ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِذَاكَ إِنْ طَافَ ابْنُ الْمُسَيْبِ يَدُورًا وَأَكْرَهُ أَنْ يَلْقَانِي وَمَعِيَ عَيْبُكَ ، فَقَالَ لِي : أَصَبْتَ أَصَابَ اللَّهِ بِكَ الرَّشَادَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا إِذَا رَدَدْتَهُمْ فَلَمَّا قُرْبْتُ مِنْ مَنْزِلِي وَأَنْسَتُ رَدَدْتَهُمْ فَصَرْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَدَعَوْتُ بِالسِّرَاجِ وَنَظَرْتُ إِلَى الدَّانِيْرِ وَإِذَا هِيَ ثَمَانِيَّةٌ وَأَرْبَعُونَ دِينَارًا وَكَانَ حَقُّ الرَّجُلِ عَلَيَّ ثَمَانِيَّةً وَعِشْرِينَ دِينَارًا وَكَانَ فِيهَا دِينَارٌ يَلُوحُ فَأَعَجَبَنِي حُسْنُهُ فَأَخَذْتُهُ وَقَرَّبْتُهُ مِنَ السِّرَاجِ فَإِذَا عَلَيْهِ نَقْشٌ وَاضِحٌ : حَقُّ الرَّجُلِ ثَمَانِيَّةٌ وَعِشْرُونَ دِينَارًا وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ ؛ وَلَا وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُ مَا لَهُ عَلَيَّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَالَمِينَ الَّذِي أَعَزَّ وَلِيَّهُ ،

۳- راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ کے غلام بورافع کی اولاد میں سے ایک شخص تھا طیس نامے اس کا میرے اوپر قرض تھا اس نے تقاضہ کیا اور مجھ پر سختی کی۔ بہت سے لوگ اس کے طرفدار ہو کر مجھے ملامت کرنے لگے۔ جب میں نے یہ صورت دیکھی تو نماز صبح مسجد رسول میں پڑھ کر امام رضا علیہ السلام سے ملنے چلا۔ حضرت اس روز بعین تشریف لے گئے تھے جب میں دروازہ کے نزدیک پہنچا تو میں نے دیکھا۔ حضرت ایک گدھے پر تشریف لارہے ہیں جسم پر ایک قمیض ہے اور ردا۔ جب میں نے حضرت کو دیکھا تو عرض حال کرتے مشرم آئی، حضرت میرے قریب آ کر ٹھہر گئے۔ میں نے سلام کیا۔ رمضان

کا مہینہ تھا۔ میں نے کہا آپ کے غلام طیس کا میرے اوپر قرضہ ہے اس نے مجھے رسوا کیا ہے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ اسے روکیں گے۔ میں نے بتایا کہ قرضہ کتنا ہے اور کچھ نہ کہا۔ مجھے حکم دیا کہ ان کے آنے تک یہاں بیٹھا رہوں میں انتظار میں مغرب کے وقت تک بیٹھا رہا۔ حالانکہ میں روزے سے تھا۔ میرا سینہ تنگ ہو رہا تھا ارادہ تھا کہ اٹھ کر چل دوں ناگاہ حضرت کو آتا دیکھا اور آپ کے گرد کچھ لوگ تھے۔

اور وہ لوگ حضرت سے سوال کر رہے تھے اور آپ صدقات دے رہے تھے جب وہ چلے گئے تو حضرت گھر میں گئے اور پھر برآمد ہوئے۔ مجھے بلایا۔ میں آپ کے ساتھ اندر گیا۔ میں بھی بیٹھا اور حضرت بھی بیٹھے۔ میں حاکم مدینہ ابن مسیب کے متعلق بات چیت کرنے لگا۔ میں اکثر اس کے متعلق گفتگو کیا کرتا تھا۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو حضرت نے فرمایا میرا گمان ہے کہ تم نے افطار نہیں کیا۔ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے کھا نامنگایا اور جب میرے سامنے رکھا تو ایک غلام کو حکم دیا میرے ساتھ کھانے کا، جب ہم دونوں کھا چکے تو فرمایا اس تکیہ کو اٹھاؤ اور جو اس کے نیچے ہے اسے لے لو میں نے اٹھایا تو اس کے نیچے دینار تھے میں نے اسے اٹھا کر اپنی آستینوں میں رکھ لئے حضرت نے چار غلاموں کو حکم دیا کہ میرے گھر تک مجھے پہنچا دیں۔ میں نے کہا ابن مسیب کے غلام گھومتے پھرتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ آپ کے غلام میرے ساتھ دیکھ کر وہ پوچھ گچھ کریں۔ فرمایا تمہاری رائے صائب ہے اللہ تمہاری مدد کرے اور غلاموں سے کہا۔ جہاں سے یہ تمہیں لوٹانا چاہیں پلٹ آنا۔ جب میں اپنے گھر کے قریب پہنچا اور اطمینان ہو گیا تو ان کو لوٹا دیا۔ میں نے گھر میں جا کر چراغ منگایا اور دینار گنے تو ۲۸ تھے میرے اوپر قرضہ ۲۸ دینار تھا اس میں ایک دینار زیادہ چمکدار تھا مجھے اس کی خوشنمائی پر تعجب ہوا چراغ کے قریب دیکھا تو اس پر واضح حروف میں لکھا تھا ۲۸ دینار قرضہ کے لئے ہیں۔ باقی تمہارے لئے۔ حاکمہ خدا کی قسم میں نے نہیں بتایا تھا کہ مجھ پر کتنا قرض ہے رب العالمین خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے ولی کو یہ عزت بخشی۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي السَّنَةِ الَّتِي حَجَّ فِيهَا هَارُونُ يُرِيدُ الْحَجَّ فَانْتَهَى إِلَى جَبَلٍ - عَنْ بَسَّارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ - يُقَالُ لَهُ فَارِغٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ: يَا فَارِغُ وَهَارِمَةُ يَفْطَعُ إِزْبَاءً، فَلَمْ تَدْرِمَا مَعْنَى ذَلِكَ فَلَمَّا وَالتِي وَافِي هَارُونُ وَنَزَلَ بِذَلِكَ الْمَوْضِعِ صَعِدَ جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى ذَلِكَ الْجَبَلَ وَ أَمَرَ أَنْ يُبْنَى لَهُ ثُمَّ مَجَلَسٌ فَلَمَّا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ صَعِدَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ بِهِمَا، فَلَمَّا انصَرَفَ إِلَى الْعِرَاقِ قُطِعَ إِزْبَاءُ إِزْبَاءً.

۵ - راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام اسی سال حج کو تشریف لے گئے جس سال ہارون حج کو گیا تھا جب کہ ہارون کے پاس پہنچے جو مکہ جاتے ہوئے بائیں طرف پڑتا ہے تو آپ نے فرمایا۔ اس پر عمارت بنانے والے اور اس کو

منہدم کرنے والے کا ایک ایک عضو کو جدا کر دیا جائے گا۔

ہم نے اس کے معنی نہ سمجھے، حضرت کے وہاں سے جانے کے بعد ہارون آیا اور اسی جگہ اترا۔ اس کا وزیر جعفر بن یحییٰ برکی اس پہاڑ پر چڑھا اور حکم دیا کہ یہاں اس کے لئے یہاں ایک مکان بنائیں تاکہ اس میں آکر ٹھہرے۔ جب مکہ سے واپس ہوا تو پھر چڑھا اور اس کے گرانے کا حکم دیا۔ جب عراق واپس پہنچا تو (بحکم ہارون) اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔

۶ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَةَ بْنِ النَّاسِمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى قَالَ: أَلْحَقْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَيْءٍ أَطْلَبُهُ مِنْهُ، فَكَانَ يَعِدُّنِي، فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ لِيَسْتَقْبِلَ وَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنْتُ مَعَهُ فَجَاءَهُ إِلَى قَرْبِ قَصْرِ فُلَانٍ، فَزَلَّ تَحْتَ شَجَرَاتٍ وَنَزَلْتُ مَعَهُ أَنَا وَلَيْسَ مَعَنَا ثَلَاثٌ، فَقُلْتُ: جَمِلْتَ فَذَاكَ هَذَا الْعَبْدُ قَدْ أَطْلَعْنَا وَلَا وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ دِرْهَمًا قَمَا سِوَاهُ فَحَكَ بِسَوْطِهِ الْأَرْضَ حَكًّا شَدِيدًا، ثُمَّ صَرَبَ بِيَدِهِ فَتَنَاوَلَ مِنْهُ سَبْكَةً ذَهَبٍ، ثُمَّ قَالَ: انْتَفِعْ بِهَا وَأَنْتُمْ مَا دَأَبْتُمْ.

۶۔ ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا۔ میں امام رضا علیہ السلام پر کچھ مانگنے میں زور دے رہا تھا۔ وہ وعدہ فرمایا کہ تمہیں ایک دن حضرت حاکم مدینہ کے استقبال کو بجلی میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ آپ فلاں قصر کے سامنے پہنچ کر چند درختوں کے سائے میں بیٹھ گئے۔ میں بھی بیٹھ گیا میرے اور حضرت کے سوا اور کوئی وہاں نہ تھا۔ میں نے کہا آج عید کا دن ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں، حضرت نے اپنا کوڑا زور سے زمین پر رگڑا پھر اپنا ہاتھ مارا اور سونے کی ایک اینٹ اٹھا کر کہا۔ لو اس سے کام چلاؤ۔ ہم سے جو دیکھا ہے اس سے کسی دوسرے کو خبردار نہ کرنا۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَاسِرِ الْخَادِمِ وَالرِّبَّانِ بْنِ الصَّلْتِ جَمْعًا قَالَ: لَمَّا انْقَضَى أَمْرُ الْمَخْلُوعِ وَاسْتَوَى الْأَمْرُ لِلْمَأْمُونِ كَتَبَ إِلَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْتَقْدِمُهُ إِلَى خُرَاسَانَ، فَأَعْتَلَ عَلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَلِكٍ، فَلَمْ يَزَلِ الْمَأْمُونُ يُكَاتِبُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى عَلِمَ أَنَّهُ لَا مَحِيصَ لَهُ وَأَنَّهُ لَا يَكْفُ عَنْهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِ وَلَا بِي جَعْفَرِ بْنِ سَبْعِ سِنِينَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ: لَا تَأْخُذْ عَلَيَّ طَرِيقَ الْجَبَلِ وَقُمْ، وَخُذْ عَلَيَّ طَرِيقَ الْبَصْرَةِ وَالْأَهْوَاذِ وَفَارِسَ، حَتَّى وَاقِيَ مَرَوْ، فَعَرَسَ عَلَيْهِ الْمَأْمُونُ أَن يَتَقَدَّمَ الْأَمْرَ وَالْخِلَافَةَ. فَأَبَى أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قَالَ قَوْلًا لِيَا لَيْلَةَ الْعَبْدِ؟ فَقَالَ: عَلَيَّ شُرُوطًا لِكَيْهَا قَالَ الْمَأْمُونُ لَهُ: سَلْ مَا شِئْتَ، فَكَتَبَ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي دَاخِلٌ فِي وِلَايَةِ الْعَبْدِ، عَلَيَّ أَنْ لَا أَمُرَ وَلَا أَنْهِيَ وَلَا أَقْضِي وَلَا أُولِي وَلَا أَعَزِّلُ وَلَا أَعْتَرُ شَيْئًا وَمَا هُوَ قَائِمٌ وَتُعْفِيَنِي مِنْ ذَلِكَ كَلِّهِ؟ فَأَجَابَهُ الْمَأْمُونُ إِلَى ذَلِكَ كَلِّهِ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي يَاسِرٌ قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَ الْعَبْدُ بَعَثَ الْمَأْمُونُ

إِلَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْأَلُهُ أَنْ يَرْكَبَ وَيَحْضُرَ الْعَبْدَ وَيَصَاحِبَ وَيَخِطِبَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ عَلِمْتَ مَا كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مِنَ الشَّرْطِ فِي دُخُولِ هَذَا الْأَمْرِ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ إِنَّمَا أُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ تَطْمَئِنَّ قُلُوبُ النَّاسِ وَيَعْرِفُوا فَضْلَكَ ، فَلَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُرَادُهُ الْكَلَامَ فِي ذَلِكَ فَالْحَقَّ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ أَعْفَيْتَنِي مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ وَإِنْ لَمْ تُعْفِنِي خَرَجْتُ كَمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؟ فَقَالَ الْمَأْمُونُ : أَخْرَجَ كَيْفَ شِئْتَ وَأَمَرَ الْمَأْمُونُ الْقَوْمَ أَنْ يُكْرِهُوا إِلَى بَابِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ : فَحَدَّثَنِي يَأْسِرُ الْخَادِمِ أَنَّهُ قَعَدَ النَّاسَ لِأَبِي الْحَسَنِ فِي الطَّرْفَاتِ وَالسُّطُوحِ ، الرَّجُلُ جَالِدُ النِّسَاءِ وَالصَّبِيانِ وَاجْتَمَعَ الْقَوْمُ أَدُ وَالْجُنْدُ عَلَى بَابِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاعْتَسَلَ وَتَعَمَّمَ بِعِمَامَةٍ بَيْضَاءَ مِنْ قَطَنِ ، أَلْفِي طَرْفًا مِنْهَا عَلَى صَدْرِهِ وَطَرْفًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَتَشَمَّرَ ، ثُمَّ قَالَ لِجَمِيعِ مَوَالِيهِ : افْعَلُوا مِثْلَ مَا فَعَلْتُ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ عُنُقًا ثُمَّ خَرَجَ وَتَحَنُّنٌ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ خَافٍ قَدْ شَمَّرَ سَرَّاءِ بِيَدِهِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ مُشَمَّرَةٌ ، فَلَمَّا مَشَى وَ مَشِينَا بَيْنَ يَدَيْهِ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ، فَخَجِلَ إِلَيْنَا أَنْ السَّمَاءَ وَالْجِبَالَ تَجَاوَبَهُ وَالْقَوْمُ أَدُّوا النَّاسَ عَلَى الْبَابِ فَذَهَبُوا وَوَلَّسُوا السِّلَاحَ وَتَرَيْنَا بِأَحْسَنِ الرِّقَّةِ ، فَلَمَّا طَلَعْنَا عَلَيْهِمْ بِهَذِهِ الصُّورَةِ وَطَلَعَ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَفَّ عَلَى الْبَابِ وَقَفَّ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ [اللَّهُ أَكْبَرُ] عَلَى مَا هَذَا ، اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا دَرَقْنَا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَبْلَانَا ، نَرَفَعُ بِهَا أَمْوَاتَنَا ، قَالَ يَأْسِرُ : فَتَرَعَزَتْ مَرُّو بِالْبُكَاءِ وَالصَّجِيجِ وَالصَّبِيحِ لَمَّا بَطَرُوا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَقَطَ الْقَوْمُ عَنْ دَوَابِّهِمْ وَرَمَوْا بِخِفَافِهِمْ لَمَّا رَأَوْا أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَافِيًا وَكَانَ يَمْشِي وَيَقِفُ فِي كُلِّ عَشْرِ خُطَوَاتٍ وَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قَالَ يَأْسِرُ : فَخَجِلَ إِلَيْنَا أَنْ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَالْجِبَالَ تَجَاوَبَهُ وَصَارَتْ مَرُّو ضَجَّةً وَاحِدَةً مِنَ الْبُكَاءِ وَ بَلَغَ الْمَأْمُونُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ذُو الرِّيَاسَتَيْنِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ بَلَغَ الرَّضَا الْمُصَلِّي عَلَى هَذَا السَّبِيلِ افْتَتَنَ بِهِ النَّاسُ وَالرَّأْيُ أَنْ تَسْأَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ فَسَأَلَهُ الرَّجُوعَ فَدَعَا أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِخِفِّهِ فَلَبِسَهُ وَرَكِبَ وَرَجَعَ .

۱۔ ریا سخرادم اور ریان بن الصلت دونوں راوی ہیں کہ جب امین کی سلطنت کا دور ختم ہوا اور مامون بادشاہ بنا تو اس نے امام رضا علیہ السلام کو خراسان بلایا حضرت نے حسن تدبیر سے ٹالنا چاہا۔ مگر مامون برابر لکھتا

رہا جب حضرت نے جان لیا کہ اب بے قبول کے چارہ کار نہیں اور وہ مانے گا نہیں تو آپ نے ارادہ سفر کیا۔ امام محمد تقی کی عمر اس وقت سات سال کی تھی، مامون نے لکھا کہ آپ براہِ ولیم و قم نہ آئیں (یہاں شیعہ زیادہ تھے۔ اندیشہ تھا کہ روک نہ لئے جائیں) بلکہ براہِ بصرہ و اہواز و فارس مرو بہنویں، جب آپ وہاں پہنچے تو اس نے امر خلافت کو (امتحاناً) آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے انکار فرمایا۔ تب اس نے ولی عہدی کے بارے میں کہا۔

حضرت نے فرمایا۔ اس کے متعلق کچھ شرائط ہیں جن کا جواب میں چاہتا ہوں۔ مامون نے کہا۔ جو آپ چاہیں پوچھیں۔ فرمایا۔ میں ولی عہدی اس صورت میں قبول کروں گا کہ نہ کوئی حکم دوں گا نہ نہی کروں گا نہ فتوے دوں گا نہ کوئی مقدمہ فیصل کروں گا نہ کسی کو حاکم مقرر کروں گا نہ کسی چیز میں تبدیلی کروں گا۔ آپ مجھے ان تمام معاملات میں معاف فرمائیں گے۔ مامون نے ان سب باتوں کا جواب دیا اور منظور کیا۔

یاسر قلام امام رضا علیہ السلام کا بیان ہے کہ جب عید آئی تو مامون نے امام علیہ السلام کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ سوار ہو کر تشریف لے جائیں اور نماز پڑھائیں اور خطبہ بیان کریں۔ حضرت نے جواب دیا کہ ولی عہدی قبول کرنے میں جو شرائط ہیں نے پیش کی ہیں ان کا آپ کو علم ہے۔ اس نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میرا مقصد اس سے صرف یہ ہے کہ آپ کی طرف سے لوگوں کے تلوپ ملین ہو جائیں اور آپ کی فیصلت کو لوگ پہچان لیں۔ حضرت برابر تردید فرماتے رہے اور مامون کا اصرار رہا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر مجھے معاف ہی کر دیا جائے تو میرے لئے خوشی کا باعث ہو گا اور اگر میرا عذر قبول نہیں تو پھر اسی طرح نماز کے لئے نکلوں گا جس طرح رسول اللہ اور امیر المومنین نکلے تھے۔ مامون نے کہا مجھے اس میں کوئی عذر نہیں، پھر مامون نے حکم دیا اپنے سرداروں اور اہل کاروں کہ وہ سوار ہو کر امام رضا علیہ السلام کے دروازہ پر جائیں۔ یاسر کہتا ہے کہ لوگ حضرت کی شان دیکھنے کے لئے راستوں اور مکانوں کی چھتوں پر آ بیٹھے، مرد و عورتیں اور بچے سب اور درباری سردار اور فوجی جوان حضرت کے دروازے پر آ موجود ہوئے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت نے غسل فرمایا اور سوتی عمامہ باندھا اور ایک چھوڑ سینہ پر لٹکایا۔ دوسرا دونوں شانوں پر رکھا اور اپنے غلاموں سے فرمایا تم بھی ایسا ہی کرو پھر اپنے ہاتھ میں عصا لیا۔ جب حضرت باہر تشریف لائے تو ہم سب حضرت امام علیہ السلام کے آگے آگے تھے آپ پابہنہ تھے اور پاجامہ کے پانچے نصف ساق تک آٹھے ہوئے تھے اور دامن گردلنے ہوئے تھے۔

جب حضرت چلے اور ہم آپ کے ساتھ چلے تو آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور چار تکبیریں کہیں۔ ہم نے خیال کیا کہ آسمان اور شہر کے درو دیوار ان کا جواب دے رہے ہیں ہم نے دیکھا کہ سردارانِ سلطنت اور عام لوگ تیار ہیں ہتھیار لگائے ہوئے ہیں اور خوب آراستہ و پیرااستہ ہیں جب ہم اس صورت سے نکلے اور امام رضا علیہ السلام بھی برآمد ہوئے تو آپ تھوڑی دیر دروازہ پر بٹھرے اور چار مرتبہ اللہ اکبر فرمایا۔ پھر کہا شک ہے اس خدا کا جس نے ہمیں ہدایت کی۔ اللہ اکبر اس نے چوپاؤں کے گوشت کا ہم کو رزق دیا اور حمد ہے اس خدا کی جس نے ہمیں آزمائش میں ڈالا۔

حضرت کے ساتھ ہماری آوازیں بھی بلند ہوئیں یا سر غلام نے کہا آواز گریہ سے شہر مرو گونج اٹھا جب لوگوں نے امامؑ کو برہنہ پا دیکھا اور یہ کہ وہ دس دس قدم پر چل کر رک جاتے ہیں اور تین تکبیریں کہتے ہیں تو ہم نے گمان کیا کہ آسمان وزمین اور پہاڑ تکبیروں کا جواب دے رہے ہیں اور تمام مرو میں جوش گریہ دیکھے۔ جب ماموں کو یہ خبر ملی تو اس کے وزیر فیصل بن سہیل نے کہا کہ اگر امام اسی طرح عید گاہ تک پہنچے تو لوگ ان کے گرویدہ ہو جائیں گے میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے لوٹ جانے کو کہیں۔ چنانچہ ماموں نے ایسا ہی کیا۔ امام علیہ السلام نے اپنے جوتے منگائے، پہن کر سوار ہوئے اور لوٹ آئے۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ يَاسِرٍ قَالَ : لَمَّا خَرَجَ الْمَأْمُونُ مِنْ خُرَاسَانَ يُرِيدُ بَغْدَادَ ، وَخَرَجَ الْفَضْلُ ذُو الرِّيَاسَتَيْنِ وَخَرَجَ جَمَاعٌ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَدَّ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَهْلِ ذِي الرِّيَاسَتَيْنِ كِتَابٌ مِنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلِ وَنَحْوُ فِي بَعْضِ الْمَنَازِلِ ، أَنِّي نَظَرْتُ فِي تَحْوِيلِ السَّنَةِ فِي حِسَابِ النُّجُومِ فَوَجَدْتُ فِيهِ أَنَّكَ تَدُوقُ فِي شَهْرِ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ حَرَّ الْحَدِيدِ وَحَرَّ النَّارِ وَارَى أَنْ تَدْخُلَ أَنْتَ وَآمِرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالرِّضَا الْحَمَّامُ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَتَحْتَجِمَ فِيهِ وَتَصَبَّ عَلَى يَدَيْكَ الدَّمَ لِيَزُولَ عَنْكَ نَحْسُهُ ، فَكَتَبَ ذُو الرِّيَاسَتَيْنِ إِلَى الْمَأْمُونِ بِذَلِكَ وَسَأَلَهُ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا الْحَسَنِ ذَلِكَ ، فَكَتَبَ الْمَأْمُونُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ يَسْأَلُهُ ذَلِكَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ : لَسْتُ بِدَاخِلِ الْحَمَّامِ عَدَاً وَلَا أَرَى لَكَ وَلَا لِلْفَضْلِ أَنْ تَدْخُلَا الْحَمَّامَ عَدَاً فَأَعَادَ عَلَيْهِ الرُّقْعَةَ مَرَّتَيْنِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَسْتُ بِدَاخِلِ عَدَاً الْحَمَّامِ فَانِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي النَّوْمِ فَقَالَ لِي : يَا عَلِيُّ لَا تَدْخُلِ الْحَمَّامَ عَدَاً وَلَا أَرَى لَكَ وَلَا لِلْفَضْلِ أَنْ تَدْخُلَا الْحَمَّامَ عَدَاً ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ صَدَقَتْ يَا سَيِّدِي وَصَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَسْتُ بِدَاخِلِ الْحَمَّامِ عَدَاً وَالْفَضْلُ أَعْلَمُ ، قَالَ : فَقَالَ يَاسِرٌ : فَلَمَّا أَمْسَيْنَا وَغَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَنَا الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : قُولُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ ، فَلَمْ نَزَلْ نَقُولُ ذَلِكَ ، فَلَمَّا صَلَّى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ الصُّبْحَ قَالَ لِي : اصْعَدْ [عَلِي] السَّطِجَ فَاسْتَمِعْ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئاً ، فَلَمَّا صَعِدْتُ سَمِعْتُ الصَّجَّةَ وَالتَّحَمَّتْ وَكَثُرَتْ فَإِذَا نَحْرُ بِالْمَأْمُونِ قَدْ دَخَلَ مِنَ الْبَابِ الَّذِي كَانَ إِلَى دَارِهِ مِنْ دَارِ أَبِي الْحَسَنِ وَهُوَ يَقُولُ : يَا سَيِّدِي يَا أَبَا الْحَسَنِ ؛ آجَرَكَ اللَّهُ فِي الْفَضْلِ فَإِنَّهُ قَدْ أَبَى وَكَانَ دَخَلَ الْحَمَّامَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ بِالسُّيُوفِ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذَ مِمَّنْ دَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثٌ نَفَرٍ كَانَ أَحَدُهُمْ ابْنُ خَالَةِ الْفَضْلِ ابْنُ ذِي الْقَلَمَيْنِ قَالَ : فَاجْتَمَعَ الْجُنْدُ وَالْقَوَادُ وَمَنْ كَانَ مِنْ رِجَالِ الْفَضْلِ عَلَى بَابِ الْمَأْمُونِ فَقَالُوا : هَذَا اغْتَالَهُ وَقَتَلَهُ - يَمْنُونُ الْمَأْمُونُ - وَلَنْ نَطْلُبَ بَدَمِهِ وَجَاؤُوا بِالْبِيزَانِ لِيُحْرِقُوا الْبَابَ ، فَقَالَ الْمَأْمُونُ لِأَبِي

الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا سَيِّدِي تَرَى أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ وَتَقَرَّ قَوْمٌ؟ قَالَ: فَقَالَ يَا سَيِّرُ : فَرَكِبَ أَبُو الْحَسَنِ وَقَالَ لِي: اذْكَبْتُ فَرَكِبْتُ فَلَمَّا حَرَجْنَا مِنْ بَابِ الدَّارِ نَظَرْتُ إِلَى النَّاسِ وَقَدْ تَرَّاحَمُوا ، فَقَالَ لَهُمْ بِيَدِهِ تَقَرُّ قَوْمًا تَقَرُّ قَوْمًا، قَالَ يَا سَيِّرُ : فَأَقْبَلَ النَّاسُ وَاللَّهِ يَفْعُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ مَا أَشَادَ إِلَى أَحَدٍ إِلَّا رَكَضَ وَمَرَّ .

۸۔ یاسر سے مروی ہے کہ بغداد کے ارادے سے ماموں خراسان سے چلا۔ فضل اس کا وزیر اور امام رضا علیہ السلام

بھی اس کے ساتھ تھے۔ راہ میں فضل کو اس کے بھائی حن بن سہل کا ایک خط ملا۔

میں نے علم نجوم سے معلوم کیا ہے کہ فلاں جیسے تم یوم چہار شنبہ گزنی آہن و آتش کا ذائقہ چکھو گے یعنی قتل کر دیئے جاؤ گے اور مصلحت یہ ہے کہ تم اور امیر المؤمنین اور امام رضا علیہ السلام اس دن جب حمام میں داخل ہوں تو تو حجامت کرانا (دیکھنے لگوانا) اور جو خون نکلے اسے اپنے ہاتھ پر ڈالنا۔ تاکہ نحوست تجھ سے دور رہے ذوالریاستین نے ماموں کو اطلاع دی اور درخواست کی کہ ابو الحسن کو بھی اطلاع دے دو ماموں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا۔ میں کل حمام میں نہ جاؤں گا اور نہ میری رائے میں آپ کو اور فضل کو جانا چاہیے ماموں نے دوبارہ اس بارے میں لکھا۔ آپ نے جواب دیا میں نہیں جاؤں گا۔ آج رات میں نے رسول اللہ کو خواب میں دیکھا۔ فرما رہے ہیں اے علی کل حمام میں نہ جانا۔ میری رائے میں کل حمام میں نہ آپ جائیں اور نہ فضل۔ ماموں نے لکھا۔ اے میرے سردار آپ بھی سچے ہیں اور رسول اللہ بھی۔ میں کل نہیں جاؤں گا اور فضل کو تو خود ہی علم ہے۔ یاسر نے بیان کیا جب شام ہوئی اور سورج ڈوب گیا تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ تم سب کہو کہ اس رات میں جو عادت ہونے والا ہے ہم اس کے لئے خدا سے پناہ مانگتے ہیں۔ یہی بار بار فرماتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو امام نے مجھے فرمایا۔ چھت پر جاؤ اور سونو کیا آواز آتی ہے۔ میں اوپر گیا تو شور و غل سنا، جو بڑھتا ہی چلا گیا۔ پس ماموں کی طرف چلے تو وہ اس دروازے سے داخل ہوا جو اس کے گھر سے امام علیہ السلام کے گھر کی طرف تھا وہ حضرت کی طرف تھا وہ حضرت کو دیکھ کر کہنے لگا۔ اے مرے آقا ابو الحسن خدا آپ کو فضل کا اجر دے۔ اس نے میری بات ماننے سے انکار کیا اور حمام میں چلا گیا۔ کچھ لوگ تلواریں لے کر آئے اور اس کو قتل کر دیا ان میں سے تین آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ایک ان میں سے اس کی خالہ کا بیٹا فضل بن قلعین (دو دفتروں کا منشی) تھا یا سر نے کہا پس جمع ہوئے لشکر اور سردار حن کا تعلق فضل سے تھا اور آئے ماموں کے دروازے پر اور کہنے لگے اس نے ہر کام اور قتل کر لیا ہے یعنی ماموں نے۔ ہم اس کے خون کا بدلہ ضرور لیں گے اور وہ آگ لے کر آئے تاکہ اس کا دروازہ جلا دیں۔ ماموں نے کہا۔ اے میرے آقا ابو الحسن آپ جا کر ان لوگوں کو پرانگندہ کیجئے۔ یا سر کہتا ہے حضرت سوار ہوئے اور مجھ سے کہا تو بھی سوار ہو ہم گھر کے دروازے سے جب نکلے تو بہت سے لوگوں نے مزاحمت کی۔ حضرت نے اپنا ہاتھ اٹھا کر کہا۔ متفرق ہو جاؤ یا سر کا بیان ہے کہ لوگ اس طرح بے تابی سے آگے آئے کہ ایک کے اوپر ایک تھا پس حضرت نے جن کو اشارہ کیا وہ سوار ہو کر چل دیا۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُسَافِرٍ، وَعَنْ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ هَارُونُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنْ يُوَاقِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام إِذْ هَبَّ إِلَيْهِ وَقَالَ لَهُ: لَا تَخْرُجْ غَدًا فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ غَدًا هُزِمْتَ وَقَتِلَ أَصْحَابُكَ فَإِنْ سَأَلْتُكَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هَذَا، فَقُلْتُ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ (۱) قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ لَا تَخْرُجْ غَدًا فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ هُزِمْتَ وَقَتِلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ لِي: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هَذَا؟ فَقُلْتُ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: نَامَ الْعَبْدُ وَلَمْ يَغْسِلِ رِاسَهُ، ثُمَّ خَرَجَ فَانْهَزَمَ وَقَتِلَ أَصْحَابُهُ، قَالَ: وَوَحَدَّ ثَنِي مُسَافِرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام بِمَنْبَى قَمَرَةَ يَحْمِي بَنُو خَالِدٍ فَعَطَسَ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ: مَسَاكِينُ لَا يَذَرُونَ مَا يُحَلُّ بِهِمْ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، ثُمَّ قَالَ: فَأَعْجَبُ مِنْ هَذَا هَارُونُ وَأَنَا كَهَاتَيْنِ - وَصَمَّ إِصْبَعَيْهِ - قَالَ مُسَافِرٌ: فَوَاللَّهِ مَا عَرَفْتُ مَعْنَى حَدِيثِهِ حَتَّى دَقَّنَاهُ مَعَهُ.

۹۔ مسافر غلام امام رضا علیہ السلام کا بیان ہے کہ ہارون بن مسیب حاکم مدینہ نے چاہا کہ جنگ کر کے محمد بن صادق سے جنھوں نے مکہ میں خسروج کیا تھا اور زید بن مروان کے امام تھے اور خراسان میں وفات پائی، امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ تم حاکم مدینہ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ کل خسروج نہ کرنا ورنہ شکست کھائے گا اور تیرے اصحاب قتل کر دیے جائیں گے۔ اگر پوچھے تو نے کیسے جانا تو کہہ دینا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے میں اس کے پاس گیا اور کہا کل آپ خسروج نہ کریں ورنہ شکست ہوگی اور آپ کے اصحاب قتل ہو جائیں گے اس نے کہا مجھے کیسے معلوم ہوا میں نے کہا خواب میں دیکھا ہے اس نے ازراہ سخر کہا، غلام بغیر آب دست سے سو گیا لیکن اس کے خواب کو ساقط الاعتبار سمجھا بیجا میرا ہو کہ اس نے خسروج کیا اور ہار گیا، مسافر نے کہا کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس تھا یہ بھی بن خالد بریکی ادھر سے گزرا اس کے گھوڑے کی گرد سے حضرت کا چہرہ گرا اور ہر گیا۔ آپ نے فرمایا یہ بیچارے کیا جانیں کہ اس سال کیا حادثہ پیش آئے گا فضل بن یحییٰ کا قتل، پھر مسافر نے کہا حضرت نے فرمایا اس سے زیادہ عجیب واقعہ ہارون کا ہے۔ میں اس کا مطلب سمجھا یہاں تک کہ ہارون کی قبر حضرت کے پائیں پارہی۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ الْفَاسَانِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ حَمَلَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام مَالًا لَهُ حَطَرٌ، فَلَمَّ أَرَهُ سَرَّ بِهِ قَالَ: فَأَغْتَمَمْتُ لِذَلِكَ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي: قَدْ حَمَلْتُ هَذَا الْمَالَ وَلَمْ يُسَرَّ بِهِ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ الطَّسْتُ وَالْمَاءُ، قَالَ: فَقَعَدَ عَلِيٌّ كُرْسِيًّا وَقَالَ بِيَدِهِ [وَقَالَ] لِلْغُلَامِ: صُبَّ عَلَيَّ الْمَاءُ، قَالَ: فَجَعَلَ يَسْبُلُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فِي الطَّسْتِ دَهَبٌ، ثُمَّ انْفَقَتْ إِلَيَّ فَقَالَ لِي: مَنْ كَانَ هَكَذَا [إِلَّا] يُنَالِي بِالَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ؟

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھے خبر دی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس کوئی بہت سامان

لے کر آیا۔ آپ نے انہاں سرت نہ کیا۔ لانے والا رنجیدہ ہوا اور اپنے دل میں کہنے لگا۔ میں اتنا مال لایا حضرت اس پر خوش نہ ہوئے۔ آپ نے غلام سے فرمایا۔ طشت اور پانی لا۔ اس کے بعد آپ کرسی پر بیٹھے اور غلام سے فرمایا پانی ڈال۔ آپ کی انگلیوں سے طشت میں سونا گرنے لگا۔ پھر آپ نے اس شخص سے کہا۔ جس پر خدا کا یہ فضل ہو اس کو کیا پرواہ ہے اس مال کی جو اس کے پاس لایا گیا ہے۔

۱۱۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمْعًا؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْرِبَانَ، عَنْ أُخْبَيْعِ بْنِ مَهْرِبَانَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُبِضَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ تِسْعٍ وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَ أَشْهُرٍ، فِي عَامِ اثْنَيْنِ وَمِائَتَيْنِ. غَابَ بَعْدَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَشْرَ مِنْ سَنَةِ الْأَشْهُرِينَ أَوْ ثَلَاثَةَ.

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام نے ۴۹ سال کی عمر میں ۲۶۶ھ میں انتقال فرمایا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام دو یا تین ماہ کم بیس سال زندہ رہے۔

ایک سو بیسواں باب

ذکر مولد امام محمد تقی علیہ السلام

۱۲۰ (باب)

مَوْلِدُ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ وَقُبِضَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَنَةَ عِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ فِي آخِرِ ذِي الْقَعْدَةِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَشَهْرَيْنِ وَثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَدُفِنَ بِبَغْدَادَ فِي مَقَابِرِ قُرَيْشٍ عِنْدَ قَبْرِ جَدِّهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَقَدْ كَانَ الْمُعْتَمِدُ أَشْخَصَهُ إِلَى بَغْدَادَ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السَّنَةِ النَّبِيُّ تُوْفِيَ فِيهَا عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَأُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا: سَبِيكَةُ نُؤَيِّسَةَ وَقَبْلَ أَيْضًا: إِنَّ اسْمَهَا كَانَ خَبْرَ زَانَ. وَرَوَى أَنَّهَا كَانَتْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مَارِيَةَ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَكَانَ زَيْدِيًّا.

قَالَ : كُنْتُ بِالْمَسْكِرِ فَبَلَغَنِي أَنَّ هُنَاكَ رَجُلًا مَحْبُوسًا أُنِي بِهِ مِنْ نَاجِيَةِ الشَّامِ مَكْبُولًا وَقَالُوا :
 إِنَّهُ تَبَنَّى ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ : فَأَتَيْتُ الْبَابَ وَذَارَيْتُ الْبُؤَابِينَ وَ الْحَجَبَةَ حَتَّى وَصَلْتُ إِلَيْهِ فَاذًا
 رَجُلٌ لَهُ فِهْمٌ ، فَقُلْتُ : يَا هَذَا مَا قِصَّتُكَ وَمَا أَمْرُكَ ؟ قَالَ : إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا بِالشَّامِ أَعْبُدُ اللَّهَ فِي
 الْمَوْضِعِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ : مَوْضِعُ رَأْسِ الْحُسَيْنِ قَبِينَا أَنَا فِي عِبَادَتِي إِذْ أَتَانِي شَخْصٌ فَقَالَ لِي قُمْ
 بِنَا ، فَقُمْتُ مَعَهُ قَبِينَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ ، فَقَالَ لِي : تَعْرِفُ هَذَا الْمَسْجِدَ ؟ فَقُلْتُ :
 نَعَمْ هَذَا مَسْجِدُ الْكُوفَةِ ، قَالَ فَصَلَّى فَصَلَّيْتُ مَعَهُ قَبِينَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ
 بِالْمَدِينَةِ ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمْتُ وَصَلَّى وَصَلَّيْتُ مَعَهُ وَصَلَّى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ،
 قَبِينَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا بِمَكَّةَ ، فَلَمْ أَزَلْ مَعَهُ حَتَّى قَضَى مَنَاسِكَهُ وَقَضَيْتُ مَنَاسِكَي مَعَهُ قَبِينَا أَنَا مَعَهُ ،
 إِذَا أَنَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ أَعْبُدُ اللَّهَ فِيهِ بِالشَّامِ وَمَضَى الرَّجُلُ ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْغَائِلِ إِذَا أَنَا
 بِهِ فَعَمَلٌ مِثْلُ فِعْلِهِ الْأُولَى ، فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنْ مَنَاسِكِنَا وَرَدَّ نِي إِلَى الشَّامِ وَهَمَّ بِمُغَارَقَتِي قُلْتُ لَهُ :
 سَأَلْتُكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَفَدَّرَكَ عَلَيَّ مَا رَأَيْتُ إِلَّا أَخْبَرْتَنِي مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى
 قَالَ فَتَرَأَيْتُ الْخَبْرَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الرَّيَّانِي ، فَمَعَتْ إِلَيَّ وَأَخَذَنِي وَكَبَّلَنِي فِي
 الْجَدِيدِ وَحَمَلَنِي إِلَى الْبِغْدَادِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : فَارْقِعِ الْقِصَّةَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، فَعَمَلٌ وَدَكَرَ
 فِي قِصَّتِهِ مَا كَانَ فَوْقَ فِي قِصَّتِهِ : قُلْتُ لِلَّذِي أَخْرَجَكَ مِنَ الشَّامِ فِي لَيْلَةِ الْكُوفَةِ وَمِنَ الْكُوفَةِ
 إِلَى الْمَدِينَةِ وَمِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ وَرَدَّكَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الشَّامِ أَنْ يُخْرِجَكَ مِنْ حَبْسِكَ هَذَا ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ
 خَالِدٍ فَفَعَمَّتَنِي ذَلِكَ مِنْ أَمْرِهِ وَرَفَقْتُ لَهُ وَأَمَرْتُهُ بِالْعَزَاءِ وَالصَّبْرِ قَالَ : ثُمَّ بَكَرْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْجُنْدُ
 وَصَاحِبُ الْحَرَسِ وَصَاحِبُ السَّجْنِ وَخَلَقُ اللَّهِ ، فَقُلْتُ مَا هَذَا ؟ فَقَالُوا : الْمَحْمُولُ مِنَ الشَّامِ الَّذِي
 تَبَنَّى افْتَقَدَ الْبَارِحَةَ فَلَا يُدْرِي أَحْسَفَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ اخْطَفَهُ الطَّيْرُ .

امام محمد تقی علیہ السلام ماہ رمضان ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور آخری قعدہ ۲۲۰ھ میں بعمر ۲۵ سال دو
 ماہ ۸ دن رحلت فرمائی اور بغداد کے مقابر قریش میں اپنے جد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس دفن ہوئے جس سال
 آپ کی وفات ہوئی اس کے اول میں معتمد نے آپ کو بغداد میں بلایا تھا آپ کی والدہ کنیز تھیں جن کا نام سبیکہ ثوبیتہ
 تھا اور ان کو خیزران بھی کہتے تھے ایک روایت میں ہے کہ وہ ماریہ قبیلہ مادر ابراہیم بن رسول اللہ کے خاندان سے
 تھیں۔

ارسل بن خالد سے مروی ہے کہ محمد نے جو عقیدہ زہری تھے بیان کیا میں سپاہی تھا۔ مجھے خبر ملی کہ ناچہ شام سے

ایک شخص قید کر کے لایا جا رہا ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ علی بن خالد نے کہا۔ میں شہر کے دروازہ پر آیا اور دربانوں پہرہ داروں کو بھٹاتا ہوا اس شخص تک پہنچا میں نے دیکھا کہ وہ صاحب عقل و فہم انسان ہے۔ میں نے اس سے کہا۔ اے شخص تیری سرگزشت اور معاملہ کیا ہے۔ اس نے کہا میں ملک شام کا رہنے والا ہوں اس جگہ مشغول عبادت تھا جس کو مقام کوراس میں کہتے ہیں اس حالت میں کہ میں مشغول عبادت تھا ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کھڑا ہوا اور میرے ساتھ چل، میں نے کہا اچھا ناگاہ میں نے اپنے کو مسجد کوفہ میں پایا۔ اس نے کہا ہاتھ ہے یہ کون سی جگہ ہے میں نے کہا ہاں یہ مسجد کوفہ ہے اس نے وہاں نماز پڑھی میں نے بھی اسی کے ساتھ وہاں نماز پڑھی، میں اس کے ساتھ رہا۔ ناگاہ ہم مدینہ میں مسجد رسول میں پہنچ گئے اس نے رسول اللہ کو سلام کیا۔ میں نے بھی کیا۔ اس نے نماز پڑھی میں نے بھی پڑھی اس نے رسول پر درود بھیجا۔ ناگاہ میں نے اپنے آپ کو مکہ میں پایا۔ میں اس کے ساتھ رہا۔ اس نے مناسک ادا کئے میں نے بھی کئے ناگاہ میں نے اپنے آپ کو پھر اسی جگہ پایا۔ جہاں میں شام میں عبادت کر رہا تھا اس کے بعد وہ شخص چلا گیا۔ دوسرے سال وہ پھر آیا اور وہی عمل کیا جو گزشتہ سال کیا تھا جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوئے اور اس نے مجھے شام واپس کیا اور مجھ سے جدا ہونا چاہا۔ تو میں نے کہا۔ میں قسم دیتا ہوں اس ذات کی جس نے آپ کو یہ قدرت دی ہے جس کو میں نے دیکھا کہ مجھے یہ بتائیے کہ آپ کون ہیں۔ فرمایا۔ میں محمد بن علی بن موسیٰ ہوں۔ اس نے کہا۔ یہ خبر پھیلنی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ محمد بن عبد الملک زیات تک پہنچی۔ اس نے مجھے بلایا اور گرفتار کر کے ہتھکڑی اور بیڑی میں جکڑ دیا اور عراق کی طرف مجھے بھیجا۔ راوی کہتا ہے میں نے اس سے کہا۔ یہ قصہ تم محمد بن عبد الملک سے بیان کرو (درخواست میں لکھو کہ میں مدعی نبوت نہیں ہوں بلکہ اصل واقعہ یہ ہے) اس نے ایسا ہی کیا۔ زیات نے (جو واقعہ بالذات بادشاہ حجازی کا سپہ سالار تھا) جواب میں لکھا۔ اسی سے کہو جو تجھے شام سے ایک رات میں کوفہ لے گیا اور کوفہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ اور مکہ سے۔

پھر شام میں لوٹا یا کہ اس قید سے رہا کر دے۔ علی بن خالد نے کہا کہ اس واقعہ نے مجھے بہت صدمہ پہنچایا اور میرا دل کٹھا اور میں نے اسے صبر و ضبط کی تلقین کی۔ دوسرے روز میں صبح کو پھر اس سے ملنے گیا۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ شکر والے چوکیدار پہرے دار اور بہت سی مخلوق جمع ہے میں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا کہ جو مدعی نبوت شام سے لایا گیا تھا۔ وہ کل رات سے غائب ہے خدا جانے زمین نکل گئی یا کوئی پرندہ اسے اٹھا لے گیا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يُقَالُ لَهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ زَيْنٍ قَالَ : كُنْتُ مُجَاوِرًا بِالْمَدِينَةِ - مَدِينَةَ الرَّسُولِ ﷺ - وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَجِيءُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَعَ الزَّوَالِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَنْزِلُ فِي الصَّحْنِ وَيَصْبِرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَيَرْجِعُ إِلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ، فَيَخْلَعُ تَعْلِيْدَهُ وَيَقُومُ فَيُصَلِّي قَوْسُوسَ إِلَيَّ الشَّيْطَانُ ، فَقَالَ : إِذَا نَزَلَ فَادْهَبْ حَتَّى تَأْخُذَ مِنَ التُّرَابِ الَّذِي يَطَّاعُنِي ، فَجَلَسْتُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَنْتَظِرُهُ لِأَقْلَمَ هَذَا.

فَلَمَّا أَنْ كَانَ وَقْتُ الرَّوَالِ أَقْبَلَ ﷺ عَلَى حِمَارٍ لَهُ ، فَلَمْ يَنْزِلْ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ
وَجَاءَ حَتَّى نَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ الَّتِي عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ :
ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَفَعَلَ هَذَا أَيْسَاءً ، فَقُلْتُ : إِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ جُمْتُ فَأَخَذْتُ
الْحَصَا الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ بِقَدَمَيْهِ ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْعَدِجَاءِ عِنْدَ الرَّوَالِ فَمَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ ثُمَّ
دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَصَلَّى فِي نَعْلَيْهِ
وَلَمْ يَخْلَعْهُمَا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ أَيْسَاءً ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : لَمْ يَتَّبِعْ أَلِي هَهُنَا وَالْكَنْ أَذْهَبُ إِلَى بَابِ
الْحَمَامِ فَإِذَا هُوَ دَخَلَ إِلَى الْحَمَامِ أَخَذْتُ مِنَ التُّرَابِ الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ ، فَسَأَلْتُ عَنِ الْحَمَامِ الَّذِي يَدْخُلُهُ
فَقَبِلَ لِي : إِنَّهُ يَدْخُلُ حَمَامًا بِالْبَقِيعِ لِرَجُلٍ مِنْ أُوْدِ طَلْحَةَ فَتَمَرَّتْ يَوْمَ الَّذِي يَدْخُلُ فِيهِ
الْحَمَامِ وَصِرَتْ إِلَى بَابِ الْحَمَامِ وَجَلَسْتُ إِلَى الطَّائِحِي أَحَدَهُ وَأَنَا أَنْتَظِرُ مَجِيئَهُ ﷺ فَقَالَ الطَّلْحِي :
إِنْ أَرَدْتَ دُخُولَ الْحَمَامِ ، فَعَمَّ فَادْخُلْ فَإِنَّهُ لَا يَتَّبِعُنَا لَكَ ذَلِكَ بَعْدَ سَاعَةٍ ، قُلْتُ وَ لِمَ ؟ قَالَ : لِأَنَّ
ابْنَ الرَّضَا يُرِيدُ دُخُولَ الْحَمَامِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَنْ ابْنُ الرَّضَا ؟ قَالَ : رَجُلٌ مِنْ آلِ عُمَرُو لَهُ
سَلَاخٌ وَوَرَعٌ ، قُلْتُ لَهُ : وَلَا يَجُورُ أَنْ يَدْخُلَ مَعَهُ الْحَمَامَ غَيْرُهُ ؟ قَالَ : نُخَلِّي لَهُ الْحَمَامَ إِذَا جَاءَ
قَالَ : قَبِينَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ ﷺ وَمَعَهُ عَلِمَانٌ لَهُ ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ غُلَامٌ مَعَهُ حَصْبَرٌ حَتَّى أَدْخَلَهُ
الْمَسْلُخَ فَبَسَطَهُ وَوَأْفَى فَسَلَّمَ وَدَخَلَ الْحُجْرَةَ عَلَى حِمَارَةٍ وَدَخَلَ الْمَسْلُخَ وَنَزَلَ عَلَى الْحَصْبَرِ ، فَقُلْتُ
لِلطَّلِحِي : هَذَا الَّذِي وَصَفْتَهُ بِمَا وَصَفْتَهُ مِنَ السَّلَاخِ وَالْوَرَعِ ؟ فَقَالَ : يَا هَذَا لِأَنَّ اللَّهَ مَا فَعَلَ هَذَا
قَطُّ إِلَّا فِي هَذَا الْيَوْمِ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : هَذَا مِنْ عَمَلِي أَنَا جَبِينُهُ ، ثُمَّ قُلْتُ : أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَخْرُجَ
فَلَمَّعِي أَنَا مَا أَرَدْتُ إِذَا خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ وَتَلَبَّسَ دَعَا بِالْحِمَارِ فَأَدْخَلَ الْمَسْلُخَ وَرَكِبَ مِنْ فَوْقِ
الْحَصْبَرِ وَخَرَجَ ﷺ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : قَدْ وَاللَّهِ آذَيْتُهُ وَلَا أَعُودُ وَلَا أَرُومُ مَا رُمْتُ مِنْهُ أَبَدًا وَصَحَّ
عَزَمِي عَلَى ذَلِكَ ، فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ الرَّوَالِ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ أَقْبَلَ عَلَى حِمَارِهِ حَتَّى نَزَلَ فِي الْمَوْضِعِ
الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ فِي الصَّحْنِ فَدَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ
يُصَلِّي فِيهِ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ وَقَامَ يُصَلِّي .

۲- راوی کہتا ہے کہ میں مدینہ رسول میں مقیم تھا میں دیکھا کرتا تھا کہ امام محمد تقی علیہ السلام ہر روز وقت زوال
مسجد رسول میں آتے ، میں میں آرتے اور قبر رسول کے پاس جا کر سلام کرتے اور بیت فاطمہ کی طرف لوٹ جاتے اپنے جوتے اتارتے

اور نماز پڑھتے ایک روز شیطان نے میرے دل میں دو سو سو ڈالا کہ جب حضرت اپنی سوارچی آئیں تو بڑھ کر وہ مٹی اٹھا لیں جس پر حضرت کا قدم رکھا جائے۔ میں اس روز حضرت کے انتظار میں ہو بیٹھا تاکہ یہ کام کروں جب زوال کا وقت آیا تو حضرت اپنے گدھے پر تشریف لائے لیکن وہاں نہ اترے جہاں ہر روز نماز پڑھا کرتے تھے اور اس پتھر پر اترے جو مسجد کے دروازہ پر تھا۔

پھر روضہ رسول پر تشریف لائے پھر اس جگہ واپس آئے جہاں نماز پڑھتے تھے کئی روز ایسا ہی ہوا۔ میں نے کہا جوتا آئیں گے تو میں کنسکریاں لے لوں گا جن پر حضرت کے قدم رکھے گئے ہوں دوسرے روز وقت زوال تشریف لائے اور پتھر پر اتارے پھر اندر آئے۔ رسول اللہ کو سلام کر کے اس جگہ پر پہنچے جہاں نماز پڑھتے تھے پس حضرت نے بغیر جوتا اتارے نماز پڑھی ایک قسم کی نعل عربی میں نماز پڑھی جاسکتی ہے کئی روز حضرت نے ایسا ہی کیا۔ میں نے دل میں کہا یوں کام نہ چلے گا مجھے حمام جانا چاہیے جب آپ حمام میں داخل ہوں گے تو جو مٹی آپ کے قدم کے نیچے ہوگی لے لوں گا۔ میں نے پتہ چلایا کہ امام علیہ السلام کس حمام میں غسل فرماتے ہیں معلوم ہوا یقین والے حمام میں جہاں اولادِ طلحہ میں سے ایک شخص کا ہے پس دن کا پتہ لگا کر میں حمام کے دروازہ پر پہنچا اور مردِ طلحہ سے بات کرنے لگا میں حضرت کی آمد کا منتظر تھا۔ طلحہ نے کہا اگر حمام کرنے کا ارادہ ہے تو اٹھو اور اندر داخل ہو ورنہ بہت دیر پھر موقع نہ ملے گا۔ میں نے کہا یہ کیوں؟ فرزندِ امام رضا علیہ السلام حمام میں داخل ہونا چاہتے ہیں میں نے کہا یہ کون ہیں میں نے کہا آلِ محمد سے ہیں صاحبِ زہد و تقویٰ ہیں۔ میں نے کہا کیا ان کے ساتھ حمام میں کوئی اور نہیں جاسکتا؟ اس نے کہا ہم ان کے لئے حمام خانہ کرا دیتے ہیں ہم یہ باتیں کہہ رہے تھے کہ حضرت تشریف لے آئے۔ آپ کے ساتھ نوکر تھے۔ ایک نوکر کے پاس بوریہ تھا۔ جب حضرت لباس آدنے کی جگہ داخل ہوئے تو اس نے بوریہ بچھا دیا آپ حمار پر سوار حمام میں داخل ہوئے اور جب کپڑے اتارنے کی جگہ پر پہنچے تو بوریہ پر اترے۔ میں نے مردِ طلحہ سے کہا کیا یہی ہیں جن کے زہد و تقویٰ اور صلاحیتِ نفس کی تو نے تعریف کی۔ اس نے کہا واللہ یہی ہیں ایسا عمل انھوں نے کبھی نہیں کیا جیسا آج کیلئے۔

میں نے اپنے دل میں کہا یہ اثر میرے عمل کا ہے جسے میں کھینچے چلا آ رہا ہوں میں حضرت کے نکلنے کا انتظار کرتا ہوں شاید جو میرا مقصد ہے وہ پورا ہو جائے جب آپ برآمد ہوں۔ آپ حمام سے نکلے تو کپڑے پہنے اور گدھے کو منگایا۔ غلام نے مسلح میں دیکھتے اتارنے کی جگہ داخل کیا۔ آپ بوریہ پر سے سوار ہوئے اور چلے گئے میں نے دل میں کہا میں نے حضرت کو اذیت دی اب اس خیال کی طرف نہ لوٹوں گا اور کبھی ایسا ارادہ نہ کروں گا۔ اسی روز وقت زوال جب سوار ہو کر آئے تو صحن میں اسی جگہ اترے جہاں اتر کرتے تھے رسول اللہ کو سلام کیا اور اس جگہ آئے جہاں بیتِ فاطمہ میں نماز پڑھا کرتے تھے جو تے انار ڈالے اور نماز پڑھنے لگے۔

(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام وقت لوگوں کے ارادہ سے واقف ہوتا ہے)

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجْمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: حَرَجَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَنظَرْتُ إِلَى رَأْسِهِ وَرَجَلَيْهِ لَا يَوِفُّ فَاثَمَهُ لِأَصْحَابِنَا بِمُضَرٍّ فَبِينَا أَنَا كَذَلِكَ حَتَّى قَمَدًا وَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ

اِخْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمَثَلِ مَا اخْتَجَّ بِهِ فِي النَّبُوتِ ، فَقَالَ : « وَ آتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيحًا » قَالَ : « إِذَا بَلَغَ أَشَدُّ مَبْلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَى الْحُكْمَ صَبِيحًا وَ يَجُوزُ أَنْ يُعْطَا مَا هُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۳۔ علی ابن اسباط سے مروی ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام میری طرف آئے تو میں نے آپ کے سر پر ہاتھ رکھا تاکہ میں آپ کے قدر و قامت کا تذکرہ اپنے اصحاب سے مقرر میں کر دوں میں خود ہی کر رہا تھا کہ آپ بیٹھے اور فرمایا۔ اے علی خدا نے امامت میں بھی وہی معیار حجت رکھا ہے جو نبوت میں ہے ایک جگہ فرماتا ہے ہم نے اس کو اپنا حکم (نبوت) بچپن میں دیا دوسری جگہ فرماتا ہے جب وہ پوری توت والا ہو گیا اور چالیس سال کی عمر کا ہوا پس یہ بھی جائز ہے کہ اپنا حکم بچپن میں دے دے اور یہ بھی جائز ہے کہ چالیس سال کے بعد دے و آپ کا یہ مقصد تھا کہ تم میرے بچپن کے قدر و قامت پر نہ جاؤ خدا فی عہدہ کا تعلق کسی بن سے مخصوص نہیں۔

۴۔ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ : اخْتَالَ الْمَأْمُونُ (۳) عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ (۴) بِكُلِّ حَبْلَةٍ ، فَلَمْ يُمْكِنْ فِيهِ شَيْءٌ ، فَلَمَّا اعْتَلَّ وَ أَرَادَ أَنْ يَمْنِيَ عَلَيْهِ ابْنَتُهُ (۵) دَفَعَتْ إِلَيْهِ مَائَتِي ، وَصَبَعَهُ مِنْ أَجْمَلٍ مَا يَكُونُ ، إِلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ جَامًا فِيهِ جَوْهَرٌ يَسْتَقِيمُنَ أَبَا جَعْفَرٍ (۶) إِذَا قَعَدَ فِي مَوْضِعِ الْأَخْيَارِ ، فَلَمْ يَلْتَمِثْ إِلَيْهِنَّ ، وَكَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُخَارِقٌ صَاحِبُ صَوْتٍ وَ عَوْدٍ وَ صَرَبٍ ، طَوِيلِ اللَّحْيَةِ ، فَدَعَاهُ الْمَأْمُونُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا فَأَنَا أَكْفَيْكَ أَمْرَهُ ، فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي جَعْفَرٍ (۷) فَشَرِقَ مُخَارِقٌ شَبَقَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الدَّارِ وَ جَعَلَ يَضْرِبُ بِعُودِهِ وَ يُغْنِي ، فَلَمَّا قَعَلَ سَاعَةً وَإِذَا أَبُو جَعْفَرٍ لَازِلٌ إِلَيْهِ لَا يَمِينًا وَلَا شِمَالًا : ثُمَّ رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ وَقَالَ : اتَّقِ اللَّهَ يَا ذَا الْعُرُونِ قَالَ : فَسَقَطَ الْمِضْرَابُ مِنْ يَدِهِ وَ الْعُودُ فَلَمْ يَنْتَفِعْ بِيَدَيْهِ إِلَى أَنْ مَاتَ قَالَ : فَسَأَلَهُ الْمَأْمُونُ عَنْ خَالِهِ فَقَالَ : لِمَ صَاحَبِي أَبُو جَعْفَرٍ فَرَعْتُ فَرَعَةً لَا أَفْبِقُ مِنْهَا أَبَدًا .

۴۔ مروی کہتا ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام کے کردار کو آدمی نے کے لئے ماموں نے بہت سی تدبیریں کیں تاکہ آپ کا فسق ظاہر ہو لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی چونکہ اس کی خواہش تھی اپنی بیٹی سے رشتہ کرنے کی لہذا ایک تدبیر اس نے یہ بھی کی کہ دو سو نہایت حسین کنیزیں حضرت کے پاس بھیج دیں جن میں سے ہر ایک کے پاس نہایت خوشنما جام تھا اس میں موتی یا جواہرات پڑے ہوئے تھے اور حکم دیا کہ جب وہ اپنے بزرگوں کی طرح شانِ امامت دکھا رہے ہوں ان کے سامنے جائیں اور عشوہ گرمی دکھائیں جب وہ آئیں تو حضرت نے کوئی توجہ ان کی طرف نہ فرمائی جب ماموں اس تدبیر میں ناکام ہوا تو محارِق کو بیٹھے کو جو دراز ریش تھا بلایا۔ اس نے کہا کہ اگر ان کے دل میں دُنیوی خواہش ذرا سی بھی ہوگی تو میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔ پس ماموں کے عمل

۱۹/۱۲
سید
۲۷/۱۵
احقاف

میں وہ امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے بیٹھا اور ایسی بلند آواز سے گانے لگا کہ اس گھر کے تمام لوگ جمع ہو گئے وہ اپنی سارنگی بجا رہا تھا اور گارہا تھا دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا مگر حضرت نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ نہ داہنی طرف دیکھا نہ بائیں طرف، پھر اپنا سر اٹھا کر اس سے فرمایا اور دراز نشن خدا سے ڈر، حضرت کے یہ فرماتے ہی مضراب اور باجر اس کے ہاتھ سے گر گیا اور مرتے دم تک اس کے دونوں ہاتھ بیکار ہو گئے۔ ماموں نے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ جب امام علیہ السلام کے مجھے ڈانٹا تو میرے بدن میں ایسا لرزہ پیدا ہوا جس کا اثر آج تک ہے۔

۵۔ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ذَاوَدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَمَعِيَ ثَلَاثُ رِقَاعٍ غَيْرُ مَعْنُونَةٍ وَاشْتَبَهْتُ عَلِيًّا فَأَعْتَمَمْتُ فَنَازُولٌ إِخْدِيَهُمَا وَقَالَ : هَذِهِ رُقْعَةٌ لِيَاوُدَ بْنِ شَيْبٍ ، ثُمَّ تَنَاوَلَ الثَّانِيَةَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ رُقْعَةٌ لِفُلَانٍ ، فَبُهِتُّ أَنَا فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَنَبَسَمَ قَالَ : وَأَعْطَانِي ثَلَاثِمِائَةَ دِينَارٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَحْمِلَهَا إِلَى بَعْضِ بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَسْئَلُ لَكَ دُلْبِي عَلِيٌّ حَتَّى يَفِي بِشَرِي لِي بِهَا مَنَاعًا ، فَدَلَّهُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِالذِّنَابِ فَقَالَ لِي : يَا أَبَا هَاشِمٍ دُلْبِي عَلِيٌّ حَتَّى يَفِي بِشَرِي لِي بِهَا مَنَاعًا ، فَقُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : وَكَلِمَةُ جَمَالٍ أَنْ أَكَلِمَةُ عليه السلام لَهُ يُدْخِلُهُ فِي بَعْضِ أُمُورِهِ ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ لِأَكَلِمَتِهِ لَهْ فَوَجَدْتُهُ بِأَكُلِّ وَمَعَهُ جَمَاعَةٌ وَلَمْ يُمْكِنِي كَلَامُهُ ، فَقَالَ عليه السلام : يَا أَبَا هَاشِمٍ كُلِّ وَوَصَّحَ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ - اِبْتِدَاءً مِنْهُ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ - : يَا غُلَامُ انْظُرْ إِلَى الْجَمَالِ الَّذِي أَنَا نَابِيهِ أَبُو هَاشِمٍ فَضَمَّهُ إِلَيْكَ . قَالَ : وَدَخَلْتُ مَعَهُ ذَاتَ يَوْمٍ بُسْتَانًا فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَمَوْلُوعٌ بِأَكْلِ الطَّيْنِ ، فَأَدْعُ اللَّهَ لِي ، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لِي [بِهِ] بَعْدَ [ثَلَاثَةِ] أَيَّامٍ اِبْتِدَاءً مِنْهُ : يَا أَبَا هَاشِمٍ قَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْكَ أَكْلَ الطَّيْنِ . قَالَ أَبُو هَاشِمٍ : فَمَا شَيْءٌ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْهُ الْيَوْمَ .

۵۔ داؤد نے کہا میں امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس آیا تو میرے پاس تین خط تھے جن کے آغاز میں مکتوب لیبہ کا نام نہ تھا۔ میں شبہ میں پڑ گیا اور غمگین ہوا۔ حضرت نے ان میں سے ایک کو لے کر فرمایا۔ یہ خط زیاد بن شیبہ کے نام ہے پھر دوسرا اٹھا کر فرمایا یہ فلاں کے نام ہے۔ میں حیران ہو گیا حضرت نے مجھے دیکھ کر تبسم کیا۔ پھر مجھے تین سو دینار دے کر فرمایا ان کو میرے فلاں چچا زاد بھائی کے پاس لے جاؤ، وہ تجھ سے کہے گا کہ کسی ایسے تجسربہ کار کو متاؤ جو میرے لئے سامان خرید دے۔ راوی کہتا ہے ایک ساربان نے مجھ سے کہا۔ میں حضرت سے اس کے نوکر رکھنے کے بارے میں بات چیت کروں۔ میں حضرت کے پاس اس بارے میں بات چیت کرنے کے لئے گیا لیکن میں نے دیکھا کہ حضرت تناؤ فرما رہے ہیں اور آپ کے پاس کچھ لوگ ہیں میں ان کے سامنے نہ کہہ سکا پھر مجھ سے فرمایا۔ اے ابو ہاشم کھاؤ اور میرے سامنے کھا کر رکھا۔ حضرت نے بغیر کچھ کہے خود ہی فرمایا۔ اے غلام اس ساربان کو بلا جسے ابو ہاشم لائے ہیں اور اپنے پاس رکھ اور یہ بھی روایت کی کہ ایک دن

میں حضرت کے ساتھ باغ میں داخل ہوا میں نے کہا میں مٹی کھانے کی طرف راغب ہوں پس آپ دعا فرمائی یہ سن کر خاموش ہو گئے تین دن بعد خود ہی فرمایا۔ اے ابو ہاشم تمہارا مٹی کھانا ختم ہوا۔ ابو ہاشم کا بیان ہے کہ اس روز سے کوئی چیز میرے نزدیک مٹی سے زیادہ قابل نفرت نہ تھی۔

۶ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَةَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَبِيحَةَ عُرْسِهِ حَيْثُ بَنَى بِابْنَةِ الْمَأْمُونِ وَكَانَتْ تَتَنَاوَلُكَ مِنَ اللَّيْلِ دَاوًا، فَأَوْ لَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ فِي صَبِيحَتِهِ أَنَا وَقَدْ أَصَابَنِي الْعَطَشُ وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَظَنَّ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ: أَطْنُكَ عَطْشَانًا، فَقُلْتُ أَجَلٌ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ أَوْ جَارِيَةٌ اسْقِنَا مَاءً فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: السَّاعَةَ يَأْتُونُهُ بِمَاءٍ يُسَمُّونَهُ بِهِ فَأَعْتَمَمْتُ لِذَلِكَ فَأَقْبَلَ الْغُلَامُ وَمَعَهُ الْمَاءُ فَنَبَسَمَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا غُلَامُ نَاوِلْنِي الْمَاءَ فَتَنَاوَلَ الْمَاءَ، فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ، ثُمَّ عَطِشْتُ أَيْضًا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَفَعَلَ مَا فَعَلْتُ فِي الْأُولَى، فَلَمَّا جَاءَ الْغُلَامُ وَمَعَهُ الْقَدْحُ قُلْتُ فِي نَفْسِي مِثْلَ مَا قُلْتُ فِي الْأُولَى، فَتَنَاوَلَ الْقَدْحَ، ثُمَّ شَرِبْتُ فَنَاوَلَنِي وَتَبَسَّمَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْرَةَ: فَقَالَ لِي هَذَا الْهَاشِمِيُّ: وَأَنَا أَطْنُهُ كَمَا يَقُولُونَ.

۶۔ محمد بن علی ہاشمی کہتا ہے کہ میں آیا امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس اس صبح کو جس کی شب میں آپ کی شادی بنت مامون سے ہوئی تھی، میں نے رات کو دو کھائی تھی سب سے پہلے اس صبح کو آنے والا میں تھا مجھے پیاس لگی میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا حضرت نے میری طرف دیکھ کر فرمایا معلوم ہوتا ہے تم پیاس سے ہو، میں نے کہا ہاں، حضرت نے غلام یا کنیز سے کہا۔ ہمیں سیراب کر (یہ نہ فرمایا اسے سیراب کر) میرے دل میں یہ بات آئی کہ اگر میرے لئے مانگتے تو شاید یہ لوگ زہر ملا لائے اس خیال سے رنجیدہ تھا۔ غلام پانی لے کر آیا تو حضرت مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ غلام سے کہا مجھے پانی دے حضرت نے پانی لے کر پیا پھر مجھے دیا تو میں نے پی لیا۔ مجھے پھر پیاس معلوم ہوئی۔ پھر میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا۔ حضرت نے پھر وہی کیا جو پہلے کیا تھا حضرت نے پھر پہلے خود پیا بعد میں مجھے پلایا اور تبسّم فرمایا۔ محمد بن حمزہ سے کہا۔ مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ یہ ہاشمی ایسا ہی ہے جیسا لوگ کہتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَلِيُّ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ النَّوَاحِي مِنَ الشَّيْبَةِ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَاوُ أَسْأَلُوهُ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ عَنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَهُ عَشْرُ سِنِينَ.

۷۔ ابراہیمؑ اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام سے اطراف کے شیعوں کے ایک گروہ نے اذن چاہا۔ حضرت نے اجازت دی وہ لوگ آئے اور ایک ہی مجلس میں حضرت سے ۳۰ ہزار سوال کئے حضرت نے ان سب کے جوابات دیئے جب کہ آپ کی عمر صرف دس سال تھی۔

۸۔ عَمَلِيُّ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ دَعْبِلِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَرَ لَهُ بِشَيْءٍ فَأَخَذَهُ وَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: لِمَ لَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ؟ قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ بَعْدَهُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَرَنِي بِشَيْءٍ فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ فَقَالَ لِي: تَأَذَّبْتَ.

۸۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے ایک چیز کا حکم دیا۔ میں نے الحمد للہ نہ کہا حضرت نے فرمایا تم نے الحمد للہ کیوں نہ کہا۔ اس کے بعد جب میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے مجھے ایک چیز کا حکم دیا میں نے الحمد للہ کہا۔ فرمایا اب تم نے ادب حاصل۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سِنَانٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ حَدِّثْ بِنَالٍ فَرَجَ حَدِّثْ؛ فَقُلْتُ: مَاتَ عُمَرُ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، حَتَّى أَحْصَيْتُ لَهُ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً، فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا يُسْرُّكَ لِحُبِّ خَافِيَا أَعَدُّوْا إِلَيْكَ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَوْلَا تَدْرِي مَا قَالَ - لَعَنَهُ اللَّهُ - لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَبِي؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: خَاطَبَهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ: أَطَلَّكَ سَكْرَانٌ فَقَالَ أَبِي: اللَّهُمَّ إِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي أَسَمَيْتُ لَكَ صَائِمًا فَأَذَقَهُ طَعْمَ الْحَرْبِ وَدَلَّ الْأُسْرَ، فَوَاللَّهِ إِنْ ذَهَبَتِ الْأَيَّامُ حَتَّى حُرِبَ مَالُهُ وَمَا كَانَ لَهُ نَمٌّ أَخَذَ أُسْرًا وَهُوَ ذَا قَدِّ مَاتَ لِأَرْحَمِهِ اللَّهُ وَقَدْ أَدَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَمَا زَالَ يُدْبِلُ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ أَعْدَائِهِ

۹۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام تقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے محمد آل فرج (غلام علی بن یقین) کے لئے کوئی حادثہ پیش آیا۔ میں نے کہا عمر (فرج کا بیٹا) مر گیا۔ حضرت نے ۲۴ بار الحمد للہ کہا میں نے کہا اگر میں جانتا کہ یہ خبر آپ کو اتنا خوش کرے گی تو باپ پر ہنہ دوڑتا ہوا آتا۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اس ملعون نے میرے والد سے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا مجھے علم نہیں، فرمایا انھوں نے کسی معاملہ میں اس سے مخاطب کیا تو اس نے کہا آپ نشہ میں ہیں حضرت نے فرمایا خدا تو جانتا ہے کہ میں روز سے سے ہوں پس اس کو حرب کا مزہ چکھا اور قید کی ذلت دے۔ پس بخدا چند ہی روز گزرے تھے کہ اس کا مال اور جو کچھ تھا وہ لٹ گیا اور وہ قید کر لیا گیا اور اب وہ مر گیا۔ خدا اس پر رحم نہ کرے۔ خدا نے اس

سے انتقام لیا اور ہمیشہ اس کے اولیاء اس کے دشمنوں سے بدلہ لیتے رہیں گے۔

۱۰۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي مَسْجِدِ الْمُسَيْبِ وَصَلَّى بِنَا فِي مَوْضِعِ الْقَيْلَةِ سَوَاءً ، وَذُكِرَ أَنَّ السِّدْرَةَ الَّتِي فِي الْمَسْجِدِ كَانَتْ يَابِسَةً ، لَيْسَ عَلَيْهَا وَرَقٌ ، فَدَعَا بِمَاءٍ وَ تَهَيَّأَ تَحْتَ السِّدْرَةِ فَعَاشَتْ السِّدْرَةُ وَ أُرْقَتْ وَ حَمَلَتْ مِنْ غَايِهَا .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے مسجد مسیب میں امام محمد تقی کے ساتھ محراب مسجد میں نماز پڑھی تو ذکر نماز مغرب اس لئے ہے کہ مسافر اور مقیم سب کے لئے رکعات برابر ہیں (وہاں بیری کا ایک سوکھا درخت تھا حضرت نے پانی منگا کر اس درخت کے نیچے نہو کیا وہ ہر اسبھرا ہو گیا اور ہر سال پھل دینے لگا۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ وَعُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنِ الْمُطَّرِفِ قَالٍ : مَضَى أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَلِيَّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ دِرْهَمٍ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : ذَهَبَ مَالِي ، فَارْسَلْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا كَانَ غَدًا فَاتْنِي وَلِيَكُنْ مَعَكَ مِيزَانٌ وَأَوْزَانٌ ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لِي : مَضَى أَبُو الْحَسَنِ وَلَكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ دِرْهَمٍ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ فَرَفَعَ الْمُصَلِّيَ الَّذِي كَانَ تَحْتَهُ فَادَّا تَحْتَهُ دَنَابِرٌ فَدَفَعَهَا إِلَيَّ .

۱۱۔ مطرف کہتا ہے امام رضا علیہ السلام کا انتقال ہو گیا اور میرے ان پر چار ہزار درہم قرض تھے میں نے دل میں کہا کہ یہ میرا مال گیا امام محمد تقی علیہ السلام نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ امام رضا کا انتقال ہو گیا ہے اور تمہارے ان پر چار ہزار درہم ہیں وہ لے جاؤ۔ میں گیا تو حضرت نے اس مصلے کو اٹھایا جس پر بیٹھے تھے اس کے نیچے اتنے ہی درہم تھے حضرت نے وہ میرے حوالے کئے۔

۱۲۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحِمَيْرِيُّ جَمِيعًا ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّادٍ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُبِضَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَاثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا ، تُوُفِّيَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ لَيْسَتْ حَلْوَنٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ عِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ ، عَاشَ بَعْدَ أَبِيهِ تِسْعَةَ عَشَرَ سَنَةً إِلَّا خَمْسًا وَعِشْرِينَ يَوْمًا .

۱۲۔ محمد بن سنان سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا انتقال ۲۵ سال ۳ ماہ اور ۱۲ دن کی عمر میں ہوا اور روز سہ شنبہ ہزوی الحجہ کو ۲۲ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ اپنے والد ماجد کے بعد آپ ۲۵ روز کم ۱۹ سال زندہ رہے۔

ایک سو ایک سو ال باب

ذکر مولد امام علی نقی علیہ السلام

۱۲۱ (باب)

مَوْلِدِ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَالرِّضْوَانِ
وُلِدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلتَّصْفِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ اثْنَيْ عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ . وَرُوِيَ أَنَّهُ وُلِدَ فِي
رَجَبِ سَنَةِ أَرْبَعِ عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ . وَمَضَى لِأَرْبَعِ بَعِينَ مِنْ جُمَادَى الْأَخْرَقِ سَنَةِ أَرْبَعِ وَخَمْسِينَ وَ
وَمِائَتَيْنِ . وَرُوِيَ أَنَّهُ فُيْضَ عَلَيْهِ فِي رَجَبِ سَنَةِ أَرْبَعِ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ وَلَهُ أَحَدٌ وَأَرْبَعُونَ سَنَةً وَسِتَّةَ
أَشْهُرٍ ، وَأَرْبَعُونَ سَنَةً عَلَى الْمَوْلِدِ الْأَخْرِ الَّذِي رُوِيَ ، وَكَانَ الْمُتَوَكِّلُ أَشْخَصَهُ مَعَ يَحْيَى بْنِ هَرَمَةَ
بْنِ أَعْيَنَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى سُرٍّ مِنْ رَأَى ، فَتَوَفَّى عَلَيْهِ بِهَا وَدُفِنَ فِي دَارِهِ . وَامَةٌ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ
لَهَا سَمَانَةٌ .

۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ خَيْرَانَ الْأَسْبَاطِيِّ قَالَ : قَدِمْتُ
عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَدِينَةَ فَقَالَ لِي : مَا خَبَرُ الْوَائِقِ عِنْدَكَ ؟ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ خَلَفْتُهُ فِي
غَافِيَةٍ ، أَنَا مِنْ أَقْرَبِ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ ، عَهْدِي بِهِ مُنْذُ عَشْرَةِ أَيَّامٍ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : إِنْ أَهْلَ
الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : إِنَّهُ مَاتَ ، فَلَمَّا أَنْ قَالَ لِي : إِنْ النَّاسُ عَلِمَتْ أَنَّهُ هُوَ ، ثُمَّ قَالَ لِي : مَا فَعَلَ جَعْفَرُ ؟
قُلْتُ تَرَكْنَاهُ أَشْوَاءَ النَّاسِ خَالًا فِي السِّجْنِ ، قَالَ : فَقَالَ أَمَانَةٌ صَاحِبِ الْأَمْرِ ، مَا فَعَلَ ابْنُ الزَّيَّاتِ ؟
قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ النَّاسُ مَعَهُ وَالْأَمْرُ أَمْرُهُ ، قَالَ : فَقَالَ : أَمَا أَنَّهُ شَوْمٌ عَلَيْهِ ، قَالَ : ثُمَّ سَكَتَ
وَقَالَ لِي : لَا بُدَّ أَنْ تَجْرِيَ مَقَادِيرُ اللَّهِ تَعَالَى وَأَحْكَامُهُ ، يَا خَيْرَانُ ! مَاتَ الْوَائِقُ وَقَدَّعَدَ الْمُتَوَكِّلُ
جَعْفَرُ وَقَدْ قُتِلَ ابْنُ الزَّيَّاتِ ، فَقُلْتُ : مَنَى جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : بَعْدَ خُرُوجِكَ بِسِتَّةِ أَيَّامٍ .

حضرت کی ولادت ۱۵ ذی الحجہ ۲۱۲ھ میں ہوئی اور ایک روایت ہے کہ ماہِ رجبِ المرجب ۲۱۴ھ کو پیدا ہوئے
اور ۴ جمادی الثانی ۲۲۵ھ میں انتقال ہوا۔ ایک روایت ہے کہ آپ کا انتقال رجب ۲۵۴ھ میں ہوا جبکہ آپ کی عمر ۴۳ سال
تھی اور ایک روایت کے مطابق ۴۳ سال ۶ ماہ ۶ متوکل عباسی نے کئی بن ہرثمہ بن امین کے ساتھ آپ کو مدینہ سے سامرہ بلد یا

وہیں حضرت نے وفات پائی اور اپنے ہی گھر میں دفن ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ کنیز تھیں جن کا نام سہمانہ تھا۔
 انجیران کا بیان ہے کہ میں مدینہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے پوچھا واثق کا کیا حال ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس کو مع الخیر چھوڑا ہے میں اذرو سے تعلق سب سے زیادہ قریب ہوں دس روز ہوئے کہ میں اس سے جدا ہوا ہوں۔ فرمایا اہل مدینہ کہتے ہیں کہ وہ مر گیا ہے۔ جب امام علیہ السلام نے یہ فرمایا تو میں سمجھ گیا کہ یہ حضرت ہی نے فرمایا ہے پھر فرمایا جعفر برا در واثق کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ قید خانہ میں برسے حال سے ہے۔ فرمایا وہ صابہ حکومت ہو گا۔ پھر فرمایا محمد بن عبد المالک زیات کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ بدستور سپہ سالار ہے اور لوگ اس کے ساتھ ہیں اور اس کا حکم نافذ ہے فرمایا نحوست اس پر چھا گئی ہے یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا یہ جو مقدرات الہیہ ہیں ان کا جاری ہونا ناگزیر ہے اسے نيزان و اثق مر گیا اور اس کی جگہ متوکل جعفر بادشاہ بن گیا اور ابن زیات قتل کر دیا گیا۔ میں نے عرض کیا کب؟ فرمایا تیرے وہاں سے نکلنے کے چھ دن بعد۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ ضَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي كُلِّ الْأُمُورِ أَرَادُوا إِطْفَاءَ نُورِكَ وَالتَّقْصِيرَ بِكَ، حَتَّى أَنْزَلُوكَ هَذَا الْخَانَ الْأَشْعَى، خَانَ الصَّعَالِيكِ ۥ فَقَالَ: هُبْنَا أَنْتَ يَا ابْنَ سَعِيدٍ ثُمَّ أَوْعَا بِيَدِهِ وَقَالَ: انْظُرْ فَنَظَرْتُ، فَإِذَا أَنَا بِرَوْضَاتِ آفَاقٍ وَرَوْضَاتِ بَاسِرَاتٍ، فِيهِنَّ خَيْرَاتُ عَطِرَاتٍ وَوَلَدَانُ كَأَثَمِ اللَّوْلُؤِ الْمَكْنُونِ وَاطْيَارٍ وَطِبَاءٍ وَأَنْهَارٍ تَقُورُ، فَخَارَ بَصْرِي وَحَسَرْتُ عَيْنِي، فَقَالَ: حَيْثُ كُنَّا فَهَذَا لَنَا عَيْدٌ، لَسْنَا فِي خَانَ الصَّعَالِيكِ.

۲۔ صالح بن سعید سے مروی ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یہ دشمن دستوں کو پیش آپ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور آپ کو بے نیت کرنے کی سعی کرتے ہیں آپ کو اس بدترین گھر میں مہمان بلا کر مقیم کیا ہے جو حسان الصعاليك یعنی محتاج خانہ ہے۔ حضرت نے فرمایا اسے ابن سعید پرہاں آؤ پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا۔ یہ دیکھو، میں نے دیکھا کہ خوشنما ہیرے بھرے باغات ہیں ان میں حسین عورتیں خوشبو میں پیش اڑ رہی ہیں خوب صورت لڑکے چمکدار موتیوں کی طرح موجود ہیں، طيور خوشنواہن خوب صورت ہرن ہیں، نہریں جاری ہیں میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ فرمایا ہمارے لئے یہ سامان ہر جگہ موجود ہے ہم محتاج خانہ میں نہیں۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ الْجَلَابِ قَالَ: اشْتَرَيْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَنَمًا كَثِيرَةً، فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مِنْ أَصْطَبْلِ ذَائِهِ إِلَى مَوْضِعٍ وَاسِعٍ لِأَعْرِفُهُ، فَجَمَعْتُ أَقْرَبَ تِلْكَ الْغَنَمِ فَمَنْ أَمْرَنِي بِهِ، فَبَعَثَ إِلَيَّ أَبِي جَعْفَرُ

وَإِلَىٰ وَالِدَيْهِ وَعَیْرِهِمَا مِمَّنْ أَمَرَنِي ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَتْهُ فِي الْأَنْصِرَافِ إِلَىٰ بَغْدَادَ إِلَىٰ وَالِدَيْهِ وَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ التَّرْوِيقَةِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ يُبَيِّنُ عَدَاؤَنَا ثُمَّ تَنَصَّرَ قَالَ : فَأَقَمْتُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ أَقَمْتُ عِنْدَهُ وَبِتُّ لَيْلَةَ الْأَضْحَىٰ فِي رَوَاقِي لَهُ ، فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحْرِ أَنَا بِي فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ ! قُمْ ، قَالَ : فَمَقَمْتُ فَفَتَحَتْ عَيْنِي فَإِذَا أَنَا عَلَىٰ نَابِي بَغْدَادَ قَالَ : فَدَخَلْتُ عَلَىٰ وَالِدِي وَأَنَا فِي أَصْحَابِي ، فَقُلْتُ لَهُمْ : عَرَفْتُ بِالْعَسْكَرِ وَخَرَجْتُ بِبَغْدَادَ إِلَى الْعَبِيدِ .

۳۔ اسحاق جلاب سے مروی ہے کہ میں نے سامرو میں امام علیؑ کے لیے بہت سی بکریاں قربانی کے لیے خریدیں۔ حضرت ایک وسیع اسطبل میں لے گئے جس میں نے کبھی نہ دیکھا تھا پھر حضرت کے حکم کے مطابق ہر شخص کے نام کی بکری جدا کر کے لگا پھر حضرت نے مجھے امام محمدؑ کی اور ان کی والدہ وغیرہ کے پاس بھیجا۔ اس کے بعد میں نے حضرت سے بغداد واپس جانے اور اپنے والد سے ملنے کے لیے اجازت چاہی یہ یوم ترویہ تھا۔ حضرت نے فرمایا اکل ہمارے پاس رہو۔ پھر چلے جانا۔ میں پھر گیارہ یوم عرفہ میں حضرت ہی کے پاس رہا۔ صبح کو عید انہی تھی جب صبح ہوئی تو حضرت میرے پاس آئے اور فرمایا۔ اے اسحاق! اٹھ، میں گھڑا ہوں گیا۔ آنکھ کھول تو میں بغداد میں اپنے مکان کے دروازہ پر تھا اندر داخل ہو کر میں اپنے والد اور اعزہ سے ملا۔ میں نے ان سے کہا۔ عرفہ تو میں نے عسکر سامرو میں کیا اور عید بغداد میں کی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّاهِرِيِّ قَالَ : مَرِضَ الْمُتَوَكِّلُ مِنْ خُرَاجِ خَرَجٍ بِهِ وَأَشْرَفَ مِنْهُ عَلَى الْهَلَاكِ ، فَلَمْ يَجْسِرْ أَحَدٌ أَنْ يَمَسَّهُ بِحَدِيثِهِ ، فَتَدَرَّتْ أُمَةٌ إِنْ عُوْفِي . أَنْ تَحْمِلَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ مَالًا جَلِيلًا مِنْ مَالِهَا وَقَالَ لَهُ الْفَتْحُ بْنُ خَافَانَ : لَوْ بَعَثْتَ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَسَأَلْتَهُ فَإِنَّهُ لَا يَخْلُو أَنْ يَكُونَ عِنْدَهُ صِفَةٌ يُفَرِّجُ بِهَا عَنْكَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ وَوَصَفَ لَهُ عِلَّتَهُ ، فَرَدَّ إِلَيْهِ الرَّسُولُ بِأَنْ يُؤَخَّذَ كُسْبُ الشَّاةِ فَيُدَاغَ بِمَاءٍ وَرَدَّ فَبَوَّصَعَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَجَعَ الرَّسُولُ وَأَخْبَرَهُمْ أَقْبَلُوا يَهْرُؤُونَ مِنْ قَوْلِهِ ، فَقَالَ لَهُ الْفَتْحُ : هُوَ وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ وَأَحْضَرَ الْكُسْبَ وَعَمِلَ كَمَا قَالَ وَوَصَعَ عَلَيْهِ فَغَلَبَهُ النَّوْمُ وَسَكَنَ ، ثُمَّ اسْتَفْتَى مِنْ عِلَّتِهِ فَسَعَى إِلَيْهِ الْبَطْحَايِيُّ الْعَلَوِيُّ بِأَنْ أَمْوَالًا تَحْمِلُ إِلَيْهِ وَسِلَاحًا ، فَقَالَ لِسَعِيدِ الْحَاجِبِ : أَهْجُمُ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَخَدْمًا تَجِدُ عِنْدَهُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالسِّلَاحِ وَاحْمِلْهُ إِلَيَّ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ : فَقَالَ لِي سَعِيدُ الْحَاجِبِ : مِثْرُ إِلَى دَارِهِ بِاللَّيْلِ وَمَعِيَ سَلْمٌ فَصَدَدْتُ السَّطْحَ ، فَلَمَّا تَرَلْتُ عَلَى بَعْضِ الدَّرَجِ فِي الظُّلْمَةِ لَمْ أَدْرِ كَيْفَ

أَصِلُ إِلَى الدَّارِ ، فَأَذَانِي يَأْسَعِدُ ، مَكَانَكَ حَتَّى يَأْتُوكَ بِشَمْعَةٍ ، فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ أَسَوْنِي بِشَمْعَةٍ ، فَزَلْتُ فَوَجَدْتُهُ عَلَيْهِ جِبَّةٌ صُوفٍ وَقَلَنْسُوءَةٌ مِنْهَا وَسَجَادَةٌ عَلَى حَصِيرَيْنِ يَدَيْهِ ، فَلَمْ أَشْكُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي ، فَقَالَ لِي : دُونَكَ الْبُيُوتُ فَدَخَلْتُهَا وَفَتَشَّمْتُهَا فَلَمْ أَحِدْ فِيهَا شَيْئًا وَ وَجَدْتُ الْبَدْدَةَ فِي بَيْتِهِ مَخْتُومَةً بِخَاتَمِ أُمِّ الْمُتَوَكِّلِ وَ كِبْسَامَخْتُومًا وَقَالَ لِي : دُونَكَ الْمُصَلِّي ، فَرَفَعْتُهُ فَوَجَدْتُ سَيْفًا فِي جُفَيْنٍ غَيْرِ مُلَبَّسٍ ، فَأَخَذْتُ ذَلِكَ وَصِرْتُ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ أُمِّهِ عَلَى الْبَدْدَةِ بَعَثَ إِلَيْهَا فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ ، فَأَخْبَرَنِي بَعْضُ حَدَمِ الْخَاصَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ : كُنْتُ قَدَنْذَرْتُ فِي عِلَّتِكَ لَمَّا آيَسْتُ مِنْكَ إِنْ عُوِذْتَ حَمَلْتُكَ إِلَيْهِ مِنْ مَالِي عَشْرَةَ آلَافٍ دِينَارٍ فَحَمَلْتُهَا إِلَيْهِ وَهَذَا خَاتَمِي عَلَى الْكَبْسِ وَفَتَحَ الْكَبْسَ الْآخَرَ قَالًا فِيهِ أَرْبَعُمِائَةٍ دِينَارٍ قَضَمَ إِلَى الْبَدْدَةِ بَدْدَةً أُخْرَى وَأَمَرَنِي بِحَمَلِ ذَلِكَ إِلَيْهِ فَحَمَلْتُهُ وَرَدَدْتُ السَّيْفَ وَالْكَبْسَيْنِ وَقُلْتُ لَهُ : يَا سَيِّدِي عَزَّ عَلَيَّ ، فَقَالَ لِي : سَتَعَلِّمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أُمَّي مُنْقَلَبَ يَنْقَلِبُونَ .

۴۔ دہلوی کہتا ہے کہ متوکل کے دل نکلا جس کی تکلیف سے وہ مرنے کے قریب ہو گیا کسی کو اتنی جسارت نہ ہوتی تھی کہ نشتر سے شگاف دے دے۔ اس کی ماں نے نذر کی کہ اگر شفا ہو جائے گی تو اپنے مال سے بہت سا مال حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو دے گی۔ فتح ابن حنقان وزیر متوکل نے متوکل سے کہا کسی امام کے پاس بھیجا جائے اور علاج کے لئے کہا جائے مگر ان کے پاس کوئی ایسا علاج ہو کہ جس سے آپ کو سکون حاصل ہو جائے۔ چنانچہ ایک آدمی امام علیہ السلام کے پاس بھیجا اور اس نے حال بیان کیا وہ شخص روٹ کر آیا اور کہا امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بکری کی سیکنی کو عرق گلاب میں ملایا جائے اور لگدی بنا کر دل پر رکھی جائے۔ لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا۔ فتح نے کہا ایسا نہ کرو! علم زمانہ ہیں جو کچھ فرمایا ہے اس کا اثر جانتے ہیں پس سیکنی منگو اگر حسب فرمودہ امام عمل کیا گیا جب لگدی کو پھوڑا پر رکھا تو نیند غالب ہوئی اور سکون ملا اور پھوڑا پھوڑا گیا اور مواد باہر آگیا۔

اس کی ماں کو صحت کی بشارت دی گئی اس نے حضرت کے پاس دس ہزار دینار بھیجے اور اپنی ہر لگا دی جب متوکل اچھا ہو گیا تو بطی کے ایک علوی نے کہا کہ امام کے پاس لوگ ہتھیار اور مال لاتے ہیں اس نے اپنے دربان صاحب سے کہا کہ رات کو چھاپہ مارو اور جو کچھ گھر میں ہو اسے آؤ اور قسم مال و ہتھیار، ابراہیم بن محمد رادی ہے کہ مجھ سے سعید صاحب نے کہا میں رات کو حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے گھر گیا میرے ساتھ سیڑھی تھی۔ میں چھت پر چڑھا۔ جب میں اترا تو تاریکی کی وجہ سے مجھے زمین نظر آیا اور سمجھ میں نہ آیا کہ گھر میں کیسے پہنچوں۔ حضرت نے آواز دی مے سعید ٹھہر جا شمع آتی ہے میں ٹھہر گیا۔ شمع آئی تو میں گھر کے اندر گیا۔ دیکھا کہ حضرت اونی جبہ پہنے ہیں اور اسی کی ٹوپی ہے اور بورے کا

مصلیٰ ہے مجھے یقین ہو کہ حضرت نماز پڑھ رہے تھے۔ مجھ سے فرمایا۔ گھر کے سب حصے تیرے سامنے ہیں میں نے کونہ نہ تلاش کیا۔ سو اُسے اس کے کچھ نہ پایا کہ متوکل کی ماں کی چند مہر کردہ ہیمانیاں اند ایک تھیلہ مہر کردہ تھا۔ فرمایا اس مصلے کو سہی اٹھا کر دیکھ لو میں نے دیکھا تو ایک تلوار کپڑے میں لپیٹی ہوئی بے نیام تھی یہ سب لے کر متوکل کے پاس گیا۔ جب اس نے ہیمانوں پر اپنی ماں کی مہر دیکھی تو اس کے پاس کسی کو بھیجا۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے ایک خاص خادم نے خبر دی کہ اس نے کہا۔ میں جب تیری بیساری سے ماہوس ہوگی تھی یہ نذر مانی تھی کہ جب تجھ کو شفا ہو جائے گی تو میں امام علیؑ کو دس ہزار دینار دونی گی۔ چنانچہ میں نے بھیجا دیتے۔ یہ مہر میری ہی ہے اور جب تھیلہ کھولا تو اس میں چار ہزار دینار تھے۔ متوکل نے ایک ہیمانی کا اور اضافہ کر کے مجھ سے کہا۔ اسے حضرت کے پاس لے جا۔ میں وہ دونوں تھیلے اور تلوار لے کر حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے کہا۔ میرے اوپر اپنا پہلا آناشاق تھا۔ فرمایا ظلم کرنے والے عنقریب جان لیں گے کہ ان کا حشر کیا ہوا۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ التُّوفَلِيِّ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ: إِنَّ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَتَبَ إِلَيْهِ يَأْتِيهِ: أَجْمَعُ أَمْرًا وَحَدَّ حَدِّكَ (۱) قَالَ: فَأَنَا فِي جَمْعِ أَمْرِي [وَأ] لَيْسَ أَدْرِي مَا كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ حَتَّى وَرَدَ عَلَيَّ رَسُولٌ حَمَلَنِي مِنْ مِصْرَ مُقْبِئًا وَصَرَبَ عَلَيَّ كُلَّ مَا أَمْلِكُ وَكُنْتُ فِي السَّجْنِ ثَمَانِ سِنِينَ، ثُمَّ وَرَدَ عَلَيَّ مِنْهُ فِي السَّجْنِ كِتَابٌ فِيهِ: يَا مُحَمَّدُ لَا تَنْزِلْ فِي نَاحِيَةِ الْجَانِبِ الْقَرِيبِيِّ، فَتَرَأَى الْكِتَابَ فَقُلْتُ: يَكْتُبُ إِلَيَّ يَهَذَا وَأَنَا فِي السَّجْنِ، إِنَّ هَذَا الْعَجَبُ، فَمَا مَكَّنْتُ أَنْ خُلِّيَ عَنِّي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ. قَالَ: وَ كَتَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ يَسْأَلُهُ عَنْ ضِيَاعِهِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَوْفَ تُرَدُّ عَلَيْكَ وَ مَا يَصْرُوكَ أَنْ لَا تُرَدَّ عَلَيْكَ، فَلَمَّا شَخَّصَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ إِلَى الْعَسْكَرِ كَتَبَ إِلَيْهِ بِرَدِّ ضِيَاعِهِ وَمَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ، قَالَ: وَ كَتَبَ أَحْمَدُ بْنُ الْخَضِيبِ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ يَسْأَلُهُ الْخُرُوجَ إِلَى الْعَسْكَرِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْأَلُهُ: أَخْرُجْ فَإِنَّ فِيهِ فَرْجَكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، فَخَرَجَ: فَلَمَّ يَلْبَثُ إِلَّا يَسْرًا حَتَّى مَاتَ

۵۔ علی بن محمد زوشلی سے مروی ہے کہ مجھ سے محمد بن الفرَج نے کہا کہ ابو الحسن علیہ السلام نے اسے لکھا۔ اے محمد جو تیرا اتنا ہے اسے جمع کر اور احتیاط سے رہ۔ وہ کہتا ہے۔ میں اپنا سامان جمع کرنے لگا لیکن میری سمجھ میں نہ آیا کہ حضرت نے ایسا کیوں لکھا میرے پاس دیکھ دن بعد بادشاہ کا پیغام بر آیا اور مجھے قید کر کے مصر لے چلا اور میری املاک پر قبضہ کر لیا اور میں قید خانہ میں آٹھ سال رہا۔ قید خانہ میں حضرت کا خط پھر ملا اس میں لکھا تھا۔ اے محمد مغرب کی سمت منزل نہ کرنا، میں نے خط پڑھا۔ دل میں کہا جب میں قید خانہ میں ہوں تو حضرت نے یہ خط کیوں لکھا۔ بڑے تعجب کا مقام ہے۔ چند روز بعد میں رہا ہو گیا۔ الحمد للہ،

محمد بن الفرج نے اپنی زمینوں کے متعلق حضرت سے سوال کیا۔ آپ نے اسے لکھا کہ عنقریب اسے واپس مل جائیں گی اور اگر نہ بھی ملیں گی تو تجھے نقصان نہ ہوگا اور وہ اس سے پہلے ہی مر گیا۔ محمد بن خفصیب نے محمد بن الفرج سے درخواست کی کہ وہ مقام عسکر سے باہر نکل جائے۔ اس نے امام علی نقی سے مشورہ کیا۔ آپ نے لکھا۔ تم باہر چلے جاؤ انشاء اللہ اس میں تمہارے لئے بہتری ہوگی چنانچہ وہ وہاں سے نکل آئے اور کچھ عرصہ بعد انتقال کیا۔

۶ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو يَعْقُوبَ قَالَ : رَأَيْتُهُ - يَعْنِي مُحَمَّدًا - قَبْلَ مَوْتِهِ بِالْعَسْكَرِ فِي عَشِيَةِ وَقَدْ اسْتَقْبَلَ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَانظَرَ إِلَيْهِ وَاعْتَلَّ مِنْ غَدٍ، فَدَخَلَ إِلَيْهِ عَائِدًا بَعْدَ أَيَّامٍ مِنْ عِلْدِهِ وَقَدْ تَعَلَّ ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ بَنُوبَ فَأَخَذَهُ وَادْرَجَهُ وَوَضَعَهُ تَحْتَ رَأْيِهِ ، قَالَ : فَكَيْفَ فِيهِ . قَالَ أَحْمَدُ : قَالَ أَبُو يَعْقُوبَ : رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ ابْنِ الْخَضِيبِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْخَضِيبِ : سِرُّ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ الْمُقَدَّمُ فَمَا لَيْتَ إِلَّا أَزْبَعَهُ أَيَّامَ حَتْبَى وَضَعَ الدَّهَقُ عَلَى سَاقِ ابْنِ الْخَضِيبِ ثُمَّ نَعِيَ . قَالَ : وَرَوِيَّ عَنْهُ حِينَ أَلْحَ عَلَيْهِ ابْنُ الْخَضِيبِ فِي الذَّارِ النَّبِيِّ يَطْلُبُهَا مِنْهُ ، بَعَثَ إِلَيْهِ لَأَقْعُدَنَّ بِكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقْعَدًا لَا يُتَّبَعِي لَكَ بَاقِيَةٌ ، فَأَخَذَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ

۶- احمد بن محمد نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابو یعقوب نے کہ میں نے ملاقات کی محمد سے عسکر میں اس کے مرنے سے پہلے وہ امام علی نقی علیہ السلام کے استقبال کو آیا تھا جب حضرت سامرہ وارد ہوئے تھے حضرت نے اس کی طرف دیکھا۔ دوسرے روز وہ بیمار ہو گیا اس کی عیادت کے لئے گیا۔ چند روز بعد اس نے بیان کیا کہ حضرت نے اس کے پاس ایک کپڑا بھیجا۔ اس نے لے لیا اور لپیٹ کر اس کو سر کے نیچے رکھ لیا۔ اسی میں اس کو کفنایا گیا۔ احمد نے روایت کی ہے کہ ابو یعقوب نے بیان کیا کہ میں نے ابو الحسن کو ابن خفصیب کے ساتھ دیکھا۔ اس نے کہا۔

آپ جانیے۔ فرمایا۔ تو مجھ سے پہلے جانے لگا۔ چار روز نہ گزرے کہ ابن خفصیب دسر دار سلطنت عباسیہ کا پیر شکنجہ میں دسے دیا گیا پھر اس کے مرنے کی جرائگئی۔ احمد نے ابو یعقوب سے روایت کی ہے کہ جب ابن خفصیب نے امام علیہ السلام سے بجز مکان مسکونہ خالی کرنے کو کہا تو آپ نے اس سے کہلا بھیجا کہ خدا تیرے لئے کوئی جگہ باقی نہ چھوڑے گا۔ پس چند ہی روز بعد حکومت کے عتاب میں آگیا اور وہ شکنجہ میں آگیا۔

۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : أَخَذْتُ نُسخَةَ كِتَابِ الْمُتَوَكِّلِ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الثَّلَاثِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ يَحْيَى بْنِ هَرْمَةَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ وَهَذِهِ نُسخَتُهُ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَارِفٌ بِقُدْرِكَ ، رَاجِعٌ لِقَرَابَتِكَ ، مُوجِبٌ لِحَقِّكَ ،

يَقْدِرُ مِنَ الْأُمُورِ فِيكَ وَفِي أَهْلِ بَيْتِكَ مَا أَصْلَحَ اللَّهُ بِهِ خَالِكَ وَخَالَتَهُمْ وَنَبَتَ بِهِ عِيْرَكَ وَعِيْرَهُمْ
وَأَدْخَلَ الْيَمْنَ وَالْأَمْنَ عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ ، يَنْبَغِي بِذَلِكَ رِضًا رَبِّهِ وَأَذَاهُ مَا أَفْتَرَسَ عَلَيْكَ فِيهِمْ
وَقَدَرَأَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَرَفَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَشَاكَانَ يَتَوَلَّاهُ مِنَ الْحَرْبِ وَالصَّلَاةِ بِمَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ
وَالنَّبِيِّ إِذْ كَانَ عَلَى مَا ذَكَرْتَ مِنْ جِهَالَتِهِ بِحَقِّكَ وَاسْتِخْفَافِهِ بِقَدْرِكَ وَعِنْدَنَا [مَا قَرَفَكَ بِهِ وَنَسَبَكَ إِلَيْهِ
مِنَ الْأَمْرِ الَّذِي قَدَعَلَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِرَأَاةِكَ مِنْهُ وَصَدَقَ نِسَبَكَ فِي تَرْكِ مُحَاوَلَتِهِ وَأَنَّكَ لَمْ تُؤْهِلْ
نَسَبَكَ لَهُ وَقَدْ وَلَّى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ يَلِي مِنْ ذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَضْلِ وَأَمْرُهُ بِأَكْرَامِكَ وَتَجْلِيلِكَ
وَالْإِتْيَاءِ إِلَى أَمْرِكَ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بِذَلِكَ ، وَأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مُشْتَأَقِي إِلَيْكَ
يُحِبُّ إِحْدَابَ الْعَهْدِ بِكَ وَالنَّظَرَ إِلَيْكَ ، فَإِنْ نَشِطْتَ لِزِيَارَتِهِ وَالْمَقَامِ قَبْلَهُ مَا رَأَيْتَ شَخْصَةً مَنْ أَحْبَبَتْ
مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ وَمَوَالِيكَ وَحَشَمِكَ عَلَى مُهَلَّةٍ وَطَمَأْنِينَةٍ ، تَرْحَلُ إِذَا شِئْتَ وَتَنْزِلُ إِذَا شِئْتَ وَتَسْبُرُ كَيْفَ
شِئْتَ وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ يَكُونَ يَحْيَى بْنُ هَزْرَمَةَ مَوْلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَنْ مَعَهُ مِنَ الْجُنْدِ مُشْبِعِينَ
لَكَ ، يَرْحَلُونَ بِرَحِيلِكَ وَيَسْبُرُونَ بِسَبْرِكَ فَلَا مَرَّ فِي ذَلِكَ إِلَيْكَ حَتَّى تُؤَافِيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا أَحَدٌ مِنْ
إِخْوَتِهِ وَوُلْدِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَخَاصَّتِهِ الْطُفِّ مِنْ مَسْرُورَةٍ وَلَا أَحْمَدٌ لَهُ أُمَّرَةٌ وَلَا هُوَ لَهُمْ أَنْظَرُ وَعَلَيْهِمْ أَشْفَقُ
وَرَبُّهُمْ أَبُو وَاللَّيْمُ مِنْهُ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، وَكُتِبَ
إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۷۔ رادی کہتا ہے کہ میں نے ۲۴۳ھ میں کچی بن ہر شہر سے وہ خط لیا جو متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام کے نام لکھا تھا جس کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد امیر المؤمنین آپ کے حق کا عارف ہے اور آپ کی قرابت کا رعایت کرنے والا ہے اور قبول کرنے والا ہے آپ کے حق کا جو آپ کے اور آپ کے اہل بیت کے لئے ہے تاکہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے باہوش اصلاح ہو اور آپ کی اور ان کی عورت باقی رہے اور آپ اور وہ برکت اور سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کریں ، میرا مقصد اس سے اپنے رب کی رضا حاصل کرنا ہے اور آپ کے بعد آپ کے اہل بیت کے متعلق جو میرا فرض خدا نے قرار دیا ہے اسے پورا کروں۔ امیر المؤمنین نے مناسب سمجھا ہے بظرف کر دینا عبداللہ بن محمد کا جو مدینہ رسول میں جنگ اور نماز پڑھنے کا ذمہ دار تھا کیونکہ جیسا آپ نے ذکر کیا ہے اس نے اپنی جہالت سے آپ کے حق کا انکار کیا ہے اور آپ کی قدر و منزلت کو گھٹایا ہے اور ایسی باتیں آپ سے منسوب کی ہیں جن کو میں جانتا ہوں کہ آپ کی ذات ان سے بڑی ہے اور ایسے ارادوں کے ترک میں آپ کی نیت سچی ہے اور آپ نے اس کے لئے اپنے نفس کو آمادہ نہیں کیا۔

اور امیر المؤمنین نے ان امور پر غور کر کے محمد بن فضل کو عبد اللہ بن محمد کی جگہ والی مدینہ بنا لیا ہے اور حکم دیا ہے کہ وہ آپ کی تعظیم و تکریم پوری طرح بجالائے اور آپ کے حکم و رائے پر عمل کرے اور ایسا کر کے خدا اور امیر المؤمنین سے تقرب حاصل کرے۔ امیر المؤمنین کو آپ سے ملنے کا بڑا اشتیاق ہے وہ عہدِ محبت کو تازہ کرنا چاہتا ہے اور اس کی نظر آپ کی طرف ہے اگر آپ اس کی ملاقات سے خوش ہوں اور اس کے پاس قیام پسند کریں تو آپ اپنی آگے کے مطابق معوان کے جن کو آپ اپنے خاندان میں دوست رکھتے ہوں یا جو آپ کے نوکر چاکر ہوں پوری فرصت اور اطمینان کے ساتھ چلے آئیں آپ کو پورا اختیار ہو گا جب چاہیں روانہ ہوں جہاں چاہیں اثنائے سفر میں منزل کریں جب چاہیں وہاں سے کوچ کریں۔ اگر آپ پسند کریں تو یحییٰ بن برثرمہ ظلام امیر المؤمنین اور اس کے ساتھ والے فوجی آپ کے پیچھے پیچھے چلتے اور منزلوں پر قیام کرتے رہیں یہ سب آپ کی رائے پر متوقف ہے یہاں تک کہ میرے پاس پہنچ جائیں جب آپ یہاں پہنچیں گے تو میرے بھائی، میرے لڑکے، میرے خاندان والے اور نوکر چاکر اذروئے منزلت آپ پر سب سے زیادہ مہربان اور آپ کے افعال کے مدراج سب سے زیادہ آپ پر نظر رکھنے والے سب سے زیادہ آپ پر شفقت و مہربان ہوں گے اور آپ کے خاندان والوں کے لئے انشاء اللہ سب سے زیادہ باعثِ سکون و اطمینان ثابت ہوں گے۔ یہ خط لکھا ہے ابراہیم العباس نے اور درود و سلام ہو محمد و آل محمد پر۔

(ایسے ایسے جہلوں سے ہمارے آئندہ کو بٹلایا جاتا تھا اور جب وہ آجاتے تھے تو ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ گرے جاتے تھے اور قید و بند میں رکھ کر آخر کار زہر سے ہلاک کئے جاتے تھے۔)

۸ - الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ الْمُنْشِي يَعْقُوبُ بْنُ نَاسِرٍ قَالَ : كَانَ الْمَوَكَّلُ يَقُولُ : وَيَحْكُمُ قَدْ أَغْيَانِي أَمْرُ ابْنِ الرِّضَا ، أَبِي أَنْ يَشْرَبَ مَعِيَ أَوْ يُنَادِيَنِي أَوْ أَحَدٌ مِنْهُ فُرْصَةً فِي هَذَا ، فَقَالُوا لَهُ : فَإِنْ لَمْ تَجِدْ مِنْهُ فَبِذَا أَحْوَهُ مُوسَى قَصَافَ عَرَّافٍ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَتَعَشَّقُ ، قَالَ : ابْعَثُوا إِلَيْهِ فَجِئْتُوا بِهِ حَتَّى نَمَوْهُ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَ نَقَوْلَ ابْنِ الرِّضَا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَ اشْخَصَ مَكْرَمًا وَ تَلَقَّاهُ جَمِيعُ بَنِي هَاشِمٍ وَالْقَوْمُ أَدَا النَّاسَ عَلَى أَنَّهُ إِذَا وَافَى أَقْطَعَهُ قَطِيعَةً وَبَنَى لَهُ فِيهَا وَحَوَّلَ الْخِمَارَيْنِ وَالْقِيَانِ إِلَيْهِ وَوَصَلَهُ وَبَرَّهُ وَجَعَلَ لَهُ مَنْرًا لَسَرِيًّا حَتَّى يَرُورَهُ هُوَ فِيهِ ، فَلَمَّا وَافَى مُوسَى تَلَقَّاهُ أَبُو الْحَسَنِ فِي قَنْطَرَةٍ وَصَبَفَ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُتَلَقَّى فِيهِ الْقَادِمُونَ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَوَفَّاهُ حَقَّهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : إِنَّ هَذَا الرَّجُلُ قَدْ أَحْضَرَكَ لِبَيْتِكَ وَبَضَعَ مِنْكَ فَلَا تَقْرَأْ لَهُ أَتَّكَ شَرِبْتَ نَبِيذًا قَطُّ ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى : فَإِذَا كَانَ دَعَانِي لِهَذَا فَمَا حَبْلَتِي ؟ قَالَ : فَلَا تَضَعُ مِنْ قَنْدِكَ وَلَا تَعْمَلْ فَإِنَّمَا أَرَادَ هَتَكَ ، فَأَبَى عَلَيْهِ فَكَوَّرَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا يُجِيبُ قَالَ : أَمَا إِنَّ هَذَا مَجْلِسٌ لَا تَجْمَعُ أَنْتَ وَهُوَ عَلَيْهِ أَبَدًا ، فَأَقَامَ ثَلَاثَ سِنِينَ ، يُبَكِّرُ كُلَّ يَوْمٍ فَيَقَالُ لَهُ : قَدْ

تَشَاعَلَ الْيَوْمَ فَرُوحٌ ، فَيَرُوحُ فَيُقَالُ : قَدْ سَكَرَ فَبَكَرَهُ ، فَيَبْكُرُ فَيُقَالُ : شَرِبَ ذَوَاءً ، فَمَا زَالَ عَلِيٌّ هَذَا ثَلَاثَ سِنِينَ حَتَّى قَتِلَ الْمَتَوَكِّلُ وَلَمْ يَجْتَمِعْ مَعَهُ عَلَيْهِ .

۸۔ رادی کہتا ہے کہ متوکل نے اپنے درباریوں سے کہا اے ہوتم پر تم کوئی تدبیر میری پریشانی دور کرنے کی نہیں کرتے۔ امام علی نقی نے مجھے عاجز کر رکھا ہے نہ تو وہ میرے ساتھ شراب پیتے ہیں نہ میری صحبت میں بیٹھتے ہیں نہ اس معاملے میں وہ کوئی فرصت کا وقت نکالتے ہیں انھوں نے کہا یہ نہ سہی، ان کے بھائی موسیٰ سہی جو نہایت لالچالی اور عیاش آدمی ہیں۔ شراب پیتے ہیں عشق بازی بھی کرتے ہیں جب ان کی یہ بدکرداری مشہور ہوگی تو آپ کو اور ہم کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ ایسے ہی ان کے بھائی ہیں، متوکل نے کہا اسے بلاؤ تاکہ اس کی وجہ سے ہم دھوکہ دے سکیں، لوگوں میں یہ پردہ پیگنڈہ کریں کہ یہ بھی ابن الرضا ہیں۔ پس ان کو خط لکھا گیا اور بڑی عورت سے بلایا گیا۔ تمام بنی ہاشم، سرداران لشکر اور عام لوگوں کو انھوں نے بتایا کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو زمین کا کوئی حصہ ان کے نام الاٹ کیا جائے گا اور اس پر عمارت بنوائی جائے گی شراب خوردوں اور گانے بجانے والی عورتوں کو ان کے پاس رکھا جائے گا اور بہت سی مراعات حاصل ہوں گی اور ایسا شاندار مکان ملے گا جس میں متوکل اس کے پاس آئے جاتے موسیٰ بیٹے تو امام علی نقی علیہ السلام ان سے وصیف کے مقام پر ملے جہاں آنے جلنے والوں کا غیر مقدم کیا جاتا تھا۔ آپ نے سلام کر کے پورا حق تعظیم ادا کیا اور فرمایا۔ اس شخص (متوکل) نے تم کو ذلیل کرنے کے لئے بلایا ہے تاکہ تمہارے مرتبے کو بھی پست کرے۔ تم ہرگز اس کا اقرار نہ کرنا کہ میں نے کبھی شراب پی ہے موسیٰ نے کہا اگر اس نے بلایا ہی اس لئے ہے تو؟ فرمایا دیکھو اپنی آبروریزی نہ کرنا اس نے تمہاری ہتک کار ارادہ کیا ہے۔ موسیٰ نے حضرت کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت نے مکر سمجھایا۔ جب کوئی جواب نہ دیا تو فرمایا۔ دیکھو، تمہیں اور اسے ایک جگہ بیٹھنے کا موقع ہی نہ ملے گا۔ موسیٰ تین سال رہے ہر روز صبح کو جلتے تھے اور دربان یہ کہہ کر ٹال دیتا کہ آج بادشاہ زیادہ مشغول ہے شام کو جاتے تو وہ کہتا، شراب میں مست ہیں، صبح جاتے تو معلوم ہوتا دو اکلے پڑے ہیں غرض اسی طرح تین سال گزر گئے اور اس سے ملنے کا موقع نہ ملا۔

۹۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : مَرَضْتُ فَدَخَلَ الطَّبِيبُ عَلَيَّ لِيَبْلَا فَوَصَفَ لِي دَوَاءً . بَلِيلٌ آخِذُهُ كَذَا وَ كَذَا يَوْمًا فَلَمْ يَمَكْتَبِي ، فَلَمْ يَخْرُجِ الطَّبِيبُ مِنَ الْبَابِ . نَشَى وَرَدَّ عَلَيَّ نَصْرًا بِقَارُورَةٍ فِيهَا ذَلِكَ الدَّوَاءُ بِعَيْنَيْهِ فَقَالَ لِي : يَا أَبَا الْحَسَنِ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ خُذْ هَذَا الدَّوَاءَ كَذَا وَ كَذَا يَوْمًا فَأَخَذْتُهُ فَشَرِبْتُهُ فَبَرِئْتُ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ : يَا بَنِي الطَّاعِنِ أَيْنَ الْغُلَاءُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ .

۹۔ راوی حدیث محمد بن علی نے بیان کیا کہ خبر دی مجھے زید بن علی بن الحسین بن زید نے کہ میں بیمار تھا۔ طبیب آیارات کے وقت اور ایک دعا کے متعلق کہ اسے دن میں ایسے ایسے استعمال کرنا۔ میرے لئے ایسا کرنا ممکن نہ تھا۔ طبیب دروازہ سے نکلا ہی تھا کہ نصر ایک شیشی لے کر آیا۔ جس میں وہی دوا تھی۔ اس نے کہا امام علی نقی علیہ السلام نے سلام کہا ہے اور پیغام دیا ہے کہ اسے دن میں اس طرح استعمال کرنا۔ میں نے لے لیا اور پیا۔ مجھے شفا ہو گئی۔ محمد بن علی نے کہا کہ مجھ سے زید بن علی نے کہا کہ طعن کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ شیعوں فالیوں کی حدیث ہے کہ وہ آئینہ کو عالم الغیب جانتے ہیں انھیں آگاہ ہونا چاہیے کہ یہ مکاشفہ نہیں بلکہ قرآن سے استنباط ہے۔

ایک سو بائیسواں باب ذکر مولد امام حسن عسکری علیہ السلام

(باب) ۱۲۲

مَوْلِدُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ [وَفِي سُحُفَةِ آخِرَى فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْآخِرِ] سَنَةِ اثنین و

ثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ. وَفِي رَمَضَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةِ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَوَدِفَ فِي دَارِهِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ بِسُرٍّ مَنْ رَأَى وَامَّةً أُمَّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا: حَدِيثٌ، [وَقِيلَ: سُوْسُرٌ] .

۱۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ وَنَعْمَانَ بْنِ بَحِيٍّ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا: كَانَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَاقَانَ عَلَى الصَّبَاغِ وَالْحَرَاجِ بِمَقَرٍّ فَجَرَى فِي مَجْلِسِهِ يَوْمًا ذِكْرَ الْعَلَوِيَّةِ وَمَذَاهِبِهِمْ وَكَانَ شَدِيدَ النَّسَبِ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ وَلَا عَرَفْتُ بِسُرٍّ مَنْ رَأَى رَجُلًا مِنَ الْعَلَوِيَّةِ مِثْلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الرَّضَا فِي هَدْيِهِ وَسُكُونِهِ وَعَفَافِهِ وَنَبْلِهِ وَكَرَمِهِ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَبَنِي هَاشِمٍ وَتَقْدِيمِهِمْ إِيَّاهُ عَلَى ذَوِي السِّنِّ مِنْهُمْ وَالْحَطَرِ وَكَذَلِكَ الْقَوَادِرُ وَالْوَرْدَاءُ وَعَامَّةُ النَّاسِ، فَإِنِّي كُنْتُ يَوْمًا قَائِمًا عَلَى رَأْسِ أَبِي وَهُوَ يَوْمَ مَجْلِسِهِ لِلنَّاسِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ حُجَّابُهُ فَقَالُوا: أَبُو مُحَمَّدِ ابْنِ الرَّضَا يَا أَبَا، فَقَالَ بِصَوْتٍ غَالٍ: ائْتِدُوا لَهُ، فَتَعَجَّبْتُ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ جَسَرُوا يَكْتُمُونَ رَجُلًا عَلَى أَبِي بِحَضْرَتِهِ

وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا خَلِيفَةٌ أَوْ وَلِيُّ عَهْدٍ أَوْ مَنْ أَمَرَ السُّلْطَانَ أَنْ يُكْتَسَى ، فَدَخَلَ رَجُلٌ أَسْمَرٌ ،
حَسَنُ الْقَامَةِ ، جَمِيلُ الْوَجْهِ ، حَبِيبُ الْبَدَنِ ، حَدَّثَ السِّنَّ ، لَهُ جَلَالَةٌ وَهَيْبَةٌ ، فَلَمَّا نَظَرَ الْيَدَايِي
فَأَمَّ يَمْسِي إِلَيْهِ خَطَاً وَلَا أَعْلَمُهُ فَعَمِلَ هَذَا بِأَحَدٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَالْقَوَادِرَ ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ غَاثَقَهُ وَقَبَلَ
وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ وَأَخَذَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسَهُ عَلَى مُصَلَاةٍ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ وَجَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ مُقْبِلًا عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ
وَجَعَلَ يَكَلِّمُهُ وَيُقَدِّمُهُ بِنَفْسِهِ وَأَنَا مُتَعَجِّبٌ مِمَّا أَرَى مِنْهُ إِذْ دَخَلَ [عَلَيْهِ] الْحَاجِبُ فَقَالَ : الْمَوْفُوقُ
قَدْ جَاءَ وَكَانَ الْمَوْفُوقُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَبِي تَقْدُومُ حُجَّابِهِ وَخَاصَّةً قَوْماً إِدِيمَ ، فَقَامُوا بَيْنَ مَجْلِسِ أَبِي وَ
بَيْنَ بَابِ الدَّارِ سِمَاطِينَ إِلَى أَنْ يَدْخُلَ وَيَخْرُجَ فَلَمْ يَزَلْ أَبِي مُقْبِلًا عَلَى أَبِي تَحِيَّةً يُحَدِّثُهُ حَتَّى
نَظَرَ إِلَى غِلْمَانِ الْخَاصَّةِ فَقَالَ حَبِيبٌ إِذَا شِئْتَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِذَاكَ ، ثُمَّ قَالَ لِحُجَّابِهِ : خُدُوا بِهِ خَلْفَ
السِّمَاطِينَ حَتَّى لَا يَرَاهُ هَذَا - يَعْنِي الْمَوْفُوقَ - ، فَقَامَ وَقَامَ أَبِي وَغَاثَقَهُ وَمَضَى ، فَكَلَّمَ لِحُجَّابِ أَبِي
وَعِلْمَانِهِ : وَيَلَكُمْ مَنْ هَذَا الَّذِي كَسَيْتُمُوهُ عَلَى أَبِي وَفَعَلَ بِهِ أَبِي هَذَا الْفِعْلَ ، فَقَالُوا : هَذَا عَلِيُّ
يُقَالُ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُعْرَفُ بِأَبْنِ الرَّضَا فَازْدَدْتُ تَعَجُّبًا وَلَمْ أَرَلْ يَوْمِي ذَلِكَ قَلْبًا مُتَمَكِّرًا
فِي أَمْرِهِ وَأَمْرِ أَبِي وَمَا زَايْتُ فِيهِ حَتَّى كَانَ اللَّيْلُ وَكَانَتْ عَادَتُهُ أَنْ يُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَنْظُرُ
فِيمَا يَخْتَاجُ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤَامِرَاتِ وَمَا يَرْفَعُهُ إِلَى السُّلْطَانَ ، فَلَمَّا صَلَّى وَجَلَسَ ، جِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ فَقَالَ لِي : يَا أَحْمَدُ لَكَ حَاجَةٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ يَا أَبَةَ فَإِنْ أَدْنَيْتَ لِي سَأَلْتُكَ
عَنْهَا ؟ فَقَالَ : قَدْ أَدْنَيْتُكَ يَا بُنَيَّ فَقُلْ مَا أَحْبَبْتَ ، قُلْتُ : يَا أَبَةَ مَنْ الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَكَ بِالْعَدَاةِ
فَعَلْتَ بِهِ مَا فَعَلْتَ مِنَ الْأَجْلَالِ وَالْكَرَامَةِ وَالْتَبَجِيلِ وَقَدَيْتَهُ بِنَفْسِكَ وَأَبَوَيْكَ ؟ فَقَالَ : يَا بُنَيَّ
ذَاكَ إِمَامُ الرَّافِضَةِ ، ذَاكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْرُوفُ بِأَبْنِ الرَّضَا ، فَسَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ : يَا بُنَيَّ
لَوْ زَالَتِ الْإِمَامَةُ عَنْ حُلَفَاؤِ بَنِي الْعَبَّاسِ مَا اسْتَحَقَّهَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ غَيْرُ هَذَا وَإِنْ هَذَا اسْتَحَقَّهَا
فِي فَضْلِهِ وَعَافِيهِ وَهَدْيِهِ وَصِلَانَتِهِ وَرُحْمَتِهِ وَعِبَادَتِهِ وَجَمِيلِ أَخْلَاقِهِ وَصَلَاحِهِ وَلَوْ رَأَيْتَ أَبَاهُ زَايْتُ رَجُلًا
جَزَلًا ، تَبِيلًا ، فَاضِلًا ، فَازْدَدْتُ قَلْبًا وَتَفَكَّرًا وَعَظْمًا عَلَى أَبِي وَمَا سَمِعْتُ مِنْهُ وَاسْتَزِدْتُهُ فِي فِعْلِهِ
وَقَوْلِهِ فِيهِ مَا قَالَ ، فَلَمْ يَكُنْ لِي هِمَّةٌ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا السُّؤَالُ عَنْ حَبِيبٍ وَالْبَحْثُ عَنْ أَمْرِهِ فَلَمَّا سَأَلْتُ
أَحَدًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَالْقَوَادِرَ وَالْكِتَابَ وَالْقَضَاةَ وَالْفُقَهَاءَ وَسَائِرِ النَّاسِ إِلَّا وَجَدْتُهُ عِنْدَهُ فِي غَايَةِ
الْأَجْلَالِ وَالْأَعْظَامِ وَالْمَحَلِّ الرَّافِعِ وَالْقَوْلِ الْجَمِيلِ وَالتَّقْدِيمِ لَهُ عَلَى جَمِيعِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَمَشَايِخِهِ
فَعَظَمَ قَدْرَهُ عِنْدِي إِذْ لَمْ أَرَلَهُ وَلَيْسَا وَلَا عَدُوًّا إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الْقَوْلَ فِيهِ وَالتَّنَاءُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ

بَعْضُ مَنْ حَضَرَ مَجْلِسَهُ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ : يَا أَبَا بَكْرٍ فَمَا خَبَرَ أَخِيهِ جَعْفَرَ ؟ فَقَالَ : وَمَنْ جَعْفَرُ
فَتَسْأَلُ عَنْ خَبْرِهِ أَوْ يُفَرِّقُ بِالْحَسَنِ جَعْفَرُ مُعْلِنُ الْفِسْقِ فَاجِرٌ مَا جُنَّ شَرِّ نَبِّ لِلْخُمُورِ أَقْلٌ مِنْ
رَأْيَتِهِ مِنَ الرَّجَالِ وَأَهْتَكُمُ لِنَفْسِهِ ، خَفِيفٌ ، قَلْبَلٌ فِي نَفْسِهِ ، وَلَقَدْ وَرَدَ عَلَى السُّلْطَانِ وَأَصْحَابِهِ
فِي وَقْتِ وَفَاتِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَعَجَّبْتُ مِنْهُ وَمَا ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكُونُ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَمَّا اعْتَلَّ بَعَثَ
إِلَى أَبِي أَنْ ابْنَ الرِّضَا قَدْ اعْتَلَّ فَرَكِبَ مِنْ سَاعَتِهِ فَبَادَرَ إِلَى دَارِ الْخِلَافَةِ ثُمَّ رَجَعَ مُسْتَعْجِلًا
وَمَعَهُ خَمْسَةٌ مِنْ خَدَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كُلُّهُمْ مِنْ ثِقَاتِهِ وَخَاصَّتِهِ فِيهِمْ نَخْرِيزِيُّ ، فَأَمَرَهُمْ بِلِزُومِ دَارِ
الْحَسَنِ وَتَعَرُّفِي خَبْرِهِ وَحَالِهِ وَبَعَثَ إِلَى نَعْرِ مِنَ الْمُتَطَهِّينَ فَأَمَرَهُمْ بِالْإِخْتِلَافِ إِلَيْهِ وَتَسَاهُدِهِ
صَبَاحًا وَمَسَاءً ، فَلَمَّا كَانَ بِمِثْلِ ذَلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أُخْبِرَ أَنَّهُ قَدْ ضَمَّ ، فَأَمَرَ الْمُتَطَهِّينَ بِلِزُومِ دَارِهِ وَ
بَعَثَ إِلَى قَاضِي الْقَضَاةِ فَأَحْضَرَهُ مَجْلِسَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَخْتَلَا مِنْ أَصْحَابِهِ عَشْرَةَ مِمَّنْ يُوثِقُ بِهِ فِي دِينِهِ
وَأَمَانَتِهِ وَوَرَعِهِ فَأَحْضَرَهُمْ ، فَبَعَثَ بِهِمْ إِلَى دَارِ الْحَسَنِ وَأَمَرَهُمْ بِلِزُومِهِ لَيْلًا وَنَهَارًا فَلَمْ يَزَالُوا هُنَاكَ
حَتَّى تَوَقَّيْتُ لِلْإِلَاقَةِ فَصَارَتْ سُرٌّ مِنْ رَأْيِ صَاحِبَةٍ وَاحِدَةٍ وَبَعَثَ السُّلْطَانُ إِلَى دَارِهِ مَنْ فَتَشَهَا وَفَتَشَ
جُجْرَهَا وَخَتَمَ عَلَى جَمِيعِ مَا فِيهَا وَطَلَبُوا أُمَّتْرَ وَلَدِهِ وَجَاوُزَ ابْنِ سِنَاءٍ يَعْرِفَنَّ الْحَمْلَ ، فَدَخَلْنَ إِلَى جَوَارِيهِ
يَنْظُرْنَ إِلَيْهِمْ فَدَكَرَ بَعْضُهُنَّ أَنَّ هُنَاكَ جَارِيَةً بِهَا حَمْلٌ فَجَعَلَتْ فِي حُجْرَةٍ وَوَدَّ كَيْلُهَا بِهَا نَخْرِيزِي الخَادِمَ
وَأَصْحَابَهُ وَبِسُوءَةِ مَعْنَاهُمْ ، ثُمَّ أَخَذُوا بَعْدَ ذَلِكَ فِي تَهْيِئَتِهِ وَعَطَلَتِ الْأَسْوَأُ وَرَكِبَتْ بَنُو هَاشِمٍ وَ
الْقَوَادِ وَأَبِي وَسَائِرُ النَّاسِ إِلَى جَنَازَتِهِ ، فَكَانَتْ سُرٌّ مِنْ رَأْيِ يَوْمئِذٍ شَبِيهَا بِالْقِيَامَةِ فَلَمَّا فَرَعُوا
مِنْ تَهْيِئَتِهِ بَعَثَ السُّلْطَانُ إِلَى أَبِي عَيْسَى ابْنِ الْمُتَوَكِّلِ فَأَمَرَهُ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ
لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ دَنَا أَبُو عَيْسَى مِنْهُ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَعَرَضَهُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ مِنَ الْعُلُوِيَّةِ وَالْعَبَّاسِيَّةِ وَ
الْقَوَادِرِ وَالْكَتَابِ وَالْقَضَاةِ وَالْمُعَدِّينَ وَقَالَ : هَذَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الرِّضَا مَا تَحَفَّتْ
أَنْفُهُ عَلَى فِرَاشِهِ حَضْرَهُ مِنْ حَضْرِهِ مِنْ خَدَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَثِقَاتِهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَمِنَ الْقَضَاةِ فُلَانٌ
وَفُلَانٌ وَمِنَ الْمُتَطَهِّينَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ ، ثُمَّ عَطَشِي وَجْهَهُ وَأَمَرَ بِحَمْلِهِ فَحَمَلَ مِنْ وَسْطِ دَارِهِ وَدَفِنَ
فِي الْبَيْتِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ فَلَمَّا دُفِنَ أَخَذَ السُّلْطَانُ وَالنَّاسُ فِي طَلَبِ وَلَدِهِ وَكَثُرَ التَّفْتِيشُ فِي
الْمَنَازِلِ وَالدُّوَرِ وَتَوَقَّعُوا عَنْ قِسْمَةِ مِيرَاثِهِ لَمْ يَزَلِ الدِّينَ وَكَلِمَا يَحْفَظُ الْجَارِيَةَ الَّتِي تُوهِمُ عَلَيْهَا
الْحَمْلَ لِأَزْمِئَةٍ حَتَّى تَبَيَّنَ بَطْلَانُ الْحَمْلِ فَلَمَّا بَطَلَ الْحَمْلُ عَنْهُنَّ قُسِمَ مِيرَاثُهُ بَيْنَ أُمَّةِ
وَأَخِيهِ جَعْفَرَ فَلَدَعَتْ أُمَّهُ صَيْتَهُ وَتَبَّتْ ذَلِكَ عِنْدَ الْقَاضِيِ وَالسُّلْطَانِ عَلَى ذَلِكَ يَطْلُبُ أُمَّتْرَ وَلَدِهِ .

فَجَاءَ جَعْفَرٌ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى أَبِي فَقَالَ : اجْعَلْ لِي مَرْتَبَةً أُخِي وَ اَوْصِلْ إِلَيْكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ عَشْرِينَ أَلْفَ دِينَارٍ ، فَرَبَّرَهُ أَبِي وَ أَسَمَعَهُ وَقَالَ لَهُ : يَا أَحْمَقُ السُّلْطَانُ جَرَدٌ سَيْفُهُ فِي الدِّينِ رَعَمُوا أَنَّ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَيْمَةً لِيُرَدَّ هُمُ عَنْ ذَلِكَ ، فَلَمْ يَقْبَلْ ذَلِكَ ، فَإِنْ كُنْتَ عِنْدَ شَبَعَةَ أَبِيكَ وَأَخِيكَ إِمَامًا فَلَا حَاجَةَ بِكَ إِلَى السُّلْطَانِ [أَنْ يَرْتَبِكَ مَرَاتِبَهُمَا وَلَا غَيْرِ السُّلْطَانِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُمْ بِهَذِهِ الْمَنْزِلَةِ لَمْ تَنْلُهَا بِنَا ، وَاسْتَفْلَهُ أَبِي عِنْدَ ذَلِكَ وَاسْتَضَعَفَهُ وَأَمَرَ أَنْ يُحْجَبَ عَنْهُ ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فِي الدَّخُولِ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ أَبِي ، وَ حَرَجْنَا وَ مَوَّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ وَ السُّلْطَانُ يَطْلُبُ أَثَرَ وَكَلِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

حضرت ماہ رمضان میں اور ایک روایت میں ہے کہ ماہ ربیع الآخر ۳۳۳ھ میں پیدا ہوئے اور روز جمعہ ۲۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ میں وفات پائی جبکہ آپ کی عمر ۲۸ سال تھی اور اپنے اسی گھر میں دفن کئے گئے جہاں آپ کے والد ماجد سرمن رائے (سامرہ) میں دفن تھے آپ کی والدہ ماجدہ کثیر تھیں جن کا نام حدیث یا سوسن تھا۔

۱۔ احمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن حنا قان قم میں وزیر مملوک و حشر لاج تھا ایک روز اس کی مجلس میں علوی سادات اور ان کے مختلف مذہبوں کا ذکر چل پڑا اور احمد بہت متعصب ناصبی مذہب کا تھا اس نے کہا میں نے سامرہ میں علویوں میں سے کسی کو امام حسن عسکری سے بہتر آدمی بہ لحاظ روش، اور سکون قلب اور پاکدامنی اور اپنے بدل و کم میں اپنے گھر والوں اور بنی ہاشم پر اور کسی کو نہیں پایا اور وہ لوگ اپنے بڑے بوڑھوں اور صاحبان مرتبت سے ان کو مقدم جانتے ہیں اسی طرح سرداران لشکر اور وزرا اور عام لوگ بھی ان کا احترام مہموزار رکھتے ہیں۔

ایک روز جب میرے باپ کی مجلس جی ہوئی تھی میں بھی ان کے پاس موجود تھا۔ یہ ایک دربان اندر آئے اور کہا کہ ابو محمد ابن الرضا دروازہ پر ہیں۔ میرے باپ نے باوا زبند کہا ان کو آنے دو۔ دربانوں سے یہ سن کر کہ میرے باپ کے سامنے ایک شخص کا ذکر صرف کنیت (ابو محمد) کے ساتھ کیا۔ بڑا تعجب ہوا کیوں کہ کنیت سے ذکر کرنا مخصوص تھا خلیفہ سے یا اول عہد سے یا اس سے جس کے لئے بادشاہ حکم دے۔

پس داخل ہوا ایک شخص گندم گول، حسین قامت، خوبصورت چہرہ گداز بدن نوجوان جس کے چہرے پر رعب و جلال تھا۔ جوں ہی میرے باپ نے دیکھا۔ نیگے پیران کی طرف چلے، میں نے اب تک کسی بنی ہاشم کے ساتھ ایسا کرتے ان کو نہیں دیکھا تھا اور نہ سرداران حکومت کے ساتھ، جب وہ قریب آئے تو ان سے معانقہ کیا اور ان کے سر اور سینہ کو لوسہ دیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اس جگہ لائے جہاں خود بیٹھے تھے۔ میں یہ تعظیم دیکھ کر حیران تھا ناگاہ دربان نے آکر کہا موقوف (رادر عباسی بادشاہ) آ رہا ہے اور موقوف جب میرے باپ سے ملنے آتا تھا تو اس کے دربان اور خاص خاص سردار آگے چلتے تھے پس وہ صف بہ صف دروازہ

سے لے کر میرے باپ کی نشست گاہ تک کھڑے ہو گئے تاکہ وہ آئے اور پھر چلا جائے۔ میرا باپ حضرت سے متوجہ ہو کر باتیں کرتا رہا جب تک کہ اس نے اپنے خاص غلاموں کی طرف دیکھا اس نے حضرت سے کہا۔ میں آئیے پرندہ ہوں اگر آپ چاہیں تو اب چلے جائیں۔

اور اپنے دربانوں سے کہا۔ ان کو صفوں کے پیچھے سے نکال لے جاؤ تاکہ موثق نہ دیکھے پس وہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ میرے باپ بھی کھڑے ہوئے اور معانفہ کر کے رخصت کیا۔ میں نے اپنے دربانوں سے پوچھا یہ کون تھے جن کی تم نے کنیت بیان کی اور میرے باپ نے ان کے ساتھ ایسا عمل کیا۔ انھوں نے کہا یہ ایک علوی سید ہیں جن کا نام حسن بن علی اور عرف ابن رضا ہے۔ میرا تعجب بڑھ گیا اور اس دن سے میں ان کے معاملہ میں اور اپنے باپ کے معاملہ میں اور جو میں نے دیکھا تھا سخت متفکر تھا۔ جب رات ہوئی تو میرے باپ کی عادت تھی کہ عشاء کے بعد بیٹھ کر اپنے معاملات پر اور جو حالات بادشاہ تک پہنچانے ہوتے تھے ان پر غور کیا کرتے تھے۔

جب وہ نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے تو میں ان کے پاس آیا۔ اس وقت ان کے پاس اور کوئی نہ تھا۔ مجھ سے کہا۔ اے احمد! تم کچھ پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ اگر آپ اجازت دیں، کہا اجازت ہے جو چاہو پوچھو، میں نے کہا یہ کون صاحب تھے جو صبح آپ کے پاس آئے اور آپ نے ان کی انتہائی تعظیم کی اور اپنے اور اپنے والدین کا نفص ان پر فدا کیا۔

اس نے کہا بیٹا یہ رافضیوں کے امام ہیں یہ حسن بن علی عرف ابن رضا ہیں۔ پھر تھوڑی دیر خاموشی کے بعد کہا اگر امامت خلفائے نبی عباس سے ہٹ جائے تو نبی ہاشم میں ان سے زیادہ کوئی مستحق نہیں، ان کا استحقاق ہے ان کی فضیلت پاک دامنی، نیک روش، صیانت نفس، زہد، عبادت، حسن اخلاق اور درسی عمل کی وجہ سے ہے اگر تم ان کے باپ کو دیکھتے۔ جن کو مرد عاقل، فہیم و عالم کہا جائے تو بجا ہے یہ سن کر (اپنے منہ سے) تعصب کی بنا پر میرا قانع، تفکر اور غصہ اپنے باپ پر اور زیادہ ہوا کہ میں نے ان کی زبان سے رافضیوں کے امام کی اتنی تعریف سنی۔

اور میں نے اپنے باپ کو اس کے قول و فعل میں صاحب فقیر سمجھا۔ اب میرے لئے اس کے سوا چارہ کار نہ تھا کہ میں خود ان کے حالات کی جستجو کرؤں۔ چنانچہ جب میں نے بنی ہاشم کے حالات سرداران لشکر سے، فقیہوں سے قاضیوں سے اور فقہوں سے اور عام لوگوں سے پوچھے تو ان میں سے ہر ایک نے ان کی انتہائی جلالت و عظمت، بازرغل رضیع اور قول جمیل کو بیان کیا اور ان کے تمام عنان اور مشائخ پر ان کو ترجیح دی۔ یہ صورت دیکھ کر میرے دل میں ان کی عظمت زیادہ ہو گئی اور کیسے نہ ہوتی جب کہ میں نے دیکھا کہ ان کا درست ہو یا دشمن ان کے بارے میں اچھا ہی خیال رکھتا ہے اور ان کی تعریف ہی کرتا ہے۔ ایک اشعری فرنے کا آدمی تھا جو وہاں موجود تھا۔ احمد در اوی سے کہنے لگا۔ اے ابو بکر ان کے بھائی جعفر کا بھی کچھ حال تمہیں معلوم ہے۔ میں نے کہا کون جعفر تاکہ اس کے حالات معلوم کر کے حسن

بن علی سے مقابلہ کیا جائے۔ اس نے کہا جعفر کھلم کھلا بدکار، زنا کار، لاپرواہ اور بڑا شراب خوار ہے تم نے کم آدمی ایسے دیکھے ہوں گے کہ اپنی پردہ دری اس طرح کرتے ہوں اس نے اپنے نفس کو بہت ذلیل کر رکھا ہے احمد نے کہا وقت وفات حسن بن علی بادشاہ اور اس کے اصحاب کو ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ میں تعجب میں رہ گیا۔ میرے گمان میں بھی ایسا ہونا نہ تھا۔ ایک روز بادشاہ (معمد) نے میرے باپ کے پاس پیغام بھیجا کہ ابن رضایا میں وہ نوراً سوار ہو کر خلیفہ کے پاس پہنچے اور پھر واپس آئے۔ آپ کے ساتھ بادشاہ کے پانچ خادم نہایت معتمد اور خاص انخاص تھے ان میں بادشاہ کا غلام خاص نخر بھی تھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ امام کے گھر پر ہیں اور ان کے حال سے آگاہ کرتے رہیں اور طبیبوں کو بلا کر حکم دیا کہ وہ ان کے پاس آئے جائیں اور صبح و شام ان کی خبر رکھنے کا حکم دیا۔ دو تین دن بعد اسے آگاہ کیا گیا کہ حضرت پر ضعف غالب ہے اس نے طبیبوں کو حکم دیا کہ ہر وقت حضرت کے گھر پر حاضر رہیں اور قاضی القضاة کو بلا کر حکم دیا کہ دس آدمی ایسے انتخاب کرے جو حضرت کے دین و امامت پر یقین رکھتے ہوں اور یہ کہ وہ ہر وقت حضرت کے گھر پر موجود رہیں اور حضرت کی وفات تک وہیں رہیں حضرت کے مرتے ہی شہر سامروہ میں نوحہ و بکا کی آوازیں بلند ہوئیں۔ بادشاہ نے کچھ لوگ بھیجے جو حضرت کے گھر کی تلاش میں اور جو کچھ برآمد ہو اس پر ہر نگاہیں اور ان کے فرزند کی جستجو کریں۔ کچھ عورتیں بھی گئیں تاکہ وہ حمل کی تحقیق کریں۔ وہ کینزوں کے پاس گئیں اور ان کو دیکھا بھالا۔ ایک نے کہا ایک کینز حاملہ ہے اس کو علیحدہ حجرے میں رکھا گیا اور نخریہ خادم اور اس کے ساتھیوں کو چند عورتوں کے ساتھ نگران مقرر کیا گیا اس کے بعد تجویز و تکفین کا سامان ہونے لگا۔ بازار بند ہو گئے اور نوحہ باشم اور میرے باپ کے سردار اور عام لوگ نماز جنازہ کے لئے آئے گئے۔ سامروہ میں اس روز قیامت کا سماں تھا جب جنازہ تیار ہوا تو بادشاہ نے میرے باپ کے پاس عیسیٰ بن متوکل کو بھیجا کہ نماز جنازہ پڑھائے۔

جب جنازہ نماز کے لئے رکھا گیا تو ابو عیسیٰ اس کے پاس آئے اور حضرت کا چہرہ کھول کر تمام بنی ہاشم حلوی اور عباسیوں سرداران لشکر، تصدی قاضی اور صاحبان عدل سے کہا۔ دیکھ لیجئے یہ حسن بن علی بن محمد بن رضا ہیں جو اپنی موت اپنے بستر پر مرے ہیں اور ان کی خدمت کے لئے موجود رہے ہیں بادشاہ کے خدام اور معتمد فلاں فلاں اور ضلال قاضی اور طبیب اور صاحبان عدل و انصاف، اس کے بعد چہرہ ڈھانپ دیا اس کے بعد حکم دیا کہ جنازہ اٹھایا جائے۔ پس وسط خانہ سے اٹھا کر اس گھر میں لائے جہاں ان کے باپ دفن تھے۔

جب حضرت دفن ہو گئے تو بادشاہ اور لوگ حضرت کے لڑکے کی تلاش میں گئے۔ منزلوں اور گھروں میں جا بجا تلاش کیا اور میراث کی تقسیم سے رکے رہے جو لوگ اس کینز کے نگران تھے جن پر حمل کا شبہ تھا وہ ہمارے نگران کرتے رہے یہاں تک کہ حمل غلط ثابت ہوا۔ پس حضرت کی میراث ان کی ماں اور بھائی کے درمیان تقسیم کر دی گئی ان کی والدہ نے حسب وصیت امام کل میراث کا قاضی کی عدالت میں دعویٰ کیا جو قاضی کے یہاں سے ڈگری ہو گیا۔ اب بادشاہ کو پھر حضرت کے لڑکے کی جستجو ہوئی جعفر مقدمہ ہارنے کے بعد میرے باپ کے پاس آئے اور کہا اگر آپ مجھے میرے بھائی کی جگہ امام شہار دے دیں تو میں آپ کو ہر سال بیس

ہزار دینار دیا کروں گا میرے باپ نے ان کو ڈانٹا اور کہا۔ سے اجتناب بادشاہ تلوار کہنے بیٹھا ہے ان لوگوں کے اور جو تیرے باپ اور بھائی کو امام مانتے ہیں تاکہ اس عقیدے سے انھیں ہٹا دے اگر تو اپنے باپ اور بھائی کے نزدیک امام ہوتا تو مجھے بادشاہ اور غیر بادشاہ کے سہارے کی ضرورت نہ ہوتی۔ تو یہ چیز ہم سے نہ پلے گا اور اس کے بعد ان کو بہت خفیف و ذلیل کیا اور حکم دیا کہ ان کو سامنے سے ہٹا دیا جائے اور میرے پاس آنے کی اجازت نہ دی جائے میری زندگی بھر، پس وہ اور ہم اس حالت میں باہر نکل آئے اور بادشاہ برابر امام علیہ السلام کے فرزند کی تلاش میں رہا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الطالبي قَالَ: كَتَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ الطالبي إِلَى أَبِي الْقَاسِمِ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرِ الرَّيِّرِيِّ قَبْلَ مَوْتِ الْمُعْتَزِ بِسِتِّينَ عَشْرِينَ يَوْمًا: الزَّم بَيْتَكَ حَتَّى يَخْدُتَ الْخَادِثُ، فَلَمَّا قُتِلَ بِرَبِيعَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ قَدْ حَدَّثَ الْخَادِثُ فَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَكَتَبَ لَيْسَ هَذَا الْخَادِثُ هُوَ الْخَادِثُ الْآخَرَ فَكَانَ مِنْ أَمْرِ الْمُعْتَزِ مَا كَانَ. وَعَنْهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَى رَجُلٍ آخَرَ يُقْتَلُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ عَبْدِ اللَّهِ - قَبْلَ قَتْلِهِ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ - فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ الْعَاشِرِ قُتِلَ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے ابوالقاسم اسحاق بن جعفر زبیری کو معتز بادشاہ عباسی کے مرنے سے تقریباً بیس روز پہلے لکھا کہ اپنے گھر میں رہا کرو جب تک حادثہ ختم نہ ہو جب برسرِ قتل کر دیا گیا تو اس نے لکھا کہ وہ حادثہ تو ختم ہو گیا۔ اب کیا حکم ہے۔ فرمایا یہ وہ حادثہ نہیں ہے وہ دوسرا حادثہ ہے پھر معتز پر جو گزرتی تھی گزرتی یعنی قتل کر دیا گیا

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْرُوفِ بْنِ الْكَرْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الطالبي قَالَ: ضَاقَ بِنَا الْأَمْرُ فَقَالَ لِي أَبِي: امْضِ بِنَا حَتَّى نَصِيرَ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ - يَعْنِي أَبَا مُحَمَّدٍ - فَإِنَّهُ قَدْ وَصَفَ عَنْهُ سَمَاحَةً، فَقُلْتُ: تَعْرِفُهُ؟ فَقَالَ: مَا أَعْرِفُهُ وَمَا رَأَيْتُهُ قَطُّ، قَالَ: فَصَدَّنَاهُ فَقَالَ لِي [أَبِي] وَهُوَ فِي طَرِيقِهِ: مَا أَحْوَجُنَا إِلَى أَنْ يَأْمُرَنَا بِخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ لِلِكِسْوَةِ وَمِائَتَا دِرْهَمٍ لِلدِّينِ وَمِائَةٌ لِلتَّفَقَةِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَيْتَهُ أَمَرَ لِي بِثَلَاثِمِائَةِ دِرْهَمٍ مِائَةً أَشْتَرِي بِهَا حِمَارًا وَ مِائَةً لِلتَّفَقَةِ وَمِائَةً لِلِكِسْوَةِ وَ أَخْرَجُ إِلَى الْجَبَلِ، قَالَ: فَلَمَّا وَافَقْنَا الْبَابَ خَرَجَ إِلَيْنَا غُلَامُهُ فَقَالَ: يَدْخُلُ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَوَعَدَ ابْنَهُ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي: يَا عَلِيُّ: مَا خَلَقَكَ عَنَّا إِلَى هَذَا الْوَقْتِ؟ فَقَالَ: يَا سَيِّدِي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَلْفَاكَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ جَاءَنَا غُلَامُهُ فَنَاقَلَ أَبِي صُورَةً فَقَالَ: هَذِهِ خَمْسِمِائَةُ دِرْهَمٍ مِائَتَانِ لِلِكِسْوَةِ

وَمِائَتَانِ لِلدِّينِ وَمِائَةٌ لِلنَّفَقَةِ وَأَعْطَانِي صَرَّةً فَقَالَ : هَذِهِ ثَلَاثُمِائَةٌ دَرَّهَمٍ اجْعَلْ مِائَةً فِي نَمْنِ حِمَارٍ وَمِائَةً لِلْكَسْوَةِ وَمِائَةٌ لِلنَّفَقَةِ وَلَا تَخْرُجْ إِلَى الْجَبَلِ وَصِرْ إِلَى سُودَاءَ فَصَارَ إِلَى سُودَاءَ وَتَزَوَّجَ بِأَمْرَأَةٍ فَدَخَلَهُ الْيَوْمَ أَلْفُ دِينَارٍ وَمَعَ هَذَا يَقُولُ بِالْوَقْفِ ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : فَقُلْتَ لَهُ : وَيَحْتَكَ أَنْتَ بِدُ أَمْرَأَةٍ مِنْ هَذَا ؟ قَالَ : فَقَالَ هَذَا أَمْرٌ قَدْ جَرَيْنَا عَلَيْهِ .

۳۔ محمد بن علی نے بیان کیا۔ کہ جب ہم تنگ دستی میں مبتلا ہوئے تو میرے باپ نے مجھ سے کہا، چلو اس شخص لینے امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس چلیں ان کی سخاوت کا بہت شہرہ ہے۔ میں نے کہا آپ ان کو پہچانتے ہیں، انھوں نے کہا نہیں میں نے ان کو دیکھا بھی نہیں، اس نے کہا ہم حضرت کی طرف چلے۔ راستے میں میرے باپ نے کہا۔ ہماری ضرورت پانچ سو درہم کی ہے دو سو لباس کے لئے دو سو ادائے قرض کے لئے اور سو کھانے کے لئے۔ میں نے دل میں کہا۔ کاش حضرت مجھے تین سو درہم دے دیں تاکہ میں سو میں گدھا خرید لوں، سو میں خردو نوش کروں اور سو میں کپڑے بنا لوں اور گردستان چلا جاؤں۔ جب ہم وہاں پہنچے اور حضرت کے دروازے پر آئے تو ایک غلام نے آکر کہا۔ علی بن ابراہیم اور ان کا بیٹا محمد داخل ہوں۔ ہم نے اندر جا کر سلام کیا۔ حضرت نے فرمایا اس وقت کیسے آئے۔ میرے باپ نے کہا۔ اے میرے سید و آقا۔ اس حال میں مجھے آپ کے پاس آئے شرم آئی۔ جب ہم گھر سے باہر نکلے تو حضرت کا غلام میرے پاس آیا اور ایک تھیلی پانچ سو درہم کی دے کر کہا اس میں سے دو سو میں کپڑے بنانا دو سو قرض دینا اور سو کھانے میں خرچ کرنا۔ پھر ایک تھیلی مجھے دے کر کہا۔ اس میں سو کا گدھا خریدنا، سو کے کپڑے بنانا اور سو میں کھانے کا خرچ چلانا اور گردستان نہ جانا بلکہ سو را جانا، پس وہ سو را گیا اور ایک عورت سے شادی کی اب اس کی آمدنی ایک ہزار دینار ہے باوجود اس کے کہ وہ قرۃ واقفہ و خیر ام مومنین کاظم علیہ السلام کو زندہ مانتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ امام ہدی ہیں، ہی میں رہا۔ محمد بن ابراہیم نے اس سے کہا۔ وائے ہوتیرے اوپر کیا اس سے زیادہ کوئی دلیل حضرت کی امامت کی تو چاہتا ہے اس نے کہا۔ اب تو واقفہ کا عقیدہ میرے اندر سرایت کر گیا ہے۔

۴۔ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي بَسْرٍ مَنْ رَأَى وَكَانَ أَبِي يَتَمَطَّى الْبَيْطَرَةَ فِي مَرْبِطِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَكَانَ عِنْدَ الْمُسْتَعِينِ بَغْلٌ لَمْ يَرِ مِثْلَهُ حُسْنًا وَكِبْرًا وَكَانَ يَمْنَعُ ظَهْرَهُ وَاللِّجَامَ وَالسَّرَجَ ، وَقَدْ كَانَ جَمَعَ عَلَيْهِ الرَّأصَةَ ، فَلَمْ يُمْكِنْ لَهُمْ حَيْلَةٌ فِي رُكُوبِهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ بَعْضُ نَدَمَائِهِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْأَنْبَعَثِ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ الرَّضَا حَتَّى يَجِيَّ ، فَأَمَّا أَنْ يَرِ كَبَّهُ وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَهُ فَتَسْتَرِيحَ مِنْهُ ، قَالَ : فَبَعَثَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ وَمَضَى مَعَهُ أَبِي فَقَالَ أَبِي : لَمَّا دَخَلَ أَبُو مُحَمَّدٍ الدَّارَ كُنْتُ مَعَهُ فَظَنَرْتُ إِلَى أَبُو مُحَمَّدٍ إِلَى الْبَغْلِ وَاقِفًا فِي صَحْنِ الدَّارِ فَمَدَّلَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ بِيَدِهِ عَلَى كَفْلِهِ ، قَالَ : فَظَنَرْتُ إِلَى الْبَغْلِ وَقَدَعَرِقَ حَتَّى سَالَ الْعَرَقُ مِنْهُ ، ثُمَّ صَادَ إِلَى الْمُسْتَعِينِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَجَبَّ بِهِ وَقَرَّبَ ، فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ

الْجَمُّ هَذَا الْبَعْلُ فَقَالَ أَبُو جَدِّ لِأَبِي: الْجَمُّ يَا غُلَامُ، فَقَالَ الْمُسْتَعِينُ: الْجَمُّ أَنْتَ، فَوَضَعَ طَبْلَسَانَهُ ثُمَّ قَامَ فَالْجَمُّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَجْلِسِهِ وَقَعَدَ، فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا نُجَيْدٍ أَسْرَجُهُ، فَقَالَ لِأَبِي: يَا غُلَامُ أَسْرَجُهُ فَقَالَ: أَسْرَجُهُ أَنْتَ فَفَامَ ثَابِتَةً فَاسْرَجَهُ وَرَجَعَ فَقَالَ لَهُ تَرَى أَنْ تَرَكَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَرَكِبَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمْتَنِعَ عَلَيْهِ ثُمَّ رَكَضَهُ فِي الدَّارِ، ثُمَّ حَمَلَهُ عَلَى الْهَمَلِجَةِ فَمَشَى أَحْسَنَ مَشْيٍ يَكُونُ، ثُمَّ رَجَعَ وَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَعِينُ: يَا أَبَا نُجَيْدٍ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ حَسَنًا وَقَرَاهَةً وَمَا يَصْلُحُ أَنْ يَكُونَ مِثْلَهُ إِلَّا لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا نُجَيْدٍ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ حَمَلَكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو نُجَيْدٍ لِأَبِي: يَا غُلَامُ حُذِّهِ فَأَخَذَهُ أَبِي فَغَادَهُ.

۴۰۔ راوی نے کہا کہ احمد بن الحارث قرظینی نے بیان کیا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ سامرہ میں تھا اور میرا باپ امام حسن عسکری علیہ السلام کے طویل کا سامیہ تھا مستعین (بادشاہ عباسی) کے پاس ایک فخر تھا بے حد خوب صورت اور قد آور مگر لیکن وہ اپنے اور پر کسی کو سوار ہونے نہیں دیتا تھا اور نہ انجام لگانے اور زین رکھنے کی اجازت دیتا تھا بہت سے چابک سوار جمع تھے لیکن اس پر سواری کرنا ممکن نہ تھا۔ ایک معاصی نے اس سے کہا۔ اے امیر المؤمنین امام حسن عسکری کو بلائیے یا تو وہ اس پر سوار ہو گئے یا اس نے ان کو قتل کر دیا۔ اس صورت میں آپ کو ان کی طرف سے راحت مل جائے گی۔ اس نے بلا بھیجا۔ حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ میں بھی گیا۔ میرے باپ کا بیان ہے کہ جب حضرت گھر میں داخل ہوئے میں ساتھ تھا تو آپ نے صحن میں فخر کھڑا دیکھا آپ اس کے پاس گئے اور اس کے پٹھے پر ہاتھ رکھا تو اس کو پسینہ آگیا اور بہنے لگا۔ پھر آپ مستعین کے پاس آئے، اس نے مرجعاً کہا اور قریب بٹھا کر کہا۔ اے ابو محمد اس کو لگام دیجئے۔ آپ نے میرے باپ سے کہا۔ جا تو اسے لگام دے مستعین نے کہا۔ نہیں آپ ہی دیجئے۔ حضرت نے اپنی چادر رکھی اور جا کر لگام دے دی اور واپس آ کر بیٹھ گئے اس نے کہا اب زین بھی کس دیجئے۔ آپ نے میرے باپ سے کہا۔ جا اور زین کس، مستعین نے کہا نہیں آپ ہی کیجئے۔ آپ نے اٹھ کر زین لگا دی۔ اس نے کہا کیا آپ سوار ہو جائیں گے۔ فرمایا۔ ہاں۔ پس آپ بغیر کسی رکاوٹ کے سوار ہو گئے اور گھر میں اسے چلایا۔ لڑکی دوڑا یا۔ وہ خوب اچھی چال چلا۔ اس کے بعد آپ واپس آ گئے اور اتر گئے۔ اس نے کہا آپ نے اسے کیسا پایا۔ فرمایا بہت حسین اور چست ہے یہ آپ کے لئے اچھا ہے۔ اس نے کہا اے ابو محمد جب میں اس پر آپ کو سوار کر چکا تو یہ آپ ہی کا ہو گیا۔ حضرت نے میرے باپ سے فرمایا۔ اس کو لے لے انھوں نے اس کی لگام پکڑ لی اور اس کو اپنے ساتھ لے گئے۔

دانسوس کر یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی ان کی امامت کا اتل نہ ہوا)

۵ - عَلِيُّ ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ زَائِدٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَاجَةَ ، فَحَكَ بِسَوْطِهِ الْأَرْضَ ، قَالَ : وَأَحْسَبُهُ عَطَاهُ بِمَنْدِيلٍ وَأَخْرَجَ خَمْسِمِائَةَ دِينَارٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَاهَاشِمِ خُذْ وَأَعْدِنَا .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے اپنی حاجت بیان کی۔ آپ نے اپنا کڑا زمین پر رگڑا اور اس جگہ کو اپنے رومال سے ڈھکا اور پانچ سو دینار اس میں سے نکال کر مجھے دیئے اور معذرت کی۔

۶ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْمُطَهَّرِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ سَنَةَ الْقَادِسِيَّةِ يُعَلِّمُهُمُ انْصِرَافَ النَّاسِ وَأَنَّهُ يَخَافُ الْقَطْشَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ : فَمَضُوا سَالِمِينَ ، وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۶۔ ابو علی مطہر نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ اہل تارسید نے اس سال حج کا ارادہ ملتوسی کر دیا ہے اس لئے کہ راہ مکہ میں انھیں بیاسا کرنے کا خطرہ ہے حضرت نے لکھا جاؤ۔ ذرا خوف نہ کرو انشاء اللہ کوئی تکلیف نہیں ہوگی پس سب صبح و سہم پہنچ گئے

۷ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْفَضْلِ الْيَمَانِيِّ قَالَ : نَزَلَ بِالْجَعْفَرِيِّ مِنْ آلِ جَعْفَرٍ خَلْقٌ لِاقْبَلْ لَهُ بَيْنَهُمْ فَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ يَشْكُوهُ ذَلِكَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : تُكْفَوْنَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فِي نَفَرٍ يَسْبِرُ وَالْقَوْمُ يَزِيدُونَ عَلَيَّ عِشْرِينَ أَلْفًا وَهُوَ فِي أَقَلِّ مِنْ أَلْفٍ فَاسْتَبَاحَهُمْ .

۷۔ محمد بن اسمعیل علوی نے بیان کیا کہ امام حسن علیہ السلام علی بن یارمیش کے پاس تید کئے گئے اور وہ بڑا ناموسی اور آل محمد سے سخت عداوت رکھنے والا تھا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ اس اس طرح اذیت دینا۔ آپ ابھی ایک ہی دن رہے تھے کہ اس نے اپنے رخسار سے حضرت کے قدموں پر رکھ دیئے اور حضرت کی عظمت و جلالتِ شان کی وجہ سے نگاہ اور پرکونہ اٹھاتا تھا حضرت اس کے پاس سے اس حال میں نکلے کہ از روئے بعیرت وہ سب سے بہتر اور از روئے قول سب سے افضل تھا۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْعَلَوِيِّ قَالَ : حُبِسَ أَبُو مُحَمَّدٍ عِنْدَ عَلِيٍّ بْنِ نَازِمَشَ وَهُوَ أَنْصَبُ النَّاسِ وَأَشَدُّهُمْ عَلَيَّ آلِ أَبِي طَالِبٍ وَقَبْلَ لَهُ : أَفْقَلُ بِهِ وَافْعَلُ فَمَا أَقَامَ عِنْدَهُ إِلَّا يَوْمًا حَتَّى وَصَعَ حَدَّ يَهْ لَهُ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَيْهِ إِجْلَالًا وَإِعْظَامًا ، فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ أَحْسَنُ النَّاسِ بَصِيرَةً وَأَحْسَنُهُمْ فِيهِ قَوْلًا

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ابوہاشم جعفری پر جو اولاد جعفر طیار تھے ایک ایسی قوم نے حملہ کیا جس کے مقابلے کی تاب ان کو نہ تھی امام حسن عسکری علیہ السلام کو ایک خط میں یہ پریشانی لکھی۔ آپ نے تحریر فرمایا۔ انشاء اللہ تم اس مہم کو سر کر دو گے پس وہ تھوڑے سے لوگ لے کر مقابلے کو نکلے اور وہ لوگ بیس ہزار سے زائد تھے ان پر فتح حاصل کی۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي مُغْنِيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبْعِيُّ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْوَلِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : دَوْلَمَ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِئِجَّةً ، قُلْتُ فِي نَفْسِي لِأَبِي الْكِتَابِ : مَنْ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ هَهُنَا فَارْجِعِ الْجَوَابَ : الْوَلِيَّةُ الَّذِي يُقَامُ دُونِ وَلِيِّ الْأَمْرِ وَحَدَّثَكَ نَفْسَكَ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هُمْ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ ؟ قَالَهُمُ الْأَيْمَةُ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ عَلَى اللَّهِ فَيَجْبِرُ أَمَانَهُمْ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ اس آیت میں ولیجہ کے کیا معنی ہیں انھوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا راز دار دوست نہیں بنایا میں نے اپنے دل میں کہا۔ کتاب خدا میں اس آیت میں مومنین سے کون مراد ہیں حضرت نے جواب میں لکھا۔ ولیجہ وہ ہے جس کو ولی امر کے علاوہ دوست بنایا جائے اور مومنین کے متعلق جو تمہارا دل میں خیال آیا۔ تو وہ تمہارے جوا اللہ پر ایمان لائے پس ان کی امان جائز ہے۔

۱۰۔ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ضَيْقَ الْحَسَنِ وَكَتَلَ الْقَيْدَ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنْتَ تُصَلِّيَ الْيَوْمَ الظُّهْرَ فِي مَنْزِلِكَ فَأَخْرَجْتُ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي كَمَا قَالَ اللَّهُ وَ كُنْتُ مُضَيِّقًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَطْلُبَ مِنْهُ دَنَايَةً فِي الْكِتَابِ فَاسْتَحْيَيْتُ ، فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَجَّهَ إِلَيَّ بِمِائَةِ دِينَارٍ وَ كَتَبَ إِلَيَّ إِذَا كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَلَا تَسْخِي وَلَا تَحْتَسِمَ وَاطْلُبْهَا فَإِنَّكَ تَرَى مَا تُحِبُّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

۱۰۔ ابوہاشم کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے قید خانہ کی تکلیف اور بیڑی کی مصیبت بذریعہ تحریر بیان کی۔ آپ نے جواب میں لکھا۔ آج دوپہر کو تم نماز ظہر اپنے گھر میں پڑھو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا حضرت نے فرمایا تھا میں بہت تنگ دست ہو رہا تھا۔ میں نے چاہا کہ خط لکھ کر کچھ دینار مانگوں مگر حیا دا شکیں ہوئی۔ جب میں اپنے گھر آیا۔ تو حضرت تشریف لائے اور سو دینار دے کر فرمایا، جیسا درج ذکر و اور جب ضرورت ہو کر سے مانگ لیا کرو انشاء اللہ تمہیں مل جایا کرے گا۔

۱۱۔ إِسْحَاقُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَقْرَعِ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حَمْرَةَ نَصِيرُ الْخَادِمِ قَالَ : رَسِمْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ غَيْرَ مَرَّةٍ يَكَلِّمُ غِلْمَانَهُ بِلُغَاتِهِمْ ، تَرْكُ وَرُومٍ وَصَعَالِبَةٍ ، فَتَعَجَّبْتُ مِنْ ذَلِكَ وَ

قُلْتُ : هَذَا وُلِدَ بِالْمَدِينَةِ وَلَمْ يَظْهَرْ لِأَحَدٍ حَتَّى مَضَى أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا رَأَاهُ أَحَدٌ فَكَيْفَ هَذَا ،
- أُحَدِّثُ نَفْسِي بِذَلِكَ - فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَيَّنَّ حُجَّتَهُ مِنْ سَائِرِ خَلْقِهِ بِكُلِّ
شَيْءٍ وَيُعْطِيهِ اللِّغَاتِ وَمَعْرِفَةَ الْأَنْسَابِ وَالْأَجَالِ وَالْحَوَادِثِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْحُجَّةِ وَ
الْمَحْجُوجِ فَرْقٌ .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے بار بار لوگوں سے سنا تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے غلاموں سے ان کی زبانوں میں جو
ترکی ، رومی اور مقلبان ہیں کلام کرتے ہیں مجھے اس بات پر بڑا تعجب تھا دل میں کہتا تھا یہ پیدا ہوئے مدینہ میں اور امام علی نقی
علیہ السلام کہرتے تک گھر سے نکلے نہیں اور نہ کوئی ان کے پاس آیا انہوں نے یہ زبانیں سیکھیں کہاں سے یہ میں نے اپنے دل میں کہا حضرت
ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ نے ظاہر کیا ہے اپنی حجت کو تمام مخلوق پر اور عطا کیا ہے اس کو علم لغات و انسب و
آجال و حداث۔ اگر ایسا نہ ہو تو کیا فرق رہے حجت خدا اور عام لوگوں میں۔

۱۲ - إِسْحَاقُ ، عَنِ الْأَقْرَعِ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِمَامِ هَلْ يَحْتَلِمُ؟ وَقُلْتُ
فِي نَفْسِي بَعْدَمَا وَصَلَ الْكِتَابُ : الْأَحْتِلَامُ شَيْطَانَةٌ وَقَدْ أَعَادَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَوْلِيَاءَهُ مِنْ ذَلِكَ ، فَوَدَّ
الْجَوَابُ : خَالَ الْأَيْمَةَ فِي الْمَنَامِ خَالَهُمْ فِي الْبَقِظَةِ لَا يَغَيِّرُ النَّوْمُ مِنْهُمْ شَيْئًا وَقَدْ أَعَادَ اللَّهُ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ
لُؤْمَةِ الشَّيْطَانِ كَمَا حَدَّثَكَ نَفْسَكَ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کیا امام کو خواب میں احتلام ہوتا ہے اس خط کو روانہ کرنے
کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ احتلام تو کار شیطان ہے اور خدا نے اپنے اولیاء کو اس سے پناہ میں رکھا ہے حضرت نے جواب
دیا کہ ائمہ کا حال خواب و بیداری میں برابر ہے خواب کی حالت میں کوئی تبدیلی ان میں نہیں ہوتی اور جیسا کہ تم نے خیال کیا ہے خدا اپنے
اولیاء کو شیطان سے بچاتا ہے۔

۱۳ - إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ ظَرِيفٍ قَالَ : اخْتَلَجَ فِي صَدْرِي مَسْأَلَتَانِ أَرَدْتُ
الْكِتَابَ فِيهِمَا إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكَتَبْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَامَ بِمَا يَقْضِي وَ أَيْنَ مَجْلِسُهُ
الَّذِي يَقْضِي فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ وَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لِحُمَّى الرِّبْعِ فَأَغْفَلَكَ خَيْرَ الْحُمَّى فَجَاءَ
الْجَوَابُ سَأَلْتُ عَنِ الْقَائِمِ فَإِذَا قَامَ قَضَى بَيْنَ النَّاسِ بِعِلْمِهِ كَقَضَاءِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَسْأَلُ الْبَيْتَةَ وَ كُنْتُ
أَرَدْتُ أَنْ تَسْأَلَ لِحُمَّى الرِّبْعِ فَأُنْسِيَتْ ، فَأَكْتُبُ فِي وَرَقَةٍ وَعَلَيْتُهُ عَلَى الْمَحْمُومِ فَإِنَّهُ يَبْرَأُ

بِإِذْنِ اللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ، فَعَلَقْنَا عَلَيْهِ مَا ذَكَرَ أَبُو مُجَيْدٍ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ فَافَاقَ .

۱۳۔ حسن بن ظریف نے کہا کہ میرے دل میں دو مسئلوں کی کھٹک تھی میں نے چاہا کہ ایک خط کے ذریعے سے دونوں مسئلے معلوم
 کروں پس میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط میں لکھا کہ تائم آل محمد کا ظہور بہرہ کا تو آپ تفضیلاً کا فیصلہ کس طرح کریں گے اور وہ لوگوں
 کے درمیان فیصلہ کرنے کی جگہ ہوگی کہاں، میں چاہتا تھا کہ یہ بھی پوچھوں کہ جو تھی کے ہمارا کیا علاج ہے لیکن یہ لکھنا بھول گیا۔ جواب
 میں حضرت نے لکھا۔ تائم آل محمد اپنے علم سے اسی طرح فیصلہ کریں گے جیسے داؤد بغیر گواہ لئے کیا کرتے تھے تم یہ بھی سوال کرنا چاہتے تھے کہ
 جو تھی کے ہمارا کیا علاج ہے مگر تم لکھنا بھول گئے اس کا علاج یہ ہے کہ ایک پرچہ لکھو یہ یا نار کونی برداً و سلاماً علی ابراہیم،
 انشاء اللہ صحت ہوگی۔ میں نے یہ تعویذم لایض کے گردن میں ڈالا تو صحت ہو گئی۔

۱۴۔ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ نُجَيْمٍ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ قَالَ : قَعَدْتُ لِأَبِي تَمِيْمٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى طَهْرِ الطَّرِيقِ فَلَمَّا مَرَّ بِئِي شَكَّوتُ إِلَيْهِ
 الْحَاجَّةَ وَحَلَفْتُ لَهُ أَنَّهُ لَيْسَ عِنْدِي دِرْهَمٌ مِمَّا فَوْقَهَا وَلَا عَدَاهُ وَلَا عَشَاءَهُ قَالَ : فَقَالَ : تَخْلِفُ يَا اللَّهِ
 كَاذِبًا وَوَدَّ دَفَنْتَ مَائَتِي دِينَارٍ ؛ وَلَيْسَ قَوْلِي هَذَا دَفْعًا لَكَ عَنِ الْعَطِيَّةِ ، أَعْطِهِ يَا غُلَامُ مَا مَعَكَ ،
 فَأَعْطَانِي غُلَامُهُ مِائَةَ دِينَارٍ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي : إِنَّكَ تُحْرِمُهَا أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهَا يَعْنِي
 الدَّنَانِيرَ الَّتِي دَفَنْتَ وَصَدَقَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ كَمَا قَالَ دَفَنْتَ مَائَتِي دِينَارٍ وَقُلْتُ : يَكُونُ ظَهْرًا وَكُنْهًا لَنَا
 فَاضْطَرَرْتُ ضَرُورَةً شَدِيدَةً إِلَى شَيْءٍ أَنْقَهُهُ وَأَنْغَلَقْتُ عَلَيَّ أَبْوَابَ الرِّزْقِ فَتَبَشَّطْتُ عَنْهَا فَإِذَا ابْنُ لِي
 قَدْ عَرَفَ مَوْضِعَهَا فَأَحْدَثَهَا وَهَرَبَ فَمَا قَدَّرْتُ مِنْهَا عَلَى شَيْءٍ .

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں راہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے انتظار میں بیٹھا تھا جب حضرت اس طرف سے گزرے
 تو میں نے اپنی حاجت بیان کی اور قسم کھا کر کہا کہ میرے پاس ایک دینار بھی نہیں، نہ صبح کے کھانے کو ہے نہ شام کے لئے حضرت
 نے فرمایا تم نے مجھ کو قسم کھائی ہے تم نے دو سو دینار زمین میں دبائے ہیں یہ میں اس لئے نہیں کہتا کہ تمہیں کچھ دوں نہیں،
 اسے غلام اس کو سو دینار دے دے پھر مجھ سے کہا جو دینار تم نے دفن کئے ہیں ان سے تم شدید ضرورت کے وقت محروم ہو جاؤ گے
 حضرت نے جو کچھ فرمایا تھا وہی ہوا میں نے دو سو دینار اس لئے دفن کر دیئے تھے کہ جب شدید ضرورت ہوگی تو ان سے مدد لوں
 گا۔ چنانچہ جب کھانے پینے کی ضرورت لاحق ہوئی اور رزق کے تمام دروازے بند ہو گئے تو میں نے وہ جگہ تلاش کی اور کھودا۔
 میرے بیٹے نے اس کا پتہ چلا لیا تھا وہ اسے نکال کر لے گیا اور مجھے کچھ نہ ملا۔

۱۵۔ اسحاق قال : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ لِي فَرَسٌ وَكُنْتُ بِهِ مُعْجِبًا كَثِيرٌ ذِكْرُهُ فِي الْمَخَالِ قَدْ خَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمًا فَقَالَ لِي : مَا قَعَلُ فَرَسُكَ؟ فَقُلْتُ : هُوَ عِنْدِي وَهُوَ ذَا هُوَ عَلَى بَابِكَ وَعَنْهُ نَزَلْتُ فَقَالَ لِي : اسْتَبْدِلْ بِهِ قَبْلَ الْمَسَاءِ إِنْ قَدَرْتَ عَلَى مُشْتَرِي وَلَا تَوْخِرْ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ وَانْقَطَعَ الْكَلَامُ فَقُمْتُ مُتَفَكِّرًا أَوْ مَضْنِتٌ إِلَى مَنْزِلِي فَأَخْبَرْتُ أُخِي الْخَبَرَ ، فَقَالَ : مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ فِي هَذَا؟ وَشَحَحْتُ بِهِ وَنَفَسْتُ عَلَى النَّاسِ بِيَعِيهِ وَآمَسْنَا فَأَتَانَا السَّائِسُ وَقَدْ صَلَّى الْعَتَمَةَ فَقَالَ : يَا مَوْلَايَ تَفَقَّ فَرَسُكَ فَأَعْتَمَمْتُ وَ عَلِمْتُ أَنَّهُ عَنِّي هَذَا بِذَلِكَ الْقَوْلِ ، قَالَ : ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بَعْدَ أَيَّامٍ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي : لَيْتَهُ أَخَافَ عَلَيَّ ذَابَةً إِذْ كُنْتُ اعْتَمَمْتُ بِقَوْلِهِ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ قَالَ : نَمَّ نَحْلَفُ ذَابَةً عَلَيْكَ ، يَا غُلَامُ أَعْطُو بَرْدُونِي الْكَمِيَّتَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ قَرِيكَ وَ أَوْطَأَ وَأَطُولُ عُمْرًا .

۱۵۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک گھوڑا تھا جس کے حسن نے مجھے تعجب میں ڈالا تھا اور میں جا بجا اس کا ذکر کرتا تھا ایک روز میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا تمہ نے اپنے گھوڑے کا کیا کیا میں نے کہا وہ میرے پاس یہیں آپ کے دروازہ پر ہے اسی سے میں آتا ہوں۔ فرمایا شام سے پہلے اگر کوئی خریدار مل جائے تو اس کا تبادلہ کر لو اسی اشنا میں ایک اور شخص آگیا اور سلسلہ کلام منقطع ہو گیا۔ میں رنجیدہ اپنے گھر آیا اور اپنے بھائی سے یہ ذکر کیا۔ اس نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا۔ میں اس بارے میں کیا رائے دوں، میں نے اس کے فروخت میں نکل سے کام لیا اور کسی ایسے کو تلاش نہ کیا جس کے ہاتھ بیچوں۔ شام کو جب ہم نماز عشاء پڑھ چکے تھے۔ سائیس آکر کہنے لگا کہ آپ کا گھوڑا مر گیا یہ سن کر مجھے بڑا رنج ہوا اور سمجھ گیا کہ حضرت نے اسی لئے فرمایا تھا۔ چند روز بعد میں خدمت امام علیہ السلام میں حاضر ہوا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ کاش حضرت مجھے اس کے بدلے میں کوئی چوپایہ دے دیں کیونکہ میں بہت رنجیدہ تھا جب میں بیٹھا تو حضرت نے فرمایا۔ اچھا میں اس کے بدلے چوپایہ دیتا ہوں۔ اے غلام میرا کیت چران کو دے دے اور مجھ سے کہا۔ یہ چال میں اور بلحاظ عمر تمہارے گھوڑے سے اچھا ہے۔

۱۶۔ اسحاق قال : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أَخَذَ الْمُهْتَدِي فِي قَتْلِ الْمَوَالِي يَا سَيِّدِي الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَغَلَهُ عَنَّا ، فَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّهُ يَسْتَدْرِكُ وَيَقُولُ : وَاللَّهِ لَا جَلِيْسَهُمْ عَنْ حِدِيدِ الْأَرْضِ (۶) فَوَقَعَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَطَبٍ : ذَاكَ أَقْصَرُ لِعُمُرِهِ ، عُدَّ مِنْ يَوْمِكَ هَذَا خَمْسَةَ أَيَّامٍ وَ يُقْتَلُ فِي الْيَوْمِ السَّائِسِ بَعْدَ هَوَانٍ وَ اسْتِخْفَافٍ يَمُرُّ بِهِ فَكَانَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ جس زمانے میں ہندو نے شعیبان علی کے قتل کی ہم شروع کر رکھی تھی میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ خدا کا شکر ہے کہ ترکوں کے خروج کی وجہ سے اس کی توجہ ہمارے قتل کی طرف سے ہٹ گئی ہے اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ آپ کو دھمکی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نئی آبادی سے جلا وطن کر دوں گا۔ امام علیہ السلام نے اس کے جواب میں اپنے دست مبارک سے لکھا کہ اس کا یہ کہنا اس کی عمر کو کم کر دے گا۔ آج کے دن سے پانچ دن شمار کرو۔ چھٹے دن وہ نہایت ذلت و حقارت سے قتل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۱۷۔ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ع أَسْأَلُهُ أَنْ يَدْعُوَ اللَّهَ لِي مِنْ وَجَعِ عَيْنِي وَكَانَتْ إِحْدَى عَيْنَيَّ ذَاهِبَةً وَالْأُخْرَى عَلَى شَرَفِ ذَهَابٍ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : حَسْبَ اللَّهِ عَلَيْكَ عَيْنُكَ فَأَقَاتِ الصَّحْبَةَ وَوَقِّعْ فِي آخِرِ الْكِتَابِ آجْرَكَ اللَّهُ وَأَحْسَنَ ثَوَابِكَ ، فَأَعْتَمَمْتُ لِذَلِكَ وَلَمْ أَعْرِفْ فِي أَهْلِي أَحَدًا مَاتَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامِ جَاءَتْنِي وَفَاةُ ابْنِي طَيْبٌ فَعَلِمْتُ أَنَّ التَّعْرِيفَةَ لَهُ .

۱۷۔ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے درخواست کی کہ میری در چشم دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں دوسری آنکھ تو جاہلی تھی حضرت نے تحریر فرمایا کہ اللہ نے تیری آنکھ کو محفوظ فرمایا۔ پس وہ صبح سالم ہو گئی۔ خط کے آخر میں تحریر فرمایا۔ اللہ تم کو اجر دے اور اچھا ثواب دے، میں پڑھ کر غمگین ہوا میرے خاندان میں کوئی مرانا تھا چند دن کے بعد جب میرا بیٹا طیب مرا تو میں سمجھا کہ یہ اس کی تعریف تھی۔

۱۸۔ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا بِسُرٍّ مَنْ رَأَى رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُقَالُ لَهُ : سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ ، يَنْظِلُّ إِلَى الْمُهَنْدِي فِي ضَيْعَةٍ لَهُ قَدْ غَضِبَهَا إِيَّاهُ شَفِيعَ الْخَادِمِ وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا فَأَشْرْنَا عَلَيْهِ أَنْ يَكْتُبَ إِلَيَّ أَبِي مُحَمَّدٍ ع يَسْأَلُهُ تَسْهِيلَ أَمْرِهَا فَكَتَبَ إِلَيَّ أَبُو مُحَمَّدٍ ع : لَا بَأْسَ عَلَيْكَ ضَيْعَتَكَ تُرَدُّ عَلَيْكَ فَلَا تَتَقَدَّمْ إِلَى السُّلْطَانِ وَالْقِيَلُ الْوَكِيلُ الَّذِي فِي يَدِهِ الضَّيْعَةُ وَحَقُّهُ بِالسُّلْطَانِ الْأَعْظَمِ اللَّهُ رَبُّ الْمَالِمِينَ فَلَقِيَهُ ؛ فَقَالَ لَهُ الْوَكِيلُ الَّذِي فِي يَدِهِ الضَّيْعَةُ قَدْ كَتَبَ إِلَيَّ عِنْدَ خُرُوجِكَ مِنْ مِصْرَ ، أَنْ أَطْلُبَكَ وَأَدِّدَ الضَّيْعَةَ عَلَيْكَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْقَاضِي ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ وَشَهَادَةِ الشُّهُودِ وَلَمْ يَحْتَجِ إِلَى أَنْ يَتَقَدَّمْ إِلَى الْمُهَنْدِي فَضَارَتِ الضَّيْعَةُ لَهُ وَفِي يَدِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا خَبِيرٌ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ : وَحَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ هَذَا قَالَ : حَلَفْتُ ابْنًا لِي عَلِيًّا بِمِصْرَ عِنْدَ خُرُوجِي عَنْهَا وَإِبْنًا لِي آخَرَ أَسَنَّ مِنْهُ كَانَ وَصِيْبِي وَقَيْمِي عَلَى عِبَائِي وَفِي ضِيَاعِي فَكَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ع أَسْأَلُهُ الدُّعَاءَ لِابْنِي الْعَلِيلِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ قَدْ عُوْفِي ابْنِكَ الْمُعْتَلُّ

وَمَاتَ الْكَبِيرُ وَصَبَّكَ وَ قَسَمْتُكَ فَاحْمَدُ اللَّهِ وَلَا تَجْرَعُ فَيَحْبَطُ أَجْرُكَ فَوَرَدَ عَلَيَّ الْعَجْبُ أَنَّ ابْنِي
قَدْ عُوْفِي مِنْ عَائِنِهِ وَمَاتَ الْكَبِيرُ يَوْمَ وَرَدَ عَلَيَّ جَوَابُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ سامرو میں ایک شخص ہمارے پاس مصر سے آیا جس کا نام سیف ابن الیث تھا وہ شکایت کرنے آیا تھا کہ ہندی بادشاہ عباسی سے اس کے غلام شیعیع کی جس نے اس کی زمین غصب کر کے اس کو نکال دیا تھا ہم نے اس کو مشورہ دیا کہ وہ امام حسن عسکری علیہ السلام سے سہولت امر کے لئے درخواست کرے۔ حضرت نے اسے تحریر فرمایا کہ خوف نہ کرتی زمین تجھے مل جائے گی بادشاہ کے پاس نہ جا بلکہ اس حاکم سے مل جس کے ہاتھ میں زمین کا معاملہ ہے اور اسے ڈرا سلطان اعظم یعنی خدا سے جو رب العالمین ہے پس وہ اس سے سلاہ اس نے کہا۔ تیرے مصر سے نکلتے ہیں شیعیع نے مجھے لکھا کہ میں تجھے بلا کر زمین تیرے حوالے کر دوں پس اس نے قاضی ابو اشور اب کے حکم سے گواہیاں لے کر زمین اس کو واپس کر دی اور ہندی کے پاس جانے کی ضرورت نہ رہی۔ پس وہ زمین اس کے قبضے میں آئی بعد کا حال معلوم نہیں اور اسی سیف بن لیث نے بیان کیا کہ جب میں مصر سے چلا تھا تو میرا بیٹا مصر میں بیمار تھا اور بڑا بیٹا میرا وصی اور قائم مقام تھا میرے اہل و عیال اور جائیداد کا، میر نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ میرا بیٹا بیمار ہے آپ دعا فرمائیں حضرت نے کھا تھا ہمارا بیمار بیٹا اچھا ہو گیا اور بڑا بیٹا مر گیا۔ خدا کی حمد کرو اور بے قرار نہ ہو ورنہ تو اب سے محروم رہو گے۔ پس جیسا حضرت نے کہا تھا ویسی ہی خبر مجھے ملی۔

۱۹۔ اسحاقی قال: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْقَشِيرِيِّ مِنْ قَرْيَةِ تَسْمَى قَبْرًا، قَالَ: كَانَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ كَبَلٌ قَدِ اتَّخَذَ مَعَهُ فِي الدَّارِ حُجْرَةً يَكُونُ فِيهَا مَعَهُ خَادِمٌ أبيضُ فَرَادًا الْوَكَيْلُ الْخَادِمَ عَلَى نَفْسِهِ فَأَبَى إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُ يَسْتَبِدُّ فَاحْتَالَ لَهُ يَسْتَبِدُّ، ثُمَّ أَدْخَلَهُ عَلَيْهِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثَةُ أَبْوَابٍ مُعَاقِفَةٍ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي الْوَكَيْلُ قَالَ: إِنِّي لَمُنْتَبِهٌ إِذَا أَنَا بِالْأَبْوَابِ تَفْتَحُ حَتَّى جَاءَ بِنَفْسِهِ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ الْحُجْرَةِ ثُمَّ قَالَ: يَا هَؤُلَاءِ اتَّقُوا اللَّهَ خَافُوا اللَّهَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَمَرَ بِبَيْعِ الْخَادِمِ وَإِخْرَاجِي مِنَ الدَّارِ .

۱۹۔ راوی کہتا ہے مجھ سے یحییٰ بن قشیری نے قریہ تیر میں بیان کیا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کا ایک وکیل تھا جسے آپ نے اپنے مکان کے ایک حجرہ میں جگہ دی تھی اور اس کے ساتھ اپنے ایک سفید نام غلام کو رکھ دیا تھا۔ وکیل نے غلام سے بدکاری کرنا چاہی اس نے اس شرط سے قبول کیا کہ وہ اس کے لئے شراب پہناتا کرے۔ وکیل نے شراب کو حاصل کیا اور غلام سے اپنا منہ کالا کیا۔ اس کے اور امام علیہ السلام کے درمیان تین دروازے مقل تھے وکیل نے بیان کیا میں اپنی قفل پر آگاہ ہوا۔ ناگاہ دروازے کھلے اور حضرت تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ اے لوگو! تم خدا سے ڈرو، اور پھر ہیزگار بنو۔ جب صبح ہوئی تو حضرت نے غلام کے فروخت کرنے کا حکم دیا اور مجھے گھر سے نکال دیا۔

۲۰۔ اسحاق قال : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الشَّامِيُّ قَالَ : نَظَرْتُ رَجُلًا مِّنَ النَّوْبَةِ بِالْأَهْوَاذِ ، ثُمَّ قَدِمْتُ سَرًّا مِّن رَأْيٍ وَقَدْ عَلِقَ بِقَلْبِي شَيْءٌ مِّن مَّقَالَتِهِ فَإِنِّي لَجَالِسٌ عَلَيَّ بِأَبِ أَحْمَدَ ابْنِ الْخَضِيبِ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو عَجَّيْلٍ رضي الله عنه مِّن دَارِ الْعَامَةِ يَوْمَ الْمُؤَكَّبِ : فَظَنَرْتُ إِلَيْهِ وَأَشَارَ بِسَبَاحَتِهِ وَأَحَدٌ أَحَدٌ فَرَدَّهُ ، فَسَقَطَتْ مَغْشِيًا عَلَيَّ .

۲۰۔ راوی نے خبر دی مجھے محمد بن ربیع نے کہا کہ میں نے مناظرہ کیا اہواز میں ایک مجوسی سے۔ پھر میں سامرو آیا۔ اس مجوسی کی ایک بات میرے دل میں گڑبگڑی تھی۔ میں احمد بن الخضیب کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام ابھیوں کے جلسہ کے دن خلیفہ کے دربار سے واپس ہوتے ہوئے ادھر سے گزرے انھوں نے مجھے دیکھا اور اپنی انگلی سے ادھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ ایک ہے وہ ایک ہے وہ یکتا ہے پس اس بات کا میرے دل پر اثر ہوا۔

۲۱۔ اسحاق ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ رضي الله عنه يَوْمًا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ مَا أَوْعَى بِهِ خَاتَمًا أَتَبَرَّكَ بِهِ ، فَجَلَسْتُ وَأُنْسِبْتُ مَا حِجَّتْ لَهُ ، فَلَمَّا وَدَّعْتُ وَتَهَضَّتْ رَمِي إِلَيَّ بِالْخَاتَمِ فَقَالَ : أَرَدْتُ فِضَّةً فَأَعْطَيْتَنَاكَ خَاتَمًا رِيحَتِ الْفَمِ وَالْكَرَامِ ، هَذَاكَ اللَّهُ يَا أَبَا هَاشِمٍ ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي أَشْهَدُ أَنَّكَ وَرِيُّ اللَّهِ وَإِمَامِي الَّذِي أَدِينُ اللَّهُ بِطَاعَتِهِ ، فَقَالَ : عَفَّرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا هَاشِمٍ .

۲۱۔ ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں ایک روز امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ چاہتا تھا کہ آپ سے انگوٹھی بنانے کے لئے چاندی مانگوں تاکہ میرے لئے برکت کا باعث ہو لیکن میں بھول گیا۔ جب میں جلنے کے لئے اٹھا تو آپ نے انگوٹھی میری طرف پھینکی اور فرمایا تم تو چاندی ہی چاہتے تھے ہم نے تم کو چاندی بھی دی اور رنگ بھی اور بنوانے کی اجرت بھی۔ اے ابو ہاشم اللہ تمہیں مبارک کرے۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے دل ہیں اور میرے ایسے امام ہیں کہ جن کی طاعت میں بقائے دین ہے۔ فرمایا۔ اے ابو ہاشم اللہ تمہیں بخشے۔

۲۲۔ اسحاق قال : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو الْعَيْنَاءِ الْهَاشِمِيُّ مَوْلَى عَبْدِ الْقَمَدِ بْنِ عَلِيٍّ عِنَاقَهُ قَالَ : كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ رضي الله عنه فَأَعْطَشُ وَأَنَا عِنْدَهُ فَأُجِلُّهُ أَنْ أَدْعُوَ بِالنَّاءِ فَيَقُولُ : يَا غَلَامُ ! اسْقِهِ وَرُبَّمَا حَدَّثْتُ نَفْسِي بِالنَّهْوِضِ فَأُفَكِّرُ فِي ذَلِكَ فَيَقُولُ : يَا غَلَامُ ! ذَابَتْ لَهَا

۲۲۔ راوی کہتا ہے میں جب امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں آتا تو پیاسا ہوتا تو مجھے آپ کی جلالت

شان کی وجہ سے پانی مانگنے کی ہمت نہ ہوئی حضرت خود ہی غلام سے فرماتے اسے پانی پلاؤ اور جب میں چلنے کی فکر میں ہوتا تو فرماتے اسے غلام سواری لا۔

۲۳ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْغَفَّارِ قَالَ : دَخَلَ الْعَبَّاسِيُّونَ عَلَى صَالِحِ بْنِ وَصِيْفٍ وَدَخَلَ صَالِحُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُومِنْ الْمُخَرِّفِينَ عَنْ هَذِهِ النَّاحِيَةِ عَلَى صَالِحِ بْنِ وَصِيْفٍ عِنْدَ مَا حَبَسَ أَبَا مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَقَالَ لَهُمْ صَالِحٌ : وَ مَا أَصْنَعُ ؟ قَدْ وَكَلْتُ بِهِ رَجُلَيْنِ مِنْ أَكْثَرٍ مَنْ قَدَّرْتُ عَلَيْهِ ، فَقَدْ صَارَا مِنَ الْعِيَادَةِ وَالصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ إِلَى أَمْرِ عَظِيمٍ ، فَقُلْتُ لَهُمَا : مَا فِيهِ ؟ فَقَالَا : مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كُلَّهُ ، لَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَتَسَاغَلُ وَإِذَا نَظَرَ نَا إِلَيْهِ إِذْ تَعَدَّتْ قَرَائِنُنَا وَ يَدْخُلُنَا مَا لَا نَمْلِكُهُ مِنْ أَنْفُسِنَا ، فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ انصَرَفُوا خَائِبِينَ .

۲۳۔ راوی نے کہا صالح بن وصیف کے پاس کچھ عباسی گئے اور صالح بن علی وغیرہ بھی امام حسن عسکری کے ساتھ صالح بن وصیف کی نگرانی میں قید تھے۔ صالح نے ان لوگوں سے کہا میں نے مشہر ترین دو آدمیوں کے سپرد حضرت کو کیا اتحادہ دونوں عبادت گزار اور صوم و صلوة کے پابند ہو گئے۔ میں نے اس قید کے بارے میں ان دونوں سے بات چیت کی۔ انھوں نے کہا تم کیا پوچھتے ہو اس شخص کے بارے میں جو صائم النہار اور قائم اللیل ہے نہ کسی سے بولتا ہے نہ کسی کام میں مشغول ہوتا ہے اور رعب کا یہ حال ہے کہ جب ہم اس کی طرف دیکھتے ہیں تو بدن کانپ جاتا ہے اور ہمارے نفسوں پر زات اہل برداشت اثر پڑتا ہے یہ سن کر وہ لوگ ناکام واپس گئے۔

۲۴ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَكْمُوفِ قَالَ : حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ بَعْضِ فَصَّادِي الْعَسْكَرِ مِنَ النَّصَارَى أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا فِي وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ ، فَقَالَ لِي : أَفْصِدْ هَذَا الْعِرْقَ قَالَ : وَ نَاوِلْنِي عِرْفَا لَمْ أَفْهَمْهُ مِنَ الْعُرُوقِ الَّتِي تُقَصَّدُ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَعْجَبُ مِنْ هَذَا يَا مُرَبِّي أَنْ أَفْصِدَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ وَلَيْسَ بِوَقْتِ فَصْدِ الثَّانِيَةِ عِرْقٍ لِأَفْهَمْهُ ، ثُمَّ قَالَ لِي : انْتَظِرْ وَ كُنْ فِي الدَّارِ ، فَلَمَّا أَمْسَى دَعَانِي وَقَالَ لِي : سَرَّحَ الدَّمَ فَسَرَّحْتُ ثُمَّ قَالَ لِي : أَمْسِكْ فَأَمْسَكْتُ ، ثُمَّ قَالَ لِي : كُنْ فِي الدَّارِ ، فَلَمَّا كَانَ نِصْفَ اللَّيْلِ أُرْسِلَ إِلَيَّ وَقَالَ لِي : سَرَّحَ الدَّمَ قَالَ : فَتَعَجَّبْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَجَبِي الْأَوَّلِ وَ كَرِهْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ : فَسَرَّحْتُ دَمَ أَبِيصُرٍ كَأَنَّهُ الْمِلْحُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ لِي : أَحْسِنُ قَالَ : فَحَبَسْتُ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : كُنْ فِي الدَّارِ ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَمَرَ قَهْرْمَانَهُ أَنْ يُعْطِيَنِي ثَلَاثَةَ دَنَانِيرٍ فَأَخَذْتُهَا

وَحَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ ابْنَ بَنِي شَيْبَةَ النَّصْرَانِي فَقَمَصْتُ عَلَيْهِ الْقِمَّةَ قَالَ : فَقَالَ لِي : وَاللَّهِ مَا أَفْهَمُ مَا تَقُولُ وَلَا أَعْرِفُهُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْعِلْمِ وَلَا قَرَأْتُهُ فِي كِتَابٍ وَلَا أَعْلَمُ فِي دَهْرِنَا أَعْلَمُ يَكْتُبُ النَّصْرَانِيَّةَ مِنْ فُلَانِ الْفَارِسِيِّ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ قَالَ : فَأَكْتَرَيْتُ رَدُّوْقًا إِلَى الْبَصْرَةِ وَأَتَيْتُ الْأَهْوَاذَ ثُمَّ صِرْتُ إِلَى فَارِسَ إِلَى صَاحِبِي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ : فَقَالَ لِي : أَنْظِرْ نِي أَيَّامًا فَأَنْظِرْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مُتَقَاضِيًا قَالَ : فَقَالَ لِي : إِنَّ هَذَا الَّذِي تَحْكِيهِ عَنِّي هَذَا الرَّجُلُ فَعَلَهُ الْمَسِيحُ فِي دَهْرِهِ مَرَّةً .

۲۲- محمد بن حسن کفوف نے کہا کہ میرے ایک دوست نے عسکر کے ایک نصرانی فساد کی زبانی بیان کیا کہ امام حسن عسکری نے مجھے ایک روز نماز ظہر کے وقت بلایا اور کہا کہ اس رگ کی فصد کھول اور ایک رگ بتائی جس کو فصد کھول جانے والی رگوں میں سے نہیں جانتا تھا۔ میں نے دل میں کہا۔ اودیہ امرا اور زیادہ تعجب نیز ہے کہ وقت ظہر فصد کھول رہے ہیں حالانکہ یہ فصد کا وقت نہیں اور سچر ایسی رگ کا جسے میں جانتا بھی نہیں، حضرت نے فرمایا تم انتظار کرو اور گھر میں ہی رہو جب شام ہوئی تو مجھے بل کر فرمایا۔ خون نکالو میں نے خون نکالا، پھر فرمایا روک دو، میں نے روک دیا، پھر فرمایا جاؤ مت یہیں ٹھہرو جب آدھی رات ہوئی تو مجھے بل کر فرمایا خون کو جاری کرو۔ اس پر میں نے پہلے سے زیادہ تعجب کیا۔ پوچھنا مناسب نہ جانا۔ میں نے خون نکالا تو سفید خون نمک کی طرح نکلا۔ حضرت نے فرمایا اب بند کر دو، میں نے بند کر دیا۔ پھر فرمایا۔ اب تم صبح تک یہیں رہو جب صبح ہوئی تو آپ نے اپنے وکیل سے فرمایا اسے تین دینار دے دو، میں نے لے لئے اور میں نے وہاں سے ابن بنت شوع نصرانی کے پاس پہنچا اور یہ قصہ بیان کیا اس نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہے۔ میں نے تو طلب میں یہ حال کہیں نہیں پڑھا اور نہ کسی کتاب میں دیکھا۔ نصرانی کتابوں کا سب سے بڑا عالم فلاں فارسی ہے تم اس سے معلوم کرو، میں نے بصرہ تک کے لئے ایک کشتی کرایہ پر لی اور وہاں سے ابواز تک آیا اور اس مرد فارسی سے ملا اور واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا مجھے کچھ جہلت دو چند روز بعد میں تقاضہ کے لئے پہنچا اس نے کہا کہ جس شخص کے متعلق تم یہ بیان کیا، اس نے وہ کیا جو سحر نے اپنے زمانہ میں چند بار کیا تھا۔

۲۵- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ حُجْرٍ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَشْكُو عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ دُلْفٍ وَيَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَمَّا عَبْدُ الْعَزِيزِ فَقَدْ كَفَيْتَهُ وَأَمَّا يَزِيدُ فَإِنَّ لَكَ وَ لَهُ مَقَامًا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ ، فَمَاتَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَتَلَ يَزِيدُ مُحَمَّدَ بْنَ حُجْرٍ .

۲۵ محمد بن محمد نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے شکایت کی۔ عبد العزیز بن دلف اور یزید بن عبد اللہ کے ظلم کی۔ حضرت نے اسے لکھا کہ عبد العزیز کا معاملہ ٹھیک ہو جائے گا لیکن یزید بن عبد اللہ کا اور تیرا معاملہ پیش خدا طے ہوگا۔ پس عزیز مر گیا اور یزید بن محمد بن حرجہ قتل کر دیا گیا۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: سَلِمَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام إِلَى نَحْرِي فَكَانَ يُضَيِّقُ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّيهِ قَالَ: فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: وَبِئْسَ مَا لَكَ، وَبِئْسَ مَا لَكَ، لَأَتَدْرِي مَنْ فِي مَنْزِلِكَ؟ وَعَرَفْتُ صَلَاحَهُ وَقَالَتْ: إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ مِنْهُ، فَقَالَ لَا زَمِيمَةَ بَيْنَ السَّبَاعِ، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ بِهِ قَرْنِي عليه السلام قَائِمًا يُسَلِّي وَهِيَ حَوْلُهُ.

۲۶۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب میں سے کسی نے بیان کیا کہ امام حسن عسکری کو نوحہ پر فلام ہندی کے گھر میں قید کیا گیا وہ حضرت پر بہت سختی کرتا اور ستاتا تھا اس کی بیوی نے کہا۔ خدا تیرا استیاناں کرے تو جاننا ہے کہ تیرے گھر میں کون بزرگ قید ہیں تو نے ان کے نفس کی پاکیزگی کو سمجھا ہے میں تجھے عذاب خدا سے ڈراتی ہوں اس نے کہا میں ان کو درندوں کے درمیان چھوڑ دوں گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس نے دیکھا کہ حضرت ان درندوں کے درمیان کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں

۲۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنِي، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي نَظْرَ إِلَى خَطِيئَةٍ فَأَعْرَفَنِي إِذَا وَرَدَ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ إِنَّ الْخَطِيئَةَ سَبَخْتَلَفُ عَلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْقَلَمِ الْغَلِيظِ إِلَى الْقَلَمِ الدَّقِيقِ فَلَا تَشْكُرَنَّ، ثُمَّ دَعَا بِالدَّوَاةِ فَكَتَبَ وَجَعَلَ يَسْتَمِدُّ إِلَى مَجْرَى الدَّوَاةِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَهُوَ يَكْتُبُ: أَسْتَوْهَبُهُ الْقَلَمَ الَّذِي كَتَبَ بِهِ. فَلَمَّا قَرَعَ مِنْ الْكِتَابَةِ أَقْبَلَ يَحْدِثُنِي وَهُوَ يَمَسُّحُ الْقَلَمَ بِمَنْدِيلِ الدَّوَاةِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: هَاكَ يَا أَحْمَدُ! فَنَاقَلْنِيهِ فَقُلْتُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي مُغْتَمٌّ لِي شَيْءٌ يُصِيبُنِي فِي نَفْسِي وَقَدَّارْتُ أَنْ أَسْأَلَ أَبَاكَ فَلَمْ يَقْضِ لِي ذَلِكَ، فَقَالَ: وَهَاهُوَ يَا أَحْمَدُ؟ فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي رُوِيَ لَنَا عَنْ آبَائِكَ أَنَّ نَوْمَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَى أَقْفَانِهِمْ وَنَوْمَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَيْمَانِهِمْ وَنَوْمَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى شِمَائِلِهِمْ وَنَوْمَ الشَّيَاطِينِ عَلَى وُجُوهِهِمْ، فَقَالَ عليه السلام: كَذَلِكَ هُوَ، فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي فَإِنِّي أَجْهَدُ أَنْ أَنَامَ عَلَى يَمِينِي فَمَا يُمَكِّنُنِي وَلَا يَأْخُذُنِي النَّوْمُ عَلَيْهَا؛ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ ادْنُ مِنِّي وَقَدْ نَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: ادْخُلْ يَدَكَ تَحْتَ ثِيَابِكَ فَأَدْخُلْنَهَا فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ ثِيَابِهِ وَأَدْخَلَهَا تَحْتَ ثِيَابِي، فَمَسَّحَ بِيَدِهِ الْيَمْنَى عَلَى جَانِبِي الْأَيْسَرِ وَبِيَدِهِ الْبُسْرَى عَلَى جَانِبِي الْأَيْمَنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ أَحْمَدُ: فَمَا أَقْدِرُ أَنْ أَنَامَ عَلَى يَسَارِي مُنْذُ فَعَلَ ذَلِكَ بِي عليه السلام وَ مَا يَأْخُذُنِي نَوْمٌ عَلَيْهَا أَصْلًا.

۲۷۔ احمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے درخواست

کی کہ آپ میرے سامنے کچھ لکھ کر دکھا دیں تاکہ آپ کا خط آیا کرے تو میں پہچان لیا کروں۔ فرمایا اے احمد خط موٹے اور باریک قلم کے لحاظ سے مختلف ہو جاتے ہیں پس تم شک کو راہ نہ دو۔ پھر آپ نے دوات منگائی اور لکھا۔ چونکہ سیاہی رواں نہ تھی بسذا پانی ڈالا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس قلم سے آپ لکھ رہے ہیں یہ مجھے عطا فرمادے تو اچھا ہوتا۔ جب آپ لکھ چکے تو میری طرف متوجہ ہو کر بات چیت شروع کی اور قلم کو دوات والے کپڑے سے صاف کرنے لگے۔ پھر فرمایا اے احمد یہ قلم لے لو۔ میں نے کہا۔ حضور میں ایک مسئلہ میں پریشان خاطر ہوں آپ کے پدربزرگوار سے پوچھنا چاہتا تھا۔ مگر موقع نہ ملا۔ حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا آپ کے آباء کے گرام سے مروی ہے کہ انبسیار اپنی پشت پر سوتے ہیں اور مومنین داہنی کروٹ سے اور منافقین بائیں کروٹ سے اور شیا طین منہ کے بل، فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے میں نے کہا میں داہنی طرف سونے کی کوشش کرتا ہوں مگر ممکن نہیں ہوتا۔ مجھے اس کروٹ پر نیند نہیں آتی، حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا۔ قریب آؤ۔ اپنا ہاتھ اپنے کپڑوں کے اندر کرو پھر حضرت نے اپنی آستین سے اپنا ہاتھ نکالا اور میرے لباس کے اندر داخل کیا اور داہنے ہاتھ سے بائیں پہلو کو اور بائیں سے داہنے پہلو کو ملا (تین بار) فرمایا اے احمد اب تو بائیں کروٹ نہ سوتے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک سو تیسواں باب ذکر مولد صاحب الامر علیہ السلام

(باب ۱۲۳)

مَوْلِدِ الشَّاهِدِ الْأَمْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ ﷺ لِلنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ حَمْسِيٍّ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ.

۱- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: جَرَجَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ

ﷺ حِينَ قُتِلَ الزُّبَيْرِيُّ: هَذَا جَزَاءُ مَنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ فِي أَوْلِيَائِهِ، رَعِمَ أَنَّهُ يُقْتَلُ بِوَيْسٍ لِي عَقِبَ فَكَيْفَ رَأَى قُدْرَةَ اللَّهِ. وَوُلِدَ لَهُ وَوُلِدَ سَمَاءُ د م ح د م، سَنَةَ سِتِّ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ.

حضرت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کو پیدا ہوئے۔

۱- راوی کہتا ہے کہ جب زبیری (مہندی بادشاہ عباسی) قتل کر دیا گیا تو امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ سزا ہے اس شخص کی جو اولیائے خدا پر تہمت لگاتا ہے اس نے گمان کیا تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور یہ کہ میرا کوئی فرزند نہیں

اس نے دیکھ لیا کہ خدا کو کسی تدرت ہے۔ راوی کہتا ہے اللہ نے ان کو بیٹا دیا جس کا نام انھوں نے م. ح. م. م. درکھا۔ یہ ولادت ۲۵۶ھ میں ہوئی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ فِي سَنَةِ سِتِّينَ وَ سَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَبْدِيِّ - مِنْ عَبْدِ قَيْسٍ - عَنْ ضَوْءِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَجَلِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ ، قَالَ : أَتَيْتُ سُرَّ مَن رَأَى وَلَزِمْتُ بَابَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَدَعَا بِي مِنْ غَيْرِ أَنْ أَسْتَأْذِنَ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ وَسَلَّمْتُ قَالَ لِي : يَا أَبَا فَلَانٍ كَيْفَ خَالِكَ ؟ ثُمَّ قَالَ لِي : أَقْعُدْ يَا فَلَانُ ، ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ مِنْ أَهْلِي ، ثُمَّ قَالَ لِي : مَا الَّذِي أَقْعَمَكَ ؟ قُلْتُ : رَغَبَةٌ فِي خِدْمَتِكَ ، قَالَ : فَقَالَ : فَالزِمِ الدَّارَ قَالَ : فَكُنْتُ فِي الدَّارِ مَعَ الْحَدَمِ ثُمَّ صِرْتُ أَشْتَرِي لَهُمُ الْخَوَائِجَ مِنَ السُّوقِ وَ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ إِذْ كَانَ فِي دَارِ الرِّجَالِ ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا وَهُوَ فِي دَارِ الرِّجَالِ ، فَسَمِعْتُ حَرَكَةً فِي الْبَيْتِ فَناداني مكانك لا تبرح ، فلم أجسر أن أخرج ولا أدخل ، فَخَرَجْتُ عَلَيَّ جَارِيَةٌ مَعَهَا شَيْءٌ مَعْطَى ثُمَّ ناداني ادخل فدخلت وَ نادى الجارية فَرَجَعْتُ فَقَالَ لَهَا : اكشفي عشاء معك فَكشفت عن غلام أبيض حسن الوجه وَ كَشَفْتُ عَنْ بَطْنِهِ فَإِذَا شَعْرٌ نَابَتْ مِنْ لَبْتِهِ إِلَى سُرِّهِ أَخْضَرَ كَيْسَ بِأَسْوَدَ ، فَقَالَ : هَذَا صَاحِبُكُمْ ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَحَمَلَتْهُ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام فَقَالَ ضَوْءُ بْنُ عَلِيٍّ : فَقُلْتُ لِلْفَارِسِيِّ : كَمْ كُنْتُ تُقَدِّرُهُ مِنَ السِّنِينَ ؟ قَالَ : سَتَيْنِ قَالَ الْعَبْدِيُّ : فَقُلْتُ لِضَوْءٍ : كَمْ تُقَدِّرُهُ لَهْ أَنْتَ ؟ قَالَ : أَرْبَعٌ عَشْرَةَ سَنَةً ، قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ نُقَدِّرُهُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً .

۲۔ علی بن محمد نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد اور حسن نے کہ علی بن ابراہیم نے ۲۵۶ھ میں بیان کیا مجھ سے ان دونوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن علی بن عبد الرحمن عبدی نے عبد قیس سے اس نے ضواء بن علی سے اس نے ایک مرد فارسی سے جس کا نام اس نے بتایا کہ میں سامروہ میں امام حسن عسکری کے دروازہ پر آیا۔ آپ نے بغیر میرے اذن طلب کئے مجھے بلایا۔ جب میں داخل ہوا اور سلام کیا تو فرمایا۔ اے فلاں تیرا کیا حال ہے۔ بیٹھ جا۔ پھر میرے خاندان کے مردوں اور عورتوں کا حال پوچھا۔ پھر فرمایا۔ تم کس غرض سے آئے ہو۔ میں نے کہا کہ آپ کی خدمت میں رہنے کے لئے۔ فرمایا۔ اچھا تم اس گھر میں رہو۔ چنانچہ میں حضرت کے نوکروں کے ساتھ رہنے لگا۔ میرا کام یہ تھا کہ سودا سلف بازار سے خرید لاتا اور میں بغیر اذن حضرت کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا جب آپ مردانے حصے میں ہوتے تھے۔ ایک دن میں نے گھر کے اندر حرکت سنی حضرت کی آواز آئی ٹھہر جا۔ یہ سن کر میری ہمت نہ ہوئی کہ باہر نکلوں اور نہ اندر آسکوں، پھر ایک کنیز نکلی جس

کے پاس ایک ڈھکی ہوئی چیز تھی حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اندر آ جاؤ، میں داخل ہوا آپ نے کینز کو پکارا اور فرمایا جو کچھ تیرے پاس ہے کھول دے اس نے کھولا تو وہ ایک نہایت خوبصورت صاحبزادے تھے۔ فرمایا۔ ان کے شکم کو بھی کھول دے۔ میں نے دیکھا کہ سینہ سے ناف تک سبز بال تھے۔ کالا کوئی نہ تھا۔ مجھ سے فرمایا۔ یہ تمہارے ابام ہیں اس کے بعد امام علیہ السلام کی وفات تک پھر بھی ان کو نہ دیکھا۔ حضور ابن علی نے ان سے پوچھا تم نے ان کی عمر کا کیا اندازہ کیا۔ کہا دو سال، عسری نے کہا میں نے حضور سے پوچھا تمہارا اندازہ کیا ہے کہا جو درہ سال اور ابو علی اور ابو عبد اللہ نے کہا ہمارا اندازہ اکیس سال ہے۔

توضیح :- حدیث اول میں حضرت حجت کی ولادت ۲۵۵ھ اور ۲۵۶ھ دونوں مکھی ہیں۔ علامہ مجلسی مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ اختلاف غالباً شمسی اور قمری حساب کی بنا پر ہے۔ صحیح سال ۲۵۶ھ ہے۔ علماء لکھتے ہیں کہ لفظ نور کے اعداد ۲۵۶ ہیں اور یہی لفظ آپ کے سال ولادت کو بتاتا ہے۔

حدیث دوم کو علامہ مجلسی نے ضعیف تحریر کیا ہے۔ عمر کے تخمینہ میں جو اختلاف ہے اس کی وجہ ہے کہ فارسی نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی حیات میں دیکھا تھا اور دوسروں نے وکلانے تاجیہ مقدسہ کے لحاظ سے بتایا چونکہ حضرت حجت کا نامو عام انسانوں نے علیحدہ تھا لہذا عمر کا اختلاف یوں بھی ہو سکتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا الْقُمَيْتِينَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ غَانِمِ الْهِنْدِيِّ قَالَ : كُنْتُ بِمَدِينَةِ الْهِنْدِ الْمَعْرُوفَةِ بِقَشْمِيرِ الذَّاخِلَةِ وَ أَصْحَابٌ لِي يَقْعُدُونَ عَلَيَّ كَرَّاسِي عَنْ يَمِينِ الْمَلِكِ ، أَرْبَعُونَ رَجُلًا كَلَّمَهُمْ يَقْرَأُ الْكُتُبَ الْأَرَبِيَّةَ : التَّوْرَةَ وَ الْأَنْجِيلَ وَ الزَّبُورَ وَ صَحَفَ إِبْرَاهِيمَ ، نَقَضِي بَيْنَ النَّاسِ وَ نَفَقَهُمْ فِي دِينِهِمْ وَ نَفَقْتِهِمْ فِي حَلَالِهِمْ وَ حَرَامِهِمْ ، يَقْرَعُ النَّاسُ إِلَيْنَا الْمَلِكُ وَ مَنْ دُونَهُ ، فَتَجَارِينَا ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا : هَذَا النَّبِيُّ الْمَدْكُورُ فِي الْكُتُبِ قَدْ خَفِيَ عَلَيْنَا أَمْرُهُ وَ يَجِبُ عَلَيْنَا الْفَحْصُ عَنْهُ وَ طَلَبُ أَثَرِهِ وَ اتَّفَقَ رَأْيُنَا وَ تَوَاقَفْنَا عَلَى أَنْ أَخْرَجَ فَأَرْتَادَهُمْ ، فَخَرَجْتُ وَ مَعِيَ مَالٌ جَلِيلٌ ، فَسَرْتُ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا حَتَّى قَرَبْتُ مِنْ كَابُلٍ ، فَعَرَضَ لِي قَوْمٌ مِنَ التَّرِكِ فَقَطَعُوا عَلَيَّ وَ أَخَذُوا مَالِي وَ جَرَحَتْ جِرَاحَاتٍ شَدِيدَةً وَ دَفَعْتُ إِلَيَّ مَدِينَةَ كَابُلٍ ، فَأَتَفَذَنِي مَلِكُهَا لَمَّا وَقَفَ عَلَيَّ حَبْرِي إِلَى مَدِينَةِ بَلِجٍ وَ عَلَيْهَا إِذْ ذَاكَ دَاوُدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ ، فَلَبَّغَهُ حَبْرِي وَ أَنْتِي حَرَجْتُ مُرْتَادًا مِنَ الْهِنْدِ وَ تَعَلَّمْتُ الْفَارَسِيَّةَ وَ نَاطَرْتُ الْفُقَهَاءَ وَ أَصْحَابَ الْكَلَامِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ دَاوُدُ بْنُ الْعَبَّاسِ فَأَحْضَرَنِي مَجْلِسَهُ وَ جَمَعَ عَلَيَّ الْفُقَهَاءَ فَنَاطَرُونِي فَأَعْلَمْتُهُمْ أَنِّي حَرَجْتُ مِنْ بَلَدِي أَطْلُبُ هَذَا النَّبِيَّ الَّذِي وَجَدْتُهُ فِي الْكُتُبِ ، فَقَالَ لِي : مَنْ هُوَ مَا اسْمُهُ ، فَقُلْتُ مُحَمَّدٌ ، فَقَالُوا : هُوَ نَبِيُّنَا الَّذِي تَطْلُبُ ، فَسَأَلْتُهُمْ عَنْ سَرَائِعِهِ ، فَأَعْلَمُونِي ، فَقُلْتُ لَهُمْ : أَنَا أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا نَبِيٌّ وَ لَا أَعْلَمُهُ هَذَا الَّذِي تَصِفُونَ أَمْ لَا فَأَعْلَمُونِي مَوْضِعَهُ لِأَقْضَهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ

عَلَامَاتٍ عِنْدِي وَدَلَالَاتٍ، فَإِنْ كَانَ صَاحِبِي الَّذِي طَلَبْتُ آمَنْتُ بِهِ، فَقَالُوا: قَدِمَضِي بِاللَّيْلِ فَقُلْتُ: فَمَنْ وَصِيهِ وَخَلِيفَتُهُ فَقَالُوا: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: فَسَمُّوهُ لِي فَإِنْ هَدَيْتُهُ كُنَيْتُهُ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَنَسَبُوا إِلَى قُرَيْشٍ، قُلْتُ: فَأَنْسِبُوا لِي عَمَّا نَسِبْتُمْ فَسَمُّوهُ لِي، فَقُلْتُ: لَيْسَ هَذَا صَاحِبِي الَّذِي طَلَبْتُ، صَاحِبِي الَّذِي أَطْلَبُهُ خَلِيفَتُهُ، أَخُوهُ فِي الدِّينِ وَابْنُ عَمِّهِ فِي النَّسَبِ وَرَوْجُ ابْنَتِهِ وَابْنُ وَوَلَدِهِ، لَيْسَ لِهَذَا النَّبِيِّ ذُرِّيَّةٌ عَلَى الْأَرْضِ غَيْرُ وَوَلَدِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي هُوَ خَلِيفَتُهُ، قَالَ: فَرَبِّبُوا بِي وَقَالُوا: أَيُّهَا الْأَمِيرَانُ هَذَا قَدْ خَرَجَ مِنَ الشِّرْكِ إِلَى الْكُفْرِ هَذَا حَلَالُ الدَّمِ، فَقُلْتُ لَهُمْ: يَا قَوْمُ أَنَا رَجُلٌ مَعِي دِينٌ مُتَمَسِّكٌ بِهِ لَا أَفَارِقُهُ حَتَّى أَرَى مَا هُوَ أَقْوَى مِنْهُ، إِنِّي وَجَدْتُ صِفَةَ هَذَا الرَّجُلِ فِي الْكُتُبِ الَّتِي أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى أَنْبِيَائِهِ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ مِنْ بِلَادِ الْهِنْدِ وَمِنَ الْعَرَبِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ طَلَبًا لَهُ، فَلَمَّا فَحَصْتُ عَنْ أَمْرِ صَاحِبِكُمْ الَّذِي ذَكَرْتُمْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ الْمَوْصُوفُ فِي الْكُتُبِ فَكَفُّوا عَنِّي وَبَعَثَ الْعَامِلُ إِلَى رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكِيْبٍ فَدَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ: نَاطِرُ هَذَا الرَّجُلِ الْهِنْدِيِّ، فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ عِنْدَكَ الْفُقَهَاءُ وَالْعُلَمَاءُ وَهُمْ أَعْلَمُ وَأَبْصَرُ بِمَنَاطِرَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: نَاطِرُهُ كَمَا أَقُولُ لَكَ وَاخْلُ بِهِ وَاطْفُ لَهُ، فَقَالَ لِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكِيْبٍ بَعْدَمَا فَاوَضْتُهُ: إِنَّ صَاحِبَكَ الَّذِي تَطْلُبُهُ هُوَ النَّبِيُّ الَّذِي وَصَفَهُ هُوَ لَا وَ لَيْسَ الْأَمْرُ فِي خَلِيفَتِهِ كَمَا قَالُوا، هَذَا النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَوَصِيهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ رَوْجُ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَأَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنُ سِبْطِي مُحَمَّدٌ وَوَالِدِي، قَالَ غَانِمُ أَبُو سَعِيدٍ: فَقُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا الَّذِي طَلَبْتُ، فَأَنْصَرَفْتُ إِلَى دَاوُدَ بْنِ الْعَبَّاسِ فَقُلْتُ لَهُ: أَيُّهَا الْأَمِيرُ وَجَدْتُ مَا طَلَبْتُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: فَبَرَّ بِي وَوَصَلَنِي، وَقَالَ لِلْحُسَيْنِ تَقَدَّمْ، قَالَ: فَصَمَيْتُ إِلَيْهِ حَتَّى آنَسْتُ بِهِ وَفَقِهْتَنِي فِيهَا أَحْتَجُّ إِلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْأَفْرَاطِضِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّا نَقْرَأُ فِي كِتَابِنَا أَنَّ مُحَمَّدًا وَوَالِدِي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لِأَنِّي بَعْدَهُ وَأَنَّ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ إِلَى وَصِيهِ وَوَارِثِهِ وَخَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ إِلَى الْوَصِيِّ بَعْدَ الْوَصِيِّ، لَا يَزَالُ أَمْرُ اللَّهِ جَارِيًا فِي أَعْقَابِهِمْ حَتَّى تَنْقُضِيَ الدُّنْيَا، فَمَنْ وَصِيٌّ وَوَصِيٌّ وَوَصِيٌّ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ابْنَا مُحَمَّدٍ وَوَالِدِي، ثُمَّ سَأَلَ الْأَمْرُ فِي الْوَصِيَّةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى صَاحِبِ الزَّمَانِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَعْلَمَنِي مَا حَدَّثْتَ، فَلَمْ يَكُنْ لِي هِمَّةٌ إِلَّا طَلَبْتُ النَّاحِيَةَ فَوَافِي قَوْمٍ وَقَعْدَ مَعَ أَصْحَابِنَا فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ وَوَأَتَيْنِي وَخَرَجَ مَعَهُمْ حَتَّى وَافَى بَغْدَادَ وَمَعَهُ رَفِيقٌ لَهُ مِنْ أَهْلِ السُّنَنِ كَانَ صَاحِبَهُ عَلَى الْمَذْهَبِ، قَالَ:

فَحَدَّثَنِي غَانِمٌ قَالَ : وَأَنْكَرْتُ مِنْ رَفِيقِي بَعْضَ أَخْلَاقِهِ فَهَجَرْتُهُ ، وَخَرَجْتُ حَتَّى سِرْتُ إِلَى الْعَبَّاسِيَّةِ
 أَنْهَيْتُهَا لِلصَّلَاةِ وَأُصَلِّيَ وَابْنِي لَوَاقِفٌ مُتَّفَكِرٌ فَبِمَا قَصَدْتُ لِطَلْبِهِ إِذَا بَاتَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ : أَنْتَ
 فُلَانٌ ؟ - اسْمُهُ بِالْهِنْدِ - فَقُلْتُ : نَعَمْ فَقَالَ : أَحِبُّ مَوْلَاكَ فَمَضَيْتُ مَعَهُ فَلَمْ يَزَلْ يَتَخَلَّلُ بِي الطَّرِيقَ
 حَتَّى أَتَى دَارًا وَبُسْتَانًا فَإِذَا أَنَا بِهَذَا جَالِسٌ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا يَا فُلَانُ - بِكَلَامِ الْهِنْدِ - كَيْفَ
 خَالِكَ ؟ وَكَيْفَ خَلَفْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا ؟ حَتَّى عَدَّ الْأَرْبَعِينَ كُلَّهُمْ فَسَأَلَنِي عَنْهُمْ وَاحِدًا وَاحِدًا ،
 ثُمَّ أَخْبَرَنِي بِمَا تَجَارَيْنَا كُلَّ ذَلِكَ بِكَلَامِ الْهِنْدِ ، ثُمَّ قَالَ : أُرَدْتُ أَنْ تَحِجَّ مَعَ أَهْلِ قَوْمٍ ؟ قُلْتُ :
 نَعَمْ يَا سَيِّدِي ، فَقَالَ : لَا تَحِجَّ مَعَهُمْ وَأَنْصَرِفْ سَنَتَكَ هَذِهِ وَحُجَّ فِي قَابِلٍ ، ثُمَّ أَلْفَى إِلَيَّ مَرَّةً
 كَانَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ لِي : اجْعَلْهَا نَفَقَتَكَ وَلَا تَدْخُلْ إِلَى بَعْدَاذِ إِلَى فُلَانٍ سَمَاءُ ، وَلَا تَطَّلِعْ عَلَى
 شَيْءٍ . وَأَنْصَرِفْ إِلَيْنَا إِلَى الْبَلَدِ ، ثُمَّ وَأَفَانَا بَعْضُ الْفَتُوْحِ فَأَعْلَمُونَا أَنَّ أَصْحَابَنَا أَنْصَرَفُوا مِنَ الْعَقَبَةِ
 وَمَضَى نَحْوَ خُرَّاسَانَ فَلَمَّا كَانَ فِي قَابِلٍ حَجَّ وَأَرْسَلَ إِلَيْنَا بِهَدِيَّتَيْنِ طُرْفِ خُرَّاسَانَ فَأَقَامَ بِهَامَدَةَ ،
 ثُمَّ مَاتَ رَحِمَهُ اللَّهُ .

۳۔ ابو سعید غانم ہندی سے روایت ہے کہ میں ہندوستان کے علاقہ کشمیر کے داخلی حصہ کا رہنے والا تھا اور
 میرے چالیس ساتھی اور تھے ہم بادشاہ کے داہنی طرف کرسیوں پر بیٹھا کرتے تھے اور کتاب توریت و انجیل و زبور اور صحف
 ابراہیم پڑھا کرتے ، لوگوں کے قضایا فیصلہ کرتے اور علم دین کی تعلیم دیتے اور حلال و حرام کے متعلق فتویٰ دیتے تھے اور
 بادشاہ اور رعایا سب ہماری طرف رجوع کرتے تھے۔ ایک دن رسول اللہ کا ذکر چھڑا۔ ہم نے کہا کہ اس نبی کا ذکر تمام آسمانی
 کتب میں ہے لیکن ان کا معاملہ ہم پر مخفی ہے۔ ہم پر واجب ہے کہ ان کے متعلق جستجو کریں اور ان کے حالات کا پتہ چلائیں
 ہم سب نے اس رائے سے اتفاق کیا کہ میں جا کر حالات معلوم کروں۔ میں ماہِ کثیر لے کر نکلا ، بارہ ماہ سفر کرنے کے
 بعد کابل کے قریب پہنچا ، راہ میں ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور میرا تمام مال لوٹ لیا اور مجھے بڑی طرح زخمی کیا اور مجھے شہر کابل
 میں پہنچایا گیا۔ جب میری رسانی وہاں کے بادشاہ تک پہنچی اور وہ میرے حالات سے باخبر ہوا۔ تو مجھے شہر بلخ بھیج دیا۔
 وہاں کا حاکم داؤد بن عباس بن ابواسود تھا۔ اس کو لوگوں سے میرے متعلق پتہ چلا کہ میں ہند سے آیا ہوں اور میں نے
 فارسی زبان سیکھ لی تھی۔ پس وہاں کے فقہا اور متکلمین سے مناظرے ہوئے اور داؤد بن عباس نے مجھے اپنے دربار میں
 بلایا۔ فقہا کو جمع کیا۔ انھوں نے مجھ سے مناظرہ کیا۔ میں نے امتحین بتایا کہ میں اپنے وطن سے اس نبی کی تلاش میں نکلا ہوں
 جس کا ذکر میں نے آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے۔ اس نے کہا وہ کون ہے اور نام کیا ہے۔ میں نے کہا۔ محمد۔ اس نے کہا وہ ہمارے
 نبی ہیں جن کی تو تلاش میں ہے۔

میں نے علماء سے ان کے احکام شریعت پوچھے، پس انھوں نے بتائے۔ میں نے کہا میں تو یہ جانتا ہوں کہ محمد نبی ہیں لیکن یہ نہیں جانتا۔ ان کا وصف تم نے بیان کیا ہے وہ وہی ہیں یا نہیں، مجھے ان کے رہنے کی جگہ بتاؤ تاکہ میں وہاں جاؤں اور جو علامات و دلائل میرے پاس ہیں ان کو جانچوں، اگر وہی ہوں گے جن کی مجھے تلاش ہے تو میں ان پر ایمان لے آؤں گا انھوں نے کہا وہ تو انتقال کر گئے۔ میں نے کہا ان کا وصی کون ہے۔ کہا ابو بکر، میں نے کہا یہ تو کفایت ہے اصلی نام بتائیے انھوں نے عبد اللہ بن عثمان اور تریش تک نسب بیان کیا۔ میں نے کہا اپنے نبی کا نسب بھی بیان کیجئے انھوں نے نسب بیان کیا۔ میں نے کہا جن کی مجھے تلاش ہے یہ وہ نہیں ہیں۔ جن کو میں تلاش کرتا ہوں وہ ان کے وہ خلیفہ ہیں جو دین میں ان کے بھائی اور نسب میں ابن عم ہیں اور ان کی بیٹی کا شوہر ہے اور اس کے بیٹوں کا باپ ہے۔ اس نبی کی اولاد روئے زمین پر نہیں، سوائے اس شخص کی اولاد کے جو اس کا خلیفہ ہے۔ یہ سنتے ہی وہ مجھ پر حملہ آور ہوئے اور کہنے لگے اے امیر! شخص شرک سے نکل کر کفر کی طرف آیا ہے اس کا خون حلال ہے۔ میں نے کہا لوگو! میں ایک ایسے دین سے تعلق رکھنے والا ہوں جب تک اس سے بہتر دین نہ پالوں گا اس کو ترک نہ کروں گا۔ میں نے ان کتابوں میں جو انبیاء پر نازل ہوئیں۔ اس نبی کی یہی صفت پائی ہے میں ہندوستان سے آیا ہوں اور اسی عزت کے ساتھ جو مجھے حاصل ہے۔ میں ان کو تلاش کر رہا ہوں جب میں تم سے تمہارے نبی کی صفات سنیں جن کو تم نے بیان کیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہ نبی نہیں جس کا آسمانی کتابوں میں ہے لہذا تم میری ایذا رسانی سے باز رہو۔

اور حاکم نے ایک شخص حسین بن شکیب نامے کو بلا کر کہا۔ اس شخص سے مناظرہ کر۔ اس نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے بلخ میں اور بہت سے فقہاء و علماء ہیں جو مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں اور مناظرہ کے مشاق ہیں اس نے کہا جیسا میں نے کہا، تم ہی مناظرہ کرو۔ اسے خلوت میں لے جا کر نرمی سے بات چیت کرو۔

جب میں ابن شکیب کی سپردگی میں آیا تو اس نے مجھ سے کہا تمہارا مطلوب وہی نبی ہے جس کا وصف ان لوگوں نے بیان کیا ہے لیکن جیسا انھوں نے کہا۔ امر غلانت کا اس سے کوئی تعلق نہیں، یہ نبی محمد بن عبد اللہ حسین اور ان کے وصی علی ابن ابی طالب ہیں اور وہ فاطمہ بنت محمد کے شوہر ہیں اور حسن و حسین کے جو رسول اللہ کے نواسے ہیں باپ ہیں۔

فانم ابو سعید کہتا ہے یہ سن کر میں نے کہا اللہ اکبر سہی وہ نبی ہے جس کی مجھے تلاش ہے پھر میں داؤد بن عباس کے پاس آیا اور کہا۔ اے امیر میں نے پالیا جس کی تلاش تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اس کے بعد اس نے میرے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور صلہ رحمہ کیا اور اس نے حسین سے کہا۔ اس کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کرو۔ میں حسین کے پاس رہنے لگا اور میں نے حسب ضرورت علم دین اس سے حاصل کیا۔ از قسم روزہ و نماز و فرائض، ایک دن میں نے کہا ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے کہ محمد خاتم النبیین ہیں۔

ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ کہ ان کی خلافت ان کے بعد ان کے وصی اور وارث اور جانشین کو ملے گی۔

اور یہ امر خدا ان کی اولاد میں چلتا ہی رہے گا یہاں تک کہ دنیا ختم ہو پس محمد کے وصی کا وصی کون ہے اس نے کہا حسن، پھر حسین فرزندان محمد، پھر یہ وصیت کا سلسلہ حضرت صاحب الزمان تک پہنچے گا۔ پھر اس نے مجھے وہ واقعات بتائے۔ اب میں نے اس طرف جانے کا ارادہ کیا۔

راوی کہتا ہے کہ غانم تم پہنچا اور ۲۶۴ھ میں ہمارے اصحاب کے ساتھ رہا۔ اس کے بعد وہ بغداد پہنچا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک سندھی ساتھی بھی تھا جو اس کا ہم مذہب بھی تھا۔ غانم نے بیان کیا کہ مجھے اپنے ساتھی کی بعض باتیں ناپسند ہوئیں لہذا میں نے اس سے جدائی اختیار کی اور میں تم سے چل کر عباسی حکومت میں آیا نماز پڑھنے کے بعد میں متفکر تھا اس معاملہ میں جس کی تلاش ہے اس تک کیسے پہنچوں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا تیرا نام غانم ہندی ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تیرے مولا تجھے بلاتے ہیں۔ میں اس کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ ہم ایک گھر اور باغ میں پہنچے جہاں ایک بزرگ بیٹھے تھے انھوں نے فرمایا۔ مر جیا اے غانم پھر ہندی زبان میں کہا تیرا کیا حال ہے اور فلاں فلاں کو کس حال میں چھوڑا ہے۔

تاہنکہ آپ نے نام بتلئے ان چالیس آدمیوں کے جن کو میں نے کشمیر میں چھوڑا تھا اور ایک ایک کے متعلق مجھ سے سوال کیا ہندی زبان میں، پھر تمہارا ارادہ اس سال حج کا ہے اہل تم کے ساتھ۔ میں نے کہا ہاں اے میرے آقا۔ فرمایا ان کے ساتھ حج کو نہ جانا اور نہ فراق لوٹ لیں گے، اس سال اگر جاؤ تو واپس آجانا اور اگلے سال حج کرنا۔ پھر ایک تھیلی جو حضرت کے سامنے رکھی تھی۔ مجھے دی اور فرمایا۔ اسے اپنی ضروریات میں صرف کرو اور فلاں شخص کے پاس بغداد نہ جانا اور یہ حال اس سے نہ کہنا۔ راوی کہتا ہے اس کے بعد غانم میرے پاس آگیا مشہر تم میں۔ پھر اس نے اپنے مقصد میں کامیابی (حضرت حجت کی حضور کی کے بعد تم میں رہائش اختیار کی۔ لوگوں نے بتایا کہ ہمارے ساتھی حج کے لئے نکلے تھے۔ عقبہ (پشتہ گھاٹی) سے واپس آگئے ڈڈا کوؤں کے خوف سے، غانم خراساں چلا گیا۔ اگلے سال اس نے حج کیا اور خراساں سے ہمارے لئے نکلے بیٹھے، وہ مدت تک وہیں رہا، وہیں مرا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ النَّضْرِ وَ أَبَا صِدَامٍ وَ جَمَاعَةً تَكَلَّمُوا بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيمَا فِي أَيْدِي الْوُكَلَاءِ وَ أَزَادُوا الْفَحْصَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ إِلَى أَبِي الصِّدَامِ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهُ: أَبُو صِدَامٍ أَخْبَرَهُ هَذِهِ السَّنَةَ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ [ابْنُ النَّضْرِ]: إِنِّي أَفْرَعُ فِي الْمَنَامِ وَ لَا بُدَّ مِنَ الْخُرُوجِ وَ أَوْصَى إِلَى أَحْمَدَ بْنِ يَعْلَى بْنِ حَمَّادٍ وَ أَوْصَى لِلنَّاجِيَةِ بِمَالٍ وَ أَمْرَهُ أَنْ لَا يُخْرِجَ شَيْئًا إِلَّا مِنْ يَدِهِ إِلَى يَدِهِ بَعْدَ ظُهُورِهِ قَالَ: فَقَالَ الْحَسَنُ: لَمَّا وَاقَيْتُ بَغْدَادَ اكْتَرَيْتُ ذَارًا فَزَلْتُنَا فَجَاءَنِي بَعْضُ الْوُكَلَاءِ بِشِبَابٍ وَ ذَنَابِيرٍ وَ حَلَفَهَا عِنْدِي

فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا؟ قَالَ هُوَ مَا تَرَى، ثُمَّ جَاءَنِي آخِرُ بَيْتِهَا وَآخِرُ حَتَّى كَبَسُوا الدَّارَ، ثُمَّ جَاءَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِجَمِيعِ مَا كَانَ مَعَهُ فَنَمَجَّجْتُ وَبَقَيْتُ مُمْكِرًا فَوَرَدَتْ عَلَيَّ زُفْعَةُ الرَّجُلِ إِذَا مَضَى مِنَ النَّهَارِ كَذَا وَكَذَا فَأَحْمِلْ مَا مَعَكَ، فَزَحَلْتُ وَحَمَلْتُ مَا مَعِيَ وَفِي الطَّرِيقِ صَعْلُوكٌ يَقَطُّعُ الطَّرِيقَ فِي سِتِّينَ رَجُلًا فَاجْتَزْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَنِي اللَّهُ مِنْهُ فَوَافَيْتُ الْمَسْكِرَ وَنَزَلْتُ، فَوَرَدَتْ عَلَيَّ زُفْعَةُ أَنْ أَحْمِلَ مَا مَعَكَ فَمَبَيْتَنِي فِي صِنَانِ الْحَمَّالِينَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ الدَّاهِلِينَ إِذَا فِيهِ أَسْوَدٌ قَائِمٌ فَقَالَ: أَنْتَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ادْخُلْ، فَدَخَلْتُ الدَّارَ وَدَخَلْتُ بَيْنَا وَفَرَعْتُ صِنَانَ الْحَمَّالِينَ وَإِذَا فِي زَاوِيَةِ الْبَيْتِ حُبْرٌ كَثِيرٌ فَأَعْطَى كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الْحَمَّالِينَ رَغِيفَيْنِ وَأُخْرِي جُورًا وَإِذَا بَيْتٌ عَلَيْهِ سِتْرٌ فَنَوْدَيْتُ مِنْهُ: يَا حَسَنُ بْنُ النَّضْرِ! أَحْمِدُ اللَّهُ عَلَى مَا مَنَّ بِهِ عَلَيْكَ وَلَا تَشْكُرَنَّ، فَوَدَّ الشَّيْطَانُ أَنْتَ شَكَّكَتَ وَأَخْرَجَ إِلَيَّ تَوْبِينَ وَ قَالَ: حُذِّهَا فَسَتَحْتَاجُ إِلَيْهَا فَأَخَذْتُهَا وَ خَرَجْتُ، قَالَ سَعْدُ: فَانْصَرَفَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ وَمَاتَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ كَفِينُ فِي التَّوْبِينَ.

۴- علی بن محمد نے سعید بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حسن بن نصر اور ابو صدام اور کچھ لوگوں نے امام حسن مسلمی کے بعد اس بارہ میں گفتگو کی کہ حضرت حجت کے وکلا کی معرفت جو مال حضرت کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے وہ آپ تک پہنچا بھی ہے یا یہ لوگ اپنے ہی پاس رکھ لیتے ہیں۔ ان لوگوں نے اس کی تحقیق کا ارادہ کیا۔ حسن بن نصر نے ابو صدام سے کہا۔ میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں اس نے کہا اس سال نہ جاؤ، حسن نے کہا مجھے اس فکر میں نیند نہیں آتی۔ میرا جانا ضروری ہے اور اس نے احمد بن یعلیٰ بن حماد کو اپنے مال کا وصی بنایا اور وصیت کی کہ یہ مال ناحیہ مقدسہ لے جاؤ اور کوئی چیز کسی کو نہ دے بلکہ اپنے ہاتھ سے حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں پہنچائے۔

حسن نے کہا۔ جب میں بغداد پہنچا تو کرایہ پر ایک گھر لے لیا۔ میں اس میں ٹھہرا۔ ایک وکیل میرے پاس کپڑے اور دینار لایا اور میرے پاس رکھ دیئے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے اس نے کہا تمہاری نظر کے سامنے ہے پھر دوسرا آیا پھر تیسرا آیا یہاں تک کہ گھر سامان سے بھر گیا۔ پھر احمد بن اسحاق جو کچھ اس کے پاس تھا لے کر آیا مجھے بڑا تعجب ہوا اور نہ کہ لاحق ہونی میرے پاس امام علیہ السلام یعنی حضرت حجت کا خط آیا۔ اس میں لکھا تھا کہ جب دن کا اتنا حصہ گزر جائے تو جو تمہارے پاس ہے اسے لے کر آؤ۔ میں سب سامان لے کر چلا۔ راستہ میں ۶۰ ڈاکوؤں کا ایک گروہ تھا لیکن راستہ سے صبح سالم گزر گیا اور مقام عسکر پہنچا۔ وہاں حضرت کا ایک اور خط ملا۔ میں نے حمالوں کے بوروں میں سامان لے کر لایا۔ جب دروازہ پر پہنچا تو وہاں ایک حبشی غلام کھڑا تھا اس نے کہا تم حسن بن النظر ہو میں نے کہا ہاں

اس نے کہا اندر آؤ میں صحن خانہ میں آیا۔ مجالوں کے ساتھ سب سامان بھی لایا۔ میں نے گھر کے ایک گوشے میں بہت سی روٹیاں دیکھیں اس نے ہر مجال کو دو دو روٹیاں دیں۔ وہ چلے گئے تو میں نے دیکھا گھر کے ایک دروازے پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اندر سے آواز آئی۔ اے حسن بن النضر خدا کا شکر کہ اس نے تجھ پر احسان کیا۔ پس ہمارے معاملے میں شک نہ کر شیطان تیرے بارے میں شک کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ مجھے دو کپڑے دے کر فرمایا یہ لے ان کی تجھے ضرورت پڑے گی میں نے لے لے سعید کہتا ہے کہ حسن بن النضر وہاں سے لوٹ آیا اور ماہ رمضان میں اس کا انتقال ہو گیا اور ان ہی دو کپڑوں کا اسے کفن دیا گیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَوَيْهِ السُّوَيْدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْرِيَارٍ قَالَ : شَكَتُ عِنْدَ مُضَيْبِ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام وَاجْتَمَعَ عِنْدَ أَبِي مَالٍ جَاهِلٍ ، فَحَمَلَهُ وَرَكِبَ السَّفِينَةَ وَخَرَجَتْ مَعَهُ مُشْتَبِعًا ، فَوَعَكَ وَعَكَاشِدِيدًا ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ! رُدَّنِي ، فَمَوُ الْمَوْتِ وَقَالَ لِي : اتَّقِ اللَّهَ فِي هَذَا الْمَالِ وَأَوْصِي إِلَيَّ فَمَاتَ : فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : لَمْ يَكُنْ أَبِي لِيُوصِي بِشَيْءٍ غَيْرِ صَحْبِحٍ ، أَحْمِلُ هَذَا الْمَالِ إِلَى الْعِرَاقِ أَكْتَرِي ذَارًا عَلَى الشَّطْرِ وَلَا أُخْبِرُ أَحَدًا بِشَيْءٍ وَإِنْ وَصَحَ لِي شَيْءٌ كَوْضُوحِهِ [فِي] أَيَّامِ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَنْفَذْتُهُ وَإِلَّا قَصَفْتُ بِهِ ، فَقَدِمْتُ الْعِرَاقَ وَكَتَرْتُ ذَارًا عَلَى الشَّطْرِ وَبَقَيْتُ أَيَّامًا ، فَإِذَا أَنَا بِرُفْعَةٍ مَعَ رَسُولٍ فِيهَا : يَا مُحَمَّدُ ! مَعَكَ كَذَا وَكَذَا فِي جَوْفِ كَذَا وَكَذَا ، حَتَّى قَصَّ عَلَيَّ جَمِيعَ مَا مَعِيَ وَمَا لَمْ أَحِطْ بِهِ عِلْمًا فَسَلَّمْتُهُ إِلَى الرَّسُولِ وَبَقَيْتُ أَيَّامًا لَا يُرْفَعُ لِي رَأْسٌ وَانْتَمَمْتُ ، فَخَرَجَ إِلَيَّ قَدْ أَقَمْنَاكَ مَكَانَ أَبِيكَ فَاحْمَدِ اللَّهَ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے بعد امامت کے بارے میں مجھے شک ہوا میرے باپ کے پاس مال کثیر تھا اس نے اسے لیا اور ایک کشتی میں ایک گروہ کے ساتھ نکلا۔ پس سخت بخار آیا۔ مجھ سے کہا برہے واپس لے چلو یہ مرض پیغام موت ہے اور یہ بھی کہا کہ اس مال کے بارے میں خدا سے ڈرو اور وصیت کی کہ اسے حضرت حجت تک پہنچا دینا اس کے بعد وہ مر گئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ میرے باپ نے غلط وصیت نہیں کی۔ میں اس مال کو عسراٹ لے جاؤں گا اور دریا کے کنارے ایک مکان کرایہ پر لے لوں گا اور کسی کو نہ بتاؤں گا کہ میرے پاس کیا ہے اگر کوئی امر ایسا ہی ظاہر ہوا۔ جیسا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے وقت میں راجحازی شن سے ہوتا تھا تو میں یہ مال حضرت حجت کے پاس بھیج دوں گا ورنہ روک لوں گا۔ پس میں سامرہ آیا اور میں نے ایک شط پر ایک مکان کرایہ پر لے لیا اور رہنے لگا ایک دن ایک تاجر حضرت حجت کا ایک خط میرے پاس لایا۔ اس میں لکھا تھا اے محمد تیرے پاس اتنا اتنا مال فلاں فلاں چیز کے اندر ہے یہاں تک کہ تفصیل سے ان تمام چیزوں کا ذکر کیا تھا جو میرے پاس تھیں اور جن کا علم کسی کو نہ تھا پس میں

نے وہ سب مال اس قاصد کے سپرد کر دیا اور اس کے بعد چند روز ایسے گزرے کہ میں درد سے سر نہیں اٹھا سکتا تھا پس حضرت کا ایک رتو میرے پاس اور آیا کہ ہم نے تم کو تمہارا باپ کی جگہ اپنا وکیل بنایا۔

۶۔ عُمَرُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ النَّسَائِيِّ قَالَ: أَوْصَلْتُ أَشْيَاءَ لِلْمَرْزَبَانِيِّ الْخَارِجِيِّ فِيهَا سِوَارٌ ذَهَبٌ، فُقِلْتُ وَرَدَّ عَلَيَّ السِّوَارُ، فَأَمَرْتُ بِكُسْرِهِ، فَكَسَرْتُهُ فَإِذَا فِي وَسْطِهِ مَنَاقِبُ حَدِيدٍ وَنُحَاسٍ أَوْ صُفْرِ فَأَخْرَجْتُهُ وَأَنْفَعْتُ الذَّهَبَ فُقِيلَ.

۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کچھ چیزیں صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت میں مرزبان الحارثی کی طرف بھیجیں ان میں سونے کے کنگن بھی تھے حضرت نے وہ کنگن واپس کر دیئے ہیں ان کو توڑنے کا حکم دیا۔ ان کو توڑا گیا تو بیچ میں سے تانبے اور لوہے کی سلاخیں نکلیں یا بیچ میں سے خالی تھے۔ میں سلاخیں نکال کر بھیجا تو حضرت نے لے لیا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ نُجَيْمٍ، عَنِ الْفَضْلِ الْخَزَّازِ الْمَدَائِنِيِّ مَوْلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنَ الطَّالِبِيِّينَ كَانُوا يَقُولُونَ بِالْحَقِّ وَكَانَتْ الْوُظَائِفُ تَرُدُّ عَلَيْهِمْ فِي وَفْتٍ مَعْلُومٍ، فَلَمَّا مَضَى أَبُو نُجَيْمٍ عليه السلام رَجَعَ قَوْمٌ مِنْهُمْ عَنِ الْقَوْلِ بِالْوَلَدِ فَوَدَّتِ الْوُظَائِفُ عَلِيًّا مِنْ بَنَاتِهِمْ عَلَى الْقَوْلِ بِالْوَلَدِ وَفُطِعَ عَنِ الْبَاقِيْنَ، فَلَا يُذَكَّرُونَ فِي الذِّكْرِ وَالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام کی صاحبزادی خدیجہ کے غم نفل ملا یعنی نے بیان کیا کہ اہل مدینہ میں سے کچھ لوگ طالبین حق تھے اور حق بیان کرتے تھے ان کے پاس معینہ وظائف آجایا کرتے تھے جب ابو محمد مر گئے تو کچھ لوگ ان میں سے کہنے لگے کہ حضرت کے کوئی لڑکا ہی نہیں، پس جو لوگ ان میں سے صاحب اولاد ہونے پر ثابت قدم رہے۔ ان کے وظائف تو حضرت حجت کی طرف سے جاری رہے باقی کے روک لئے گئے اور الحمد للہ رب العالمین کہنے والوں میں سے نہ رہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ نُجَيْمٍ قَالَ: أَوْصَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ مَالًا فَرَدَّ عَلَيْهِ وَوَقِيلَ لَهُ: أَخْرُجْ حَقَّ وُلْدِ عَمِّكَ مِنْهُ وَهُوَ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَكَانَ الرَّجُلُ فِي يَدِهِ صَبْعَةٌ لَوْلَدِ عَمِّهِ، فِيهَا شِرْكَةٌ قَدْ حَسَبَهَا عَلَيْهِمْ، فَتَنَظَّرَ فَإِذَا الَّذِي لَوْلَدِ عَمِّهِ مِنْ ذَلِكَ الْمَالِ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَأَخْرَجَهَا وَأَنْفَعَتْ الْبَاقِي فُقِيلَ.

۸۔ علی بن محمد نے بیان کیا کہ عراق عرب کے ایک شخص نے حضرت حجت کے پاس کچھ مال بھیجا۔ آپ نے رد کر دیا اور

فرمایا کہ پہلے اس میں سے اپنے چچا زاد بھائی کا حق نکالو اور صورت یہ تھی کہ اس شخص کے قبضہ میں اس کے چچا زاد بھائی کی ایک زمین تھی جس میں اس کی شرکت تھی اس نے اس کو روک رکھا تھا جب اس نے غور کیا تو اس کی قیمت چار سو درہم ہی ہوتی تھی پس اس نے وہ حق نکال کر جب حضرت کے پاس بھیجا تو آپ نے قبول کر لیا۔

۹۔ الْفَاسِمُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ : وَوَلِدِي عِدَّةٌ بَيْنَ فُكْنَتٍ أَكُنْتُ وَ أَسْأَلُ الدَّعَاءَ فَلَا يُكْتَبُ إِلَيَّ لَهُمْ يَشِيءُ ، فَمَا تَوَا كُتْلَهُمْ ، فَلَمَّا وُلِدَ لِي الْحَسَنُ إِنِّي كَتَبْتُ لِأَسْأَلُ الدَّعَاءَ فَأَجِبْتُ يَنْقَى وَالْحَمْدُ لِلَّهِ .

۹۔ فاسم بن علا کہتا ہے کہ میرے چند بیٹے تھے میں نے ان کے لئے دعا کرنے کو حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو لکھنا تھا۔ حضرت ان کے متعلق کچھ تحریر نہ فرماتے تھے وہ سب مر گئے۔ جب میرا لاکا حسن پیدا ہوا تو میں نے اس کے لئے دعا کو لکھا حضرت نے جواب دیا۔ پس الحمد للہ وہ زندہ ہے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : [كُنْتُ] خَرَجْتُ سَنَةً مِنَ السِّنِينَ بَعْدَ إِذْ فَاسْتَأذَنْتُ فِي الْخُرُوجِ ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ، فَأَقَمْتُ اثْنَيْ وَعِشْرِينَ يَوْمًا وَقَدْ خَرَجْتُ الْقَافِلَةَ إِلَى النَّهْرَوَانَ ، فَأُذِنَ فِي الْخُرُوجِ لِي يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَقَبْلَ لِي : أَخْرَجَ فَيْدٍ ، فَخَرَجْتُ وَأَنَا آيِسٌ مِنَ الْقَافِلَةِ أَنْ أَلْحَقَهَا ، فَوَافَيْتُ النَّهْرَوَانَ وَالْقَافِلَةَ مُقْبِمَةً ، فَمَا كَانَ إِلَّا أَنْ أَعْلَمْتُ حِمَالِي شَيْئًا حَتَّى رَحَلَتِ الْقَافِلَةُ ، فَرَحَلْتُ وَقَدَّعَالِي بِالسَّلَامَةِ فَلَمْ أَلَقْ سُوءًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں ایک سال بغداد سے نکلا اور حضرت صاحب الامر سے سفر کی اجازت چاہی آپ نے اجازت نہ دی میں ۲۸ روز ٹھہرا رہا اور قافلہ نہروان کی طرف کوچ کر گیا۔ حضرت صاحب الامر نے چہار شنبہ کو سفر کی اجازت دی میں نے سفر کیا اور میں قافلہ سے مل جانے سے مایوس تھا لیکن جب میں نہروان پہنچا تو قافلہ وہاں رکا ہوا تھا میں نے اپنے اونٹوں کو جتنی دیر کھلایا بلا۔ قافلہ رکا رہا پھر قافلے نے کوچ کیا۔ میں نے بھی کوچ کیا۔ چونکہ حضرت نے میری سلامتی کے لئے دعا فرمائی تھی لہذا اس سفر میں بحمد اللہ کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

۱۱۔ عَلِيُّ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ صَبَاحِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الشَّاشِيِّ قَالَ : خَرَجَ بِي نَاصُورٌ عَلَيَّ مَقْعَدَتِي فَأَرَبْتُهُ الْأَطْيَاءَ وَأَنْفَقْتُ عَلَيْهِ مَالًا فَقَالُوا : لِأَنْعَرِفَ لَهُ دَوَاءً ، فَكَتَبْتُ رُقْعَةً أَسْأَلُ الدَّعَاءَ فَوَقَعَ عَلَيَّ إِلَيَّ : أَلْبَسَكَ اللَّهُ الْعَافِيَةَ وَجَمَلَكَ مَعْنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : فَمَا أَنْتَ عَلَيَّ جُمُعَةً حَتَّى عُوْفَيْتُ وَصَارَ مِثْلَ رَاحَتِي ، فَدَعَوْتُ طَبِيبًا مِنْ أَصْحَابِنَا وَأَرَيْتُهُ إِثْمًا ، فَقَالَ :

مَا عَرَفْنَا لِهَذَا دَوَاءً .

اور رادی کہتا ہے۔ میرے پافانہ کے مقام پر ایک ناسور ہو گیا۔ میں نے طبیبوں کو دکھلایا اور علاج میں مال سبھی خرچ کیا۔ انھوں نے کہا ہمیں اس کی دوا معلوم نہیں۔ میں نے حضرت صاحب الامر کو لکھا اور دعا کا خواستگار ہوا حضرت نے لکھا۔ خدانے تم کو صحت عطا فرمائی۔ خدا تم کو ہمارے ساتھ دنیا و آخرت میں رکھے۔ اگلا جمعہ آیا تو مجھے صحت ہو گئی اور ناسور میری ہتھیل کی طرح برابر ہو گیا۔ میں نے اپنے ایک دوست طبیب کو بلا کر دکھایا۔ اس نے کہا ہم کو اس کی دوا کا علم ہی نہیں۔

۱۲ - عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْيَمَانِيِّ ، قَالَ كُنْتُ بِبَغْدَادَ فَبَيْعَاتُ قَافِلَةٍ لِلْيَمَانِيِّينَ فَأَرَدْتُ الْخُرُوجَ مَعَهَا ، فَكَتَبْتُ أَلْتَمِسُ الْأَذْنَ فِي ذَلِكَ ، فَخَرَجَ : لَانْتَخَرَجَ مَعَهُمْ فَلَيْسَ لَكَ فِي الْخُرُوجِ مَعَهُمْ خَيْرَةٌ وَ أَمَّ بِالْكُوفَةِ ، قَالَ : وَأَقَمْتُ وَحَرَجَتِ الْقَافِلَةُ فَخَرَجْتُ عَلَيْهِمْ حَنْظَلَةً فَأَجْنَحْتُمْ وَأَكْتَبْتُ أَسْتَأْذِنُ فِي رُكُوبِ الْمَاءِ ، فَلَمْ يُؤَدِّنْ لِي ، فَسَأَلْتُ عَنِ الْمَرَائِكِ الَّتِي حَرَجَتْ فِي تِلْكَ السَّنَةِ فِي الْبَحْرِ فَمَا سَلِمَ مِنْهَا مَرْكَبٌ ، حَرَجَ عَلَيْهَا قَوْمٌ مِنَ الْهِنْدِ يُقَالُ لَهُمُ الْبَوَارِجُ فَقَطَعُوا عَلَيْنَا ، وَدُرَّتِ الْعَسْكَرُ فَاتَيْتُ الدَّرْبَ مَعَ التَّعْيِيبِ وَلَمْ أُكَلِّمْ أَحَدًا وَلَمْ أَعْرِفْ إِلَى أَحَدٍ وَ أَنَا أَصْبَلِي فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ قِرَافِي مِنَ الزِّيَارَةِ إِذَا يُخَادِمُ قَدْ جَاءَنِي فَقَالَ لِي : قُمْ ، قُلْتُ لَهُ : إِنْ إِلَى أَيْنَ ؟ فَقَالَ لِي : إِلَى الْمَنْزِلِ ، قُلْتُ : وَمَنْ أَنَا لَعَلَّكَ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ غَيْرِي ، فَقَالَ : لَأَمَّا أَرْسَلْتُ إِلَّا إِلَيْكَ أَنْتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَسُولُ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، فَمَرَّ بِي حَتَّى أَنْزَلَنِي فِي بَيْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ ثُمَّ سَارَ ، فَلَمْ أَدْرِ مَا قَالَهُ ؛ حَتَّى أَتَانِي جَمِيعُ مَا أحتاج إِلَيْهِ وَجَلَسْتُ عِنْدَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَأَسْتَأْذِنُهُ فِي الزِّيَارَةِ مِنْ دَاخِلِ قَادِنِ لِي فَرَزْتُ لِيلاً

۱۲۔ علی بن الحسین ایمانی نے بیان کیا کہ میں بغداد میں تھا میں نے یمن والوں کے قافلہ میں جانے کا ارادہ کیا۔ میں نے صاحب الامر کو لکھا کہ اجازت چاہی۔ حضرت نے جواب دیا کہ ان کے ساتھ مدت جاؤ اس میں تمہارے لئے بہتری نہیں۔ تم کو وہاں میں ٹھہرے رہو وہاں ٹھہر گیا۔ قافلہ روانہ ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ ان پر بنو حنظلہ کے ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور ان کو ہلاک کر دیا۔ پھر میں نے براہ دریا اجازت چاہی حضرت نے اجازت نہ دی۔ میں نے ان کشتیوں کا حال معلوم کیا۔ جو اس سال روانہ ہوئی تھیں پتہ چلا کہ ان میں سے ایک نہ بجی۔ سہند کی ایک قوم نے جو دریائی ڈاکو کہلاتے ہیں ان پر حملہ کیا اور لوٹ لیا۔ رادی کہتا ہے کہ جب میں وہاں سے عسکر آیا سامروم اور مغرب کے وقت روضہ امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام میں آیا میں

نے نہ تو وہاں کسی سے بات کی اور نہ کسی سے شناسائی پیدا کی، میں نے مسجد میں نماز پڑھی، بعد ختم نماز زیارت بجایا یہ ناگاہ ایک خادم میرے پاس آیا اور کہا اٹھ، میں نے کہا کہاں چلوں اس نے کہا گھر چل۔ میں نے کہا تو جانتا ہے میں کون ہوں تو کسی اور کو بلانے کے لئے بھیجا گیا ہے اس نے کہا نہیں تمہارے ہی لئے بھیجا گیا ہوں۔

تو علی بن الحسین فاضل جعفر بن ابراہیم سے انقض وہ مجھے لے کر چلا اور حسین بن احمد کے مکان میں مجھے ٹھہرایا میں نہیں سمجھ سکا کہ اس سے کیا کہوں۔ تھوڑی دیر بعد وہ آیا اور ان تمام مسائل کا جواب لایا جن کے جواب کی مجھے ضرورت تھی میں تین دن رہا میں روضہ کے اندر جا کر زیارت چاہی، حضرت نے اجازت دی، میں نے رات کو زیارت کی۔

۱۳ - الحسن بن الفضل بن یزید الیمانی قال : کتبتُ ابي بخطه كتاباً فورد جوابه ثم كتبتُ بخطي فورد جوابه، ثم كتبتُ بخطه رجلٌ من فقهاء أصحابنا، فلم يرد جوابه فظننا فكانت العلة أن الرجل تحوّل قمر مطباً، قال الحسن بن الفضل : فزرت العراق ووردت طوس وعزمت أن لأخرج إلا عن بيته من أمرى ونجاج من حوائجي، ولو احتجت أن أقوم بها حتى أتصدّق قال : وفي خلال ذلك يصبق صدرى بالمقام وأخاف أن يقوتبني الحج قال : فحجت يوماً إلى عمر بن أحمد أتقاضاه فقال لي : صر إلى مسجد كذا وكذا وإنه يلقاك رجلٌ، قال : فصرت إليه فدخل عليّ رجلٌ فلما نظر إليّ صجك وقال : لا تتعمّم فانك سحج في هذه السنة وتصرّف إلى أهلك وولدك سالماً، قال : فاطمأنت وسكن قلبي وأقول ذا مصداق ذلك والحمد لله، قال : ثم وردت العسكر فخرجت إليّ صرة فيها دنانير وتوب فاعتصمت وقلت في نفسي : جزاى عند القوم هذا واستعملت الجهل فرددتها وكتبت رفعة ولم يشر الذي قبضها مني عليّ بشيء ولم يتكلم فيها بحرفي ثم ندمت بعد ذلك ندامة شديدة وقلت في نفسي : كهرت بردي على مولاي وكتبت رفعة اعتد من فعلي وأبوء بالإنثم واستغفر من ذلك وأنقذتها وقمت أتمسح فأناني ذلك أفكر في نفسي وأقول إن ردت عليّ الدنانير لم أحل صرادها ولم أحدث فيها حتى أحملها إلى أبي فإنه أعلم مني ليعمل فيها بما شاء، فخرج إلى الرسول الذي حمل إليّ الصرة : أسأت إذ لم تعلم الرجل أنا ربنا فعلنا ذلك بمواليها وربنا سألونا ذلك يتبر كونه وخرج إليّ أخطأت في رديك برنا فإذا استغفرت الله، فالله يغفر لك، فأما إذا كانت عزيمتك وعقد نيتك ألا تحدث فيها حدثاً ولا تشتمها في طريقك، فقد صرناها عنك فأما التوب فلا بد منه لتحرم فيه، قال : وكتبت في معينين وأردت أن أكتب في الثالث وأمنت منه محافة أن يكره

ذَلِكَ : فَوَدَّ جَوَابَ الْمَعْنَيْنِ وَ التَّالِثُ الَّذِي طَوَّبْتُ مُفَسِّرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، قَالَ : وَ كُنْتُ وَاقِفْتُ
جَعْفَرَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ النَّيْسَابُورِيِّ بِنَيْسَابُورٍ عَلَى أَنْ أَزْكَبَ مَعَهُ وَ أُرَامِلَهُ فُلَمَّا وَاقِفْتُ بَعْدَ إِذْ بَدَأَ بِي
فَاسْتَقَلَّنُهُ وَ دَهَبَتْ أَطْلُبُ عَدِيلاً ، فَلَقَيْتَنِي ابْنُ الْوَجْنَاءِ - بَعْدَ أَنْ كُنْتُ صِرْتُ إِلَيْهِ وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتَرِيَ لِي
فَوَجَدْتُهُ كَارِهَاً - فَقَالَ لِي : أَنَا فِي طَلَبِكَ وَ قَدْ قَبِلَ لِي : إِنَّهُ يَصْحَبُكَ فَأَحْسِنْ مُعَاشَرَتَهُ وَ اطْلُبْ
لَهُ عَدِيلاً وَ اكْتَرِ لَهُ .

۱۳۔ حسن بن فضل بن زید یمنی کہتا ہے کہ میرے باپ نے حضرت حجت کو اپنے قلم سے خط لکھا۔ حضرت نے اس کا جواب
دیا۔ پھر میں نے اپنے قلم سے لکھا، حضرت نے اس کا بھی جواب دیا پھر ہمارے اصحاب میں سے ایک عالم نے خط لکھا، اس کا جواب نہ
آیا۔ ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ قرظی مذہب کا ملنے والا ہے حسن بن فضل نے کہا میں نے سامرہ میں امام علی نقی اور خاندان امام
حسن عسکری علیہما السلام کی زیارت کی اور طوس میں آیاد لفظ طوس کا تب کی غلطی سے لکھا گیا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ طوبے
پے جس کے معنی ہیں زیادہ پاک اور مراد ہے خانہ صاحب الامر علیہ السلام پھر میں حضرت حجت کے گھر آیا اور میں نے یہ طے کیا کہ
سامرہ سے اس وقت تک باہر نہ جاؤں گا جب تک میرا معاملہ حضرت حجت کی طرف سے واضح نہ ہو جائے اور میری حاجت
بر نہ آئے۔ میں اتنی مدت ٹھہرا کہ میں اکتانے لگا اور مجھے یہ خوف ہوا کہ طول قیام سے کہیں میرا راج فوت نہ ہو جائے۔ ایک دن میں
اسی فکریں مہر بن احمد کے پاس آیا کہ اس پر تقاضا کروں اس نے کہا تم فلاں مسجد میں جاؤ وہاں ایک شخص ملے گا۔ چنانچہ میں گیا
میرے پاس ایک شخص آیا۔ وہ مجھے دیکھ کر ہنسا اور کہا غم نہ کرو۔ اس سال تم حج کرو گے اور اپنے خاندان اور اولاد کے پاس صبح و
سالم واپس آؤ گے۔ اس سے میں مطمئن ہو گیا اور میرا دل ٹھہر گیا۔

میں نے کہا الحمد للہ یہ بے تصدیق اس امر کی، دوسری بار میں پھر سامرہ آیا۔ پس بھی گئی میرے لئے دینار ایک تھیلی اور کچھ
پہرے، میں انگلیں ہوا اور اپنے دل میں کہا کہ اگر یہ چیزیں لے لیتا ہوں تو لوگ کہیں گے حرص و طمع یہاں لائی تھی اور میں جہالت کو کام
میں لایا اور واپس کر دیا اور حضرت کو پھر ایک خط لکھا جس شخص کو میں نے یہ چیزیں واپس کی تھیں اس نے مجھ سے کوئی بات ہی نہ
کہی۔ اس کے جانے کے بعد میں سخت نادام ہوا اور میں نے اپنے دل میں کہا۔ میں نے کفرانِ نعمت کیا کہ اپنے بولا کے دیئے ہوئے مال کو رد
کر دیا۔ میں ندامت میں اپنا ہاتھ ملتا تھا اور میں اسی معاملہ میں غور و فکر کر رہا تھا۔ دل میں کہتا تھا کہ اگر حضرت نے ان دیناروں
کو لوٹا دیا تو میں ان تھیلیوں کو نہ تو کھولوں گا اور نہ ان میں تعرت کروں گا بلکہ میں ان کو اپنے باپ کے پاس لے جاؤں گا کیونکہ وہ مجھ
سے بہتر اس معاملہ کو سمجھنے والے ہیں وہ جیسے چاہیں گے اس کو خرچ کریں گے اسی خیال میں تھا کہ حضرت کا قاصد جو دینار لایا تھا میر
پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم نے بہت بُرا کیا کہ حضرت کو نہ جانا۔ حضرت فرماتے ہیں ہم اپنے دوستوں کے ساتھ انٹریا سلوک کیا
کرتے ہیں اور بسا اوقات و خود ہم سے بضر برکت مانگا کرتے ہیں۔ پس چونکہ تو نے اللہ سے پھر استغفار کیا۔ اللہ تبارک و
معاف کسے گا ہم نے دیناروں کو روک لیا ہے دیکھو نہ تو ان میں تعرت کا ارادہ نہیں رکھتا، لیکن پہرے بھیجے ہیں تاکہ توج کے

وقت ان سے اجرام باندھے۔

اس نے کہا میں نے دو حاجتوں کے لئے حضرت کو لکھا اور تیسری بات میں خوف سے نہ لکھی کہ مبادا حضرت کو ناگوار ہو میرے پاس ان دو باتوں کا جواب بھی آیا اور اس تیسری بات کا بھی جو میرے در میں تھی۔

حسن نے کہا میں نے جعفر بن ابراہیم نیشاپوری سے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ حج کو چلے اور میرا ہم کجاوہ ہو جب میں بغداد پہنچا تو کچھ ایسی باتیں ظاہر ہوئیں کہ میں نے علیہ السلام کی امتیاز کرنی اور میں اپنا ہم کجاوہ تلاش کرنے کے لئے نکلا۔ میری ملاقات ابن وجنا سے ہوئی۔ میں اس کے پاس گیا اونٹ کرایہ کرنے کو کہا میں نے اس کو اپنے سے ناخوش سا پایا اس نے کہا میں کئی روز سے تیرے تلاش میں ہوں حضرت صاحب الامر نے فرمایا تھا کہ وہ تیرے ساتھ جائے گا پس اس سے اچھا سلوک کرنا اور اس کا ہم کجاوہ بننا اور اونٹ کرایہ پر کر لینا۔

۱۴ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ : شَكَّكَتُ فِي أَمْرِ حَاجِزٍ ، فَجَمَعْتُ شَيْئًا ثُمَّ صِرْتُ إِلَى الْعَسْكَرِ ، فَخَرَجَ إِلَيَّ : لَيْسَ فِينَا شَكٌّ وَلَا فِيمَنْ يَقُومُ مَقَامَنَا بِأَمْرِنَا ، رُدَّ مَا مَعَكَ إِلَى حَاجِزِ بْنِ يَزِيدٍ .

۴۴۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے صاحب الامر علیہ السلام کے وکیل حاجز کے بارے میں شک ہوا کہ یہ حضرت تک مال پہنچا ہے یا نہیں میں نے مال غنم و زکوٰۃ جمع کیا تاکہ حضرت تک خود پہنچا دوں چنانچہ میں سامرا پہنچا حضرت کا حکم آیا کہ شک کا عمل نہیں نہ ہمارے بارے میں نہ اس شخص کے بارے میں جس کو ہم اپنے حکم سے اپنا قائم مقام بنائیں۔ پس جو کچھ تمہارے پاس ہے حاجز بن یزید کو دے دو۔

۱۵ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : لَمَّا مَاتَ أَبِي وَ طَارَ الْأَمْرُ لِي ، كَانَ لِأَبِي عَلِيٍّ النَّاسُ سَفَاتِحَ مِنْ مَالِ الْغَرِيمِ ، فَكَنَبْتُ إِلَيْهِ أَعْلَمُهُ فَكَنَبَ : طَالِبُهُمْ وَ اسْتَقْضَى عَلَيْهِمْ فَقَضَانِي النَّاسُ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا كَانَتْ عَلَيْهِ سَفْتَجَةٌ بِأَرْبَعِمِائَةٍ دِينَارٍ فَحَدَّثْتُ إِلَيْهِ أُطَالِبُهُ فَمَا طَلَبَنِي وَ اسْتَحَفَّ بِي ابْنُهُ وَ سَفَّ عَلَيَّ ، فَسَكَوْتُ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ : وَ كَانَ مَا ذَا ؟ ، فَقبَضْتُ عَلَيَّ إِخْبَتِهِ وَ أَحَدْتُ بِرَجُلِهِ وَ سَجَنَتُهُ إِلَى وَسَطِ الدَّارِ وَ رَكَلْتُهُ رَكَلًا كَثِيرًا ، فَخَرَجَ ابْنُهُ يَسْتَعِيبُ بِأَهْلِ بَغْدَادَ وَ يَقُولُ : قَمِي رَافِضِي قَدْ قَتَلَ وَالِدِي ، فَاجْتَمَعَ عَلَيَّ مِنْهُمْ الْخَلْقُ فَرَكِبْتُ دَابَّتِي وَ قُلْتُ : أَحْسَنُّمْ يَا أَهْلَ بَغْدَادَ تَمِيلُونَ مَعَ الظَّالِمِ عَلَى الْغَرِيمِ الْمَظْلُومِ ، أَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هَمْدَانَ مِنْ أَهْلِ الشُّبَّةِ وَ هَذَا يَنْسُبُنِي إِلَى أَهْلِ قَمٍ وَ الرَّافِضِ لِيَدَّهَبَ بِحَقِّي وَ مَالِي ، قَالَ : فَمَا لَوْ عَلَيْنِهِ وَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوا عَلَيَّ حَانُوتِهِ حَتَّى سَكَنَهُمْ وَ طَلَبَ إِلَيَّ صَاحِبَ السَّفْتَجَةِ وَ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ أَنْ يُوفِّيَنِي مَالِي حَتَّى أَخْرِجَهُمْ عَنْهُ .

۱۵۔ محمد بن صالح کہنہ سے کہ میرا باپ جو حضرت صاحب الامراء کیل تھا ہمدان میں جب مر گیا اور میں وکیل ہوا تو میرے باپ نے حضرت حجت تک پہنچانے کے لئے دوسروں کی سپرد کچھ کام کیا تھا۔ میں نے حضرت کو اطلاع دی۔ آپ نے تحریر فرمایا۔ ان سے مانگو اور ستمی کرو۔ میں نے مانگا تو اور لوگوں نے تو سے دیا۔ مگر ایک شخص جس کے اوپر چار سو دینار تھے اس نے نہ دیئے۔ میں اس سے مانگنے گیا تو مال سٹول کرنے لگا اور اس کے بیٹے نے میری توہین کی اور مجھے بے وقوف بنایا۔ میں نے اس کے باپ سے شکایت کی۔ اس نے کہا کیا ہوا اگر ایسا کیا یہ جو اب سن کر اس کی داڑھی پکڑ لی اور اس کو پیروں سے گھسیٹ لیا اور اس کے گھر کے اندر اس کو خوب مارا بیٹھا کیا۔

- اس کا بیٹا فریاد کرتا ہوا نکلا کہ اے اہل بغداد یہ شخص تم کا رہنے والا ہے اور رافضی ہے اس

نے میرے باپ کو قتل کر ڈالا۔ لوگ جمع ہو گئے۔ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور میں نے کہا اے اہل بغداد تم ایک مرد مسافر کے خلاف ایک ظالم کی طرف توجہ کر رہے ہو میں تو ہمدان کا رہنے والا ستمی ہوں یہ مجھے نسبت دیتا ہے اہل قم اور رافضی کی طرف تاکہ میرا حق اور میرا مال دبتے بیٹھا رہے یہ سن کر وہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور ارادہ کیا کہ میرا حق لینے کے لئے اس کی دکان میں گھس جائیں میں نے ان کو روکا اور اپنے مقروض کو بلا کر مال طلب کیا اس نے کہا۔ ان لوگوں کو گھر سے نکال دو۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر روپیہ نہ دوں تو میری بی بی کو طلاق ہو۔

۱۶۔ عَن عَلِيٍّ ، عَنِ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ وَالْعَلَاءِ بْنِ رِزْقِ اللَّهِ ، عَنْ بَدْرِ غُلَامِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : وَرَدْتُ الْجَبَلِ وَ أَنَا لَا أَقُولُ بِالْإِمَامَةِ أَجِبْتُهُمْ جُمْلَةً ، إِلَى أَنْ مَاتَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَوْصَى فِي عِلْتِهِ أَنْ يَدْفَعَ الشَّهْرِيَّ السَّمْنَدِيَّ وَسَيْفَهُ وَمِنْطَقَتَهُ إِلَى مَوْلَاهُ فَخَفْتُ إِذْ كَوْتُ كَيْفَ نَالَ بِي مِنْهُ اسْتِخْفَافٌ فَقَوْمَتْ الدَّائِبَةُ وَالسَّيْفُ وَالْمِنْطَقَةُ بِسَبْتِهِ مِائَةً دِينَارٍ فِي نَفْسِي وَلَمْ أَطَّلِعْ عَلَيْهِ أَحَدًا فَادَّاءَ الْكِتَابُ قَدْ وَرَدَ عَلَيَّ مِنَ الْعِرَاقِ : وَجِهَ السَّبْعَ مِائَةً دِينَارٍ التَّيَّ لَنَا قَبْلَكَ مِنْ ثَمَنِ الشَّهْرِيَّ وَالسَّيْفِ وَالْمِنْطَقَةِ .

۱۶۔ بدر غلام احمد بن الحسن سے مروی ہے کہ میں علاقہ جبل میں وارد ہوا اور میں امامت آئمہ کا قائل نہ تھا لیکن ان

سب سے محبت رکھتا تھا جب یزید بن عبدالعزیز مرا تو اس نے اپنی بیماری میں وصیت کی کہ اس کا گھوڑا، تلوار اور پٹکا اس کے مولا یعنی صاحب الامراء تک پہنچا دوں۔ مجھے یہ خوف ہوا کہ اگر میں نے گھوڑا اذ کو تکین (حاکم وقت) کے ہاتھ فروخت نہ کیا تو وہ مجھے دلیل کرے گا۔ میں نے ان تینوں چیزوں کو سات سو دینار میں فروخت کیا اور اس کا حال کسی سے بیان نہ کیا ناگا۔ حضرت حجت کا خط میرے پاس آیا کہ سات سو دینار ہمارے حق کے جو تمہارے پاس ہیں وہ ادا کر دو جو قیمت ہے گھوڑے تلوار اور پٹکے کی۔

۱۷ - عَلِيٌّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ : وَوَلَدِي وَلَدٌ فَكَتَبْتُ أُسْتَاذُنُ فِي طَهْرِهِ يَوْمَ السَّابِعِ فَوَرَدَ لِاتَّعَمَلُ فَمَاتَ يَوْمَ السَّابِعِ أَوْ الثَّانِي ، ثُمَّ كَتَبْتُ بِمَوْتِهِ فَوَرَدَ سَخْلَفُ غَيْرِهِ وَغَيْرُهُ تَسْمِيَهُ أَحْمَدَ وَمِنْ بَعْدِ أَحْمَدَ جَعْفَرًا ، فَجَاءَ كَمَا قَالَ . قَالَ : وَتَهَيَّأْتُ لِلْحَجِّ وَوَدَّ عَتَّ النَّاسَ وَكُنْتُ عَلَى الْخُرُوجِ فَوَرَدَ : نَحْنُ لِدَيْكَ كَارِهُونَ وَالْأَمْرُ إِلَيْكَ ، قَالَ : فَضَاقَ صَدْرِي وَاعْتَمَمْتُ وَكَتَبْتُ أَنَا مُقِيمٌ عَلَى السَّبْعِ وَالطَّاعَةِ غَيْرَ أَنِّي مُعْتَمِدٌ بِسَخْلَفِي عَنِ الْحَجِّ فَوَقَّعَ لَا يَضْبَعَنَّ صَدْرَكَ فَإِنَّكَ سَتَجُحُّ مِنْ قَابِلٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ : وَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ كَتَبْتُ أُسْتَاذُنُ ، فَوَرَدَ الْإِذْنَ فَكَتَبْتُ أَنِّي عَادَلْتُ عُثْمَانَ بْنِ الْعَبَّاسِ وَأَنَا وَائِقٌ بِدِيَانَتِهِ وَصِيَانَتِهِ ، فَوَرَدَ : الْأَسَدِيُّ نِعَمَ الْمَدِيدُ فَإِنْ قَدِمَ فَلَا تَحْتَرَّ عَلَيْهِ ، فَقَدِمَ الْأَسَدِيُّ وَعَادَلْتُهُ .

۱۷. علی نے اپنے راوی کے ذریعے سے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا میں نے صاحب الامر سے اجازت چاہی، ساتویں روز ختم کرنے کی، حضرت کا جواب آیا ایسا نہ کرو۔ وہ لڑکا ساتویں یا آٹھویں دن مر گیا میں نے مرنے کی اطلاع دی۔ حضرت نے تحریر فرمایا۔ اس کے بعد دو لڑکے ہوئے جن کے نام احمد و جعفر رکھنا چنانچہ ایسا ہی ہوا اس نے کہا میں نے حج کا ارادہ کیا اور لوگوں کو ودارع کیا۔ میں چلنے ہی والا تھا کہ حضرت کا خط آیا ہم اس سال جلنے کو اچھا نہیں جانتے آگے تمہیں اختیار ہے۔ میں تنگ دل اور غمگین ہوا۔ میں نے لکھا۔ میں حسب الحکم رک تو گیا ہوں لیکن حج سے رہ جانے کا غم ضرور ہے۔ حضرت نے تحریر فرمایا تنگ دل نہ ہوا اشار اللہ اگلے سال حج کرو گے۔ اگلے سال میں نے لکھا کہ اجازت ہے اور تحریر کیا کہ اپنا ہم کجاوہ محمد بن عباس کو بنا لیا ہے وہ معتمد ہے مجھے اس کی دیانت اور حفاظت پر بھروسہ ہے حضرت کا جواب آیا۔ اسدی اچھا عدیل ہے۔ اگر وہ آئے تو اس پر کسی کو ترجیح نہ دینا جب اسدی آیا تو میں نے اس کو اپنا ہم کجاوہ بنا لیا۔

۱۸ - الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ قَالَ : أَوْدَعَ الْمَجْرُوحُ مِرْدَاسَ بْنِ عَلِيٍّ مَالًا لِلنَّاحِيَةِ وَكَانَ عِنْدَ مِرْدَاسِ مَالٌ لِنَتِيمٍ بَنِ حَنْظَلَةَ فَوَرَدَ عَلِيُّ مِرْدَاسٍ : أَنْفِدْ مَالَ تَمِيمٍ مَعَ مَا أَوْدَعَكَ الشِّيرَازِيُّ

۱۸. حسن بن علی علوی نے بیان کیا کہ مجروح۔ مرد اس بن علی کے سپرد کچھ مال کیا کہ اسے ناحیہ مقدسہ میں حضرت صاحب الامر تک پہنچا دے۔ مرد اس کے پاس حضرت کا خط آیا کہ مال تمیم کے ساتھ وہ مال بھیج دے جو شیرازی نے سپرد کیا ہے

۱۹ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيْسَى الْمُرَيْضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ قَالَ : لَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام وَرَدَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ بِمَالٍ إِلَى مَكَّةَ لِلنَّاحِيَةِ ، فَاخْتَلَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام مَضَى مِنْ غَيْرِ حَلْفٍ وَالْحَلْفُ جَعْفَرٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ . مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَنْ حَلْفٍ ، فَبَعَثَ رَجُلًا

يُكْتَسَى بِأَبِي طَالِبٍ فَوَرَدَ الْعَسْكَرَ وَمَعَهُ كِتَابٌ ، فَصَارَ إِلَى جَعْفَرٍ وَ سَأَلَهُ عَنْ بُرْهَانَ ، فَقَالَ :
لَا يَنْتَهَبُ فِي هَذَا الْوَقْتِ ، فَصَارَ إِلَى الْبَابِ وَأَنْقَذَ الْكِتَابَ إِلَى أَصْحَابِنَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ : آجْرَكَ
اللَّهُ فِي صَاحِبِكَ ، فَقَدَّمَ مَاتَ وَأَوْصَى بِالْمَالِ الَّذِي كَانَ مَعَهُ إِلَى ثِقَةٍ لِيَعْمَلَ فِيهِ بِمَا يَجِبُ ، وَأُحِبُّ
عَنْ كِتَابِهِ .

۱۹۔ حسن بن عیسیٰ نے جس کی کیفیت ابو محمد ہے۔ بیان کیا کہ جب امام حسن عسکری کا انتقال ہو گیا تو مہر کا ایک شخص
کچھ مال لے کر مہر آیا تاکہ ناجید مقدمہ پہنچا دے۔ لوگوں نے یہاں کے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا امام حسن عسکری علیہ السلام لا ولد
مرے ان کے جانشین جعفر ہیں بعض نے کہا ان کے صاحبزادہ ہیں اس مصری نے ایک شخص ابو طالب نامی کو تحقیق کے لئے بھیجا۔ وہ
سامرہ آیا اس کے پاس خط تھا۔ وہ جعفر کے پاس گیا اور ان سے ثبوت مانگا انھوں نے کہا اس وقت پیش نہیں کر سکتا۔ وہ
حضرت صاحب الامر کے دروازہ پر آیا اور وہ خط اس نے حضرت صاحب الامر کے وکلاء کو دیا۔ جواب آیا۔ خدا تیرے ساتھی کو
اچھے سے دیکھتا اور جو مال اس کے پاس تھا اس کی وصیت ایک مہتمم آدمی کے سپرد کر گیا ہے تاکہ اس کی منشا کے مطابق صرف کرے
اور اس کے خط کا جواب دے دیا۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَمَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ آبَةِ شَيْثَانَ يُوَصِّلُهُ وَ نَسِيَ سَيْفًا بِنَابَةٍ . فَانْقَذَ
مَا كَانَ مَعَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : مَا خَبَرُ السَّيْفِ الَّذِي نَسَيْتَهُ ؟ .

۲۰۔ علی بن محمد نے بیان کیا۔ آبر کے ایک شخص نے اپنی آبر سے کچھ مال حضرت حجت کی خدمت میں پہنچانے کے لئے
لیا۔ چلتے وقت تلوار بھول گیا جب بقیہ مال حضرت کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے لکھا۔ اس تلوار کا کیا ہوا جو تم بھول آئے ہو۔

۲۱۔ الْحَسَنُ بْنُ خَفِيفٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : بَعَثَ بِحَدَمٍ إِلَى مَدِينَةِ الرَّسُولِ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُمْ
خَادِمَانِ وَ كَتَبَ إِلَى خَفِيفٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهُمْ فَخَرَجَ مَعَهُمْ فَلَمَّا وَصَلُوا إِلَى الْكُوفَةِ شَرِبَ أَحَدُ
الْخَادِمَيْنِ مُسْكَرًا فَمَا خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ حَتَّى وَرَدَ كِتَابٌ مِنَ الْعَسْكَرِ بِرَدِّ الْخَادِمِ الَّذِي شَرِبَ
الْمُسْكَرَ وَعُزِّلَ عَنِ الْخِدْمَةِ .

۲۱۔ حسن بن خفیف نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت حجت نے اپنے کچھ خادموں کو مدینہ رسول بھیجے اور ان کا نگران
اپنے دو خادموں کو مقرر کیا اور خفیف کو لکھا کہ ان کے ساتھ جائے۔ جب کو فہ پہنچے تو ان دو خادموں میں سے ایک
نے شراب پی، وہ کو فہ سے نکلے تھے کہ حضرت کا حکم سامرہ سے آیا کہ جس خادم نے شراب پی ہے اسے واپس بھیجو پھر اسے
خدمت سے برطرف کر دیا۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ [أَحْمَدَ بْنِ] أَبِي عَلِيٍّ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَوْصَى بِنِزْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِذَابَةِ وَسَيْفٍ وَمَالٍ وَأَنْفَعْتُمُنُ الذَّابَةَ وَغَيْرَ ذَلِكَ وَلَمْ يُبْعَثِ السَّيْفُ فَوَرَدَ: كَانَ مَعَ مَا بَعَثْتُمْ سَيْفٌ فَلَمْ يَعْصِلْ - أَوْ كَمَا قَالَ - .

۲۲۔ علی بن محمد نے ابو علی بن غیاث سے اس نے احمد بن الحسن سے روایت کی ہے کہ یزید بن عبد اللہ نے وصیت کی ایک گھوڑے تلوار اور مال کے متعلق، اس نے حضرت کی خدمت میں گھوڑے کی قیمت اور مال تو بھیج دیا مگر تلوار نہ بھیجی، حضرت نے لکھا کہ جو تم نے بھیجا ہے اس کے ساتھ تلوار بھی تو تھی۔ وہ نہیں پہنچی یا جیسا حضرت نے کہا ہو (صحیح الفاظ یاد نہیں)۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ شَادَانَ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدِي خَمْسِمِائَةَ دِرْهَمٍ تَنْقُصُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا فَأَتَيْتُ أَنْ أَبْعَثَ بِخَمْسِمِائَةِ تَنْقُصُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا فَوَرَدَتْ مِنْ عِنْدِي عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَبَقِيَتْهَا إِلَى الْأَسَدِيِّ وَلَمْ أَكْتُبْ مَالِي فِيهَا؛ فَوَرَدَ: وَصَلَتْ خَمْسِمِائَةَ دِرْهَمٍ، لَكَ مِنْهَا عِشْرُونَ دِرْهَمًا .

۲۳۔ ابن شادان نیشاپوری نے روایت کی ہے کہ جمع ہوئے میرے پانچ سو درہم جن میں بیس کم تھے، مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ بیس درہم کم بھیجوں، میں نے بیس درہم اپنے پاس سے شامل کر دیئے اور حضرت صاحب الامر کے وکیل اسدی کے پاس بھیج دیئے اور اپنے مال کے متعلق کچھ نہ لکھا، حضرت نے جواب لکھا کہ پانسو درہم مل گئے مگر میں تمہارے بھیجے ہوئے تھے۔

۲۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ: كَانَ يَرُدُّ كِتَابُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ فِي الْأَجْرَاءِ عَلَى الْجَنْبِ قَاتِلِ فَارِسٍ وَ أَبِي الْحَسَنِ وَ آخَرَ ، فَلَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ لَمْ يَرَدَّ اسْتِيفَاتٍ مِنَ الصَّاحِبِ لِأَجْرٍ أَوْ أَبِي الْحَسَنِ وَ صَاحِبِهِ وَلَمْ يَرُدَّ فِي أَمْرِ الْجَنْبِ بِشَيْءٍ قَالَ : فَأَعْتَمَمْتُ لِذَلِكَ فَوَرَدَ نَعْيُ الْجَنْبِ بَعْدَ ذَلِكَ .

۲۴۔ حسین بن اشعری راوی ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا حکم آیا کہ تمہارا وظیفہ جاری کرنے کے لئے جنید قاتل فارس بن حاتم غالی اور ابو الحسن وغیرہ کے لئے حضرت کے مرنے کے بعد حضرت صاحب الامر نے اجراء کیا۔ ابو الحسن اور اس کے ساتھی کا اور جنید کے لئے کچھ نہ لکھا۔ اس نے کہا اس سے مجھے رنج ہوا اس کے بعد حضرت کے خط سے جنید کے مرنے کا حال معلوم ہوا۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ كُنْتُ مُعْجِبًا بِهَا فَكَتَبْتُ اسْتَأْمُرُ فِي اسْتِبْلَادِهَا ، فَوَرَدَ اسْتَوْلِدَهَا وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ، فَوَطَّئْتُهَا فَحَبَلَتْ ، ثُمَّ اسْقَطَتْ فَمَاتَتْ .

۲۵۔ محمد بن صالح نے بیان کیا کہ میری ایک کثیر تھی جس کے حسن نے مجھے تعجب میں ڈالا تھا۔ میں نے حضرت کو لکھا کہ اس سے اولاد پیدا کرنے کا حکم دیجئے۔ حضرت نے جواب دیا اس سے خواہش اولاد نہ رکھو اور اللہ جو چاہتا ہے کر لے۔ پس میں نے اس سے جمع کیا وہ حاملہ تو ہو گئی مگر حمل ساقط ہو گیا اور وہ مر گئی۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ الْعَجْمِيِّ جَعَلَ ثَلَاثَةَ لِلنَّاحِيَةِ وَكَتَبَ بِذَلِكَ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ إِخْرَاجِهِ الثَّلَاثَ دَفْعَ مَالًا لِابْنِهِ أَبِي الْمِقْدَامِ ، لَمْ يَطْلُعْ عَلَيْهِ أَحَدٌ [أ] فَكَتَبَ إِلَيْهِ : فَأَيْنَ الْمَالُ الَّذِي عَزَلْتَهُ لِأَبِي الْمِقْدَامِ .

۲۶۔ علی بن محمد نے کہا ابن عجمی نے اپنا ثلث مال امام عصر کی خدمت میں بھیجنے کے لئے نکالا اور حضرت کو لکھا اور ثلث مال نکالنے سے پہلے اس میں سے کچھ مال اپنے بیٹے کو دے دیا تھا جس کا نام ابوالمقدام تھا اور کسی کو اس پر مطلع نہیں کیا تھا۔ حضرت کے پاس جب مال پہنچا تو آپ نے تحریر فرمایا کہ وہ مال کہاں ہے جو ابوالمقدام کو دے دیا ہے۔

۲۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَيْسَى بْنِ نَصْرِ قَالَ : كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ الصَّبْرِيُّ يُسْأَلُ كَفْنَا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّكَ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ فِي سَنَةِ ثَمَانِينَ ، فَمَاتَ فِي سَنَةِ ثَمَانِينَ وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِالْكَفَنِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِأَيَّامٍ .

۲۷۔ عیسیٰ بن نصر نے بیان کیا کہ حضرت صاحب الامر کو علی بن زیاد صبری نے ایک کفن کے لئے لکھا۔ آپ نے تحریر فرمایا تم اسی سال کی عمر میں محتاج کفن ہو گے اور آپ نے اس کے مرنے سے چند روز پہلے کفن اس کے پاس بھیج دیا۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بْنِ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ : كَانَ لِلنَّاحِيَةِ عَلِيُّ بِخَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ فَضَعَتْ بِهَا دَرْعًا ، ثُمَّ قَلْتُ فِي نَفْسِي : لِي حَوَائِثُ اشْتَرَيْتُهَا بِخَمْسِمِائَةِ وَثَلَاثِينَ دِينَارًا قَدْ جَعَلْتُمَا لِلنَّاحِيَةِ بِخَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ ، وَلَمْ أَنْطِقْ بِهَا ، فَكَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : أَقْبِضِ الْحَوَائِثَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بِالْخَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ الَّتِي لَنَا عَلَيْهِ .

۲۸۔ ہارون بن عمران ہمدانی کہتا ہے کہ حضرت صاحب الامر کے میرے اوپر پانسو دینار قرض تھے جب میرا ہاتھ تنگ ہوا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میری دکانیں ہیں جن کو میں نے پانسو تیس دینار میں خریدا ہے اور ناجیہ مقدمہ کو دینے ہیں پانسو لہذا یہ دکانیں دے دوں گا، اس خیال کا اظہار میں نے کسی پر نہیں کیا تھا۔ حضرت نے محمد بن جعفر وکیل کو لکھا کہ محمد بن ہارون کی دکانوں پر ان پانسو دینار کے بدلے میں جو ہمارا ان پر (قرض) ہے قبضہ کر لو۔

۲۹ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : بَاعَ جَمْعًا فَبِمَنْ بَاعَ صَبِيَّةَ جَمْفَرِيَّةَ كَانَتْ فِي الدَّارِ يَرَبُّونَهَا ، فَبَعَثَتْ بَعْضَ الْعَلَوِيِّينَ وَأَعْلَمَ الْمُشْتَرِيَ خَيْرَهَا فَقَالَ الْمُشْتَرِي : قَدِ اطَّابَتْ نَفْسِي بِرِدِّهَا وَأَنْ لَا أَرَزَأُ مِنْ تَمْنِيهَا شَيْئًا ، فَخَذَهَا ، فَذَهَبَ الْعَلَوِيُّ فَأَعْلَمَ أَهْلَ النَّاحِيَةِ الْخَبَرَ فَبَعَثُوا إِلَى الْمُشْتَرِيَ بِأَحَدٍ وَأَرْبَعِينَ دِينَارًا وَأَمَرُوهُ بِدَفْعِهَا إِلَى صَاحِبِهَا .

۲۹۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ جعفر برادر امام حسن عسکری نے فروخت کر دیں تمام کنیزیں امام علی نقی علیہ السلام کی جن میں وہ لڑکی بھی شامل تھی جو اولاد جعفر طیار سے تھی اور جس کو امام نے پرورش کیا تھا پاس ایک علوی کو خریدار کے پاس بھیجا اور آگاہ کیا کہ یہ کنیز نہیں۔ اس نے کہا میں واپسی پر راضی ہوں۔ لیکن وہ اس کی قیمت میں سے کم کچھ نہ کرے گا۔ اس کو لے جاؤ۔ وہ علوی اپنی ناحیہ کے پاس واپس آیا اور حال بیان کیا۔ انھوں نے خریدار کے پاس ۴۱ دینار بھیجے اور اس لڑکی کو اس کے ولی یعنی اولاد جعفر طیار میں سے کسی کے سپرد کرنے کا حکم دیا۔

۳۰ - الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَلَوِيُّ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنْ نُدَمَاءِ رُوَاحِ حَسَنِ وَ آخِرُ مَعَهُ قَالَتْ لَهُ : هُوَ ذَا يَجْبِي الْأَمْوَالَ وَلَهُ وَكَلَاءٌ وَ سَمَّوْا جَمِيعَ الْوُكَلَاءِ فِي النَّوَاجِي وَأَنْهَى ذَلِكَ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَزِيرِ ، فَهَمَّ الْوَزِيرُ بِالْقَبْضِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ السُّلْطَانُ : اطْلُبُوا أَيْنَ هَذَا الرَّجُلُ فَإِنَّ هَذَا أَمْرًا غَلِظًا ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ : تَقْبِضُ عَلَى الْوُكَلَاءِ ، فَقَالَ السُّلْطَانُ : لَا وَلَكِنْ دَسَّوْا لَهُمْ قَوْمًا لَا يَعْرِفُونَ بِالْأَمْوَالِ ، فَمَنْ قَبِضَ مِنْهُمْ شَيْئًا فَبِضْ عَلَيْهِ ، قَالَ فَخَرَجَ بَانَ يَتَقَدَّمُ إِلَى جَمِيعِ الْوُكَلَاءِ أَنْ لَا يَأْخُذُوا مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا وَأَنْ يَمْنَعُوا مِنْ ذَلِكَ وَيَتَجَاهَلُوا الْأَمْرَ ، فَاذْهَبْ لِمُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ رَجُلٌ لَا يَعْرِفُهُ وَخَلَابِهِ فَقَالَ : مَعِيَ مَالٌ أُرِيدُ أَنْ أُوصِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : غَلِظَتْ أُنَالًا أَعْرِفُ مِنْ هَذَا شَيْئًا ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَلَطَّفُ مُحَمَّدٌ وَيَتَجَاهَلُ عَلَيْهِ ، وَبَشَّوْا الْجَوَاسِسَ وَ امْتَنَعَ الْوُكَلَاءُ كُلُّهُمْ لِمَا كَانَ تَقَدَّمَ إِلَيْهِمْ .

۳۰۔ حسین بن الحسن علوی سے مروی ہے کہ ایک شخص روزِ حسنی کے ہم نشینوں میں سے تھا اور ایک دوسرا اس کا رفیق تھا اس نے دوسرے سے کہا، حضرت صاحب کے پاس اموال آتے ہیں اور ان کے وکلاء تمام اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں اور اس کی خبر دی گئی عبید اللہ بن سلیمان کو جو وزیرِ سلطنت تھا۔ وزیر نے حضرت کے وکلاء کو گرفتار کرنا چاہا۔ بادشاہ نے کہا ایسا نہ کرو ورنہ کثرت سے ہیں فتنہ برپا ہو جائے گا، بلکہ ان لوگوں کے لئے کچھ اجنبی لوگوں کو تلاش کرو۔ وہ مال لے

جائیں۔ پس جو مال لے لے اس کو گرفتار کر لیا جائے۔ حضرت کی طرف سے تمام دکلار کے نام فرمان جاری ہوئے کہ کسی سے مال نہ لینا اور اس امر سے ان کو روکا اور یہ ظاہر کرنے کو کہ اس معاملہ میں وہ بالکل واقف نہیں۔ ان جاسوسوں نے محمد بن احمد کا پتہ چلایا۔ ان میں سے ایک نے خلوت میں جا کر کہا میرے پاس کچھ مال ہے چاہتا ہوں کہ حضرت صاحب تک پہنچاؤں، محمد نے کہا کہ تمہارے دھوکا کھایا ہے اور قتل سے میرے پاس آئے ہو، میں اس معاملے کے متعلق کچھ نہیں جانتا وہ ہر چند چالبوسی کرتا رہا مگر محمد اپنی لاعلمی ہی ظاہر کرتے رہے۔ جاسوسوں نے بہت رغبت دلائی لیکن تمام دکلار نے انکار کیا اور کسی نے مال نہ لیا۔

۳۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : خَرَجَ نَهْجِي عَنْ زِيَارَةِ مَقَابِرِ قُرَيْشٍ وَالْحِجْرَةِ [قَلَمًا] كَانُ بَعْدَ أَشْهُرٍ دَعَا الْوَزِيرَ الْبَاقَطَانِيَّ فَقَالَ لَهُ : الْقُبُورُ بَنِي الْفُرَاتِ وَالْبُرْسِيِّينَ وَقُلْ لَهُمْ : لَا يَزُورُوا مَقَابِرَ قُرَيْشٍ فَقَدْ أَمَرَ الْخَلِيفَةُ أَنْ يَنْقُذَ كُلَّ مَنْ زَارَ فَيُقْبَضَ [عَلَيْهِ] .

۳۱۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت نے ایک حکم کے ذریعہ منع کیا۔ مقابر قریش (کافین) اور حیرہ (کوفہ) اور صلہ کے درمیان کی زیارت سے چند ماہ بعد وزیر نے باقطان کو بلا کر کہا تو اہل فرات اور برسین سے من کر کہو کہ مقابر قریش کی کوئی زیارت نہ کرے خلیفہ کا حکم ہے کہ جو زیارت کو آئے اسے گرفتار کر لیا جائے۔

ایک سو چوبیسواں باب آئمہ اثناعشر کی امامت پر نص

(باب) ۱۲۴

مَا جَاءَ فِي الْإِسْنِيِّ عَقَرٍ وَالنَّصِ عَلَيْهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ النَّابِيِّ عليه السلام قَالَ : أَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَهُوَ مُشْكِيٌّ عَلَى يَدِ سَلْمَانَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَجَلَسَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَسَنَ الْهَيْئَةِ وَاللِّبَاسِ فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَجَلَسَ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ مَسَائِلَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي

بِهِنَّ عَلِمْتُ أَنَّ الْقَوْمَ رَكِبُوا مِنْ أَمْرِكَ مَا قَضَى عَلَيْهِمْ وَأَنْ لَيْسُوا بِمُؤْمِنِينَ فِي دُنْيَاهُمْ وَآخِرَتِهِمْ
وَأَنْ تَكُنِ الْآخِرَى عَلِمْتُ أَنَّكَ وَهُمْ بَشَرٌ سَوَاءٌ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَلْبِي عَمَّا بَدَا لَكَ
قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الرَّجُلِ إِذَا نَامَ أَيْنَ تَذَهَبُ رُوحُهُ؟ وَعَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يَذْكَرُ وَيَنْسَى؟ وَعَنِ الرَّجُلِ
كَيْفَ يُشْنُو وَلَدَهُ الْأَعْمَامَ وَالْأَخْوَالَ؟ فَالْتَفَتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ
أَجْبُهُ ، قَالَ : فَأَجَابَهُ الْحَسَنُ عليه السلام فَقَالَ الرَّجُلُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِذَلِكَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ
وَأَشَارَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ - وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّهُ وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْحَسَنِ
عليه السلام وَأَشْهَدُ أَنَّ الْحَسِينَ بْنَ عَلِيٍّ وَصِيُّ أَخِيهِ وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ بَعْدَهُ وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ
أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ الْحَسَنِ بَعْدَهُ وَأَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ وَأَشْهَدُ
عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ عَلَى مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ
عَلَى عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُوسَى وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ
عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ لَا يَكْتَسِي وَلَا يُسَمَّى حَتَّى يَظْهَرَ
أَمْرُهُ فَيَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مِلْتُ جَوْرًا وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، ثُمَّ
قَامَ قَمَضَى ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اتَّبِعْهُ فَانظُرْ أَيْنَ يَقْضُدُ؟ فَخَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام
فَقَالَ : مَا كَانَ إِلَّا أَنْ وَصَعَ رِجْلُهُ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ فَمَا دَرَيْتُ أَيْنَ أَخَذَهُنَّ أَرْضَ اللَّهِ؟ فَرَجَعْتُ
إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَأَعْلَمْتُهُ ، فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَتَعْرِفُهُ؟ قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
أَعْلَمُ ، قَالَ : هُوَ الْخِضْرُ عليه السلام

۱۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام مع امام حسن سلمان کے ہاتھ پر تکیہ کئے
ہوئے مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور ایک جگہ بیٹھ گئے ایک شخص اچھی صورت اور اچھے لباس کا آیا اور امیر المؤمنین
کو سلام کیا حضرت نے جواب سلام دیا۔ اس نے کہا اے امیر المؤمنین میں آپ سے تین مسئلے دریافت کرنا چاہتا ہوں
اگر آپ نے ان کا صحیح جواب دے دیا تو میں جانوں گا کہ آپ سے پہلے جن لوگوں نے دعویٰ خلافت کیا وہ اس کے حق دار تھے
اور ان کی دنیا و آخرت محفوظ نہیں اور اگر دوسری صورت ہوگی تو میں سمجھوں گا کہ آپ کا اور ان کا راستہ ایک ہی ہے۔
فرمایا پوچھ جو کچھ پوچھنا ہے اس نے کہا جب آدمی مرتا ہے تو اس کی روح کہاں جاتی ہے۔

آدمی کیسے کسی چیز کو یاد کرتا اور بھولتا ہے۔

آدمی کی اولاد اس کے چچاؤں اور ماموں سے کس صورت میں مشابہ ہوتی ہے۔

اہل سنت نے امام حسن سے فرمایا۔ اس کے سوالات کا جواب دو۔ امام حسن نے جواب دیا۔ تو اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ گواہی میں نے ہمیشہ دی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور یہ گواہی میں دیتا رہا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی رسول ہیں اور ان کی حجت و برہان کے قائم کرنے والے ہیں (اشارہ کیا امیرالمومنین کی طرف) اور یہ گواہی میں ہمیشہ دیتا رہا ہوں اور امام حسن کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیرالمومنین کے صلی ہیں اور ان کی حجت اور برہان قائم کرنے والے ہیں یعنی نبوت رسول کے ثابت کرنے والے ہیں۔

توضیح :- ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کمال الدین اور تمام النعم میں امام حسن کے جوابات مسائل مذکورہ کے متعلق تحریر فرمائے ہیں۔

- ۱۔ سماعت نوم روح کہاں جاتی ہے؟ جواب۔ روح متعلق ہوتی ہے ریح سے اور ریح متعلق ہوتی ہے ہوا سے جب تک انسان بیدار نہ ہو اگر خدا کا ارادہ اس ریح کو پھر بدن کی طرف لوٹنے کا ہوتا ہے تو یہ روح ریح کو اور ریح ہوا کو جذب کر لیتی ہے اور بدن کی طرف لوٹ آتی ہے اور بدن میں ساکن ہو جاتی ہے اور اگر خدا اجازت نہیں دیتا کہ وہ بدن کی طرف لوٹے تو ہوا ریح کو جذب کر لیتی ہے اور ریح روح کو۔
- ۲۔ انسان کیوں بھولتا اور یاد کرتا ہے؟ جواب قلب انسان حق پر پیدا کیا گیا ہے اور حق کے مطابق ہے اگر کوئی محمد آل محمد پر درود بھیجتا ہے پوری صلوة کے ساتھ تو اس کی برکت سے یہ مطابقت اس حق سے منکشف ہو جاتی ہے اور قلب انسان روشن ہو جاتا ہے اس وقت سمیولی ہوئی بات یاد آ جاتی ہے اور اگر پورا درود نہیں بھیجتا تو اس کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور وہ بات بھول جاتا ہے۔
- ۳۔ مولود کا چچا یا ماموں سے مشابہ ہونا تو جب مرد عورت سے مجامعت کرتا ہے تو ایک اضطرابی کیفیت لاحق ہوتی ہے اس کا لطف اچھل کر عروق اعمام پر جا کر گرتا ہے تو بچہ چچا سے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عروق انخوال پر گرتا ہے تو ماموں سے مشابہ ہوتا ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حسین بن علی اپنے بھائی کے صلی ہیں اور ان کے بعد حجت کو قائم کرنے والے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب کے بعد جنت خدا میں پھر محمد بن علی کے بعد جعفر بن محمد ان کے بعد موسیٰ بن جعفر اور ان کے بعد علی بن موسیٰ اور ان کے بعد محمد بن علی اور ان کے بعد حسن ابن علی، اس کے بعد میں گواہی دیتا ہوں اس شخص کے

جنت خدا ہونے کی جو پیر حسن بن علی ہے اس کا نام اور کیفیت ظاہر نہ ہوگی جب تک کہ وہ زمین کو عدل و داد سے اسی طرح پیر نہ کر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور سلام ہو آپ پر اے امیر المؤمنین! اس کے بعد وہ اٹھا اور چلا گیا۔ حضرت نے امام حسن سے فرمایا۔ اے ابو محمد اس کے پیچھے جاؤ اور دیکھو یہ کہاں جاتا ہے امام حسن باہر نکلے اور آکر کہا اس نے ایک پیر مسجد سے باہر رکھا تھا۔

پھر میں نے نہ جانا کہ وہ خدا کی اس زمین پر کہاں فائب ہو گیا۔ میں امیر المؤمنین کے پاس واپس آیا اور حال بتایا۔ فرمایا۔ اے ابو محمد تم ان کو جانتے ہو۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول اور امیر المؤمنین بہتر جانتے والے ہیں۔ فرمایا وہ خضر تھے۔

۲ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ مِثْلَهُ سَوَاءً .

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ وَوَدِدْتُ أَنْ هَذَا الْخَبْرُ جَاءَ مِنْ غَيْرِ جَهَةِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : فَقَالَ : لَقَدْ حَدَّثَنِي قَبْلَ الْخَبْرَةِ بَعْشَرِ سِنِينَ .

۶۔ محمد بن یحییٰ نے کہا میں نے محمد بن الحسن سے کہا۔ اے ابو جعفر کیا احمد بن عبد اللہ کے علاوہ کسی اور سے بھی یہ حدیث سنی گئی ہے فرمایا اس نے حیرت و شک میں پڑنے سے دس سال پہلے یہ حدیث بیان کی تھی۔

راوی کو احمد بن عبد اللہ کے بیان پر اس لئے شبہ ہوا کہ وہ حضرت حجت پر ایمان لانے کے بعد شک میں پڑ گیا تھا۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ طَرْقِيقٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَبِي لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَمَتَى يَخْفُ عَلَيْكَ أَنْ أَخْلُوَ بِكَ فَأَسْأَلَكَ عَنْهَا ؟ فَقَالَ لَهُ جَابِرٌ : أَيَّ الْأَوْقَاتِ أَحْبَبْتَهُ فَخَلَا بِهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ فَقَالَ لَهُ : يَا جَابِرُ أَخْبِرْنِي عَنِ اللَّوْجِ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي يَدِ أُمِّي فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَنْتِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا أَخْبَرْتِكَ بِهِ أُمِّي أَنَّهُ فِي ذَلِكَ اللَّوْجِ مَكْتُوبٌ ؟ فَقَالَ جَابِرٌ : أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنِّي دَخَلْتُ عَلَى أُمِّكَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَنَيْتُهَا بِوِلَادَةِ الْحُسَيْنِ وَرَأَيْتُ فِي يَدَيْهَا لَوْحًا أَحْضَرَ ، ظَنَنْتُ أَنَّهُ مِنْ نُورٍ وَرَأَيْتُ فِيهِ كِتَابًا أبيض ، شِبْهَ لَوْنِ الشَّمْسِ ،

فَقُلْتُ لَهَا : يَا أَبِي وَأُمِّي يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا هَذَا اللَّوْحُ ؟ فَقَالَتْ : هَذَا لَوْحٌ أَهْدَاهُ اللَّهُ إِلَى رَسُولِهِ ﷺ فِيهِ اسْمُ أَبِي وَاسْمُ بَعْلِي وَاسْمُ ابْنِي وَاسْمُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِي وَأَعْطَانِيهِ أَبِي لِيُبَشِّرَنِي بِذَلِكَ ، قَالَ جَابِرٌ : فَأَعْطَنِيهِ أُمُّكَ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَرَأْتُهُ وَأَسْتَسْخِئُهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : قَهْلَ لَكَ يَا جَابِرُ أَنْ تَعْرِضَهُ عَلَيَّ قَالَ : نَعَمْ ، فَسَمِعْتُهُ مَعَهُ أَبِي إِلَى مَنْزِلِ جَابِرٍ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مِنْ رَقِي ، فَقَالَ : يَا جَابِرُ ! انظُرْ فِي كِتَابِكَ لِأَقْرَبَ [أَنَا] عَلَيْكَ ، فَنَظَرَ جَابِرٌ فِي سُخْرِيهِ فَقَرَأَهُ أَبِي فَمَا خَالَفَ حَرْفَ حَرْفًا ، فَقَالَ جَابِرٌ : فَاشْهَدُ بِاللَّهِ أَنِّي هَكَذَا رَأَيْتُهُ فِي اللَّوْحِ مَكْتُوبًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَذَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِمُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَنُورِهِ وَسَفِيرِهِ وَحِجَابِهِ وَدَلِيلِهِ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، عَظِيمٌ يَا مُحَمَّدُ أَسْمَائِي وَ اشْكُرْ نِعْمَاتِي وَلَا تَجْعَدْ أَلِيَّيَ ، إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاصْبِرْ الْجَبَّارِينَ وَمُدَيْدِ الْمَظْلُومِينَ وَدِيَانَ الدِّينِ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ، فَمَنْ رَجَا عِزِّي فَضَّلِي أَوْ خَافَ عِزِّي عَذَلِي ، عَذَابُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُ بِهِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَإِيَّايَ فَاعْبُدْ وَعَلَيَّ فَتَوَكَّلْ ، إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ نَبِيًّا فَأَكْمَلْتُ أَيَّامَهُ وَأَنْقَضْتُ مَدَّتَهُ إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ وَصِيًّا وَإِنِّي فَضَّلْتُكَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَفَضَّلْتُ وَصِيكَ عَلَى الْأَوْصِيَاءِ وَأَكْرَمْتُكَ بِسَبِيلِكَ وَبَسَطْتُكَ حَسَنًا وَحَسِينًا ، فَجَعَلْتُكَ حَسَنًا مَعِينًا عَلَيَّ ، بَعْدَ انْقِضَاءِ مَدَّةِ أَبِيهِ وَجَعَلْتُكَ حُسَيْنًا خَازِنَ وَحْيِي وَأَكْرَمْتُهُ بِالشَّهَادَةِ وَخَتَمْتُ لَهُ بِالسَّعَادَةِ ، فَهُوَ أَفْضَلُ مَنْ اسْتَشِيدَ وَأَرْفَعُ الشَّهَادَةَ دَرَجَةً ، جَعَلْتُ كَلِمَتِي الثَّامَّةَ مَعَهُ وَحُجَّتِي الْيَالِغَةَ عِنْدَهُ ، بَعَثْتُهُ مُبَيِّدًا أَعَابِقُ أَوْلَاهُمْ عَلَيَّ سَيِّدُ الْعَالَمِينَ وَزَيْنُ أَوْلِيَائِي الْمَاضِينَ وَابْنُ شَبِّهِ جِدِّهِ الْمُحْمُودِ مُحَمَّدُ الْبَاقِرُ عَلَيَّ وَ الْمَعْدِينُ لِحُكْمَتِي سَيِّدُكَ الْمُرْتَابُونَ فِي جَنَفِي ، الزَّادُ عَلَيْهِ كَالزَّادِ عَلَيَّ ، حَقُّ الْقَوْلِ مِنِّي لَا كَرَمَ مَنْ مَثَوَى جَعْفَرٍ وَلَا سَرَتهُ فِي أَشْيَاعِهِ وَأَنْصَارِهِ وَأَوْلِيَائِهِ ، أُتِيحَتْ بَعْدَهُ مُوسَى فَمِنَّةَ عَمِيْنًا جِنْدِسُ لِأَنْ خَبِطَ قَرْضِي لَا يَنْقَطِعُ وَحُجَّتِي لَا تَخْفَى وَأَنْ أَوْلِيَائِي يُسْقُونَ بِالْكَأْسِ الْأَوْفَى ، مَنْ جَعَدَ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَدْ جَعَدَ نِعْمَتِي وَمَنْ غَيَّرَ آيَةً مِنْ كِتَابِي فَقَدْ افْتَرَى عَلَيَّ ، وَبِئْسَ لِلْمُفْتَرِينَ الْجَا حِدِينَ عِنْدَ انْقِضَاءِ مَدَّةِ مُوسَى عِنْدِي وَحَسْبِي وَخَيْرَتِي فِي عَلِيٍّ وَوَلِيِّي وَنَاصِرِي وَمَنْ أَصْعُ عَلَيْهِ أَعْبَاءُ التَّبَوُّةِ وَأَمْتَحِنُهُ بِالْأَصْطِرَاعِ بِهَا ، يَقْتُلُهُ عَفْرِيَّتُ مُسْتَكْبِرٌ يُدْفَنُ فِي الْمَدِينَةِ النَّبَوِيَّةِ بِنَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ إِلَى جَنْبِ سَرِّ حَلْقِي ، حَقُّ الْقَوْلِ مِنِّي لَا سَرَتهُ بِمُحَمَّدٍ ابْنِهِ وَخَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَوَارِثِ عَلَيْهِ ، فَهُوَ مَعْدِينٌ عَلَيَّ وَمَوْضِعُ سِرِّي

وَحُجَّتِي عَلَى خَلْقِي لَأُؤْمِنَ مَعَهُ بِإِلا جَمَلْتُ الْجَنَّةَ مَنْوَاهُ وَشَفَعْتُهُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهِمْ
 قَدْ اسْتَوْجَبُوا الشَّارَ وَأَخْتِمُ بِالسَّعَادَةِ لِابْنِهِ عَلِيٍّ وَلِيبْنِي وَنَاصِرِي وَالشَّاهِدِي فِي خَلْقِي وَأَمْنِي عَلَى
 وَحْبِي، أَخْرِجْ مِنْهُ الذَّاعِي إِلَى سَبِيلِي وَالْحَازِنِ لِعِلْمِي الْحَسَنَ وَكَامِلَ ذَلِكَ بِابْنِهِ مُحَمَّدٍ
 رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، عَلَيْهِ كَمَالُ مُوسَى وَبَهَاءُ عِيسَى وَصَبْرُ أَيُّوبَ فَيَذَلُّ أَوْلِيَاءِي فِي زَمَانِهِ وَتَهَادِي
 رُؤُوسَهُمْ كَمَا تَهَادِي رُؤُوسُ التُّرُكِ وَالَّذِي لَمْ يَفْتَقِلُونَ وَيُخْرَقُونَ وَيَكُونُونَ خَائِفِينَ، مَرَّعُونَ
 وَجَلِينَ، تُصَبِّعُ الْأَرْضُ بِدِمَائِهِمْ وَيَفْشُوا الْوَيْلَ وَالرَّزَةَ فِي نِسَائِهِمْ أُولَئِكَ أَوْلِيَاءِي حَقًّا، بِهِمْ
 أَدْفَعُ كُلَّ فِتْنَةٍ عَمِيَاءَ، جِنْدِيْسٍ وَبِهِمْ أَكْشِفُ الرِّيزَالَزِلَ وَأَدْفَعُ الْآصَادَ وَالْأَغْلَالَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتُ
 مِنْ رَبِّيهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ.
 قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِمٍ: قَالَ أَبُو بَصِيرٍ: لَوْ لَمْ تَسْمَعْ فِي دَهْرِكَ، إِلا هَذَا الْحَدِيثَ
 لَكُنَّاكَ، فَصْنَهُ إِلا عَن أَهْلِهِ.

۳۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میرے پدر بزرگوار نے جابر بن عبد اللہ
 انصاری سے فرمایا۔ میری ایک ضرورت ہے آپ کب مجھ سے تنہائی میں مل سکیں گے انھوں نے کہا کہ جس وقت آپ چاہیں پس
 ایک تنہائی میں آپ نے فرمایا۔ اے جابر! مجھے اس لوح کے متعلق بتاؤ جسے آپ نے میری جدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت رسول
 اللہ کے پاس دیکھا تھا انھوں نے اس لوح میں کیا لکھا ہوا بتایا تھا۔ جابر نے کہا۔ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں
 حیات رسول میں آپ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام حسین کی ولادت کی مبارکباد دینے میں نے ان کے
 ہاتھ میں ایک سبز لوح دیکھی۔ میرے گمان میں وہ زمرہ کی تھی اور اس پر سورج کی طرح روشن ایک تحریر تھی میں نے کہا اسے
 بنت رسول یہ لوح کیا ہے؟ فرمایا یہ اللہ نے اپنے رسول کے پاس بھیجی ہے اس میں میرے باپ کا نام ہے علی کا نام ہے میرے
 دونوں بیٹے اور ان اوصیا کا نام ہے جو میرے فرزند کی نسل سے ہوں گے۔ ان حضرت نے مجھے عطا فرمائی ہے تاکہ میں اسے دیکھ
 کر خوش ہوں۔ جابر نے کہا آپ کی ماں فاطمہ نے مجھے دی ہیں نے اسے پڑھا اور لکھ لیا۔
 میرے والد نے فرمایا۔ اے جابر! کیا تم وہ تحریر دکھا سکتے ہو۔ انھوں نے کہا جی ہاں۔ میرے والد جابر کے ساتھ
 ان کے گھر تک گئے جابر نے وہ صحیفہ پوست پر لکھا ہوا کالا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں تم اپنی تحریر
 سے مقابل کرتے جاؤ میرے والد نے پڑھا تو کوئی ایک حرف بھی بدلا ہوا نہ تھا۔ جابر نے کہا میں گواہی دیتا ہوں خدا کے سامنے کہ
 میں نے اس لوح میں یہی لکھا ہوا دیکھا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ تحریر عزیز و حکیم خدا کی طرف سے محمدؐ اس کے نبی اور اس کے نور اور اس کے سفیر اور حجاب و دلیل کے لئے ہے روح الامین اسے کرنازل ہوئے رب العالمین کی طرف سے۔ اے محمدؐ میرے اسماء کی تعظیم کرو اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اور میری نعمتوں کا انکار نہ کرو، میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ظالموں کی مکر توڑنے والا اور مظلوموں کو دولت، دینے والا ہوں اور روز قیامت بڑا جزا دینے والا ہوں، میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں جو کوئی میرے فضل کے سوا دوسرے سے امید رکھے گا اور میرے عدل کے سوا دوسرے سے خوف کرے گا تو میں اس کو ایسا سخت عذاب دوں گا کہ دنیا میں کسی کو ایسا عذاب نہ دیا گیا ہوگا۔ پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی اوپر توکل کرو، میں نے جس نبی کو بھیجا ہے اس کے ایام کو کامل اور اس کی مدت کو پورا کیا ہے اور اس کے اوصیاء مقرر کئے ہیں۔ میں نے اے محمدؐ! تم کو تمام انبیاء پر فضیلت اور تمہارے وصی کو تمام اوصیاء پر اور میں نے تم کو عزت بخشی، تمہارے دو بچوں اور نو اسوں حسن اور حسین سے میں نے حسن کو معدن علم بنایا اور حسین کو خاندنِ وحی اور میں نے عزت دی اسے شہادت سے اور ختم کیا اس پر سعادت کو پس وہ افضل و ارفع شہدا رہے از روئے درجات کے۔

میں نے اس کے ساتھ اپنا کلمہ تامہ قرار دیا اور اس کو اپنی حجت بالغہ بنایا۔ اس کی اولاد کی اطاعت پر میں ثواب دوں گا اور نافرمانی پر عذاب کروں گا ان کی اولاد میں آدل علی ابن الحسین سید العابدین ہیں جو میرے اولیاء کی زینت ہیں اور ان کے فرزند اپنے قابل ستائش جہد سے مشابہ ہیں۔ محمد نام میرے علم کے شگفتہ کرنے والے ہیں اور میری حکمت کا معدن ہیں ان کے فرزند جعفر کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہوں گے۔ ان کی ہدایت کو رد کرنے والا میرے حق قول کو رد کرنے والا ہے میں مقام جعفر کو مکرم و محترم قرار دوں گا اور ان کے شیعوں، ماصروں اور دوستوں کی کثرت سے ان کو خوش کروں گا اور ان کے بعد ان کے پسر موسیٰ ہوں گے ان کے وقت میں ضلالت کے فتنے برپا ہوں گے اور لوگ کمزور اعتقاد کے ہوں گے ایسے ضلالت آگیں دور میں ہمارے اولیاء معرفت کے پھر پور ساغروں سے سیراب ہوں گے جس نے ان میں سے ایک سے بھی انکار کیا اس نے میری نعمت سے انکار کیا اور جس نے میری اس کتاب کی آیت کو بدلا۔ اس نے مجھ پر افترا کیا۔ ہلاک ہو افترا کرنے والوں اور انکار کرنے والوں کے لئے میرے حبیب، میرے نیک بندے موسیٰ کے مرنے پر ان کے فرزند علی کے بارے میں جو میرا ولی میرا ناصر اور یہ وہ ہے کہ جس پر باریت کی مثالی بار رکھوں گا اور اس کا امتحان لوں گا دل قوی ہونے میں اور اس کو قتل کرے گا ایک معنور و سہوت اور وہ دفن ہوگا۔ اس شہر میں جس کو بسا یا ہے عبد صالح زود القربی بنے اور اس کی قبر پہلو میں ہوگی۔ میری بدترین مخلوق (ہارون) کے میرا قول حق ہے میں اپنے بندہ علی (امام رضا علیہ السلام) کو خوش کروں گا۔ ان کے فرزند اور ان کے خلیفہ اور جانشین اور ان کے وارث محمد (امام محمد تقی علیہ السلام) ہے جو میرے علم کے معدن ہیں اور میرے اسرار کی جگہ ہیں اور میری حقیقت پر میری حجت ہیں جو ان پر ایمان لائے گا میں جنت

میں اس کو جگہ دے گا اور اس کو شفیع قرار دوں گا اس کے خاندان کے لیے ستر آدمیوں کے لئے جو مستحق جہنم ہوں گے اور میں نے اس امامت کو سعادت کو مخصوص کیا ان کے بعد علی دامام نقی علیہ السلام کے لئے جو میرے ولی و ناصر ہیں اور میری مخلوق پر گواہ ہیں میری وحی کے امین ہیں۔ میں ان میں سے پیدا کروں گا ایک داعی کو۔ (امام حسن عسکری)

وہ ہدایت کرنیوالا ہے میرا رستہ کی طرف اور خازن ہے میرے علم کا اور کامل کر دین گا میں اس دین کو اس کے فردنہم م دے جس کا وجود تمام عالموں کے لئے رحمت ہے اس میں موسیٰ کا کمال ہے عیسیٰ کی شان ہے ایوب کا صبر ہے میرے اولیاء اس کے زمانہ و نصیبت میں ذلیل ہوں گے اور ان کے سراسر طرح کچلے جائیں گے جیسے ترک و ولیم دالوں کے وہ تہلکے جائیں گے جلدے جائیں گے وہ خوف زدہ اور دہشت زدہ رہیں گے ان کے خون سے زمین رنگین ہو جائے گی اور رونے پینے کی آوازاں کی عورتوں سے بلند ہوگی یہ لوگ میرے پیچھے دوست ہوں گے ان کے ذریعے سے ہر تاریک سے تاریک فتنہ کو دفع کروں گا اور زلزلوں کو دور کروں گا اور ان کے ذریعے سے مشعلات کو آسان کروں گا ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوة و رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمن بن سالم سے مروی ہے کہ ابولہبیر نے کہا اگر تو نے اثبات امامت آئمہ اثنا عشر میں کوئی حدیث بھی نہ سنی ہو تو صرف یہی حدیث تیرے لئے کافی ہے پس اس کی حفاظت کر اور ناپاہلوں سے بیان نہ کر۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ؛ وَجَدُّ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ؛ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ عَنْ [أَبَانَ] ابْنِ أَبِي عِيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرِ الطَّيَّارِ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ: أَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَعُمَرُ بْنُ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَجَرَّأ بَيْنِي وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ كَلَامٌ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَإِذَا اسْتَشْهَدَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ ابْنِي الْحُسَيْنُ مِنْ بَعْدِهِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتَشْهَدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَابْنُهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَسُنْدَرُكُهُ يَا عَلِيُّ (۱)، ثُمَّ ابْنُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَسُنْدَرُكُهُ يَا حُسَيْنُ ثُمَّ يَكْمَلُهُ اثْنِي عَشَرَ إِمَامًا تِسْعَةً مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ: وَاسْتَشْهَدْتُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعُمَرَ بْنَ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَشَهِدُوا لِي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، قَالَ سُلَيْمٌ: وَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ

سَلْمَانَ وَأَبِي دَرٍّ وَالْمُقَدَّادَ وَذَكَرُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۴۔ سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے عبد اللہ بن جعفر طیار سے سنا کہ میں اور حسن و حسین اور عبد اللہ بن عباس اور عمر بن سلمہ اور اسلمہ بن زید معاویہ کے پاس تھے اور باتیں ہو رہی تھیں۔ میں نے معاویہ سے کہا۔ میں نے رسول اللہ سے سنت ہے کہ میں مومنین کے نفسوں سے اولی ہوں۔ میرے بعد میرے بھائی علی بن ابیطالب تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہیں اور جب علی شہید ہو جائیں تو حسن تمام مومنین کے نفسوں سے اولی ہوں گے پھر میرا بیٹا حسین اس کے بعد تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہوگا اس کی شہادت کے بعد علی بن حسین اولی ہیں مومنین کے نفسوں سے اور اے علی تم ان کو دیکھو گے۔ پھر ان کا بیٹا محمد تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہوگا اور اے حسین تم ان کو دیکھو گے۔ پھر اس امامت کی تکمیل ہوگی بارہ پر، عبد اللہ بن جعفر نے کہا۔ میں اپنے اس بیان پر گواہ کرتا ہوں حسن و حسین اور عبد اللہ بن عباس بن ام سلمہ و اسلمہ بن زید کو پس گواہی دی انھوں نے معاویہ کے سامنے۔ سلیم نے کہا۔ میں نے اس حدیث کو سنا ہے۔ سلمان والیورد و مقداد سے انھوں نے کہا ہم نے سنت ہے رسول اللہ سے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ حَنَانِ بْنِ الشَّرَاحِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكِسَائِيِّ ، عَنْ أَبِي الطَّفَيْلِ قَالَ : شَهِدْتُ جَنَازَةَ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ مَاتَ وَ شَهِدْتُ عُمَرَ حِينَ بُوِيعَ وَعَلِيٌّ جَالِسٌ نَاحِيَةً فَأَقْبَلَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ جَمْبِلٌ [الْوَجْهُ] بَيْتِي ، عَلَيْهِ ثِيَابٌ حَسَنَةٌ وَهُوَ مِنْ وُلْدِ هَارُونَ حَتَّى قَامَ عَلِيُّ رَأْسَ عُمَرَ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ أَعْلَمُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِكِتَابِهِمْ وَ أَمْرَ نَبِيِّهِمْ ؟ قَالَ : فَطَاطَا عُمَرَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : إِيَّاكَ أَعْنِي وَأَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : لِمَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : إِنِّي حِشْتُكَ مُرْتَادًا لِنَفْسِي ، شَاكًا فِي دِينِي ، فَقَالَ : دُونَكَ هَذَا الشَّابُّ ، قَالَ : وَمَنْ هَذَا الشَّابُّ ؟ قَالَ : هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ هَذَا أَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ هَذَا رُوْحُ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلَ الْيَهُودِيُّ عَلِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : أَكْذَابُ أَنْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ ، قَالَ : فَتَبَسَّمَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ مِنْ غَيْرِ تَبَسُّمٍ وَ قَالَ : يَا هَارُونِي ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ سُبْحًا ؟ قَالَ : أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ فَإِنْ أَحْبَبْتَنِي سَأَلْتُ عَمَّا بَعْدَهُنَّ وَ إِنْ لَمْ تَعْلَمْهُنَّ عَلِمْتُ أَنَّ لَيْسَ فِيكُمْ غَالِمٌ ، قَالَ عَلِيُّ ﷺ : فَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِاللَّهِ الَّذِي تَسْبُدُهُ لَكِنَّ أَنَا أَحْبَبْتُكَ فِي كُلِّ مَا تُرِيدُ لَتَدَعَنَّ دِينَكَ وَ لَتَدْخُلَنَّ فِي دِينِي ؟ قَالَ : مَا جِئْتُ إِلَّا لِذَلِكَ ، قَالَ : فَسَلْ ، قَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ قَطْرَةٍ دَمٍ قَطَرَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَيُّ قَطْرَةٍ هِيَ ؟ وَ أَوَّلِ عَيْنٍ فَاضَتْ عَلَى

وَجِهَ الْأَرْضِ، أَيُّ عَيْنٍ هِيَ؟ وَ أَوَّلِ شَيْءٍ اهْتَرَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَيُّ شَيْءٍ هُوَ؟ فَأَجَابَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الثَّلَاثِ الْأَخْرَى، أَخْبِرْنِي عَنِ نَجْمِ عليه السلام كَمْ لَهُ مِنْ إِمَامٍ عَدِلَ وَفِي أَيِّ جَنَّةٍ يَكُونُ وَمَنْ سَاكَنَهُ مَعَهُ فِي جَنَّتِهِ؟ فَقَالَ: يَا هَارُونَ! إِنَّ لِمُحَمَّدٍ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَامًا عَدِلًا، لَا يَصْرُفُهُمْ خِذْلَانٌ مِنْ خَذَلِهِمْ وَلَا يَسْتَوْحِشُونَ بِخِلَافٍ مَنْ خَالَفَهُمْ وَإِنَّهُمْ فِي الدِّينِ أَرْسَبُ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي فِي الْأَرْضِ، وَمَسَكَنُ نَجْمٍ فِي جَنَّتِهِ مَعَهُ أَوْلِيكَ الْإِثْنَا عَشَرَ الْإِمَامَ الْعَدِلَ، فَقَالَ: صَدَقْتَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنِّي لَا أُجِدُّهَا فِي كِتَابِ أَبِي هَارُونَ، كَتَبَهُ بِيَدِهِ وَأَمَلَهُ مُوسَى عَمِّي عليه السلام، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْوَاحِدَةِ، أَخْبِرْنِي عَنِ وَصِيِّ نَجْمٍ كَمْ يَعْيشُ مِنْ بَعْدِهِ؟ وَهَلْ يَمُوتُ أَوْ يُقْتَلُ؟ قَالَ: يَا هَارُونَ! يَعْيشُ بَعْدَهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً، لَا يَزِيدُ يَوْمًا وَلَا يَنْقُصُ يَوْمًا، ثُمَّ يَصْرُبُ صَرْبَةً هَهُنَا - يَعْنِي عَلِيٌّ قَرِينَهُ - فَتُخَضَّبُ هَذِهِ مِنْ هَذَا قَالَ: فَصَاحَ الْهَارُونِيُّ وَقَطَعَ كَسْتِنَجَهُ وَهُوَ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّكَ وَصِيُّهُ، يَنْبَغِي أَنْ تَعُوقَ وَلَا تَتَفَاقَ وَأَنْ تَعْتَظِمَ وَلَا تُسْتَضَعَفَ، قَالَ: ثُمَّ مَضَى بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام إِلَى مَنْزِلِهِ فَعَلِمَهُ مَعَالِمَ الدِّينِ

۵۔ ابو طفیل سے مروی ہے کہ میں دفات ابو بکر کے وقت موجود تھا اور اس وقت بھی جب عمر سے بیت کی گئی علی ایک طرف بیٹھے تھے ایک نہایت خوبصورت یہودی لڑکا عمدہ لباس پہنے ہوئے آیا جو اولاد ہارون علیہ السلام سے تھا اس نے عمر سے کہا۔ اے امیر المؤمنین اس امامت میں کیا آپ سب سے زیادہ جلتے والے کتابِ خدا اور امر نبی کے ہیں یہ سن کر عمر نے سر جھکا لیا۔ اس نے کہا میری مراد آپ ہی سے ہے اور اپنے قول کا پھر عادیہ کیا یہ سوال کس غرض سے ہے۔ اس نے کہا۔ میں اس لئے آپ کے پاس آیا ہوں کہ مجھے اپنے دین میں شک ہے انھوں نے کہا اس جوان کے پاس جاؤ۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا علی بن ابیطالب ابن عم رسول اور رسولِ خدا کے دونوں بیٹوں حسن و حسین کے باپ اور شوہر فاطمہ بنت رسول اللہ ہیں وہ حضرت علی کے پاس آیا اور کہا کیا آپ ایسے ہی فرمایا ہاں اس نے کہا میں آپ سے تین اور ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں حضرت غیر معمولی طور پر مسکرائے اور فرمایا۔ اے ہارونی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا۔ میں پہلے آپ سے تین سوال کروں گا اگر جواب دے دیا۔ تو بعد میں تین اور کروں گا ورنہ سمجھ لوں گا کہ تم میں کوئی عالم نہیں۔ فرمایا میں تجھ سے یہ پوچھنا کہ جس کی تو عبادت کرتا ہے وہ کون ہے۔

اگر میں نے ہر سوال کا جواب دے دیا تو تجھے اپنا دین چھوڑ کر میرے دین میں داخل ہونا پڑے گا اس نے کہا میں تو آیا ہی اس لئے ہوں۔ فرمایا۔ اب پوچھ کیا پوچھنا چاہتا ہے اس نے کہا سب سے پہلے روئے زمین پر جو قطرہ خون

ہسایا گیا وہ کون تھا اور سب سے پہلے کون سا چشمہ روئے زمین پر بہا اور سب سے پہلے کون سی شے روئے زمین پر حرکت میں آئی۔ حضرت نے ان سب کے جواب دیئے۔ اس نے کہا اب بقیہ میں بتائیے۔ محمد کے بعد کتنے امام عادل ہوں گے اور محمد کس جنت میں ہوں گے اور ان کے ساتھ اس جنت میں کون ہوگا۔

فرمایا اسے ہارونی محمد کے بارہ عادل خلیفہ ہوں گے۔ رسوا کرنے والوں کی رسوائیاں ان کو ضرر نہ پہنچائیں گی نہ وہ مخالفوں کی مخالفت سے متوحش ہوں گے وہ المور دین میں پہاڑوں سے زیادہ مستحکم ہوں گے بسکن محمد جنت ہے ان کے ساتھ بارہ عادل امام ہوں گے اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے ہی مفسوم اپنے باپ ہارون کی کتابوں میں دیکھ لیا ہے جس کو انھوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میرے چچا موسیٰ نے لکھوایا ہے اب مجھے بقیہ ایک کو بتائیے۔ محمد کے وہی کتنے دن زندہ رہیں گے فرمایا۔ اسے ہارونی وہ محمد کے بعد ۳۳ سال زندہ رہیں گے ایک دن کم نہ زیادہ ان کے سر پر تربت لگے جس سے ان کا سرخون سے بھر جائے گا پس سن کر وہ خوشی سے چیخ اٹھا اور اپنی لڑکی کا پٹکا کاٹ کر پھینک دیا اور کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور آپ ان کے وہی ہیں آپ کو سب پر نوبت ہے اور آپ پر کسی کو نہیں اور آپ صاحبِ عظمت ہیں اور ضعف کا اظہار کرنے والے نہیں۔ پھر حضرت اس کو اپنے گھر لے گئے اور احکام دین الہی کی اس کو تسلیم دی۔

۶- محمد بن یحییٰ، عن محمد بن أحمد، عن محمد بن الحسين، عن أبي سعيد العصفوري عن عمر [و] بن ثابت، عن أبي حمزة قال: سمعت علي بن الحسين عليه السلام يقول: إن الله خلق محمداً وعلياً واحداً عشر من وُلدِهِ من نورٍ عظمي، فأقامهم أشباحاً في ضياءٍ نورِهِ يعبدونه قبل خلق الخلق، يسبحون الله ويمدونه وهم الأئمة عليهم السلام من وُلدِ رسولِ الله صلى الله عليه وآله.

۶- (بوہمزہ سے مروی ہے کہ میں نے علی بن الحسین سے سنا ہے کہ خدا نے محمد و علی اور گیارہ اماموں کو ان کی اولاد سے اپنے نور و عظمت سے پیدا کیا۔ پھر ان کو اپنے نور کی روشنی میں روح بے بدن بنایا وہ تمام مخلوق سے پہلے اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کی تسبیح و تہلیل کرتے تھے وہ ائمہ میں اولاد رسول سے۔

۷- محمد بن یحییٰ، عن عبد الله بن محمد الخشاب، عن ابن سماعه، عن علي بن الحسن بن رباط، عن ابن اذينة، عن زبارة قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: الأئمة عشر الأئمة من آل محمد عليهم السلام كلهم محدث من وُلدِ رسولِ الله صلى الله عليه وآله ومن وُلدِ علي، ورسول الله وعلی هما الوالدان عليهما السلام، فقال علي بن راشد - وكان أخا علي بن الحسين لأمه - و أنكردك قصراً أبو جعفر عليه السلام قال: أمان ابن أمك كان أحدهم.

۷۔ زراره سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام آل محمد سے سب کے سب محدث تھے اولاد رسول اور اولاد علی سے رسول اور صل دونوں ان کے باپ ہیں علی بن راشد نے جو علی بن حسین کی ماں کی طرف سے بھائی تھا اس سے انکار کیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام کو۔ اس پر عقیدہ آیا اور فرمایا تیری ماں کا بیٹا بھی تو انہی میں سے ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَحْيَى الْمَدِينِيِّ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْمَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : كُنْتُ خَاضِعاً لِمَا هَلَكَ أَبُو بَكْرٍ وَ اسْتَخَلَفَ عُمَرُ أَقْبَلَ يَهُودِيٍّ مِنْ عِظَمَاءِ يَهُودٍ يَتْرَبُ وَ تَزَعُمُ يَهُودُ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ أَعْلَمُ أَهْلَ زَمَانِهِ حَتَّى رُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ : يَا عُمَرُ ! إِنِّي حِجَّتُكَ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ ، فَإِنْ أَخْبَرْتَنِي عَمَّا سَأَلْتُكَ عَنْهُ فَأَنْتَ أَعْلَمُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ جَمِيعَ مَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : إِنِّي لَسْتُ هُنَاكَ لِكِتَابِي أُرِيدُكَ إِلَى مَنْ هُوَ أَعْلَمُ أُمَّتِنَا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ جَمِيعَ مَا قَدْ سَأَلْتُ عَنْهُ وَ هُوَ ذَاكَ - فَأَوْمَأَ إِلَيَّ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ : يَا عُمَرُ ! إِنْ كَانَ هَذَا كَمَا تَقُولُ فَمَا لَكَ وَ لِيَبْعَةَ النَّاسِ ! وَإِنَّمَا ذَاكَ أَعْلَمُكُمْ ؟ فَرَبَّرَهُ عُمَرُ . ثُمَّ إِنَّ الْيَهُودِيَّ قَامَ إِلَى عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ كَمَا ذَكَرَ عُمَرُ ؟ فَقَالَ : وَمَا قَالَ عُمَرُ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، قَالَ : فَإِنْ كُنْتُ كَمَا قَالَ سَأَلْتُكَ عَنْ أَشْيَاءِ أُرِيدُ أَنْ أَعْلَمَ هَلْ يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ فَأَعْلَمُ أَنْتُمْ فِي دَعْوَاكُمْ خَيْرَ الْأُمَّةِ وَ أَعْلَمَهَا صَادِقِينَ وَ مَعَ ذَلِكَ أَدْخُلُ فِي دِينِكُمْ الْإِسْلَامَ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : نَعَمْ أَنَا كَمَا ذَكَرَ لَكَ عُمَرُ ، سَلْ عَمَّا بَدَأَكَ أَخْبِرَكَ بِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ ثَلَاثٍ وَ ثَلَاثٍ وَ وَاحِدَةٍ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا يَهُودِيُّ وَلِمَ لَمْ تَقُلْ : أَخْبِرْنِي عَنْ سَبْعٍ ؟ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ : إِنَّكَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي بِالثَّلَاثِ ، سَأَلْتُكَ عَنِ الْبَقِيَّةِ وَ إِلَّا كَفَفْتُ ، فَإِنْ أَنْتَ أَجَبْتَنِي فِي هَذِهِ السَّبْعِ فَأَنْتَ أَعْلَمُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَ أَفْضَلُهُمْ وَ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ لَهُ : سَلْ عَمَّا بَدَأَكَ يَا يَهُودِيُّ ! قَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ حَجَرٍ وُضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ؟ وَ أَوَّلِ شَجَرَةٍ عُرِسَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ؟ وَ أَوَّلِ عَيْنٍ نَبَعَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ؟ فَأَخْبَرَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ . ثُمَّ قَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ : أَخْبِرْنِي عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمْ لَهَا مِنْ إِمَامٍ هُدَى ؟ وَ أَخْبِرْنِي عَنْ نِسْبَتِكُمْ مُحَمَّدٍ أَيْنَ مَنْزِلُهُ فِي الْجَنَّةِ ؟ وَ أَخْبِرْنِي مَنْ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ لِيهِمْ الْأُمَّةُ اثْنِي عَشَرَ إِمَامًا هُدَى مِنْ دَرَجَاتِهِ نَبِيَّهَا وَ هُمْ مِنِّي وَ أَمَّا مَنْزِلُ نَبِيِّنَا فِي الْجَنَّةِ فَهِيَ أَفْضَلُهَا وَ أَشْرَفُهَا جَنَّةِ عَدْنٍ وَ أَمَّا مَنْ مَعَهُ فِي مَنْزِلِهِ فِيهَا فَهِيَ الْإِنَّمَا عَشْرَمِنْ دَرَجَاتِهِ وَ أَمَّهُمْ وَ جَدُّهُمْ

وَأَمَّا أَهْلِيهِمْ وَذُرَارِيهِمْ ، لَا يُشْرِكُهُمْ فِيهَا أَحَدٌ

۸۔ ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ابوبکر کی موت اور عمر کے خلیفہ ہونے کے وقت میں موجود تھا مدینہ کے معزز یہودیوں سے ایک یہودی جو اپنے زلمے کا سب سے بڑا عالم سمجھا جاتا تھا وہ عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ارادہ اسلام لانے کا ہے اگر آپ نے میرے سوالات کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا کہ آپ کتاب و سنت کے عالم ہیں اور میرے سوالات کے جواب دینے کے اہل ہیں انھوں نے کہا کہ میں اس وقت جوابات کے لئے تیار نہیں۔ لیکن میں ایک ایسے شخص کے پاس بھیجتا ہوں جو اس امت میں کتاب و سنت کا سب سے بڑا عالم ہے اور تیرے ہر سوال کا جواب دینے والا ہے اور وہ یہ ہے اشارہ کیا علی کی طرف یہودی نے کہا۔ اے عمر اگر ایسا ہی ہے تو اس عالم کے ہوتے ہوئے لوگوں کی بیعت کا تم سے کیا تعلق، یہ سن کر عمر نے اسے جھڑکا۔ یہودی حضرت علی کے پاس آیا اور کہا آپ ہی وہ ہیں جن کا پتہ عمر نے دیا ہے فرمایا۔ انھوں نے کیا کہا ہے۔ اس نے بتایا اور کہا۔ اگر آپ ایسے ہی ہیں جیسا بتایا ہے تو میں آپ سے چند سوالات کے جوابات چاہتا ہوں۔

اگر کوئی تم میں سے جانتا ہے تو میں سمجھوں گا کہ تم اپنے خیر الام ہونے میں سچے ہو اور تب میں تمہارے دین اسلام میں داخل ہوں گا حضرت نے فرمایا۔ جیسا عمر نے کہا ہے میں دیکھتا ہوں۔ اب جو چاہے پوچھ۔ اس نے کہا۔ مجھے بتائیے تین اور تین اور ایک۔ فرمایا۔ اے یہودی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا اگر آپ نے پہلی تین کا جواب دے دیا تو میں باقی کو دریافت کروں گا در نہ چپ رہوں گا اگر آپ نے ساتوں کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا۔ آپ روئے زمین پر سب سے بڑے عالم اور تمام لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہیں حضرت نے فرمایا پوچھ جو پوچھنا ہے اس نے کہا مجھے بتائیے۔ کون سا پتھر سب سے پہلے زمین پر رکھا گیا اور کون سا درخت سب سے پہلے زمین پر اگا اور کون سا چشمہ ہے جو سب سے پہلے زمین پر بہا۔ امیر المؤمنین نے اس کو بتایا۔

توضیح :- کلینی علیہ الرحمہ نے بغرض اختصار جواب چھوڑ دیئے ہیں علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں بحوالہ الاکمال حسب ذیل جواب لکھے ہیں۔ سب سے پہلا پتھر حجر اسود ہے سب سے پہلا درخت خرم ہے جسے حضرت آدم جنت سے لائے تھے یہودیوں کے نزدیک زیتون ہے سب سے پہلا چشمہ آب حیات ہے جس کا پانی حضرت خضرؑ نے پیا۔

یہودی نے کہا بتائیے اپنے نبی محمد کے متعلق جنت میں ان کا مقام کہاں ہوگا اور جنت میں ان کے ساتھ کون ہوگا حضرت نے فرمایا اس امت میں بارہ امام ہادی دینِ ذریت نبی سے ہوں گے اور وہ میری نسل سے ہوں گے اور جنت میں جو لوگ ان کے ساتھ ہوں گے وہ بارہ امام ہوں گے اور ان کی ذریت سے اور ان کی مائیں اور دادیاں اور پردادیاں ان کی۔ ان کے سوا اور کوئی شریک نہ ہوگا۔

۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَبَيْنَ يَدَيْهَا لَوْحٌ فِيهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وَلَدِهَا ، فَمَدَدْتُ اِثْنَيْ عَشَرَ آخِرَهُمُ الْفَائِمُ عليه السلام ، ثَلَاثَةَ مِائَةٍ وَتَمَّ وَ ثَلَاثَةَ مِائَةٍ مِنْهُمْ عَلِيٌّ (۱) .

۹- جابر بن عبد اللہ انصاری سے مروی ہے کہ میں جناب فاطمہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے سامنے ایک لوح تھی جس میں ان اوصیاء کے نام تھے جو ان کی اولاد سے ہیں میں نے شمار کئے ہیں تین علی ان میں تھے اور تین محمد۔

۱۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُصَيْبِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَ مُحَمَّدًا عليه السلام إِلَى الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَجَعَلَ مِنْ بَعْدِهِ اِثْنَيْ عَشَرَ وَصِيًّا ، مِنْهُمْ مَنْ سَبَقَ وَ مِنْهُمْ مَنْ بَقِيَ وَ كُلُّ وَصِيٍّ جَرَتْ بِهِ سُنَّةٌ وَالْأَوْصِيَاءُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ عليه السلام عَلَى سُنَّةِ أَوْصِيَاءِ عَيْسَى وَ كَانُوا اِثْنَيْ عَشَرَ وَ كَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَى سُنَّةِ الْمَسِيحِ .

۱۰- ابو حمزہ نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ خدا نے حضرت رسول خدا کو جن وانس کی طرف بھیجا اور ان کے بعد بارہ وصی ہیں جن میں کچھ مر گئے کچھ باقی ہیں اور ہر وصی کے لئے سنت الہیہ جاری ہوئی اور جو اوصیاء آں حضرت کے بعد ہوئے وہ اوصیائے عیسیٰ کی سنت پر بہرے اور وہ بارہ ہیں اور امیر المؤمنین علی سنت مسیح کے مطابق تھے۔

۱۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعًا ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْحَرِيشِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرِ النَّانِي عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ إِنَّهُ يُنَزَّلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَ لِذَلِكَ الْأَمْرُ وَ لَأَنَّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : أَنَا وَ أَحَدٌ عَشَرَ مِنْ صَلْبِي أئِمَّةٌ مُحَدَّثُونَ .

۱۱- امام محمد تقی سے مروی ہے کہ جناب امیر نے ابن عباس سے فرمایا کہ شب قدر ہر سال ہوتی ہے اور اس رات کو تمام سال کے احکام نازل ہوتے ہیں پس رسول کے بعد اولیائے امر ہونے چاہئیں۔ ابن عباس نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا میں اور گیارہ امام میرے صلب سے محدث ہوں گے۔

۱۲- وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: آمِنُوا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنَّهَا تَكُونُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَلِوَلَدِهِ الْأَحَدِ عَشَرَ مِنْ بَعْدِي.

۱۲- اسی سند سے فرمایا رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے۔ شب قدر پر ایمان لاؤ وہ مخصوص ہے علی ابن ابی طالب اور گیارہ اماموں سے جو اگے بعد ان کی اولاد سے ہوں گے۔

۱۳- وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمًا: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَاتَ شَهِيدًا، وَاللَّهُ لَيَأْتِيَنَّكَ، فَأَيُّقِنْ إِذَا جَاءَكَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ عَيْرٌ مُتَخِيلٌ بِهِ فَاخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَاهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا بَكْرٍ آمِنِ بِعَلِيِّ وَيَا أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ، إِنَّهُمْ مِنْ بَنِي آلِ النَّبِيِّ وَوُتِبَ إِلَى اللَّهِ مِمَّا فِي يَدِكَ، فَإِنَّهُ لَأَحَقُّ لَكَ فِيهِ، قَالَ لَمْ يَدَّبَّ فَلَمْ يُرَ.

۱۳ اور مذکورہ بالا اسناد سے یہ بھی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے سورہ آل عمران کی یہ آیت پڑھی جو لوگ راہ خدا میں قتل کئے گئے ہیں انھیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے رزق پاتے ہیں اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ شہید مرے (زن یہودی نے زہر دیا تھا اس کا ہی اثر باعث موت ہوا) واللہ وہ تمہارے پاس آئیں گے اور جب آئیں تو یقین رکھنا۔ کیونکہ شیطان صورت رسول میں نہیں آسکتا۔ پھر امیر المؤمنین نے حضرت ابوبکر کو حضرت رسول خدا صلعم کو دکھایا آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اے ابوبکر علی پر امدان کی اولاد سے گیارہ اماموں پر ایمان لاؤ۔ یہ لوگ نبوت کے علاوہ اور تمام باتوں میں میری مثل ہیں جو حکومت تم نے اپنے قبضہ میں کی ہے۔ اللہ سے توبہ کرو۔ کیونکہ وہ تمہارا حق نہیں، پھر آنحضرت صلعم تشریف لے گئے اور پھر کسی کو دکھائی نہ دیئے۔

۱۴- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ، عَنِ ابْنِ أَدِيْنَةَ، عَنِ زُرَّادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ: الْأَشْنَا عَشَرَ الْأِمَامَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ مُحَدَّثٌ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَوُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ فَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلِيٌّ ﷺ هُمَا الْوَالِدَانِ.

۱۴- زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس امت میں بارہ امام ہوں گے آل محمد سے جو سب محدث ہوں گے اولاد رسول اور اولاد علی سے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دونوں ان کے باپ ہیں۔

۱۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَكُونُ تِسْعَةُ أُمَمَةٍ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام ، تَأْسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ .

۱۵۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حسین بن علی کے بعد نو امام ہوں گے نواس ان کا قائم ہوگا۔

۱۶ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانَ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ إِمَامًا مِنْهُمْ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ ثُمَّ الْأُمَمَةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام .

۱۶۔ زرارة کہتے ہیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام ہیں ان میں حسن و حسین ہیں اور باقی اولاد حسین سے ہوں گے۔

۱۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعُمُورِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله إِنِّي وَآئِسِي عَهْرِي مِنْ وُلْدِي وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ زُرُّ الْأَرْضِ - يَعْنِي أَوْتَاذُهَا [وَأَجْنَالُهَا] - بِنَا أَوْتَدَّ اللَّهُ الْأَرْضَ أَنْ تَبْسِجَ بِأَهْلِهَا ، فَإِذَا كَهَبَ الْإِثْنَا عَشَرَ مِنْ وُلْدِي سَاخَتْ الْأَرْضُ بِأَهْلِهَا وَلَمْ يُنْظَرُوا .

۱۷۔ ابو جارد نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اور بارہ امام میری اولاد سے اور تم اسے علی یہ سب اس زمین کے لئے میں نہیں اور پہاڑ ہیں تاکہ زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ ہلے ڈلے نہیں۔ جب بارہوں میری اولاد سے ختم ہو جائے گا تو زمین میری ساکنوں کے ساتھ بیٹھ جائے گی اور پھر ان کو ہلنت نہ ملے گی۔

۱۸ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَنِوَالِدِي وَنِوَالِدِي اثْنَا عَشَرَ نَقِيبًا ، نُجَبَاءُ ، مُخَدَّوُونَ ، مُفَهَّمُونَ ، آخِرُهُمُ الْفَائِمُ بِالْحَقِّ يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ جَوْزًا .

۱۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ میری اولاد سے بارہ نقیب نجیب محدث اور منعم ہوں گے اور ان کا آخر حق قائم کرنے والا ہوگا جو زمین کو عدل سے اتنا ہی زیادہ بھر دے گا جتنی وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

۱۹ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَغَدَابُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ ، عَنْ

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ كُرْتَامٍ قَالَ : خَلَفْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُلَ طَعَامًا يَنْهَارُ
 أَبَدًا حَتَّى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : رَجُلٌ مِنْ شِبَعَتِكُمْ
 جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَأْكُلَ طَعَامًا يَنْهَارُ أَبَدًا حَتَّى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ : فَصُمُّ إِذَا يَا كُرْتَامُ ، وَلَا تَصُمْ
 الْعِيدَيْنِ وَلَا لِمَا لَمْ يَشْرَبْ وَلَا إِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا وَلَا مَرِيضًا فَإِنَّ الْحُسَيْنَ عليه السلام لَمَّا قُتِلَ عَجَّتِ السَّمَاوَاتُ
 وَالْأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهِمَا وَالْمَلَائِكَةُ ، فَقَالُوا : يَا رَبَّنَا ائْذَنْ لَنَا فِي هَلَاكِ الْخَلْقِ حَتَّى نَجِدَهُمْ عَنْ
 جَدِيدِ الْأَرْضِ يَمَا اسْتَحَلُّوا حُرْمَتَكَ ، وَقَتَلُوا صَفْوَتَكَ ، فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سَمَاوَاتِي
 وَيَا أَرْضِي اسْكُنُوا ، ثُمَّ كَشَفَ حِجَابًا مِنَ الْحُجُبِ فَإِذَا خَلَفَهُ مُحَمَّدٌ وَآئِنَا عَشْرٌ وَصِيًّا لَهُ عليه السلام وَأَخَذَ
 يَبِيضَ فُلَانٍ الْقَائِمِ مِنْ بَيْنِهِمْ ، فَقَالَ : يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سَمَاوَاتِي وَيَا أَرْضِي بِهَذَا أَنْتَصِرُ [هَذَا] قَالَهَا
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۱۹۔ گرام سے مروی ہے کہ میں نے قسم کھانی کہ دن میں کبھی کھانا نہ کھاؤں گا (روزہ رکھوں گا) جب تک ظہور قائم
 آل محمد ہو، پس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی قسم کا حال بیان کیا۔ فرمایا اے گرام روزہ
 رکھو مگر عیدیں اور ایام تشریق (۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ) کا نہیں اور جب تم مسافر یا مریض ہو روزہ رکھو تو بہتر ہے مگر
 تمہارے زمانے میں ظہور نہ ہوگا۔ جب امام حسین علیہ السلام شہید کئے گئے تو آسمان وزمین اور جو بھی ان کے درمیان ہے
 اور ملائکہ کانپ گئے انھوں نے کہا اے ہمارے رب اس قوم کے ہلاک کرنے کی ہمیں اجازت دے تاکہ نئے لوگ اس زمین
 پر آباد ہوں ان لوگوں نے تیری حرمت کو ضائع کیا۔ تیرے برگزیدہ بندوں کو قتل کیا۔ خدا نے ان کو وحی کی، اے میرے
 ملائکہ اور اے آسمانوں اور اے زمین ٹھہرو، پھر حجاب ہائے قدرت سے ایک پردہ اٹھا جس کے پیچھے محمد اور ان کے ہارے
 تھے اور ان کے درمیان قائم آل محمد کو ظاہر کر کے فرمایا۔ اے میرے ملائکہ اور میرے آسمانوں اور اے زمین یہ ہے وہ
 جس کے ذریعے خون حسین کا بدلہ لیا جائے گا۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ
 عَيْسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَ أَبُو بَصِيرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام
 فِي مَنْزِلِهِ بِمَكَّةَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ آئِنَا عَشْرٌ مُعَدَّنَا
 فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ : سَمِعْتُ مِنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ؛ فَحَلَفَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَهُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ :
 لِكِتَابِي سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام .

۲۰۔ سماعہ کہتا ہے کہ میں ابو بصیر اور محمد بن عمران غلام امام محمد باقر علیہ السلام مکہ میں تھے محمد بن عمران نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ ہم شام میں بارہ ہیں ابو بصیر نے کہا۔ میں نے بھی حضرت سے ایسا ہی سنا ہے ان سے بکلف ایک دو بار پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا۔ میں نے ایسا ہی امام محمد باقر علیہ السلام سے ایسا ہی سنا ہے۔

ایک سو چھپسواں باب

جب کوئی بات کسی کے بار میں کہی جائے اور اس میں نہ پانی جائے تو اس کی اولاد

یا اولاد کی اولاد میں پانی جلے گی

(باب) ۱۲۵

فِي أَنَّهُ إِذَا قَبِلَ فِي الرَّجُلِ شَيْءٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ وَكَانَ فِي وَكَلِدِهِ
أَوْ وَكَلِدِهِ فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي قَبِلَ فِيهِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمْعًا عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ
عَنِ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى عِمْرَانَ أَنِّي
وَإِهْبُ لَكَ ذَكَرًا ، سَوِيًّا ، مُبَادِرًا ، يُبْرِئُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ ، وَجَاعِلُهُ
رَسُولًا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَحَدَّثَتْ عِمْرَانُ امْرَأَتَهُ حَتَّى بَدَلَكَ وَهِيَ أُمُّ مَرْيَمَ ، فَلَمَّا حَمَلَتْ
كَانَ حَمْلُهَا بِهَا عِنْدَ نَفْسِهَا غَلَامًا ، فَلَمَّا وَصَعَتْهَا قَالَتْ : رَبِّ إِنِّي وَصَعْتُهَا أَنْثَى وَ لَيْسَ الذَّكَرُ
كَأَنَّثَى ، أَي لَا يَكُونُ الْبِنْتُ رَسُولًا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِمَا وَصَعْتَ ، فَلَمَّا وَهَبَ اللَّهُ
تَعَالَى لِمَرْيَمَ عِيسَى كَانَ هُوَ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِمْرَانَ وَوَعَدَهُ إِسَاءَهُ ، فَإِذَا قُلْنَا فِي الرَّجُلِ مِنْ شَيْئًا
وَكَانَ فِي وَكَلِدِهِ أَوْ وَكَلِدِهِ فَلَا تُنْكِرُوا ذَلِكَ .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی عمران کو۔ میں تمہیں ایک ایسا لڑکا دینے والا ہوں جو
کوڑھیوں اور مہربوں کو اچھا کرے گا اور برادری الہی مردوں کو زندہ کرے گا میں اس کو بنی اسرائیل کا رسول بناؤں
گا۔ عمران نے یہ بات اپنی بیوی حنا سے بیان کی۔ جب وہ حاملہ ہوئیں تو ان کا خیال تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔ لیکن جب

وصح حمل ہوا تو لڑکی تھی انھوں نے کہا یا اللہ میں تو لڑکی جنی ہوں اور لڑکی لڑکے جیسی تو نہیں ہوتی یعنی رسول تو نہ ہوگی خدانے کہا جو جی ہوا اللہ اسے جانتا ہے۔ جب اللہ نے مریم سے جیسی کو پیدا کیا تو یہ وہی تھے جن کی بشارت مریم کے باپ عمران کو دی گئی تھی پس جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ بات بجائے اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو۔

۲- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْبَيْهَقِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ إِذَا قُلْنَا فِي رَجُلٍ قَوْلًا فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ ، وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَلَا تَنْكَرُوا ذَلِكَ ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ .

۲- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ اس میں نہ پائی جائے اور اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو، بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۳- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَدْ يَتَقَوَّمُ الرَّجُلُ بِعَدْلِ أَوْ بِجَوْرِ وَ يُنْسَبُ إِلَيْهِ وَ لَمْ يَكُنْ قَامَ بِهِ ، فَيَكُونُ ذَلِكَ ابْنَهُ أَوْ ابْنَ ابْنِهِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَهُوَ هُوَ .

۳- ابوہریرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص عدل یا ظلم کرتا ہے تو وہ اس کی طرف منسوب ہوتا ہے اور کبھی خود نہیں کرتا اور اس کے بعد بیٹا یا پوتا کرتا ہے تو وہ اسی شخص کا عمل سمجھا جاتا ہے۔
مجانا نہ حقیقتاً۔

ایک سو چھبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام امر الہی قائم کرنے والے اور ہدایت کرنے والے ہیں

۱۲۶ (باب)

أَنَّ الْأئِمَّةَ كُلَّهُمْ فَائِمُونَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى ، هَادُونَ إِلَيْهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ زَيْدِ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ : عَلَيَّ

نَدُّ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ المَقَامِ اِنْ اَنَا لَقَيْتُكَ اَنْ لَا اُخْرَجَ مِنَ المَدِيْنَةِ حَتَّى اَعْلَمَ اَنَّكَ قَائِمٌ آلِ مُحَمَّدٍ
 اَمْ لَا ، فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ ، فَاقَمْتُ ثَلَاثِيْنَ يَوْماً ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَنِي فِي طَرِيقٍ فَقَالَ : يَا حَكَمُ ! وَاِنَّكَ
 لَهِيَئَا بَعْدُ ، فَقُلْتُ نَعَمْ : اِنِّي اَخْبَرْتُكَ بِمَا جَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ ، فَلَمْ تَأْمُرْنِي وَلَمْ تَنْهَيْ عَن شَيْءٍ وَلَمْ
 تُجِبْنِي بِشَيْءٍ ؛ فَقَالَ : بَكَرَ عَلَيَّ غُدُوَّةَ المَنْزِلِ ، فَغَدَوْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ﷺ : سَلْ عَن حَاجَتِكَ ،
 فَقُلْتُ : اِنِّي جَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرًا وَ صِيَامًا وَ صَدَقَةً بَيْنَ الرُّكْنِ وَ المَقَامِ اِنْ اَنَا لَقَيْتُكَ اَنْ لَا اُخْرَجَ
 مِنَ المَدِيْنَةِ حَتَّى اَعْلَمَ اَنَّكَ قَائِمٌ آلِ مُحَمَّدٍ اَمْ لَا ، فَاِنْ كُنْتُ اَنْتَ ذَابَطُنْكَ وَ اِنْ لَمْ تَكُنْ اَنْتَ سِرْتُ
 فِي الْاَرْضِ فَطَلَبْتُ المَعَاشَ ، فَقَالَ يَا حَكَمُ : كُنَّا قَائِمًا بِاَمْرِ اللّٰهِ ، قُلْتُ : فَاَنْتَ المَهْدِيُّ ؟ قَالَ كُنَّا نَهْدِي
 اِلَى اللّٰهِ ، قُلْتُ : فَاَنْتَ صَاحِبُ السَّيْفِ ؟ قَالَ : كُنَّا صَاحِبِ السَّيْفِ وَ وَاثِرُ السَّيْفِ ، قُلْتُ : فَاَنْتَ
 الَّذِي تَقْتُلُ اَعْدَاءَ اللّٰهِ وَيَعِزُّ بِكَ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَيُظْهِرُ بِكَ دِيْنَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ : يَا حَكَمُ : كَيْفَ اَكُوْنُ اَنَا وَ قَدْ
 بَلَغْتُ حَمْسًا وَ اَرْبَعِيْنَ [سَنَةً] ؛ وَ اِنْ صَاحِبُ هَذَا الْاَمْرِ اَقْرَبُ عَهْدًا بِالسَّلْبِ مِنِّي وَ اَخْفَى عَلَيَّ
 ظَهْرُ الدَّابَّةِ .

۱۔ حکم بن نسیم سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس مدینہ آیا اور کہا میں نے نذر کی ہے رکن و مقام میں
 کہ اگر آپ سے ملاقات ہوئی تو مدینہ سے اس وقت تک باہر نہ نکلوں گا جب تک یہ نہ معلوم کروں گا کہ آپ قائم آل محمد ہیں
 حضرت نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں تیس دن تک ٹھہرا رہا۔ ایک روز راستہ میں ملاقات ہو گئی۔ حضرت نے فرمایا اسے حکم! تم
 ابھی تک یہیں ہو۔ میں نے کہا جی ہاں۔ میں نے تو آپ کو بتا دیا تھا۔ جو میں نے نذر کی ہے پس آپ نے مجھے نہ تو ٹھہرنے کا حکم
 دیا اور نہ کسی امر سے روکا۔ فرمایا۔ کل صبح میرے گھر آؤ میں گیا تو حضرت نے فرمایا۔ بتاؤ تمہاری حاجت کیا ہے۔ میں نے کہہ میں
 نے خدا سے نذر کی ہے رکن و مقام میں روزہ و صدقہ کی۔

اور یہ کہ جب میں آپ سے طوں گا تو اس وقت تک مدینہ سے نہ نکلوں گا جب تک یہ معلوم نہ کروں گا کہ
 آپ قائم آل محمد ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو میں آپ کی خدمت میں رہوں گا ورنہ میں روئے زمین کی سیر کروں گا۔ فرمایا۔ اسے
 حکم ہم سب امر خدا کے قائم کرنے والے ہیں میں نے کہا تو کیا آپ جہدی ہیں۔ فرمایا ہم میں سے ہر ایک خدا کی طرف سے لوگوں
 کو ہدایت کرتا ہے۔ میں نے کہا کیا آپ صاحب سیف ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک صاحب سیف ہے۔ میں نے پوچھا کیا آپ
 عدل سے خدا کو قتل کریں گے اور اولیائے خدا کو عزت بخشیں گے اور دین خدا آپ کی وجہ سے توت حاصل کرے گا فرمایا وہ
 میں کیسے ہو سکتا ہوں میں ۴۵ سال کا ہو گیا ہوں اور اب تک غائب نہیں ہوا اور صاحب الامر تو یحییٰ ہی میں صاحب امت
 ہو کر غائب ہوں گے اور مذکورہ بالا امور ان کے لئے سواری پر بیٹھنے سے زیادہ آسان ہوں گے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَائِذٍ، عَنْ أَبِي خَدِجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ فَقَالَ: كُنَّا قَائِمِينَ بِأَمْرِ اللَّهِ، وَوَاحِدٌ بَعْدَ وَوَاحِدٍ حَتَّى يَجِيءَ صَاحِبُ السَّيْفِ، فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُ السَّيْفِ جَاءَ بِأَمْرٍ غَيْرِ الَّذِي كَانَ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب قائم کے متعلق ان سے سوال کیا گیا، ہم میں سے سب قائم ہمارا اللہ ہیں ایک کے بعد دوسرا، یہاں تک کہ صاحب سیف کا ظہور ہو، جب وہ صاحب سیف آئے گا تو اس سے ان باتوں کا ظہور ہوگا جو سابق میں نہیں ہوتیں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «يَوْمَ تَكَلَّمُوا كُلُّ أَنْاسٍ بِأَمَانِهِمْ»، قَالَ: «إِمَامِهِمُ الَّذِي بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ وَهُوَ قَائِمُ أَهْلِ زَمَانِهِ»^(۲)

۳۔ عبد اللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا: «يَوْمَ تَكَلَّمُوا كُلُّ أَنْاسٍ بِأَمَانِهِمْ» قیامت ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے، فرمایا۔ امام ان کا وہ ہوگا جو اپنے اہل زمانہ کے سامنے ہو خواہ ظاہر ہو کر یا غائب ہو کر۔

ایک سو ستائیسواں باب امام علیہ السلام تک مال پہنچانا

۱۲۷ (بَابُ)
(صَلَةِ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ غَايِمٍ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «مَنْ رَعَمَ أَنَّ الْإِمَامَ يَحْتَاجُ إِلَى مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ فَهُوَ كَأَقْرَبِ (۳) إِنَّمَا النَّاسُ يَحْتَاجُونَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمْ الْإِمَامُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «حُدِّثْنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا».

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے گمان کیا کہ امام لوگوں کے مال کا محتاج ہے تو وہ کافر ہے بلکہ لوگ

اس کے محتاج ہیں کہ امام ان کا مال قبول کرے خدا فرماتا ہے کہ ان کے اموال کو لوٹنا کہ وہ صدقہ وغیرہ دینے کی وجہ سے پاک صاف ہو جائیں۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَيْسَى بْنِ سُلَيْمَانَ النَّحَّاسِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْخَبِيرِيِّ وَيُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَا : سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِخْرَاجِ الدَّرَاهِمِ إِلَى الْأِمَامِ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَجْعَلُ أَرْزَقَهُمْ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَ جَبَلِ أُحُدٍ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : « مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْفًا كَثِيرَةً » قَالَ : هُوَ وَاللَّهِ فِي صَلَاةِ الْأِمَامِ خَاصَّةً .

۲- بخیری اور یونس بن ظبیان سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ درہموں کو امام کے لئے نکالا جائے۔ خدا اس کے بدلے میں اس کو جنت میں کوہ احد کے برابر دے گا خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے کون ہے جو اللہ کو قرض حسد دے۔ وہ اس کو بہت کچھ بڑھا کر دے گا۔ حضرت نے فرمایا اس سے مراد خاص طور سے صلہ رحم ہے امام کے ساتھ۔

۳ - وَبِهَذَا الْأَسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ مُعَاذِ صَاحِبِ الْأَكْبَسِيَّةِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَسْأَلْ خَلْقَهُ مَا فِي أَيْدِيهِمْ قَرْضًا مِنْ حَاجَةٍ بِهِ إِلَى ذَلِكَ ؛ وَمَا كَانَ لِلَّهِ مِنْ حَقٍّ فَإِنَّمَا هُوَ لَوْلِيهِ .

۳- حماد بن معاذ نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اللہ اپنی مخلوق سے ان کے مال کے لئے سوال نہیں کرتا کیوں کہ اسے قرض لینے کی ضرورت نہیں اور نہ یہ اس کے لئے سزا دار ہے وہ اپنے دل کے لئے چاہتا ہے۔

۴ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفُهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ » قَالَ : نَزَلَتْ فِي صَلَاةِ الْأِمَامِ .

۴- اسحاق بن عمار نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا، کون ہے جو اللہ کو قرض حسد دے وہ اس کو دو چند واپس دے گا اور اس کے لئے بہت بڑا اجر ہے، فرمایا اس سے مراد امام تک مال پہنچانا ہے

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مِيثَاقٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا مِيثَاقُ ! دَرَّهَمٌ يُوصَلُ بِهِ الْأِمَامُ أَكْبَرُ وَزَنَا مِنْ أُحُدٍ .

۵- راوی کہتا ہے۔ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میرا ایک درہم جو امام تک پہنچا یا جلے وہ از روئے وزن گراں تر ہے کہو احد سے۔

۶- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : دَرَاهِمُ يُوَصَّلُ بِهَا الْإِمَامُ أَفْضَلُ مِنَ الْفَتَى الْفَدِيمِ فِيمَا سِوَاهُ مِنْ وُجُوهِ الْبُرِّ

۷- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک درہم جو امام تک پہنچا یا جلے بہتر ہے ان لاکھوں درہم سے جو کسی امر خیر میں خرچ کیا جائے۔

۷- مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بَكْرِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنِّي لَا أَخْذُ مِنْ أَحَدٍ كَمِ الدِّرْهَمِ وَإِنِّي لَمِنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَا لَا مَا أَرِيدُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنْ تَطَهَّرُوا .

۸- ابن بکر سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا کہ میں تم سے جو مال لیتا ہوں یا اکثر اہل مدینہ سے لیتا ہوں تو اس سے میری غرض یہ ہے کہ تم پاک ہو جاؤ۔

ایک سو اٹھائیسواں باب

مال فتنے و انفال و تفسیر خمس اور اسکے حدود اور کس میں واجب ہے

(باب ۱۲۸)

الْفَيْءُ وَالْأَنْفَالُ وَ تَفْسِيرُ الْخُمْسِ وَ حُدُودِهِ وَ مَا يَجِبُ فِيهِ

إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَمَلَ الدُّنْيَا كُلَّهَا بِأَسْرِهَا لِخَلِيفَتِهِ حَيْثُ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ : «إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ، فَكَانَتِ الدُّنْيَا بِأَسْرِهَا لِآدَمَ وَصَارَتْ بَعْدَهُ لِأَبْرَارٍ وَكُلْفَانِهِ ، فَمَا غَلَبَ عَلَيْهِ أَعْدَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِمْ بِحَرْبٍ أَوْ غَلَبَهُ سَمِّيَ فَيْئًا وَهُوَ أَنْ يَفِيءَ إِلَيْهِمْ بَقْلَبَةٍ وَحَرْبٍ وَ كَانَ حُكْمُهُ فِيهِ مَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : «وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِلَّذِي الْقُرْبَى وَ الْيَتَامَى وَ الْمَسَاكِينَ وَ ابْنِ السَّبِيلِ ، فَهُوَ لِلَّهِ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِلْقُرَابَةِ الرَّسُولِ فَهَذَا هُوَ الْفَيْءُ الرَّاجِعُ وَ إِنَّمَا يَكُونُ الرَّاجِعُ مَا كَانَ فِي يَدِ غَيْرِهِمْ فَأَخِذْتُمْهُمُ بِالسَّيْفِ ، وَ أَمَا مَا رَجَعَ إِلَيْهِمْ مِنْ

غَيْرَ أَنْ يُوجَفَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَهُوَ الْأَنْفَالُ، هُوَ فِئَةٌ مِنَ الْفِئَاتِ، كَيْسٌ لِأَحَدٍ فِيهِ الشَّرَكَةُ وَإِنَّمَا جَعَلَ الشَّرَكَةَ فِي شَيْءٍ قَوْلًا عَلَيْهِ، فَجَعَلَ لِمَنْ قَاتَلَ مِنَ الْفِئَاتِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ وَ لِلرَّسُولِ سِتْمَةٌ وَالَّذِي لِلرَّسُولِ وَاللَّذِي لِلرَّسُولِ يَفْسُمُهُ عَلَى سِتْمَةِ أَسْهُمٍ ثَلَاثَةٌ لَهُ وَثَلَاثَةٌ لِلْبَيْتَامِيِّ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَأَمَّا الْأَنْفَالُ فَلَيْسَ هَذِهِ سَبِيلُهَا كَانَتْ لِلرَّسُولِ ١٠٠٪ خَاصَّةً وَكَانَ فَدَكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةً، لِأَنَّهُ فَتَحَهَا وَآمَرَ الْمُؤْمِنِينَ ١٠٠٪، لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا أَحَدٌ قَرَالَ عَنْهَا اسْمُ الْغَنِيِّ وَ لَزِمَهَا اسْمُ الْأَنْفَالِ وَكَذَلِكَ الْأَخَامُ وَالْمَعَادِنُ وَالنَّجَارُ وَالْمَعَاوِزُ هِيَ لِلْإِمَامِ خَاصَّةً، فَإِنِ عَمِلَ فِيهَا قَوْمٌ بِإِذْنِ الْإِمَامِ فَلَهُمْ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ وَ لِلْإِمَامِ خُمْسٌ وَالَّذِي لِلْإِمَامِ يَجْرِي مَجْرَى الْخُمْسِ وَ مَنْ عَمِلَ فِيهَا بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ فَالْإِمَامُ يَأْخُذُهُ كُلُّهُ، كَيْسٌ لِأَحَدٍ فِيهِ شَيْءٌ وَكَذَلِكَ مَنْ عَمَرَ شَيْئًا أَوْ أَجْرَى قَنَاةً أَوْ عَمِلَ فِي أَرْضٍ خَرَابٍ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِ الْأَرْضِ فَلَيْسَ لَهُ ذَلِكَ فَإِنِ شَاءَ أَخَذَهَا مِنْهُ كُلَّهَا وَ إِنِ شَاءَ تَرَكَهَا فِي يَدِهِ.

اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو اپنے خلیفہ کے لئے بنایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اپنے ملائکہ سے میں زمین پر اپنا خلیفہ بنا نے والا ہوں لہذا یہ تمام دنیا آدم کی ملکیت ہوئی اور ان کی نیک اولاد اور ان کے جانشینوں کو ملی، پس ان کے دشمنوں نے ان کو اور وہ خلیفہ جس حصہ زمین کو لے لیا ہے پھر وہ جنگ یا قلعہ سے ان کے پاس واپس آئی۔ اس کا نام فیس ہے کیوں کہ وہ لوٹی ہے ان کی طرف جنگ میں غالب آنے سے اور اس کا حکم بہ فرمودہ الہی ہوگا۔ جان لو کہ جو چیز تم کو قیمت میں ملی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول اور زوی القربی، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ پس وہ اللہ و رسول اور قرابتداران رسول کے لئے ہے اور وہ فیس المراجع کہلاتی ہے راجع کے معنی یہی ہیں کہ جو غیروں کے پاس تھی وہ بزرگ شمشیر لے لی گئی۔

اور جو چیز بغیر جنگ و پیکار کے حاصل ہو جائے وہ انفال ہے وہ مخصوص ہے اللہ اور اس کے رسول سے دوسرے کی اس میں شرکت نہیں۔ شرکت تو اس میں ہے جس پر جنگ ہو۔ جو لوگ رسول کے ساتھ شریک جنگ ہوں ان کے لئے چار حصے ہوں گے اور رسول کے لئے ایک جس کی تقسیم چھ حصوں میں ہوگی تین رسول کے اور تین یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیکن انفال میں یہ طریقہ نہ ہوگا۔ وہ سب رسول کا ہوگا اور امیر المؤمنین کا اور کسی کا اس میں حصہ نہیں۔ اس پر لفظ فیس کا اطلاق نہ ہوگا بلکہ اس کو انفال کہیں گے یہی حکم ہے نیتانوں، کانوں دریاؤں اور جنگلوں کا یہ سب امام سے مخصوص ہوں گے اگر لوگ ان میں بہ اذن امام کام کریں گے تو ان کے چار حصے ہوں گے اور پانچواں امام کا اور جو حصہ امام کا ہے اس کی تقسیم خمس کی طرح ہوگی اور بغیر اذن امام کام کریں گے تو

وہ سب امام کا حق ہو گا۔ ایسے ہی حکم ہے اس کا جو کسی جگہ کو آباد کرے یا اس کی اصلاح کرے یا پڑنی کو قابل کاشت بنائے بغیر اذن صاحب زمین، اس سے چاہے توکل لے لے اور چاہے اس کے پاس باقی رکھے۔

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا يَقُولُ : نَحْنُ وَاللَّهِ الَّذِينَ عَنِ اللَّهِ بِنَدِي الْقُرْبَى ، الَّذِينَ قَرَّبَهُمُ اللَّهُ بِنَفْسِهِ وَنَبِيَّتِهِ وَاللَّهِ ، فَقَالَ : هَذَا أَفَاءُ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرْبَى فَلِللَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكِينِ ، مِنْهَا خَاصَّةٌ وَلَمْ يَجْعَلْ لَنَا سَهْمًا فِي الصَّدَقَةِ ، أَكْرَمَ اللَّهُ نَبِيَّتَهُ وَأَكْرَمَنَا أَنْ يُطْعِمَنَا أَوْ سَاخَ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ .

اسلم بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے امیر المؤمنین کو فرماتے سنا۔ واللہ ہم ہی وہ ہیں جن کو اللہ نے ذوی القربیٰ شریک اپنی ذات اور نبی کے ساتھ ذکر فرمایا ہے پھر مال فتنے میں اللہ نے جو اہل قریب سے حاصل ہو جن قرار دیا ہے اپنا اور رسول کا اور ذوی القربیٰ اور یتیموں اور ہمارے مسکینوں کا اور ہمارے لئے صدقہ میں کوئی حصہ نہیں رکھا۔ خدانے اپنے نبی کو مکرم اور ہم کو مکرم سمجھ کر بچایا ہے۔ جو لوگوں کے ہاتھوں میں میل کچیل ہے۔

۲ - الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّبٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي بَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلِيًّا فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى» قَالَ : هُمْ قَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ وَاللَّهِ وَالْخُمْسُ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلَنَا .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت واعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ خمس اللہ کا ہے اور رسول کا اور ذوی القربیٰ کا۔ فرمایا اس سے مراد قرابت رسول اللہ ہے اور خمس اللہ کا اور رسول کا اور ہمارا۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَحْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلِيًّا قَالَ : الْأَنْفَالُ مَا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ بِحَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ ، أَوْ قَوْمٌ صَالِحُونَ ، أَوْ قَوْمٌ أَعْطَوْا بِأَيْدِيهِمْ ، وَكُلُّ أَرْضٍ حَرَبِيَّةٍ وَبَطُونٍ الْأَوْدِيَّةِ فَهِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ وَاللَّهِ وَهُوَ لِلْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انفال وہ ہے جو بغیر جنگ حاصل ہو یا کسی قوم نے صلح کرنے پر دیا ہو یا عطا کیا ہو اس میں تمام شجر زمین اور دریاں شامل ہیں یہ سب رسول کا حق ہے اور ان کے بعد امام کا وہ جیسے چاہے اسے صرف کرے۔

٤ - علي بن إبراهيم بن هاشم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن بعض أصحابنا ، عن
العبد الصالح ^{عليه السلام} قال : الخمس من خمسة أشياء من الغنائم و الغوص و من الكنوز و من
المرادين و الملاحة يؤخذ من كل هذه الصنوف الخمس ، فيجعل لمن جعله الله تعالى له و
يقسم الأربعة الأقسام بين من قاتل عليه و ولي ذلك و يقسم بينهم الخمس على ستة أسهم :
سهم لله و سهم لرسول الله و سهم لذي القربى و سهم لليتامى و سهم للمساكين و سهم لبناء السبيل ،
فسهم الله و سهم رسول الله لأولي الأمر من بعد رسول الله ^{عليه السلام} و رائة فله ثلاثة أسهم : سهمان
ورائة و سهم مقسوم له من الله و له نصف الخمس كمالاً و نصف الخمس الباقي بين أهل بيته ،
فسهم ليتاماهم و سهم للمساكين و سهم لبناء سبيلهم يقسم بينهم على الكتاب و التسقيما يستغنون
به في سنتهم ، فإن فصل عنهم شئ فهو للوالي و إن عجز أو نقص عن استغنائهم كان على الوالي
أن يتفق من عنده بقدر ما يستغنون به و إنما صار عليه أن يموتهم لأن له ما فصل عنهم و إنما
جعل الله هذا الخمس خاصة لهم دون مساكين الناس و أبناء سبيلهم ، عوضاً لهم من صدقات الناس تنزيهاً
من الله لهم لقرابتهم برسول الله ^{عليه السلام} و كرامة من الله لهم عن أوساخ الناس ، فجعل لهم خاصة
من عنده ما يغنيهم به عن أن يصيرهم في موضع الذل و المسكنة و لأبأس صدقات بعضهم على بعض ،
وهؤلاء الذين جعل الله لهم الخمس هم قرابة النبي ^{عليه السلام} الذين ذكرهم الله فقال : « و أنذ
شعيرتك الأقرين ، و هم بنو عبد المطلب أنفسهم ، الذ كرمهم و الأئني ، ليس فيهم من أهل
بيوتات قريش و لا من العرب أحد و لا فيهم و لا منهم في هذا الخمس من موالبيهم و قد تحل
صدقات الناس لموالبيهم و هم و الناس سواء و من كانت أمه من بني هاشم و أبوه من سائر قريش
فإن الصدقات تحل له و ليس له من الخمس شئ ، لأن الله تعالى يقول : « ادعوهم لأبائهم ، و
للأمام صفو المال أن يأخذ من هذه الأموال صفوها : الجارية الفارعة و الذابة الفارعة و الثوب
و المناع بما يحب أو يشتهي فذلك له قبل القسمة و قبل إخراج الخمس و له أن يسد بذلك
المال جميع ما يتوبه من مثل إعطاء المولفة قلوبهم و غير ذلك مما يتوبه ، فإن بقي بعد ذلك
شئ أخرج الخمس منه فقسمة في أهله و قسم الباقي على من ولي ذلك و إن لم يتبق بعد
سد الثواب شئ ، فلا شئ لهم ، و ليس لمن قاتل شئ من الأرضين و لا ما غلبوا عليه إلا ما
احتوى عليه العسكر و ليس للأعراب من القسمة شئ ، و إن قاتلوا مع الوالي لأن

٢٤/٢١٣
شعير

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَالِحِ الْأَعْرَابِ أَنْ يَدْعَهُمْ فِي دِيَارِهِمْ وَلَا يَهَاجِرُوا ، عَلَى أَنَّهُ إِنْ دَعَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَدُوِّهِمْ أَن يَسْتَنْفِرَهُمْ فَيُقَاتِلَ بِهِمْ وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ ، وَسُنَّتُهُ جَارِيَةٌ فِيهِمْ وَفِي غَيْرِهِمْ وَ الْأَرْضُونَ النَّبِيَّ أَخَذَتْ عُنُقَهُ بِخَيْلٍ وَرِجَالٍ فِيهِ مَوْفُوقَةٌ مَتْرُوكَةٌ فِي يَدِ مَنْ يَعْمُرُهَا وَيُحْيِيهَا وَيَقُومُ عَلَيْهَا عَلَى مَا يُصَالِحُهُمُ الْوَالِي عَلَى قَدْرِ طَائِفِهِمْ مِنَ الْحَقِّ : النَّصْفِ [أ] وَ الثَّلَاثِ [ب] وَالثَّلَاثِينَ وَعَلَى قَدْرِ مَا يَكُونُ لَهُمْ صِلَاحًا وَلَا يَضُرُّهُمْ ، فَإِذَا أُخْرِجَ مِنْهَا مَا أُخْرِجَ ، بَدَأَ فَأَخْرَجَ مِنْهُ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الْجَمِيعِ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ سَقِيَ سِنْعًا وَنَصَفَ الْعُشْرَ مِمَّا سَقِيَ بِالْوَائِي وَالتَّوَاضِعِ فَأَخَذَهُ الْوَالِي ، فَوَجَّهَهُ فِي الْجَهَةِ الَّتِي وَجَّهَهَا اللَّهُ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَصْحَابِهِمُ لِلْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِينِ وَ الْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبِهِمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْفَارِسِينَ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ، ثَمَانِيَةَ أَصْحَابِهِمْ ، يَنْقَسِمُ بَيْنَهُمْ فِي مَوَاضِعِهِمْ بِقَدْرِ مَا يَسْتَعْنُونَ بِهِ فِي سَنَتِهِمْ بِالْأَضْحَى وَ لَا تَقْتَبِرُ ، فَإِنْ فَصَلَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ رُدَّ إِلَى الْوَالِي وَ إِنْ تَقَصَّ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ وَلَمْ يَكْتَفُوا بِهِ كَانَ عَلَى الْوَالِي أَنْ يَمُوتَهُمْ مِنْ عِنْدِهِ بِقَدْرِ سَعَتِهِمْ حَتَّى يَسْتَعْنُوا ، وَيُؤْخَذَ بَعْدُ مَا بَقِيَ مِنَ الْعُشْرِ ، فَيَنْقَسِمُ بَيْنَ الْوَالِي وَبَيْنَ شُرَكَائِهِ الَّذِينَ هُمْ عُمَّالُ الْأَرْضِ وَ أَكْرَبُهَا ، فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمْ أَنْصَابُهُمْ عَلَى مَا صَالَحَهُمْ عَلَيْهِ وَ يُؤْخَذُ الْبَاقِي فَيَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ أَعْوَانِهِ عَلَى دِينِ اللَّهِ وَ فِي مَصْلَحَةِ مَا يُنُوبُهُ مِنَ تَقْوِيَةِ الْإِسْلَامِ وَ تَقْوِيَةِ الدِّينِ فِي وَجْهِ الْجِهَادِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا فِيهِ مَصْلَحَةُ الْعَامَّةِ ، لَيْسَ لِنَفْسِهِ مِنْ ذَلِكَ قَلِيلٌ وَ لَا كَثِيرٌ وَ لَهُ بَعْدَ الْخُمْسِ الْأَنْقَالُ وَ الْأَنْقَالُ كُلُّ أَرْضٍ خَرِبَةٍ قَدْ بَادَ أَهْلُهَا وَ كُلُّ أَرْضٍ لَمْ يُوَجَّفَ عَلَيْهَا بِخَيْلٍ وَ لَا رِكَابٍ وَ لَكِنْ صَالِحُوا صُلْحًا وَ أَعْطُوا بِأَيْدِيهِمْ عَلَى غَيْرِ قِتَالٍ وَ لَهُ رُؤُوسُ الْجِبَالِ وَ بَطُونُ الْأَوْدِيَةِ وَ الْأَجَامُ وَ كُلُّ أَرْضٍ مَبْنِيَّةٍ لِارْتِبَاقِهَا ، وَ لَهُ صَوَافِي الْمُلُوكِ مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ الْقَضْبِ ، لِأَنَّ الْقَضْبَ كُلَّهُ مَرْدُودٌ وَ هُوَ وَارِثٌ مِنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعُولُ مِنْ لَاحِظَةٍ لَهُ ، وَقَالَ : إِنْ اللَّهُ لَمْ يَتْرِكْ شَيْئًا مِنْ صُوفِ الْأَمْوَالِ إِلَّا وَقَدْ قَسَمَهُ وَ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ الْخَاصَّةَ وَ الْعَامَّةَ وَ الْفُقَرَاءَ وَ الْمَسَاكِينَ وَ كُلَّ صَنْفٍ مِنَ صُوفِ النَّاسِ ، فَقَالَ : لَوْ عَدِلَ فِي النَّاسِ لَأَسْتَعْنُوا ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الْعَدْلَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ لَا يَعْدِلُ إِلَّا مَنْ يُحْسِنُ الْعَدْلَ ، قَالَ : وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْقَسِمُ صَدَقَاتِ الْبُؤَادِي فِي الْبُؤَادِي وَ صَدَقَاتِ أَهْلِ الْحَضَرِ فِي أَهْلِ الْحَضَرِ وَ لَا يَنْقَسِمُ بَيْنَهُمْ بِالسُّوِيَةِ عَلَى ثَمَانِيَةِ حَتَّى يُعْطِيَ أَهْلَ كُلِّ سَهْمٍ ثَمْنًا وَ لَكِنْ يَنْقَسِمُهَا عَلَى قَدْرِ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنْ أَصْنَافِ الثَّمَانِيَةِ عَلَى قَدْرِ مَا يَقِيمُ كُلَّ صَنْفٍ مِنْهُمْ بِقَدْرِ لِسَنَتِهِ ، لَيْسَ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ مَوْفُوتٌ وَ لَا مُسْمَى وَ لَا مَوْلُوفٌ ،

إِنَّمَا يَصْعُ ذَلِكَ عَلَى قَدَرٍ مَا يَزِي وَمَا يَحْضُرُهُ حَتَّى يَسُدَّ فَاقَةَ كُلِّ قَوْمٍ مِنْهُمْ وَ إِنْ فَصَلَ مِنْ ذَلِكَ فَصْلٌ عَرَّضُوا الْمَالَ جُمْلَةً إِلَى غَيْرِهِمْ وَ الْأَتْفَالُ إِلَى الْوَالِي وَ كُلُّ أَرْضٍ فُتِحَتْ فِي أَيَّامِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى آخِرِ الْأَبَدِ وَمَا كَانَ أَفْتِنَا حَا بِدَعْوَةِ أَهْلِ الْجَوْرِ وَ أَهْلِ الْمَدْلِ لِأَنَّ ذِمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ذِمَّةٌ وَاحِدَةٌ ، لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ تَكَافَى دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِدِمَتِهِمْ أَذْنَاهُمْ . وَلَيْسَ فِي مَالِ الْخُمْسِ زَكَاةٌ ، لِأَنَّ فَقْرَاءَ النَّاسِ جُعِلَ أَرْبَاعُهُمْ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَسْهُمٍ ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ، وَجُعِلَ لِلْفُقَرَاءِ قِرَابَةُ الرَّسُولِ ﷺ نِصْفَ الْخُمْسِ فَأَغْنَاهُمْ بِدَعْوَةِ صَدَقَاتِ النَّاسِ وَصَدَقَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَوَلِي الْأَمْرِ ، فَلَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مِنْ فَقَرَاءِ النَّاسِ وَكَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مِنْ فَقَرَاءِ قِرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَقَدْ اسْتَعْنَى فَلَا فَقِيرَ . وَلِذَلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى مَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْوَالِي زَكَاةً لِأَنَّهُ لَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مُخْتِاجٌ وَلَكِنْ عَلَيْهِمْ أَشْيَاءٌ تَتَوَبَّعُونَ مِنْ وَجُوهٍ ، وَلَهُمْ مِنْ تِلْكَ الْوُجُوهِ كَمَا عَلَيْهِمْ .

۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے خمس پانچ چیزوں سے نکالا جاتا ہے۔ مال غنیمت اور غوطہ لگانے سے جو از قسم ڈرو گوہر وغیرہ دریاؤں نکلے، اور خزانے اور کانیں اور تمک زار سے ان تمام چیزوں سے خمس نکالا جائے گا اور اس کی تقسیم بہ حکم خدا یوں ہوگی۔ خمس کے چار حصے جنگ کرنے والوں کو ملیں گے اور ایک حصہ امام اور ولی کا ہوگا اور یہ حصہ پھر چھ حصوں میں تقسیم ہوگا۔ ایک سہم اللہ کا ایک سہم رسول کا اور ایک سہم ذوالقربیٰ کا اور ایک سہم یتیموں کا ایک مسکینوں کا ایک مسافروں کا اللہ کا اور رسول کا حصہ رسول کے بعد اولی الامر کو ملے گا ورنہ پین امام کے تین حصے ہوں گے۔ دو ورنہ اور ایک اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا حق یعنی خمس کا نصف حق امام ہے اور باقی ان کے اہل بیت کا حق ہوگا یعنی ایک حصہ ان کے یتیموں کا اور ایک حصہ ان کے مسکینوں کا اور ایک حصہ ان کے مسافروں کا اور یہ تقسیم ہوگی کتاب و سنت کے مطابق ان کو اتنا دیا جائیگا کہ ان کے ایک سال کے نفقے کے لئے کافی ہو اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ امام کا حق ہے اور اگر اتنا نہ ہو کہ ان کو ایک سال کے خرچ سے بے نیاز کر سکے تو امام پر لازم ہوگا کہ اپنے پاس سے اتنا دے دے کہ وہ بے نیاز ہو جائیں اور یہ صورت رہے گی ان کے مرتے دم تک اور یہ اس لئے ہے کہ جو باقی بچتا ہے وہ امام کو ملتا ہے خاص طور سے آل رسول کا حق ہے کیوں کہ عام لوگوں کے لئے جو صدقہ ہے اس میں ان لوگوں کا حق نہیں رکھا گیا یہ قرابت رسول کی وجہ سے خدا نے ان کو میل کچیل سے بچایا ہے اور اس لئے کہ وہ خدا کے نزدیک مکرم ہیں پس ان کو خدا نے مخصوص کیا اپنے حصہ سے تاکہ بے پروا کر دے ان کو اس چیز سے جو ان کے لئے باعث ذلت و توہین و کد آگری ہے ہاں جو صدقات ان کے ہوں گے تو وہ ایک دوسرے سے لے سکتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے خدا نے خمس قرار دیا ہے اور یہ وہ قرابت داران رسول ہیں جن کا ذکر خدا نے یوں کیا ہے۔ لے

رسول اپنے قبیلہ کے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ اور وہ اولاد و عہدہ طلب ہے عورت ہو یا مرد، ان میں قریش کے اور گھرانے شامل نہیں اور نہ عربوں میں سے کوئی اس شخص کا حق دار ہے ان کے لئے لوگوں کے صدقات ہیں جن میں وہ دیگر امتزاج امت کے برابر ہیں جن کی ماں ہاشمی ہو اور باپ قریش کے عوام سے ہو تو ان کا خمس میں حصہ نہیں ہے کیونکہ خدا نے فرمایا ہے "ان کو ان کے باپوں کے نام سے بلاؤ اور اموال سے امام خالص اور پاک مال لے گا جیسے خوب روکیز اچھا گھوڑا، کپڑے اور دوسری قسم کا سامان جس کو وہ لینا چاہے گا اور اس کا وہ حق تقسیم مال سے پہلے نکالا جائیگا اور اس کے لئے جائز ہوگا کہ وہ اس مال سے دوسروں کی ضرورتیں پوری کرے مثلاً موٹھا قلب کو دے یا اور جس کو چاہے اگر اس سے کچھ بچ رہے تو اس میں سے خمس نکالے اور اس کے مستحقوں کو دے اور جو باقی بچے وہ ان کو دے جنہوں نے شکر لیں میں سے اس مال کو جمع کیا ہے اور اگر کچھ نہ بچے تو ان شکر لیں کے لئے جنہوں نے جنگ کی ہے شکر کین کی چھوڑی ہوئی چیزوں سے کچھ نہ ملے گا اور نہ اس چیز سے جس پر غلبہ حاصل کیا ہے البتہ جو انہوں نے جمع کیا ہے اس میں سے ملے گا۔

اور بادیہ نشینوں کے لئے تقسیم میں کوئی حصہ نہیں اگرچہ وہ امام کے ساتھ لڑیں۔ کیونکہ رسول اللہ نے ان بادیہ نشینوں سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ وہ اپنے مقامات پر رہیں گے اور ہجرت نہ کریں گے اور اگر دشمن حملہ کرے گا رسول اللہ پر تو وہ مدد کریں گے اور ان کے ساتھ جنگ کریں گے اور مال غنیمت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور یہ طریق کار ان میں اور ان کے غیر میں جاری رہے گا اور جو زمینیں جنگ سے لی جائیں گی وہ موقوفہ اور متروک ہوگا ان لوگوں کے ہاتھوں میں جو اسے آباد کریں اور زمینیں اور ان کا معاملہ امام کی مرضی سے طے ہوگا بے قدر ان کی محنت کے نصف دیا جائے گا یا ثلث یا دوثلث جیسا مناسب ہو تاکہ ان کو نقصان نہ پہنچے۔

ضروری اخراجات وضع کرنے کے بعد امام سب پیداوار میں سے دسواں حصہ لے گا اگر وہ زراعت یا ریش یا زمین جاری ہونے والے پانی سے ہوئی ہو اور دسواں حصہ لے گا اگر آبپاشی رہٹ یا اونٹوں کے ذریعہ ہوئی ہو اور اس کو امام موافق یہ حکم الہی آٹھ حصوں میں تقسیم کرے گا اور دیا جائے گا فقراء اور مساکین، کام کرنے والوں اور موٹھ قلب لوگوں، غلاموں کو آزاد کرنے اور قرضوں کا قرض ادا کرنے اور راہ خدا میں اور مسافروں کی مدد میں یہ آٹھوں حصے ان میں تقسیم ہوں گے اور ہر ایک طبقہ کو اتنا دیا جائے گا کہ وہ بے تنگی اور کسی سال بھر کے حشر سے بے نیاز ہو جائیں۔ اور جو ان سب کو دینے کے بعد بچے گا وہ امام کی طرف رد ہوگا اور ان شکر کار کار کی طرف جو اس زمین میں کام کرنے والے اور گڑھے کھودنے والے ہوں گے پانی جمع ہونے کے لئے پس حسب مصلحت امام ان کو حصہ دیا جائے گا اور باقی سے ان لوگوں کو دیا جائے گا جو دین خدا کے مددگار ہوں اور جن سے اسلام کو توت پہنچے۔

جہاد وغیرہ کے معاملات میں برائے مصلحت امام، امام کے لئے اس میں سے کچھ نہیں، کم ہو یا زیادہ اس کے لئے مال ہے جس کے بعد انفال ہے۔ انفال ہر وہ تباہ شدہ زمین ہے جس کے باشندے ترک سکونت کر گئے ہوں اور بغیر جنگ و

و پیار حاصل ہوئی ہو خواہ ان لوگوں نے صلح کر لی ہو یا بغیر قتال عطا کر دی ہو اور داخل انفال ہیں پہاڑوں کی چوٹیاں وادیوں کے دامن صحرا اور زمین مردہ جس کا کوئی مالک نہ ہو اور شرک مشوک کے وہ قطعاً جو بدوں غصب کئے گئے ہوں یعنی مسلمانوں سے غصب نہ کئے گئے ہوں کیوں کہ ایسی املاک کو ان کے دشمن کی طرف سے رد کیا جائے گا اور امام و اراثت ہو گا اس چیز کا جس کا کوئی وارث نہ ہو فرمایا امام محمد موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اموال کی تمام قسموں کو بغیر تقسیم کے نہیں چھوڑا۔ خاص دعاء میں سے ہر ایک کو اس کا حق دیا ہے، فقرار و مساکن ہوں یا دوسری اصناف، اور یہ بھی فرمایا، لاکر ان لوگوں کے درمیان عدل سے کام لیا جائے تو وہ غنی ہو جائیں۔ عدل شہد سے زیادہ شیریں ہے اور عدل نہیں کرتا، مگر وہی جو خوبی عدل سے واقف ہے اور اس کا صحیح علم رکھتا ہے، اور رسول بادیہ نشینوں کے صدقات بادیہ نشینوں میں صرف کرتے تھے اور شہریوں کے شہریوں میں آٹھ اصناف ہیں برابر تقسیم نہیں کرتے تھے کہ ہر ایک کو ملے بلکہ تقسیم کرتے تھے بلکہ آٹھ اقسام میں سے ان لوگوں پر جو موجود ہوں اور ہر صنف کو اتنا دیتے تھے کہ اس کے سال بھر کے خرچ کو کافی ہو۔ یہ تقسیم کسی خاص صورت میں نہیں نہ تھی اور نہ کسی سے نامزد تھی اور نہ بغرض تالیف قلب تھی یہ تو حضرت کی صوابدید پر منحصر تھی اور موجود ہونے والوں پر مقصود یہ تھا کہ وہ فائدہ کسی سے بچ جائیں اور اس تقسیم کے بعد جو بچتا وہ دوسرے لوگوں کو دیا جاتا تھا اور انفال حق امام ہے اور وہ زمین جو زمانہ رسول میں فتح ہوئی اس کا حکم آخر تک ایک ہی رہے گا خواہ وہ اہل نجد سے لی گئی ہو یا اہل عدل سے رسول کی ذمہ داری اولین و آخرین کے لئے برابر ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے خون بلحاظ قدر قیمت برابر ہیں جو فقرار و مساکن ہیں ان کی خبر گیری امراء کے ذمہ ہے جو مال خمس سال بھر تک امام کے پاس رہے اس میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ فقرار جو آٹھ قسم کے ہیں اپنا حق اموال مردم سے پاچکے ہیں اب ان میں کوئی باقی نہ رہا۔

اور جو فقرار اور قرابتداران رسول ہیں ان کے لئے خمس تھا جس بے نیاز کر دیا ان کو صدقات نبی و امام سے پس نہ کوئی مستحق باقی رہتا ہے فقرار و عوام ہیں اور نہ قرابتداران رسول میں مگر یہ کہ وہ بے نیاز ہے اسی لئے مال نبی و امام پر زکوٰۃ نہ ہوگی کیونکہ کوئی فقیر و محتاج باقی نہیں رہا۔ سب اپنا اپنا حق اپنے اپنے طریقہ سے پاچکے۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا أَطْنَهُ السَّيَّارِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ قَالَ: لَمَّا وَدَّ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْمَهْدِيِّ زَاةً يَرُدُّ الْمَظَالِمَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا بَالُ مَظْلَمِنَا لَا تُرَدُّ؟ فَقَالَ لَهُ: وَمَا ذَاكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا فَتَحَ عَلِيُّ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَذَكَرَ مَا وَالَاهَا، لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَآتَى الْقُرْبَانِي حَقَّهُ، فَلَمْ يَنْدِرْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهُمْ؟ فَرَأَى فِي ذَلِكَ جَبْرَائِيلَ وَرَأَى جَبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ رَبُّهُ يَا فَاطِمَةُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَدْفَعُ إِلَيْكَ قَدَّكَ، فَقَالَتْ: قَدْ قَبِلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ وَمِنْكَ، فَلَمْ

يَزَلْ وَكَلَّوْهَا فَبِنَا حَيَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا وُلِّيَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَ عَنْهَا وَكَلَّوْهَا ، فَأَتَتْهُ فَسَأَلَتْهُ أَنْ يَرُدَّهَا عَلَيْهَا ، فَقَالَ لَهَا : ائْتِينِي بِأَسْوَدَ أَوْ أَحْمَرَ يَشْهَدُ لَكَ بِذَلِكَ ، فَجَاءَتْ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ وَأَمِّ أَيْمَنَ فَشَهِدَا لَهَا ، فَكَتَبَ لَهَا بِتَرْكِ التَّعْرُضِ ، فَخَرَجَتْ وَالكِتَابُ مَعَهَا فَلَقِيَهَا عُمَرُ فَقَالَ : مَا هَذَا مَعَكَ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ ؟ قَالَتْ كِتَابُ كَتَبَهُ لِي ابْنُ أَبِي حَقَاقَةَ ، قَالَ : أَرَيْنِيهِ فَأَبَتْ ، فَأَنْزَعَهُ مِنْ يَدِهَا وَنَظَرَ فِيهِ ، ثُمَّ تَقَلَّ فِيهِ وَمَحَاهُ وَحَرَّفَهُ ، فَقَالَ لَهَا : هَذَا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْكَ أَبُوكَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَصَعِيَ الْجِبَالُ لِي رِقَابِنَا ، فَقَالَ لَهُ الْمُهَدَّبِيُّ : يَا أَبَا الْحَسَنِ حُدِّهَا لِي ، فَقَالَ : حَدِّ مِنْهَا جَبَلٌ أَحَدٌ ، وَحَدِّ مِنْهَا عَرِيشٌ مِصْرَ ، وَحَدِّ مِنْهَا بَيْتُ الْبَحْرِ ، وَحَدِّ مِنْهَا دَوْمَةُ الْجَنْدَلِ ، فَقَالَ لَهُ : كُلُّ هَذَا ؟ قَالَ : نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا كُلُّهُ إِنَّ هَذَا كُلُّهُ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيَّ أَهْلِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ ، فَقَالَ : كَثِيرٌ ، وَأَنْظُرْ فِيهِ .

۵۔ علی بن اسباط سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہمدی عباسی کے پاس آئے تو وہ لوگوں کے غضب شدہ مال واپس کر رہا تھا حضرت نے فرمایا ہمارے غضب شدہ کو بھی واپس دے دو۔ اس نے کہا وہ کیا ہے فرمایا جب اللہ نے اپنے نبی کو فدک پر فتح دی۔ اور یزید حنگ حاصل ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اسے رسول ذری القربى کا حق اسے دے دو ما جبرئیل سے حضرت نے پوچھا یہ کون میں جبرئیل نے خدا سے پوچھا۔ خدا نے وحی کی فدک فاطمہ کو دے دو۔ پس حضرت نے ان کو بلایا اور فرمایا۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں باغ فدک تم کو دے دوں۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو خدا اور رسول نے عطا کیا ہے میں نے اسے قبول کیا۔ پس حضرت فاطمہ کے دکلا رجات رسول تک اس کی آمدنی وصول کرتے رہے جب ابو بکر خلیفہ ہوئے تو انھوں نے دکلا فاطمہ کو فدک سے نکال باہر کیا۔ وہ ابو بکر کے پاس آئیں اور واپسی کا سوال کیا۔ انھوں نے کہا تم کوئی کالا گورا گواہ لاؤ وہ امیر المؤمنین اور ام ایمن کو لے کر گئیں انھوں نے گواہی دی۔ ابو بکر نے واگداشت کے لئے ایک تحریر لکھ دی وہ اس تحریر کو لے کر نکلیں، راہ میں عمر نے انھوں نے کہا یہ کیا ہے۔ سیدہ نے فرمایا یہ تحریر ابو بکر نے مجھے لکھ کر دی ہے، انھوں نے کہا مجھے دکھاؤ۔ انھوں نے انکار کیا۔ عمر نے ان کے ہاتھ سے وہ تحریر چھین لی اور اس کو پڑھ کر تھوک سے مٹایا اور پھلا ڈالا اور کہا اس علاقہ پر تمہارے باپ نے فوج کشی نہیں کی تھی۔ تم ہماری گردن میں رسی ڈال رہی ہو۔ ہمدی نے کہا اس علاقہ کی حدود کیا ہیں فرمایا ایک کوہ امد ہے دوسری عریش مصر تیسری سیف البحر اور چوتھی دومتہ الجندل، اس نے کہا یہ ہے کل علاقہ، فرمایا ہاں اس علاقہ پر لڑائی نہیں ہوئی۔ اس نے کہا یہ تو بہت بڑا علاقہ ہے میں تو رکڑوں گا

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِّمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَسْرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ : الْأَنْفَالُ هُوَ النَّفْلُ وَفِي سُورَةِ الْأَنْفَالِ جَدْعُ الْأَنْفِ .

۶۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا۔ انفال بخششِ الہی ہے سورۃ انفال نازل کر کے خدا نے ہمارے مخالفوں کی ناک رگڑ دی ہے۔

۷۔ أَحْمَدُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنِ الرَّضَا عليه السلام قَالَ: سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَىٰ» فَقَبِلَ لَهُ: فَمَا كَانَ لِلَّهِ فَلِمَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: لِلرَّسُولِ عليه السلام وَمَا كَانَ لِلرَّسُولِ اللَّهُ فَهُوَ لِلْإِمَامِ، فَقَبِلَ لَهُ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ صِنْفٌ مِنَ الْأَصْنَافِ أَكْثَرَ وَصِنْفٌ أَقَلٌّ، مَا يُصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: ذَلِكَ إِلَى الْإِمَامِ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَيْفَ يُصْنَعُ؟ أَلَيْسَ إِتْمَاكَانَ يُعْطَىٰ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ؟ كَذَلِكَ الْإِمَامُ.

۸۔ امام رضا علیہ السلام سے آیہ واعلموا انما غنمتم الخ کے متعلق کسی نے پوچھا اللہ کے سہم کا مالک کون ہے۔ فرمایا رسول اللہ اور جو رسول کا سہم ہے اس کا مالک امام ہے۔ کسی نے پوچھا اگر مستحقین کی ایک صنف کے زیادہ تعداد میں ہوں اور دوسری کم تو اس حالت میں تقسیم کی کیا صورت ہوگی فرمایا یہ امام کی رائے پر موقوف ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ کے وقت ہوتا تھا حضرت اپنی رائے سے جتنا جس کو چاہتے تھے دیتے تھے پس یہی صورت امام کے لئے ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْحَدِيدِ وَالرَّضَاصِ وَالصَّغْرِ، فَقَالَ: عَلَيْهَا الْخُمْسُ.

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت سے پوچھا کیا ہے سونے، چاندی، لوہا، رانگا اور تانبے کی کاڑوں کے متعلق فرمایا ان پر خمس ہے

۹۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ، قَالَ: الْإِمَامُ يُجْزِي وَيُنْقِلُ وَيُعْطَىٰ مَا شَاءَ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ السِّيَامُ وَقَدْ قَاتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَوْمَ لَمْ يُجْعَلْ لَهُمْ فِي الْفَنَىٰ وَنَصَبًا وَإِنْ شَاءَ قَسَمَ ذَلِكَ بَيْنَهُمْ.

۹۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام کو یہ حق حاصل ہے کہ قبل تقسیم سہام جسے چاہے بخشے جسے چاہے عطا کرے۔ رسول اللہ نے جنگ کی ایسی قوم کی مدد سے (اعراب) جن کا حصہ مالِ فتنے میں نہ تھا لہذا حضرت نے نہ دیا لیکن اگر چاہتے تو ان کے درمیان تقسیم کر دیتے

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ حَكِيمِ مَوْزُونِ ابْنِ عَيْسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ»، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام بِمَرْفُوعِهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: هِيَ وَاللَّهِ الْإِفَادَةُ يَوْمًا بِيَوْمٍ إِلَّا أَنْ أَبِي جَعَلَ شَتَعَهُ فِي حَلِّ لَبِزٍ كَوَا.

۱۰۔ حکیم موزون بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا انہما غنمتم کے متعلق حضرت نے اپنی دو کہنیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔ پھر فرمایا واللہ فائدہ پہنچانا روز بروز ہے میرے والد نے اپنے شیعوں کے لئے فائدہ پہنچانا اس لئے قرار دیا کہ وہ روزی سے بے نیاز ہو کر اپنے نفسوں کو پاک و پاکیزہ رکھیں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْخُمْسِ فَقَالَ: فِي كُلِّ مَا أَفَادَ النَّاسُ مِنْ قَلْبِلٍ أَوْ كَنْبِرٍ

۱۱۔ سماعة سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے خمس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا ہر اس شے میں ہے جس سے لوگ فائدہ پائیں کم ہو یا زیادہ۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَتَبْتُ: جُعِلَتْ لَكَ الْفِدَاءُ تَعْلِمُنِي مَا الْفَائِدَةُ وَمَا حَدُّهَا رَأَيْكَ - أَبْنَاكَ اللَّهُ تَعَالَى - أَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِيَانِ ذَلِكَ لِكَيْلَا أَكُونَ مُقِيمًا عَلَى حَرَامٍ لِاصْلَاحِي وَلَا صَوْمٍ، فَكَتَبَ: الْفَائِدَةُ مِمَّا يُفِيدُ إِيَّاكَ فِي تِجَارَةٍ مِنْ رِبْحِهَا وَحَرْتٍ بَعْدَ الْقَرَامِ أَوْ جَائِزَةٍ.

۱۲۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے فائدہ کی حد بتائیے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے اس توفیق سے مجھ پر احسان کیجئے تاکہ امر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو اور روزہ و نماز ضائع نہ ہو جائے۔ حضرت نے جواب میں لکھا ہر وہ چیز جس کے نفع سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ اس نفع پر خمس ہوگا اور زراعت پر بعد منہائی اخراجات وغیرہ۔

۱۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَضْرٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام الْخُمْسَ أَخْرَجُهُ قَبْلَ الْمُؤَدَّةِ أَوْ بَعْدَ الْمُؤَدَّةِ ، فَكَتَبَ بَعْدَ الْمُؤَدَّةِ .
۱۳۔ ابو نصر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا کہ خمس منہا ان اخراجات سے پہلے دیا جائے گا یا بعد میں۔ حضرت نے لکھا بعد میں۔

۱۴ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ قُوْبِلَ عَلَيْهِ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنَّ لَنَا حُمْسَهُ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الْخُمْسِ شَيْئًا حَتَّى يَصِلَ إِلَيْنَا حَقَّنَا ،

۱۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر وہ جنگ جو مسلمان خدا کی وحدانیت اور رسول کی رسالت پر کریں گے تو اس کے مال غنیمت میں ہمارا پانچواں حصہ ہے اور کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اس خمس کی کوئی شے خریدے جب تک وہ حق ہم تک پہنچے۔

۱۵ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ : طَلَبْنَا إِذْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا : ادْخُلُوا اثْنَيْ عَشَرَ ، فَدَخَلْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مَعِيَ ، فَقُلْتُ لِلرَّجُلِ : أَحِبُّ أَنْ تَسْأَلَنِي بِالصَّالَةِ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّ أَبِي كَانَ مِمَّنْ سَاهَ بِنُوْ أُمِّيَّةٍ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَنِي أُمِّيَّةٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ أَنْ يَحْرَمُوا وَلَا يَحِلُّوا وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِمَّا فِي أَيْدِيهِمْ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَإِنَّمَا ذَلِكَ لَكُمْ ، فَإِذَا ذَكَرْتُ [رِدًّا] الَّذِي كُنْتُ فِيهِ دَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ مَا يَكَادُ يُفْسِدُ عَلَيَّ عَقْلِي مَا أَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ فِي حِلِّ مِمَّا كَانَ مِنْ ذَلِكَ وَكُلُّ مَنْ كَانَ فِي مِثْلِ حَالِكَ مِنْ وَرَائِي فَهُوَ فِي حِلِّ مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ : فَفَعُمْنَا وَحَرَجْنَا وَبَقَيْنَا مُعْتَبِرِينَ إِلَى النَّفَرِ الْمُعْوَدِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَ إِذْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُمْ : قَدْ طَفَرَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ نَافِعٍ بِشَيْءٍ مَا طَفَرَ بِمِثْلِهِ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَ لَهْ : وَمَا ذَلِكَ فَفَسَّرَهُ لَهُمْ ، فَقَامَ اثْنَانِ فَدَخَلَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّ أَبِي كَانَ مِنْ سَبَائِي بَنِي أُمِّيَّةٍ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَنِي أُمِّيَّةٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ ذَلِكَ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ ذَلِكَ فِي حِلِّ ، فَقَالَ : وَذَلِكَ إِلَيْنَا ؛ مَا ذَلِكَ إِلَيْنَا ، مَا لَنَا أَنْ نُحِلَّ وَلَا أَنْ نُحَرِّمَ ، فَخَرَجَ الرَّجُلَانِ وَغَضِبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِ أَحَدٌ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ إِلَّا بَدَأَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

قَالَ : أَلَا تُعْجِبُونَ مِنْ فُلَانٍ ؟ يَجِبُنِي فَيَسْجَلُنِي مِمَّا صَنَعَتْ بَنُو أُمَيَّةَ ، كَأَنَّهُ يَرَى
أَنَّ ذَلِكَ لَنَا ؛ وَلَمْ يَنْتَفِعْ أَحَدٌ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِقَلْبِلٍ وَلَا كَنْبَرٍ إِلَّا الْأَوَّلِينَ فَانْتَهَمَا
عَنِيَا بِخَاجَتِهِمَا .

۱۵- عبدالعزیز سے مروی ہے کہ ہم چند آدمی جن میں غلام زادگان سلاطین بنی امیہ داخل تھے حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اذن طلبی کے لئے حاضر ہوئے ہم نے کہلا کر بھیجا۔ جواب آیا کہ دو دو داخل ہوں میں داخل
ہو ابیرے ساتھ ایک اور شخص تھا۔ میں نے اس سے کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ تو اذن گفتگو حاصل کر کے سوال کر میں جواب سنوں
گا۔ اس نے حضرت سے کہا۔ میرا باپ بنی امیہ کے قیدیوں میں سے تھا اور میں جانتا ہوں کہ بنی امیہ اس کے مجاز نہیں کہ کسی
چیز کو حلال یا حرام کر دیں اور یہ کہ کم یا زیادہ، جو کچھ ان کے پاس ہے وہ اس کے اہل نہیں اس کے مستحق تو آپ ہیں پس جب
میں نے اس پر غور کیا تو ان کی خدمت ترک کر دی اور توبہ کی کیونکہ اس تصور نے میری عقل کو فاسد کر دیا تھا حضرت نے فرمایا
جو ہو چکا وہ تیرے لئے حلال ہے اور جس کا حال تیرا سا ہو اس کے لئے بھی۔

رادوی کہتا ہے ہم اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت کا غلام مغزب ان لوگوں کے پاس آیا جو اذن امام کے منتظر تھے
پس دو کھڑے ہوئے۔ غلام نے ان سے کہا کامیابی حاصل کی۔ عبدالعزیز ابن نافع نے ایسی کامیابی کہ دوسروں کو نصیب
ہوگی۔ پوچھا وہ کیا اس نے بیان کیا یہ سن کر دونوں کھڑے ہوئے اور خدمت امام میں آکر کھنے لگے۔ میرا باپ بنی امیہ کے قیدیوں
میں سے تھا اور ہم جانتے ہیں کہ بنی امیہ اس کے اہل نہیں جو ان کے پاس ہے کم یا زیادہ، میں چاہتا ہوں کہ جو میں نے خدمت
سلاطین بنی امیہ سے حاصل کیا ہے اسے حلال قرار دیجئے۔ فرمایا۔ یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم حلال یا حرام قرار دیں یہ سن کر
وہ دونوں چلے گئے۔ امام کو ان پر غصہ آیا۔ اس رات جو کوئی آپ کے پاس آیا۔ آپ نے یہی ذکر کیا۔ فرمایا کیا تم تعجب نہیں کرتے فلاں
شخص سے کہ میں حلال کر دوں مال بنی امیہ کو (انہوں نے دھوکا دیا تھا ترک ملازمت نہ کی تھی اور نہ توبہ کی تھی اور وہ اس حیلہ
سے خلافت بنی امیہ کو جائز قرار دینا چاہتے تھے) گویا وہ سمجھتے تھے کہ حرام کو حلال بنانا ہمارے اختیار میں ہے پس اس
رات اور دن میں نہ فائدہ پایا کسی نے فتیل و کثیر سے سولے اول والے دو آدمیوں کے وہ بے پروا ہو گئے اپنی ضرورتوں سے

۱۶ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ صُرَيْسِ الْكُنَاسِيِّ قَالَ : قَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مِنْ أَيْنَ دَخَلَ عَلَى النَّاسِ الزَّوْنَا ؟ قُلْتُ : لِأَأَدْرِي جُعِلَتْ فِدَاكَ ، قَالَ : مَنْ قَبِلَ
خُمْسًا أَهْلَ الْبَيْتِ ؛ إِلَّا شَبَعْنَا الْأَطْيَبِينَ ، فَإِنَّهُ مُجَلَّلٌ لَهُمْ لِمَبْلَادِهِمْ .

۱۶- رادوی کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ لوگوں میں زنا کہاں سے داخل ہوتا ہے۔ میں
نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا وہ ہم اہل بیت کے خمس ادا نہ کرنے سے ہوتا ہے لوگ گنہگاروں کو حشر دیتے ہیں اور خمس ادا نہیں

کرتے) لیکن ہمارے شیعوں جو خمس دینے والے ہیں ان کی اولاد حلال ہوتی ہے۔

۱۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَنَا ، لَنَا الْأَنْفَالُ وَلَنَا صَفْوُ الْمَالِ .

۱۷۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہم وہ ہیں کہ ہماری اطاعت کو اللہ نے فرض قرار دیا ہے ہمارے لئے انفال ہے اور ہمارے لئے پاک و صاف مال ہے۔

۱۸ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ ، لِأَوَارِثٍ لَهُ وَلَا مَوْلَى قَالَ : هُوَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْآيَةِ : وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ .

۱۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کوئی ایسا شخص مر جائے جس کا کوئی وارث نہ ہو اور نہ آقا ہو تو اس کے مال کا مالک کون ہوگا فرمایا اس کا حکم اس آیت کے تحت ہوگا۔ یسئلونک عن الانفال یعنی امام اس کا مالک ہے۔

۱۹ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَشَادٍ ، عَنِ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْكَنْزِ ، كَمْ فِيهِ ؛ قَالَ : الْخُمْسُ ؛ وَعَنِ الْمَعَادِنِ كَمْ فِيهَا ؛ قَالَ : الْخُمْسُ وَكَذَلِكَ الرِّصَاصُ وَالصَّفْرُ وَالْحَدِيدُ ، وَكُلَّمَا كَانَ مِنَ الْمَعَادِنِ يُؤْخَذُ مِنْهَا مَا يُؤْخَذُ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ .

۱۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خزانوں کے متعلق کیلے فرمایا خمس ہے، پوچھا معدن کے متعلق کیلے۔ فرمایا خمس اسی طرح رانگا، تانبہ اور لوہے ہر معدنی چیز پر اسی طرح لیا جائے گا جیسے سونا چاندی پر لیا جاتا ہے۔

۲۰ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ صَبَّاحِ الْأَزْرقِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَشَدَّ مَا فِيهِ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَقَوْمَ صَاحِبُ الْخُمْسِ فَيَقُولَ : يَا رَبِّ خُمْسِي ؛ وَقَدْ طَبَبْنَا ذَلِكَ لِشِعْمِنَا لِنَطِيبَ وِلَادَتَهُمْ وَلِنَرْكُو وِلَادَتَهُمْ !

۲۰۔ راوی نے امام محمد قریباً امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ قیامت کا دن لوگوں پر بڑا سخت ہوگا جبکہ صاحب خمس یعنی امام کھڑا ہو کر کہے گا اے میرے پروردگار میرا خمس! یعنی اپنا حق طلب کریں گے

اور ہم نے اپنے شیعوں کے لئے پاک قرار دیا ہے تاکہ ان کی ولادت پاک و صاف ہو۔

۲۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَمَّا يُخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ مِنَ اللَّوْلُؤِ وَالْيَاقُوتِ وَالرَّازِبْرِجِ وَ عَنِ مَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَا فِيهِ ؟ قَالَ : إِذَا بَلَغَ ثَمَنُهُ دِينَارًا فَفِيهِ الْخُمْسُ .

۲۱۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے سوال کیا ان چیزوں سے متعلق جو دریاؤں سے نکلتی ہیں جیسے موتی یا قوت ، زبرجد ، سونے اور چاندی کی کتنی مقدار پر خمس ہے فرمایا۔ ان میں سے جب کسی کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جائے تو اس میں خمس ہے۔

۲۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَيْهِ يَا سَيِّدِي رَجُلٌ دَفَعَ إِلَيْهِ مَالًا يَجِجُ بِهِ ، هَلْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ الْمَالِ حَقٌّ يَصِيرُ إِلَيْهِ الْخُمْسُ أَوْ عَلَى مَا قَضَلَ فِي يَدِهِ بَعْدَ الْحَجِّ ؟ فَكَتَبَ عَلَيْهِ الْخُمْسُ .

۲۲۔ راوی نے امام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو حج کرنے کے لئے مال دیا گیا آیا اس مال پر جب کہ اس کے پاس مال خمس بھی آیا ہو یا حج کے بعد جو اس کے پاس پنج رہے اس پر خمس ہے فرمایا نہیں۔

۲۳۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ رَيْهِ قَالَ : سَرَّحَ الرَّحْمَنُ صَلَاتِي إِلَى أَبِي ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبِي : هَلْ عَلَيَّ فِيهَا سَرَّحٌ حَتَّىٰ إِلَيَّ خُمْسٌ ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : لَا خُمْسَ عَلَيْكَ فِيهَا سَرَّحٌ بِهِ صَاحِبُ الْخُمْسِ .

۲۳۔ امام زین العابدین نے فرمایا تمہارے اوپر خمس نہیں ہے جبکہ صاحب مال نے تصریح کر دی ہو یعنی نصاب یا خمس ادا کر دیا ہو امام نے فرمایا اگر کسی شے پر خمس ادا کر دیا گیا ہو تو دوبارہ امام کو خمس ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۴۔ سَهْلٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ هَمْدَانَ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَقْرَأَنِي عَلِيُّ بْنُ مَهْزِيَّارٍ كِتَابَ أَبِيكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيمَا أَوْجَبَهُ عَلَيَّ أَصْحَابُ الصَّبَاغِ نِصْفَ السُّدُسِ بَعْدَ الْمُؤْنَةِ وَ أَنَّهُ لَيْسَ عَلَيَّ مِنْ لَمْ نَقَمَ صِبْعُهُ بِمُؤُونَتِهِ نِصْفَ السُّدُسِ وَلَا غَيْرَ ذَلِكَ فَاخْتَلَفَ مَنْ قَبَلْنَا فِي ذَلِكَ فَقَالُوا : يَجِبُ عَلَى الصَّبَاغِ الْخُمْسُ بَعْدَ الْمُؤُونَةِ ، مُؤُونَةُ الصَّبَاغِ وَ خَرَاجُهَا لِمُؤُونَةِ الرَّجُلِ وَ عِيَالِهِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ : بَعْدَ مُؤُونَةِ عِيَالِهِ وَ [بَعْدَ] خَرَاجِ السَّاطَانِ .

۲۶۔ راوی کہتا ہے کہ خراسان کے کچھ لوگ امام رضا علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمیں خمس سے بری کر دیجئے فرمایا کیسی سخت ہے تمہاری یہ خواہش تو زبان سے ہماری محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور ہمارے حق کو ہم سے روکتے ہو حالانکہ وہ خدا کا مقرر کردہ ہے اور وہ خمس ہے میں ایسا نہیں کروں گا کہ تم میں سے کسی کے لئے حلال قرار دے دوں۔

۲۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرِ النَّبِيِّ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ يَتَوَلَّى لَهُ الْوَقْفَ بَقْمَ ، فَقَالَ : يَا سَيِّدِي ! اجْعَلْنِي مِنْ عَشْرَةِ آلَائِي فِي حِلِّ ، فَإِنِّي أَنْفَقْتُهَا ، فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ فِي حِلِّ ، فَلَمَّا حَرَجَ صَالِحٌ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَحَدُهُمْ يَنْبَغُ عَلَى أَمْوَالِ حَقِّ آلِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِمْ وَمَسَاكِينِهِمْ وَفُقَرَاءِهِمْ وَأَبْنَاءِ سَبِيلِهِمْ فَيَأْخُذُهُمْ يَجِبُ ، فَيَقُولُ : اجْعَلْنِي فِي حِلِّ ، أَتَرَاهُ طَقَّ أَهْبِي أَقُولُ : لَا أَفْعَلُ ، وَاللَّهِ لَيَسْأَلَنَّ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ ذَلِكَ سُؤلاً حَسِئاً

۲۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ صالح بن محمد جو حضرت کی طرف سے قم کے وقف کا متولی تھا آیا اور کہنے لگا میں دس ہزار اپنے خرچ میں لے آیا ہوں مجھے معاف کر دیجئے۔ فرمایا معاف کر دیجئے فرمایا معاف کئے جب وہ چلا گیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا۔ اس نے حمل کیا آل محمد کے تہران کے تھیروں فقیروں اور مسافروں کے حق پر مال کو لے کر چھپا دیا ہے اور مجھ سے کہتا ہے وہ میرے لئے حلال قرار دیجئے اس کا مکان تھا میں ایسا نہ کروں گا ان لوگوں سے اللہ روز قیامت سخت باز پرس کریگا

۲۸۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلْبِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْعَنْبَرِ^(۱) وَغَوْصِ اللَّوْلُو ، فَقَالَ عليه السلام : عَلَيْهِ الْخُمْسُ .

۲۸۔ علی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غبر اور غوط سے نکلنے والے موتیوں کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس پر خمس ہے۔

ایک سو اسی سوال باب

طینت مومن وکافر

۱۲۹ (باب)

طینت المؤمنین وکفار

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ رَجُلٍ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَجَلَّ خَلَقَ النَّبِيَّ مِنْ طِينَةِ عَالِيَيْنَ : قُلُوبُهُمْ وَ
أَبْدَانُهُمْ ، وَ خَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ وَ [جَمَل] خَلَقَ أَبْدَانِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ
وَ خَلَقَ الْكُفَّارَ مِنْ طِينَةِ سِجِّينَ : قُلُوبُهُمْ وَ أَبْدَانُهُمْ ، فَخَلَطَ بَيْنَ الطِّينَتَيْنِ ، فَمِنْ هَذَا يَلِدُ الْمُؤْمِنُ
الْكَافِرَ وَ يَلِدُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ وَ مِنْ هُنَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنُ السَّيِّئَةَ وَ مِنْ هُنَا يُصِيبُ الْكَافِرُ الْحَسَنَةَ
فَقُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ تَجِنُّ إِلَى مَا خَلِفُوا مِنْهُ وَ قُلُوبُ الْكَافِرِينَ تَجِنُّ إِلَى مَا خَلِفُوا مِنْهُ .

۱۔ فرمایا حضرت علی ابن الحسین نے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو قلوب و ابدان کو علیین سے بنا لیا ہے اور اسی طینت سے
مومنین کے قلوب کو پیدا کیا ہے اور ابدان کو دوسری طینت سے اور کفار کے قلوب طینت سجمین سے بنائے گئے ہیں اور اسی
سے ان کے ابدان ، پھر ان دو طینتوں کو ملا کر بنا لیا ہے وہ ہے کہ مومن سے کافر پیدا ہوتا ہے اور کافر سے مومن۔ اور یہی
وجہ ہے کہ مومن سے بدی سرزد ہوتی ہے اور کافر سے نیکی ، مومن کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا
ہے اور کافر کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ خلق ہوا ہے۔

اخبار و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو بلند مرتبہ اور پاک و صاف
توضیح :- طینت سے پیدا کیا ہے اور اشقیاء کو سجمین یا دوزخ کی مٹی سے بنا لیا ہے اور ایک گروہ کو دونوں
کے امتزاج سے۔

اس حدیث سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ بندہ سعادت و شقاوت پر مجبور ہے جس کو اللہ نے جنت
کی خاک سے پیدا کیا تو اس کا نیکی کرنا تا بل تعریف نہ ہوگا۔ کل شیء یوجع الی اصلہ اور نہ اس کا عمل
قابل جزا ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنی طینت کے اقتضائے نیکی کرنے پر مجبور ہے اسی طرح جس کو طینت نار سے
پیدا کیا ہے اس میں شیطنیت کا ہونا لازم اور وہ اپنی خلقت و جبلت کی وجہ سے بدی کرنے پر مجبور ہے
لہذا یہ حدیث جبر پر دال ہے۔

پہر انسان اپنی خلقت کے بعد اس دنیا میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ اس کے وجود میں
رہا۔ پہلے ہی علم الہی میں تھا لہذا اختیار خود جیسا جس کا عمل ہونے والا تھا
اس کو اسی طینت سے پیدا کیا گیا اسی اندازہ کو تقدیر الہی کہتے ہیں چونکہ اس کا علم صین
ذات ہے لہذا ہمارے علم سے اس کو کوئی نگاؤ نہیں ، ہم بعد وقوع فعل کسی چیز کا
علم حاصل کرتے ہیں اور وہ وقوع سے پہلے جب انسان کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا وہ
علم آگہی میں بذات و صفات موجود تھا لہذا اس کی خلقت اسی لحاظ سے کی گئی جس
لوگ نے یہ تبسم نکالا ہے کہ بندہ اپنے فعل پر مجبور ہے انھوں نے دھوکا کھایا

ہے اور علم الہی کو سمجھا ہی نہیں ہے یہ کہنا بھی غلط ہے کہ یہ امر عدل الہی کے خلاف ہے کہ کسی کو اچھی مٹی سے بنائے اور کسی کو بُری سے، حالانکہ سب اسی کے بندے ہیں۔ یہ شبہ بھی ہمارے پہلے جواب سے دفع ہو جاتا ہے۔ تاہم اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتے ہیں۔

ایک صنایع ایک مشین ایجاد کرنی چاہتا ہے اس کے ذہن میں وہ تمام پُرزے محفوظ ہیں جو اس مشین کی غرض ایجاد کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے وہ اس پر غور کرتا ہے کہ ہر پُرزے کا کام کیسا ہوگا۔ ان کاموں کو پیش نظر رکھ کر وہ بعض پُرزے فولاد کے بناتا ہے بعض معمولی لوہے کے، بعض پیتل، تانبے کے بعض بریباچرٹے کے۔ ساخت اور مادہ میں یہ اختلاف پُرزوں کی آئندہ کارگزاروں پر ہے جس کا نقشہ ابھی سے موجد کے ذہن میں ہے اسی طرح جو نفس انسانی عالم وجود میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ علم میں باری تعالیٰ کے تھا۔ لہذا اس نے مومن کو علیین سے بنایا اور کافر کو سبیل سے۔

۲۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْقَهَّارِ الْجَازِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنَ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ الْكَافِرَ مِنْ طِينَةِ النَّارِ ؛ وَقَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا طَيَّبَ رُوحَهُ وَجَسَدَهُ فَلَا يَسْمَعُ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا عَرَفَهُ وَلَا يَسْمَعُ شَيْئًا مِنَ الْمُنْكَرِ إِلَّا أَنْكَرَهُ ؛ قَالَ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الطِّينَاتُ ثَلَاثٌ : طِينَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ إِلَّا أَنْ الْأَنْبِيَاءَ هُمْ مِنْ صَفْوَتِهَا ، هُمْ الْأَصْلُ وَلَهُمْ فَضْلُهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ الْقَرِيعُ مِنْ طِينِ لَازِبٍ ، كَذَلِكَ لَا يُفَرِّقُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ شِقَّتَيْهِمْ .
وَقَالَ : طِينَةُ النَّاصِبِ مِنْ حَمَلٍ مَسْنُونٍ وَأَمَّا الْمُسْتَضْعَفُونَ فَمِنْ تَرَابٍ لَا يَتَحَوَّلُ مُؤْمِنٌ عَنْ إِيْمَانِهِ وَلَا نَاصِبٌ عَنْ نَصَبِهِ وَلِلَّهِ الْمَشِيئَةُ فِيهِمْ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے مومن کو طینتِ جنت سے پیدا کیا اور کافر کو طینتِ نار سے اور فرمایا کہ جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی روح اور جسد کو پاک بنا دیتا ہے ایسا آدمی جب کوئی اچھی بات سنتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے اور جب بُری بات سنتا ہے تو انکار کرتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ طینتِ تین ہیں۔ طینتِ الانبیاء اور طینتِ مومن اسی طینت سے فرق یہ ہے کہ طینتِ نکھری ہوئی ہے اور وہ اصل ہے اور پہی وجر فضیلت ہے اور مومن کی طینت اس لہذا طینت کی فرع ہے پہی وجر ہے کہ ان کے تابعین کے درمیان افتراق نہیں ہوتا تیسری طینتِ ناصب سڑی ہوئی مٹی سے ہے اور ضعیف الایمان کی خلقت تراب سے ہے۔ مومن اپنے ایمان سے اور ناصب اپنے نصب سے نہیں ہستنا اور ان میں مشیتِ خدا جاری ہے۔

جو اب شبہ :- خاک سے بنتا ہے جس سے ہم بنے ہیں نہ کسی کے لئے جنت سے مٹی آئی ہے نہ دوزخ سے۔ پھر علیین و سجین سے خلقت کیا معنی رکھتی ہے۔

جو اب اس کا یہ ہے کہ یہاں خلقت و طینت سے مراد حقیقتِ انسانیہ ہے جو ایک غیر مرنی چیز ہے اور وہی لفظِ "مٹی" کا مصداق ہے جب یہ آواز کسی آدمی کے منہ سے نکلتی ہے۔ میرا بدن میرا نفس، میری روح، تو معلوم ہوتا ہے کہ میں کھنے والا نہ بدن ہے نہ نفس ہے نہ روح، کیوں کہ مضاف، مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے۔ یہی "مٹی" حقیقتِ انسانیہ ہے جس کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْوَءٍ طِينٍ (ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا یہی جوہر ہے جس کی خلقت علیین یا سجین سے ہوتی ہے یہی انسان کے اجزائے اصلیہ ہیں اسی کو لفظِ انسانیہ کے اندر چھپا دیا جاتا ہے لفظ میں اجزائے زائدہ ہیں اسی طرح سارا بدن اجزائے زائدہ سے بنتا ہے یہ اجزا و کم دیش ہوتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان کبھی فریب ہوتا ہے کبھی لاغر، یہی اجزائے اصلیہ ہیں جن سے روز است خالق عالم نے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا تھا جو بدن ماں کے پیٹ میں بنتا ہے وہ بے شک اسی زمین کی پیداوار ہے نہ کہ وہ اجزائے اصلیہ جو حقیقتِ انسانیہ میں نافہم و تدبیر۔

۲۳/۱۲
موسوز

۳ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : جُعِلَتْ فِدَاكَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ طِينَةَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ فَقَالَ : مِنْ طِينَةِ الْأَنْبِيَاءِ ، فَلَمْ تَنْجَسْ أَبَدًا !

۳۔ صالح ابن سہل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ خدائے طینتِ مومن کو کس چیز سے پیدا کیا ہے۔ فرمایا طینتِ انبیاء سے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نجاست کفر و شرک سے کبھی آلودہ نہیں ہوتے۔ یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب طینتِ مومن اور طینتِ انبیاء ایک ہیں تو پھر مومن کو کیوں نجس نہیں ہوتا؟ - توضیح :- بھی معصوم ہونا چاہیے لیکن ایسا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ طینت کے درجات ہیں کوئی زیادہ پاک و صاف ہے کوئی کم، پس انبیاء جس طینت سے خلق ہوتے ہیں وہ طینتِ مومن سے زیادہ اصفی و اطہر ہوتی ہے۔

۳۔ محمد بن یحییٰ و غیرہ، عن أحمد بن محمد و غیرہ، عن محمد بن خلف، عن أبي تهميش قال: حدثني محمد بن اسماعيل، عن أبي حمزة الثمالي قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: إن الله عز وجل خلقنا من أعلى عليين، وخلق قلوب شيعتنا مما خلقنا منه وخلق أبدانهم من دون ذلك، وقلوبهم تهوي إبنائاً لها خلقت مما خلقنا منه، ثم تلا هذه الآية: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْإِنسَانِ لِرَبِّهِ لَكَلِيمٌ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عَالِمُونَ كِتَابٌ مَرْقُومٌ يَشهدهُ الْمَقْرُوبُونَ، وَخَلَقَ عَدُوًّا مِنْ بَعْضِنَ وَخَلَقَ قُلُوبَ شَيْعَتِهِمْ مِمَّا خَلَقْتُمْ مِنْهُ وَآبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ، فَكَلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْهِمْ، لِأَنَّهَا خَلِقَتْ مِمَّا خَلِقُوا مِنْهُ، ثُمَّ تَلَاهِيهِ الْآيَةَ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفَجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ كِتَابٌ مَرْقُومٌ وَيْلٌ لِيَوْمَ ذِي الْقَعْدِ بْنِ»

۴۔ ابو حمزہ ثمالی نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ہم کو اعلیٰ علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعہوں کے قلوب کو اسی چیز سے پیدا کیا ہے جس سے ہم کو پیدا کیا ہے اور ان کے ابدان کو دوسری چیز سے۔ ان کے قلوب ہماری طرف اسی لئے مائل ہیں کہ ان کی اور ہماری خلقت ایک ہی چیز سے ہے پھر سورہ المطففین کی یہ آیت پڑھی۔ بے شک ابراہیم کی کتاب علیین میں ہے اور اے رسول! تم جانتے ہو علیین کیلئے وہ لکھی ہوئی کتاب ہے جس کی گواہی خدا کے مقرب بندے دیتے ہیں اور ہمارے دشمن سبجین سے بنے ہیں اور اسی سے ان کے پیرو پیدا ہوئے یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہمارے دشمنوں کی طرف جھکتے ہیں کہ دونوں کی طینت ایک ہے پھر یہ آیت پڑھی۔ کتاب فجر سبجین میں ہے اور تم جانتے ہو سبجین کیا ہے۔ وہ کتاب مرقوم ہے ہلاکت ہے روز قیامت جھٹلانے والوں کے لئے۔

توضیح: کتاب مرقوم کی توضیح میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآة العقول میں تحریر فرماتے ہیں انسان جو چیزیں اپنے حواس سے محسوس کرتا ہے اس کا اثر اس کی روح پر واقع ہوتا ہے اور یہ سب اس کے صیغہ ذات اور حشرات و مدرکات میں جمع ہوتے رہتے ہیں اور اسی طرح ہر ذرہ نیکی و بدی وہاں مرقوم ہو جاتی ہے جس طرح بار بار کرنے سے کوئی عادت یا ملکہ راسخ ہو جاتا ہے پس افعال منکرہ یا عقاید راسخہ نفوس میں اس طرح جم جاتے ہیں جیسے نقوش کتابت کاغذ پر جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ **أَوْحَيْنَا كِتَابًا فَذُرِّي قُلُوبِهِمْ إِنْ يَأْمُرُوكَ فَلْيَكُونُوا مِنْكُمْ وَإِنْ يَنْهَوكَ فَلْيَكُونُوا مِنْهُمْ وَهُوَ حَسْبُكُمْ** اور یہ بھی فرمایا ہے **كَلَّمَ السَّامِيَةَ الزُّمَانَةَ طَارِبُوهُ فِي عُنُقِهِ وَنَجَسَ حَمْلَهُ يَوْمَ الْبَيْتِ مِمَّا كَتَبْنَا بِأَيْدِي الْمَلَائِكَةِ مَشْهُودًا** روز قیامت ہر انسان کا اعمال نامہ اس کی گردن میں پڑا ہوا اڑ رہا ہوگا اور روز قیامت ہم وہ مکتوب بھی نکال باہر کریں گے جس کو وہ کھلا ہوا پائے گا یہ وہی کتاب ہوگی جو نفس انسانی پر لکھی گئی ہوگی پس نیکیوں کی یہ کتاب طینت علیین سے متعلق ہوگی اور فجار کی سبجین سے۔

۱۱/۱۹

۱۱/۱۸

۱۱/۲۲
مجادلہ

۱۱/۱۰

۱۱/۱۴
مجادلہ

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَوْرَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَّارٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يُونُسَ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنَا مَوْلَاكَ ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَانَ ، قَالَ : أَمَّا النَّسَبُ فَأَعْرِفُهُ وَأَمَّا أَنْتَ ، فَلَسْتُ أَعْرِفُكَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي وَلِدْتُ بِالْجَبَلِ وَتَشَأْتُ فِي أَرْضِ فَارِسٍ وَإِنِّي أَخَالِطُ النَّاسَ فِي التِّجَارَاتِ وَغَيْرِ ذَلِكَ ، فَأَخَالِطُ الرَّجُلَ جُلَّ قَارِي لَهُ حَسَنُ السَّمَةِ وَحَسَنُ الْخُلُقِ وَ[كَثْرَةُ] أَمَانَةٍ ، ثُمَّ أَفْتِشُهُ فَأَتَّبِيئُهُ عَنْ عِدَاؤِكَ وَأَخَالِطُ الرَّجُلَ قَارِي مِنْهُ سُوءُ الْخُلُقِ وَقَوْلُهُ أَمَانَةٌ وَرَعَاؤُهُ ثُمَّ أَفْتِشُهُ فَأَتَّبِيئُهُ عَنْ وَلَايَتِكُمْ ، فَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ ، فَقَالَ لِي : أَمَا عَلِمْتَ يَا ابْنَ كَيْسَانَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخَذَ طَبَنَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَطَبَنَةَ مِنَ النَّارِ فَخَلَطَهُمَا جَمِيعًا ، ثُمَّ نَزَعَ هَذِيهٍ مِنْ هَذِيهٍ ، وَهَذِيهٍ مِنْ هَذِيهٍ ، فَمَارَأَيْتَ مِنْ أَوْلَاكَ مِنَ الْأَمَانَةِ وَحَسَنِ الْخُلُقِ وَحَسَنِ السَّمَةِ فِيمَا مَسَّتَهُمْ مِنْ طَبَنَةِ الْجَنَّةِ وَهُمْ يَعُودُونَ إِلَى مَا خَلِقُوا مِنْهُ ، وَ مَا رَأَيْتَ مِنْ هَوْلَاءَ مِنْ قِلَّةِ الْأَمَانَةِ وَسُوءِ الْخُلُقِ وَ الرَّعَاؤَةِ ، فِيمَا مَسَّتَهُمْ مِنْ طَبَنَةِ النَّارِ وَهُمْ يَعُودُونَ ، لَا يَتَحَوَّلُ مُؤْمِنٌ

۵- عبد اللہ بن کيسان کتنے ہی کہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کا غلام عبد اللہ بن کيسان ہوں فرمایا نسب تو پہچان گیا مگر تجھ سے واقف نہیں، میں پہاڑی علاقہ میں پیدا ہوا۔ ملک فارس میں پلا بڑھا۔ میں تجارت وغیرہ کے سلسلے میں مختلف قسم کے لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہوں، میں ایک ایسے شخص سے ملا جو اچھے عادات اخلاق والا اور امین تھا جسٹو سے پڑچلا کہ اس کے دل میں آپ کی عداوت ہے پھر ایک بدخلق اور عاقبت سے ملا۔ لیکن اس کو آپ کا دوست پایا ایسا کیوں ہے فرمایا۔ اے ابن کيسان تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مٹی جنت کی لی اور کچھ دوزخ کی۔ ان دونوں کو ملا دیا۔ پھر ایک میں سے دوسرے کو نکالا۔ پس امانت اور حسن خلق کا سبب طینت جنت ہے کیوں کہ لوگ اسی طرف لوٹیں گے جس سے وہ پیدا کئے گئے ہیں اور جن میں قلت امانت بدخلق اور لذت پر دازی کو دیکھا اور اثر ہے دوزخ والی طینت کا۔ وہ اسی کی طرف بازگشت کریں گے جس سے وہ پیدا ہوئے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ اصلا اب اولاد آدم میں بنا بر شیت ایزدی دونوں طینتوں کو ملا دیا۔ پھر توضیح :- ان میں سے کسی ایک میں سے خلقت ہوئی لہذا اس کا اثر برقرار رہا اور دوسرا اثر بہماط دوسری طینت کے ہے جس سے اصلا اب آبا میں اتصال رہا تھا علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف تحریر فرمایا ہے

۶ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمُؤْمِنُونَ مِنْ طَبَنَةِ الْأَنْبِيَاءِ ؟ قَالَ نَعَمْ .

۶۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن طینت انبیاء سے پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
ابْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ عليه السلام
بِمَثِّ جِبْرِئِيلَ فِي أَوَّلِ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقبَضَ بِيَمِينِهِ قَبْضَةً بَلَغَتْ قَبْضَتَهُ مِنَ السَّمَاءِ الشَّامِعَةِ
إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَأَخَذَ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ تُرْبَةً وَقَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى مِنَ الْأَرْضِ الشَّامِعَةِ الْعُلْيَا
إِلَى الْأَرْضِ الشَّامِعَةِ الْقُصْوَى۔

فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَلِمَتَهُ فَأَمَسَكَ الْقَبْضَةَ الْأُولَى بِيَمِينِهِ وَالْقَبْضَةَ الْأُخْرَى بِشِمَالِهِ، فَفَلَقَ
الطِّينَ فَلَقَّتَيْنِ قَدَّامًا مِنَ الْأَرْضِ ذَرَوًا وَمِنَ السَّمَاوَاتِ ذَرَوًا فَقَالَ لِلَّذِي بِيَمِينِهِ: مِنْكَ الرُّسُلُ
وَالْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ وَالصِّدِّيقُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالسَّعْدَاءُ وَمَنْ أُرِيدُ كَرَامَتَهُ فَوَجِبَ لَهُمْ مَا قَالَ كَمَا
قَالَ، وَقَالَ لِلَّذِي بِشِمَالِهِ: مِنْكَ الْمَجْبُورُونَ وَالْمَشْرُكُونَ وَالْكَافِرُونَ وَالطَّوَاعِثُ وَمَنْ أُرِيدُ هَوَانَهُ
وَشِقْوَتَهُ، فَوَجِبَ لَهُمْ مَا قَالَ كَمَا قَالَ، ثُمَّ إِنَّ الطِّينَتَيْنِ خَاطَبَتَا جَمِيعًا، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ:
وَإِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى،^(۱) فَالْحَبُّ طِينَةُ الْمُؤْمِنِينَ الَّتِي أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهَا مَحَبَّتَهُ وَالنَّوَى طِينَةُ
الْكَافِرِينَ الَّذِينَ نَاوَأَ عَنْ كُلِّ خَيْرٍ وَإِنَّمَا سُمِّيَ النَّوَى مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ نَأَى عَنْ كُلِّ خَيْرٍ وَتَبَاوَأَ
عَنهُ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَيُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ، فَالْحَيُّ: الْمُؤْمِنُ
الَّذِي تَخْرُجُ طِينَتُهُ مِنَ طِينَةِ الْكَافِرِ وَالْمَيِّتُ الَّذِي يُخْرِجُ مِنَ الْحَيِّ: هُوَ الْكَافِرُ الَّذِي يُخْرِجُ
مِنَ طِينَةِ الْمُؤْمِنِ فَالْحَيُّ: الْمُؤْمِنُ، وَالْمَيِّتُ: الْكَافِرُ وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَمَّنْ كَانَ مِثْلًا
فَأَحْيَيْنَاهُ» فَكَانَ مَوْتُهُ اخْتِلَاطُ طِينَتِهِ مَعَ طِينَةِ الْكَافِرِ وَكَانَ حَيَاتُهُ حِينَ فَرَّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمَا
بِكَلِمَتِهِ. كَذَلِكَ يُخْرِجُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنَ فِي الْمِيلَادِ مِنَ الظُّلْمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ فِيهَا إِلَى النُّورِ
وَيُخْرِجُ الْكَافِرَ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلْمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ إِلَى النُّورِ وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَيُنذِرَنَّ
كَانَ حَيًّا وَيُحِقُّ الْقَوْلَ عَلَى الْكَافِرِينَ»^(۲)۔

۶۔ راوی کہتا ہے فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے جب آدم کو خلق کرنے کا ارادہ فرمایا تو روز اول کی
ساعت میں بھیجا۔ انھوں نے اپنی داہنی مٹھی میں ساتویں آسمان سے لے کر آسمان دنیا تک خاک لے لی اور پھر
بائیں ہاتھ میں زمین کے ساتوں طبقات کی مٹی لے لی۔ پھر اللہ نے اپنے کلمہ کو حکم دیا اس نے پہلے قبضہ کو داہنے ہاتھ میں

لیا اور دوسرے قبضہ کو بائیں ہاتھ میں، پس خدا نے اس مٹی کو دو حصوں میں کر دیا اور یکھیر دیا زمین والی مٹی کو جو بائیں ہاتھ میں تھی اور آسمانوں والی مٹی کو جو داہنے ہاتھ میں تھی اور اس سے کہا: تجھ سے رسول، نبی، وصی، صدیق، مومن اور وہ نیک لوگ پیدا ہوں گے جن کو صاحب کرامت بنانا چاہتا ہوں۔ پس ثابت اور لازم ہوا۔ ان کے لئے جو کچھ کہا تھا: یعنی وہ تمام اقسام پیدا ہوئے اور بائیں ہاتھ والی (مٹی) سے کہا: تجھ سے جبار مشرک دکافر پیدا ہوں گے اور ایسے سرکش و نافرمان، جن کی ذلت و بدبختی کا میں ارادہ کروں گا۔ پس وہی ہوا جو اللہ نے کہا تھا پھر خدا نے ان دونوں طینتوں کو ملا لیا۔ اسی کو ظاہر کرتی ہے یہ آیت۔ وہ دانہ اور گٹھلی کو شگافتہ کرنے والا ہے۔ دانہ طینت مومن ہے اور نئے طینت کافر ہے۔ یہ لوگ وہ ہیں جو ہر بشر سے دور ہیں تو فنا نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ نیک سے الگ ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ وہ زندہ اور مردہ کو زندہ نکالتا ہے پس زندہ وہ مومن ہے جس کی طینت، طینت کافر سے نکلتی ہے اور میت وہ ہے جو زندہ سے نکلتا ہے پس جی سے مراد مومن ہے اور میت سے مراد کافر، یہی طلب ہے خدا کے اس قول سے جو مردہ تھا ہم نے اسے زندہ کیا۔ اور یہ کہ اس کی موت تھی، یہ کہ اس کی طینت کا اختلاط طینت کافر سے ہوا اور یہی اس کی زندگی ہے کیونکہ خدا نے ان دونوں طینتوں کے درمیان جدائی پیدا کر دی ہے اپنے کلمہ (جبرئیل) کے ذریعہ سے پس خدا مومن کو ولادت کے وقت تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لے آتا ہے اور کافر کو نور کی طرف سے نکال کر ظلمت کی طرف لے جاتا ہے جیسا کہ سورہ یس میں ہے تاکہ ڈرائے عذاب سے اس کو جو زندہ تھا اور کافروں پر اللہ کا قول سچ ثابت ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ حدیث طینت مشکل ترین احادیث سے ہے اس کے اسرار و اقیسہ کو توضیحات :- کو انبیاء اور آئمہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ مصالح ایزدی کو سمجھنا عقول بشری سے باہر ہے ہمارے سمجھانے کو جو کچھ معصومین نے بیان کیا ہے وہ مادی طریق کار کے لحاظ سے ہے اور ایک اجمالی بیان ہے اس کی حقیقت کا علم صرف انہی حضرات کو ہو سکتا ہے جو خلقت عالم کے وقت موجود تھے اور جو مدرسہ من لدن کے تعلیم یافتہ تھے۔ اس حدیث کو علامہ مجلسی نے ضعیف لکھا ہے۔

کافی کے محشی لکھتے ہیں :- کہ یہ حدیث متشابہات الاخبار اور معضلات الانار سے ہے اس سے جبکہ اثبات اور اختیار کی نفی لازم آتی ہے علمائے امامیہ کا مسلک اس کے متعلق مختلف ہے۔

۱۔ اخباریوں کا مسلک یہ ہے کہ ہم کو جملہ ایمان لانا کافی ہے اور اس کی حقیقت کے متعلق اپنے جہل کا اقرار کر لینا چاہیے اور کہنا چاہیے خدا نے اپنی مصلحت سے جیسا چاہا بنا دیا اس کا حقیقی علم آئسہ علیہم السلام کو ہے۔

۲۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ یہ حدیث محمول بر تقیہ ہے جس میں روایات عامہ اور مصاحب اشاعرہ جبرئیل

کی موافقت کی گئی ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے پیدا ہونے سے ان کے تمام افعال کو جو وہ مدت العمر کرنے والے تھے اپنے علم میں لے لیا تھا لہذا انہی عقائد و اعمال کے لحاظ سے ان کی طینت کو مخصوص کیا گیا۔ لہذا جبر لازم نہیں آتا۔ جب آیات قرآنی سے انسان کا فاعل مختار ہونا ثابت ہے جیسے کُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظَلَّمُونَ توجہ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

۴۔ طینت کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے یہ کتنا یہ ہے لوگوں کی استعداد کے مختلف ہونے سے اور قابلیتوں کی کمی بیشی سے اور یہ امر ایسا بین ہے کہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کسی عاقل کو اس سے انکار نہیں کہ حضرت رسول خدا اور ابو جہل ایک درجہ میں نہیں بلحاظ استعداد قابلیت اور حصول کمالات، خدا نے اپنے نبی کو مکلف بنایا ان امور کا جن کے وہ اہل تھے اور ابو جہل کو ان کا جس کا وہ اہل تھا خدا نے اس کو شر و فساد پر مجبور نہیں کیا بلکہ یہ اس کا ذاتی فعل تھا اسی طرح ہر انسان اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ علم الہی میں تھا اسی کے لحاظ سے اس کو طینت دی گئی۔

۵۔ جب عالم دز میں اللہ نے رحوں کو مکلف بنایا تو کسی نے اختیار خود خیر کو اختیار کیا۔ کسی نے شر کو۔ لہذا اسی لحاظ سے ان کو خلق کیا گیا۔

خدا کی اس میں کیا مصلحت تھی کہ اس نے جا بجا سے مٹی منگائی ایک ہی مٹی سے سب کو اعتراض :- کیوں نہ پیدا کیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ مشیت ایزدی یہ تھی کہ ہر خطہ زمین کو بنی نوع انسان سے آباد کرے چونکہ ہر خطہ زمین کی تاثیر جدا گانہ ہے لہذا ضرورت تھی کہ ہر خطہ کے باشندوں کو وہیں کی مٹی سے بنایا جائے تاکہ وہ سہولت سے زندگی بسر کر سکیں اور وہاں کی آب و ہوا اور پیداوار ان کے مزاج کے مطابق ہو نیز یہ کہ ایک سرزمین کا آدمی دوسرے خطہ کے لحاظ سے جدا ہو تاکہ شناخت میں آسانی ہو۔

اس کی کیا ضرورت تھی کہ خدا مومن و کفار کی دو طینتوں کو مخلوط کرے اور پھر ان کو ایک اعتراض :- دوسرے سے جدا کر کے مومن سے کافر اور کافر سے مومن کو پیدا کرے یہ تو بچوں کا سا کھیل ہوا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ انسان میں قسم کے ہیں اول وہ طبقہ جن سے گناہوں کا صدور نہیں ہوتا یہ بنی نوع انسان کا اعلیٰ طبقہ ہے اس کی طینت اعلیٰ علیین سے ہے دوسرا طبقہ وہ ہے جو شیاطین کا آلہ کار ہے اور کفر و شرک، ظلم و قتل پر دازی کی نجاست میں لوث ہے اس کی طینت سچین ہے یعنی

سب سے بدتر یہ نوع انسانی کا پرست ترین طبقہ ہے تیسرا طبقہ وہ ہے جو نیکی و بدی دونوں کا مرکز ہے لہذا اس کا وجود مخلوط طینتوں سے ہونا چاہیے۔

اعتراض: اگر جب مومن و کافر دونوں کا پیدا کرنے والا خدا ہی ہے تو پھر جزا و سزا بے سود ہے۔

جواب یہ ہے کہ انسان مومن و کافر اپنے عقائد و اعمال سے بنتا ہے نہ کہ خدا نے اسے مومن یا کافر

جبراً بنایا ہے خدا نے مومن کو اچھی طینت اور کافر کو بری طینت سے بلحاظ ان کے افعال کے بنایا ہے جو وہ اس

دنیا میں آکر کرے گا چونکہ وہ سب باتیں علم الہی میں پہلے سے ہیں لہذا انہی کے لحاظ سے اس کو مومن یا کافر کہا گیا ہے۔

ایک سو تیسواں باب

ذکر تکلیف اول

﴿بَابُ آخِرُ مِنْهُ﴾ ۱۳۰

(وَفِيهِ زِيَادَةٌ وَقُوْعُ التَّكْلِيفِ الْأَوَّلِ)

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَنْ بِنِ عُمَانَ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَوْ عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ ابْتِدَاءِ الْخَلْقِ مَا اخْتَلَفَ اثْنَانِ ، إِنْ لَمْ يَكُنْ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقِ الْخَلْقَ قَالَ : كُنْ مَا عَذَابًا أَخْلُقُ مِنْكَ جَنَّتِي وَ أَهْلَ طَاعَتِي وَ كُنْ مِلْحًا أَوْ جَابًا أَخْلُقُ مِنْكَ نَارِي وَ أَهْلَ مَعْصِيَتِي ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَأَمْتَرَجَا ، فَمِنْ ذَلِكَ صَارَ يَلِدُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرُ وَ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنُ ثُمَّ أَخَذَ طِينًا مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَمَرَكَهُ عَرَكًا شَدِيدًا فَأَذَاهُمْ كَالنَّارِ يَدْبُونَ ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : إِلَى الْجَنَّةِ بِسَلَامٍ ، وَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : إِلَى النَّارِ وَلَا بَالِي ، ثُمَّ أَمَرَ نَارًا فَاسْعِرَتْ ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : ادْخُلُوهَا ، فَهَابُوهَا ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : ادْخُلُوهَا فَدَخَلُوهَا ، فَقَالَ : كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا فَكَانَتْ بَرْدًا وَ سَلَامًا فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : يَا رَبِّ أَوَلْنَا قَالَ : قَدْ أَقْلَنْتُمْ فَادْخُلُوهَا ، فَدَخَبُوا فَهَابُوهَا ، فَمَنْ تَبَتَّتِ الطَّاعَةَ وَ الْمَعْصِيَةَ فَلَا يَسْتَطِيعُ حَوْلًا أَنْ يَكُونَ نَوًا مِنْ حَوْلَاءِ ؛ وَلَا هَوْلًا مِنْ حَوْلَاءِ .

اسلام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر لوگ یہ جان لیں کہ دنیا کی ابتدا کیوں ہوئی تو دو آدمیوں کے درمیان

سبھی اختلاف نہ ہو۔ خدا نے ان لوگوں کو خلق کرنے سے پہلے فرمایا۔ میٹھا پانی ہو جائیں تجھ سے اپنی جنت کو پیدا کروں گا اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پھر فرمایا۔ نمکین پانی ہو جائیں تجھ سے اہل نارا اور اہل معصیت کو پیدا کروں گا پھر ان کو مل جانے کا حکم دیا جتنا پھر میٹھا پانی اور کھار پانی مل گیا۔ یہی وجہ ہے کہ موسیٰ سے کافر اور کافر سے موسیٰ پیدا ہوتا ہے پھر زمین کے اوپر سے موسیٰ اور اسے سخت جھٹکا دیا کہ وہ ذرہ ذرہ ہو گئی۔ کچھ ذرے داہنی طرف گئے اور کچھ بائیں طرف گئے۔ داہنی طرف والوں سے کہا کہ تم سلامتی سے جنت کی طرف جاؤ اور اصحاب شمال سے کہا کہ تم دوزخ کی طرف جاؤ، پھر نارا کو حکم دیا وہ بھڑک اٹھی۔ اصحاب شمال سے کہا اس میں داخل ہو، وہ خوف زدہ ہو گئے اور انکار کر دیا۔ اصحاب یمن سے کہا تم داخل ہو جاؤ وہ داخل ہو گئے۔ خدا نے نار سے فرمایا تو سلامتی ٹھنڈی ہو جا وہ ٹھنڈی پڑ گئی۔ اصحاب شمال نے کہا۔ اے ہمارے رب ہمارے معاملے سے درگزر فرما، فرمایا درگزر کی۔ اچھا اب داخل ہو جاؤ۔ وہ بڑھے اور پھر انکار کر دیا۔ پس اسی روز اطاعت اور معصیت ثابت ہو گئی۔ پس نہ اصحاب یمن۔ اصحاب شمال میں سے ہیں اور نہ اصحاب شمال اصحاب یمن سے۔

اس حدیث سے چند باتوں پر روشنی پڑتی ہے (۱) قدامت مادہ کا ابطال کیوں کہ جب ہر شے تو ضیح ہے۔ کی اصل زندگی پانی سے ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَجَعَلْنَا بَحْرَ الشَّمْسِ مِثْقَالَ رَيْحَانٍ لِّیَظْهَرَ لِقَوْمٍ عَالَمِینَ (۲) عباد اختیار کی خلقت آب شیریں و خوش گوار سے ہوئی ہے یعنی جس طرح آب شیریں سے مخلوقات کو بے شمار فائدے پہنچتے ہیں اسی طرح نیکیوں سے نائدہ پہنچتا ہے (۳) عالم ذری میں پتہ چل گیا کہ کس میں فرمانبردار کی اہلیت ہے اور کس میں نہیں۔ جب روز اول ہی میں امتحان لے لیا گیا تو جو طینت دی گئی ہے وہ اسی کے لحاظ سے ہوئی۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ : «وَإِذَا أَخَذْنَاكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذَرْيَةً يَتَسْتَمُّوْنَ وَآشْهَدُهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ ، إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ ، فَقَالَ وَآبُوهُ يَسْتَمُّ : حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابِ التُّرْبَةِ الَّتِي خَلَقَ مِنْهَا آدَمَ عليه السلام فَصَبَّ عَلَيْهَا الْمَاءَ الْعَنْبَ الْفَرَاتِ ثُمَّ تَرَكَهَا أَوْ بَعِنَ صَبَاحًا ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهَا الْمَاءَ الْمَالِئِ الْأَجَاجِ فَتَرَكَهَا أَوْ بَعِنَ صَبَاحًا فَلَمَّا اخْتَمَرَتِ الطَّبَقَةُ أَخَذَهَا فَتَرَكَهَا عَزَّ كَأَنَّ شَدِيدًا فَخَرَجُوا كَالنَّارِ مِنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ وَآمَرَهُمْ جَمِيعًا أَنْ يَقْعُوا فِي النَّارِ ، فَدَخَلَ أَصْحَابُ الْيَمِينِ ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَلَامًا وَآبَى أَصْحَابُ الشِّمَالِ أَنْ يَدْخُلُوْهَا .

۲- زراره سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص نے آئی، جب تیرے رب نے اولاد آدم کے

اصلاب سے ان کی اولاد کو باہر نکالا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں مطلب پوچھا۔ امام نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین بھی سن رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک مٹھی خاک اس زمین سے لی جس سے آدم کو پیدا کیا تھا اس پر آب شیرین اور خوش گوار چھڑکا اور چالیس روز اس حالت میں رہنے دیا۔ پھر اس پر کھاری اور کڑوا پانی چھڑکا اور چالیس روز اسی حالت میں رہنے دیا۔ جب مٹی خیس ہو گئی تو اسے خوب ملا کہ اس کا ایک ایک جز علیحدہ ہو گیا تو رو میں اس میں سے چوبیسویں کی طرح نکلیں کچھ دایں طرف گئیں اور کچھ بائیں طرف۔ قدرے سب کو مکم دیا کہ داخل نار ہو دہنی طرف والی اس میں داخل ہو گئیں آگ سلامتی سے ان پر ٹھنڈی پڑ گئی اور بائیں طرف والوں نے انکار کر دیا۔

توضیح ۱۔ اصلاح کی طرف لے جاتے ہیں جیسے عقل نفس ملکوتی اور کھاری پانی سے مراد ہوں وہ دوائی ہیں جو شہوات کو ابھارتے ہیں اور دونوں کو ملانے سے اظہار ہے ان کے اثرات کا۔ اور حدیث اول میں اخلق بنک سے یہ مراد ہے کہ میں تیری وجہ سے اپنی جنت اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پیدا کروں گا ورنہ اگر انسان میں جہت خیر نہ ہو تو جنت کے پیدا کرنے سے فائدہ کیا اور نہ کوئی اس کا مستحق ہو گا اور نہ کوئی اللہ کا فرمانبردار بندہ بن سکتا ہے ایسے دوائی سرزد نہ ہوتے تو کوئی خدا کی نافرمانی نہ کرتا اور نہ گنہگاروں کو عذاب دینے کے لئے دوزخ کو بنانے کی ضرورت پیش آتی۔

۳۔ عِلِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي تَعْمِرٍ ، عَنْ أَبِيَانَ بْنِ عُثْمَانَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ أَرْسَلَ الْمَاءَ عَلَى الطَّيْنِ ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً فَمَرَّ كَهَاتِمَ قَرَقَهَا فِرْقَتَيْنِ بِيَدِهِ ثُمَّ ذَرَأَهُمْ فَأَذَاهُمْ يَدَبُونَ ثُمَّ رَفَعَ لَهُمْ نَارًا فَأَمَرَ أَهْلَ الشِّمَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَذَهَبُوا إِلَيْهَا فَهَا يَوْهَا فَلَمْ يَدْخُلُوهَا ثُمَّ أَمَرَ أَهْلَ الْيَمِينِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَذَهَبُوا فَذَخُلُوهَا فَأَمَرَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ النَّارَ فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَلَامًا ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَهْلُ الشِّمَالِ قَالُوا : رَبَّنَا أَقْلِنَا ، فَأَقْلَمَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ : اذْخُلُوهَا فَذَهَبُوا فَقَامُوا عَلَيْهَا وَلَمْ يَدْخُلُوهَا ، فَأَعَادَهُمْ طِينًا وَخَلَقَ مِنْهَا آدَمَ عليه السلام . وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَلَنْ يَسْتَطِيعَ هُوَلَاءُ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هُوَلَاءَ وَلَا هُوَلَاءُ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هُوَلَاءَ قَالَ : قَيَّرُونَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ تِلْكَ النَّارَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ : وَقَلَّ إِنَّ كَانَ لِلرُّحْمَنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَالِيَيْنِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدائے جب آدم کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو مٹی پر پانی برسایا پھر

اس میں بے مٹے کہ اس کو ملا پھر اس کے دو حصے کئے۔ پھر ذرے چوہنیوں کی شکل میں ہو گئے اور چلنے لگے پھر ان کے لئے آگ کو بلند کیا اور اہل شمال کو حکم دیا کہ اس میں داخل ہو جائیں وہ اس کے پاس تک گئے اور پھر انکار کر دیا۔ پھر خدا نے اہل یمن کو حکم دیا کہ وہ داخل ہوں وہ وہاں گئے اور کوہ پڑے خدا نے آگ کو حکم دیا کہ سلامتی کے ساتھ سرد ہو جا۔ جب اہل شمال نے یہ دیکھا تو کہنے لگے ہمارے خطا سے درگزر کر، خدا نے معاف کر دیا۔ وہ گئے اور کنارہ پر کھڑے ہو گئے اس کے اندر گئے نہیں، خدا نے پھر انہیں مٹی کی طرف پلٹا دیا اور آدم کو اس سے پیدا کیا۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، نہ یہ اس گروہ میں شامل ہونے کے قابل ہیں اور نہ وہ ان میں اور فرمایا۔ لوگ روایت کرتے ہیں کہ آگ میں سب سے پہلے داخل ہونے والے رسول خدا تھے اسی لئے خدا نے فرمایا ہے۔ اے رسول کہہ دو اگر خدا کے کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا۔

ایک سواکیسواں باب

(بَابُ آخِرُ مِنْهُ) ۱۳۱

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ دَاوُدَ الْعَجَلِيِّ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيْثُ خَلَقَ الْخَلْقَ خَلَقَ مَاءَ عَذَابًا وَ مَاءَ مَالِحًا أُحْجَا ، فَاَمْتَرَجَ الْمَاءَانِ ، فَاَخَذَ مِنْهُمَا مِنْ اَدَمِ الْاَرْضِ فَمَرَّ بِهِ عَرَّ كَأَشَدِّ اَبْدَانِ ، فَقَالَ لِاصْحَابِ الْيَمِينِ وَهُمْ كَالْبَدِيِّ يَدْبُتُونَ : اِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَامِ وَقَالَ لِاصْحَابِ الشِّمَالِ : اِلَى النَّارِ وَلَا اِبَالِي . ثُمَّ قَالَ : وَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا اَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ ، ثُمَّ اَخَذَ الْمِثْقَالَ عَلَى النَّيِّبِ ، فَقَالَ : اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ وَاَنْ هَذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلِي ، وَاَنْ هَذَا عَلِيُّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؟ قَالُوا : بَلَى قَبَّلْتَهُمْ لَهْمُ النَّبُوَّةِ وَاَخَذَ الْمِثْقَالَ عَلَى اَوْلِي الْعِزْمِ اَتَيْتِي رَبِّكُمْ وَاَعْتَدْتُ رَسُوْلِي وَاَعْلِيَّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَوْصِيَاؤُهُ مِنْ بَعْدِي وَاَوْلَاةُ اَمْرِي وَخُرَّ اَنْ عَلِمِي وَاَنْ الْمَهْدِيَّ اَنْتَصِرُ بِهٖ لِدِينِي وَاَطْرُقُ بِهٖ دَوْلَتِي وَاَنْتَقِمُ بِهٖ مِنْ اَعْدَائِي وَاَعْبُدِيهِ طَوْعًا وَاَكْرَهًا قَالُوا : اَقْرَرْنَا يَا رَبِّ وَشَهِدْنَا ، وَاَنْ يَجْعَدَ اَدَمٌ وَاَنْ يَقْرَأَ فَنَبِّتَ الْعَرِيْمَةَ لِهُوْلَاءِ الْحَمْسَةِ فِي الْمَهْدِيِّ وَاَنْ يَكُنْ لِاَدَمَ عِزْمٌ عَلٰى الْاِقْرَارِ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَاَلَقَدْ عٰهَدْنَا اِلٰى اٰدَمَ مِنْ قَبْلِ نَسِيٍّ وَاَنْ نَجْعَلَهُ عِزْمًا ، قَالَ : اِنَّمَا هُوَ فِتْرَةٌ ثُمَّ اَمْرًا نَارًا فَاَجِيَتْ فَقَالَ لِاصْحَابِ الشِّمَالِ : اُدْخُلُوْهَا فَمَا بُوْهَا ، وَقَالَ لِاصْحَابِ الْيَمِيْنِ : اُدْخُلُوْهَا

فَدَخَلُوهَا فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَالِمًا ، فَقَالَ أَصْحَابُ الْيَمَانِ : يَا رَبِّ أَقْلَنَّا ، فَقَالَ : قَدْ أَقْلَنْتُمْ
أَذْهَبُوا فَادْخُلُوهَا ، قَهَا بُوَهَا ، فَنَمَّ تَبَتَّ الطَّاعَةُ وَالْأَوْلَايَةُ وَالْمَعْصِيَةُ .

احمران سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو پہلے میٹھا پانی
پیدا کیا۔ پھر کھاری اور کڑوا۔ پھر دونوں کو ملا دیا۔ اس کے بعد جو مٹی سطح ارض پر بنی اس کو بید قدرت نے خوب لایا اس کے
ذروں سے چوڑیاں سی بن کر داہنی طرف چلیں۔ خدا نے ان سے کہا۔ تم جنت کی طرف جاؤ سلامتی کے ساتھ اور بائیں طرف جانے
والوں سے کہا تم دوزخ کی طرف جاؤ مجھے تمہاری پروا نہیں۔ پھر سب روجوں سے کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ انھوں نے
کہا ہاں یہ اقرار اس لئے ہے کہ روز قیامت یہ نہ کہو کہ ہمیں خبر نہ تھی۔ پھر انبیاء سے یثاق لیا گیا۔ میں تمہارا رب نہیں اور یہ
محمد تمہارا رسول ہے اور یہ علی امیر المؤمنین ہے۔ سب نے کہا ہاں، پس نبوت ثابت ہوئی اور انبیاء اول العزم (نوح،
ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد) سے عہد لیا۔ اپنی ربوبیت اور محمد کی رسالت کا اور علی کی امامت کا اور ان کے بعد ہونے
والے اوصیاء کا جو ویلیان امر الہی اور خاندان علم ایزدی ہیں اور ہدی کی امامت کا اقرار لیا اور کہا یہ میرے دین کا
ناصر ہے میں اپنی حکومت کو اس سے مضبوط کروں گا اور اس کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اس کی وجہ
سے میری عبادت کی جائے گی چاہے بخوشی ہو یا بہ اکراہ، سب نے کہا پروردگار ہم نے اقرار کیا اور گوہی دی۔ اور آدمؑ نے
نہ تو اقرار کیا اور نہ انکار ہی۔ پس پانچ انبیاء کے لئے تو عزمیت ثابت ہوئی۔ ہدی علیہ السلام کے بارے میں اور آدمؑ
کا اقرار ثابت نہ ہوا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے ہم نے آدمؑ سے عہد لیا۔ پس اس نے ترک کیا اور ہم نے اس میں عزم کو نہ پایا۔
امام نے فرمایا۔ اس آیت میں نبی کے معنی ترک (چھوڑ دیا) کے ہیں پھر خدا نے آگ کو حکم دیا کہ وہ شعلہ فشاں ہو
جب شعلے بھڑکے تو اصحاب یمین سے کہا اس میں داخل ہو جاؤ وہ داخل ہو گئے تو آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی پڑ
گئی۔ یہ دیکھ کر اصحاب شمال نے کہا۔ پروردگار ہماری خطا سے درگزر، درگزر کی، اچھا اب داخل ہو جاؤ انھوں نے
انکار کر دیا۔ پس یہاں سے ہی اطاعت، ولایت اور معصیت کا ثبوت ملتا ہے۔

میٹھے اور کڑوے پانی سے مراد مزاج انسانی کی خصوصیت ہے کبھی وہ خوش ہوتا ہے کبھی
تو بے خوش، کبھی لوگوں سے اچھا برتاؤ کرتا ہے کبھی نہیں یا آب شہریں سے مراد اس کی ایمانی
قوت ہے اور آب نمکین اور تلخ سے مراد اس کا کفر و شرک ہے۔

ذرات سے جو چیزیں کی طرح چلنے والے تھے انسان کے وہی اجزائے اصلیہ مراد تھے جن کا ذکر
ہم پہلے کر چکے ہیں یہی باعث تکلیف اور مرکز ایمان و عرفان ہیں یہی وہ جن کو نقطۂ انسانی کے اندر
چھپا دیا جاتا ہے یہی انسان کے جسم کے ہر حصہ کو اجزائے بشری کی صورت میں باقی رکھنے کے ذمہ دار ہیں
جب یہ جسم انسان سے خارج ہو جاتے ہیں تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

یہ اجزائے اصلیہ عالم ذر میں صاحب عقل و شعور تھے ورنہ السمیت برویکہ کے جواب میں ہلے نہ کہتے۔ کیونکہ کسی چیز کا اقرار اسی وقت کیا جاتا ہے جب اس کی حقیقت سے واقفیت ہو۔ یقیناً وہ اسی عالم میں اس کی ربوبیت کی شان دیکھ چکے۔ ان اجزائے اصلیہ کی تربیت خدا نے کس طرح کی۔ یہ عقل بشری سے دور کی بات ہے۔

آگ میں داخل ہونے کا حکم دینا بغرض امتحان تھا تاکہ فرمانبردار اور نافرمان کا علم ہو جائے۔ خدا کو تو علم تھا یہ تو صرف بندوں پر اتمامِ حجت کی غرض سے تھا تاکہ ان کی حسب حال ان کی طینت رکھی جائے۔ اصحابِ یمن اور اصحابِ شمال سے مراد فرمانبردار اور نافرمان ہیں چونکہ دستِ راست کو دستِ چپ پر فوقیت ہے اس لئے نیکوں کو اصحابِ یمن کہا گیا ہے اور بدوں کو اصحابِ شمال۔

چونکہ انبیاء اور اوصیائے انبیاء اور ذاتِ حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کے اوصیاء سے نظامِ حیاتِ بشری کی وابستگی تھی اور ان کے سہارے دین الہی قیامت تک چلنے والا تھا لہذا ان کی نبوت اور آئینہ کی امامت کا افسرار لینا ضروری تھا خصوصاً امامِ ہدی علیہ السلام کے متعلق جن پر ہم شہبِ قدس میں تاقیامت ملائکہ اور روح نازل ہوتے رہیں اور ہر امر نظامِ کائنات کے متعلق ان کے پاس آئے گا چونکہ عہدہ جلیل دین الہی کے نشر کا سب سے بڑا سبب ہے لہذا اقرارِ امامت امامِ ہدی علیہ السلام ضروری ہوا۔

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ السَّجِسْتَانِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَخْرَجَ ذُرِّيَّةَ آدَمَ عليه السلام مِنْ ظَهْرِهِ لِيَأْخُذَ عَلَيْهِمُ الْمِشَاقَ يَأْتِي بُوَيْسَةَ لَعْنًا وَبِالسُّبُورِ لِكُلِّ نَبِيٍّ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ لَهُ عَلَيْهِمُ الْمِشَاقَ يَسُوءُ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِآدَمَ : انظُرْ مَاذَا تَرَى ؟ قَالَ : فَنَظَرُ آدَمَ عليه السلام إِلَى ذُرِّيَّتِهِ وَهُمْ ذُرٌّ قَدَمَلَاوَا السَّمَاءَ . قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ مَا أَكْثَرَ ذُرِّيَّتِي وَلَا مَرْمَا خَلَقْتَهُمْ ، فَمَا تَرِيدُ مِنْهُمْ يَا خِذْكَ الْمِشَاقَ عَلَيْهِمْ ؟ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَعْبدُونَنِي وَلَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَيُؤْمِنُونَ بِرُسُلِي وَيَسْمَعُونَ نَهْيِي ، قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَمَا لِي أَرَى بَعْضَ الذَّرِّ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُهُمْ لَهُ نُورٌ كَثِيرٌ وَبَعْضُهُمْ لَهُ نُورٌ قَلِيلٌ وَبَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ نُورٌ ؟ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : كَذَلِكَ خَلَقْتُهُمْ لِأَبْلُوهُمْ فِي كُلِّ خَالَتِهِمْ ، قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَمَا تَدِينُ لِي فِي الْكَلَامِ فَأَنْتَ تَكَلِّمُ ؟ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : تَكَلَّمْ فَإِنَّ رُوحَكَ مِنْ رُوحِي وَطَبِيعَتُكَ مِنْ خِلَافِي كَيْنُوتِي . قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَلَوْ كُنْتُ

خَلَقْتَهُمْ عَلَى مِثَالِ وَاحِدٍ وَقَدِيرٍ وَاحِدٍ وَطَبِيعَةٍ وَاحِدَةٍ وَجِسْمَةٍ وَاحِدَةٍ وَأَلْوَانٍ وَاحِدَةٍ وَأَعْمَارٍ وَاحِدَةٍ
 وَ أَرْزَاقٍ سَوَاءٍ لَمْ يَتَّبِعْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمْ تَخَافٌ وَلَا تَبَاغُضٌ وَلَا اخْتِلَافٌ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ ،
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا آدَمُ بِرُوحِي نَطَقْتَ وَيَضَعِفُ طَبِيعَتِكَ تَكَلَّمْتَ مَا لَا عِلْمَ لَكَ بِهِ وَأَنَا الْخَالِقُ الْعَالِمُ ،
 يَعْلَمِي خَالَفْتُ بَيْنَ خَلْقِهِمْ وَبِمَشِيئَتِي يَمْضِي فِيهِمْ أَمْرِي وَإِلَى تَدْبِيرِي وَتَقْدِيرِي صَائِرُونَ ، لَا تَبْدِيلَ
 لِخَلْقِي ، إِنَّمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ لِيَعْبُدُونَّ وَخَلَقْتُ الْجَنَّةَ لِمَنْ أَطَاعَنِي وَعَبَدَنِي مِنْهُمْ وَأَتَّبَع
 رُسِّي وَلَا أُبَالِي وَخَلَقْتُ النَّارَ لِمَنْ كَفَرَ بِي وَعَصَانِي وَلَمْ يَتَّبِعْ رُسُلِي وَلَا أُبَالِي ؛ وَخَلَقْتُكَ وَخَلَقْتُ
 ذُرِّيَّتَكَ مِنْ غَيْرِ فَاقَةٍ بِي إِلَيْكَ وَالنَّبِيَّمْ وَإِنَّمَا خَلَقْتُكَ وَخَلَقْتَهُمْ لِأَبْلُوكَ وَأَبْلُوكَهُمْ أَيْكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا فِي
 دَارِ الدُّنْيَا فِي حَيَاتِكُمْ وَ قَبْلَ مَا يَكُمُ فَلِذَلِكَ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَالْحَيَاةَ وَالْمَوْتَ وَالطَّاعَةَ
 وَالْمَعْصِيَةَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَكَذَلِكَ أَرَدْتُ فِي تَقْدِيرِي وَتَدْبِيرِي ، وَ يَعْلَمِي التَّائِيْدُ فِيهِمْ خَالَفْتُ
 بَيْنَ صُورِهِمْ وَأَجْسَامِهِمْ وَ أَلْوَانِهِمْ وَأَعْمَارِهِمْ وَأَرْزَاقِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ وَمَعْصِيَتِهِمْ ، فَجَعَلْتُ مِنْهُمْ الْقِيَمِي
 وَالسَّعِيدِ وَالْبَصِيرِ وَالْأَعْمَى وَالْقَصِيرَ وَالطَّوْبِلَ وَالْجَمِيلَ وَالنَّمِيمَ وَالْعَالِمَ وَالْجَاهِلَ وَالْفَنِيَّ وَالْفَقِيرَ
 وَالْمُطْبِعَ وَالْمَالِيَّ وَالصَّحِيحَ وَالسَّقِيمَ وَمَنْ بِهِ الزُّمَانَةُ وَمَنْ لَا غَاهَةَ بِهِ ، فَيَنْظُرُ الصَّحِيحُ إِلَى الَّذِي
 بِهِ الْغَاهَةُ فَيَحْمِدُنِي عَلَى غَايَتِهِ ، وَيَنْظُرُ الَّذِي بِهِ الْغَاهَةُ إِلَى الصَّحِيحِ فَيَدْعُونِي وَيَسْأَلُنِي أَنْ أُغَايَهُ
 وَ يَصْرِعُ عَلَى بِلَابِي فَأُثْبِتُهُ جَزْبِلَ عِظَانِي ، وَيَنْظُرُ الْفَنِيَّ إِلَى الْفَقِيرِ فَيَحْمِدُنِي وَيَشْكُرُنِي ، وَيَنْظُرُ
 الْفَقِيرُ إِلَى الْفَنِيَّ فَيَدْعُونِي وَيَسْأَلُنِي ، وَيَنْظُرُ الْمُؤْمِنُ إِلَى الْكَافِرِ فَيَحْمِدُنِي عَلَى مَا هَدَيْتُهُ فَلِذَلِكَ
 خَلَقْتَهُمْ لِأَبْلُوكَهُمْ فِي الشَّرِّ وَالصِّرَافِ وَ فِيمَا أُعَايِبُهُمْ وَ فِيمَا أُبْتَلِيهِمْ وَ فِيمَا أُعْطِيهِمْ وَ فِيمَا أَمْتَنُهُمْ
 وَ أَنَا اللَّهُ الْمَلِكُ الْغَايِرُ ، وَلِي أَنْ أَمِيزِي جَمِيعَ مَا قَدَرْتُ عَلَى مَا دَبَّرْتُ وَلِي أَنْ أَعْتَبِرَ مِنْ ذَلِكَ مَا يَشَاءُ
 إِلَيَّ مَا يَشَاءُ وَأَقْدِمُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَخَّرْتُ وَأُخِّرُ مِنْ ذَلِكَ مَا قَدَّمْتُ وَأَنَا اللَّهُ الْفَعَّالُ لِمَا أُرِيدُ لَا أُسْأَلُ
 عَمَّا أَفْعَلُ وَأَنَا أَسْأَلُ خَلْقِي عَمَّا فَعَلُوا .

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدائے عزوجل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب

اولاد آدم پرشت آدم سے نکالا تا کہ ان سے اپنی ربوبیت اور ہر نبی کی نبوت کا عہد لے۔ تو سب سے پہلے جس کی نبوت کا
 میثاق لیا گیا وہ نبوت حضرت محمد مصطفیٰ (س)۔ خدائے آدم سے کہا۔ بتاؤ تم کیا دیکھتے ہو۔ آدم نے اپنی اولاد کی طرف
 نگاہ کی۔ وہ سب چوہنی کی مثل تھیں جن سے پورا آسمان بھرا ہوا تھا۔ آدم نے کہا پالنے والے میری اولاد کس قدر زیان
 ہے تو نے ان کو کس لئے پیدا کیا ہے کیا ان سے عہد لینے کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس لئے پیدا کیا ہے کہ یہ میری عبادت کریں اور

میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور میرے رسولوں پر ایمان لائیں اور ان کا اتباع کریں۔

آدم نے کہا پالنے والے میں بعض مورچوں (چونٹیاں) کو بعض سے بڑا پاتا ہوں۔ بعض میں نور زیادہ ہے بعض میں کم، بعض میں بالکل نور نہیں، خدا نے فرمایا۔ میں نے ایسا ہی کیلئے تاکہ میں ہر حالات میں ان کو آزماؤں، آدم نے کہا پالنے والے، کلام کی مجھے اجازت دے۔ فرمایا۔ بلو تیری روح میری روح ہے لیکن تیری طبیعت میں میری ذات سے مخالفت کا مادہ موجود ہے۔ آدم نے کہا اگر تو ان کو ایک ہی مثال اور ایک ہی اندازہ ایک ہی طبیعت ایک ہی فطرت، ایک ہی رنگ اور ایک ہی عمر کا پیدا کرتا اور ان کا رزق بھی برابر ہوتا تو یہ ایک دوسرے سے بغاوت نہ کرتے اور ان کے درمیان حسد نہ ہوتا۔ اور بغض نہ پایا جاتا اور کسی شے میں اختلاف نہ ہوتا۔ خدا نے کہا۔ اے آدم میں نے تجھ کو اپنی روح سے گویا کیا اور تیری ضعف طبیعت کا لحاظ کر کے تجھے مکلف بنایا۔ جس کا تجھے علم نہیں اور میں خالق عالم ہوں اور میں نے اپنے علم کے مطابق اپنی مخلوق میں اختلاف رکھا ہے اور میری مشیت کے مطابق میرا حکم ان میں جاری ہوتا ہے اور میری تدبیر اور اندازہ سے ان کے کام ہوں گے میری خلق میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی میں نے جن اور انیس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور جنت کو ان لوگوں کے لئے خلق فرمایا ہے جو اطاعت و عبادت کریں گے اور میرے رسولوں کا اتباع کریں گے اور مجھے ان کی عبادت و اطاعت کی پروا نہیں اور ان کے اپنے نافرمانوں کے لئے جنوں نے میرے رسولوں کی پیروی نہ کی، مجھے اس کی پروا نہیں۔ میں نے تجھے اور تیری اولاد کو پیدا کیا۔ درآنحالیکہ میری کوئی احتیاج ان کی طرف نہ تھی اور نہ تیری طرف۔ میں نے تجھ کو اور ان کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ میں تجھے اور ان کو آزماؤں کہ از روئے عمل اس دار دنیا کی زندگی میں اپنی موت سے پہلے کون اچھا ہے اسٹی میں نے دنیا و آخرت، زندگی اور موت، طاعت و معصیت اور جنت و نار کو پیدا کیا اور اسی طرح ارادہ کیا اپنی تدبیر و تقدیر کا۔ پس میرا علم ان میں جاری ہے۔ میں نے الگ الگ پیدا کیا ان کی صورتیں، ان کے اجسام، ان کے رنگ، ان کی عمریں، ان کے رزق، ان کی اطاعت، ان کی معصیت میں نے ان کو شقی اور سعید، بصیر اور اندھا، کوتاہ اور طویل، خوبصورت اور بدصورت، عالم و جاہل، غنی اور فقیر، فرمانبردار اور نافرمان، تندرست اور بیمار، عیب دار اور بے عیب پیدا کیا۔ اس لئے کہ تندرست بیمار کو دیکھ کر میری حمد کرے۔ اپنی تندرستی پر اور تندرستی کو دیکھ کر مجھ سے صحت کا سوال کرے اور میری آزمائش پر صبر کرے اگر ایسا کرے گا تو اسے ثواب دوں گا اپنی بخشش سے مالا مال کر دوں گا اور غنی فقیر کی طرف نظر کرے۔ پس میری حمد کرے اس پر کہ میں نے اس کو ہدایت کی، اس لئے میں نے ان کو پیدا کیا ہے تاکہ ان کو رنج اور عیش میں آزماؤں اور اس طرح کہ میں ان کو صحت دوں اور بیماریاں اور ان کو عطا کروں اور منہ کر دوں۔ میں بادشاہ قادر اللہ ہوں۔ جو چاہوں کروں جہاں چاہوں کروں مقدم کو مؤخر کروں اور مؤخر کو مقدم، جو کر دل کسی کو اس کے متعلق سوال کا حق نہیں ہاں میں ان سے پوچھوں گا ان کے اعمال کے بارے میں۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَقَبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ

فَخَلَقَ مِنْ أَحَبِّ مَا أَحَبَّ وَكَانَ مَا أَحَبَّ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ مِنْ أَبْغَضِ مَا أَبْغَضَ وَكَانَ مَا أَبْغَضَ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الشَّارِ، ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظَّلَالِ فَقُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ الظَّلَالُ؟ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْئًا وَلَيْسَ بِشَيْءٍ؟ ثُمَّ بَعَثَ مِنْهُمْ النَّبِيَّ فَقَدَّوهُمْ إِلَى الإِقْرَارِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَقَدْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لِيَقُولُوا اللَّهُ ثُمَّ دَعَوْهُمْ إِلَى الإِقْرَارِ بِالنَّبِيِّ فَقَارَ بَعْضُهُمْ وَأَنْكَرَ بَعْضُهُمْ، ثُمَّ دَعَوْهُمْ إِلَى وَلايَتِنَا فَأَقْرَبَ بِهَا وَاللَّهُ مِنْ أَحَبِّ وَأَنْكَرَهَا مِنْ أَبْغَضِ وَهُوَ قَوْلُهُ: «مَا كَانُوا لِلْيَوْمِ مَوَاطِنًا كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا قَبْلُ»، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: كَانَ التَّكْذِيبُ ثُمَّ

۳۔ فرمایا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا اور جن کو دوست رکھتا تھا ان کو اپنی پسندیدہ چیز سے پیدا کیا۔ یعنی طینت جنت سے اور جن کو دشمن رکھتا تھا ان کو اس چیز سے پیدا کیا جو اس کے نزدیک بُری تھی یعنی طینت نار سے، پھر بھی جان کو سایہ میں، میں نے کہا یہ کیا چیز ہے فرمایا کیا تم نے دھوپ میں اپنا سایہ نہیں دیکھا کہ کچھ سے بھی اور کچھ نہیں سبب، یعنی وہ روح بلا بدن کے تھی۔ پھر ان میں نبیوں کو مبعوث کیا۔ انھوں نے ان کو اقرار بالہد کی طرف لوگوں کو دعوت دی، بعض نے اقرار کر لیا اور بعض نے انکار کیا پھر ان کو بلایا ہماری ولایت کی طرف، بعض نے جو محبت والے تھے اقرار کر لیا اور جو دشمن تھے انھوں نے انکار کر دیا اور خدا فرماتا ہے جنھوں نے پہلے تکذیب کی ہے چاہے کہ اب ایمان لائیں امام نے فرمایا تکذیب وہی ہوتی تھی۔

ایک سو تیسواں باب

سب سے اول اقرار بربوبیت کرنے والے رسول خدا تھے

((باب)) ۱۳۲

(أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَوَّلَ مَنْ أَحَابَّ وَأَقْرَبَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالرُّبُوبِيَّةِ)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن صالح بن سهل عن أبي عبد الله عليه السلام أن بعض قريش قال لرسول الله صلى الله عليه وآله: «أَيُّ شَيْءٍ سَبَقَتْ أَلْأَنْبِيَاءُ عَوَّانَتْ بَعِثْتَ آخِرَهُمْ وَخَاتِمَهُمْ؟» قَالَ: «إِنِّي كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ بَرَّبَنِي وَأَوَّلَ مَنْ أَحَابَّ حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ، فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ نَبِيٍّ قَالَ بَلَى، فَسَبَقْتَهُمْ بِالْإِقْرَارِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.»

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قریش کے کچھ لوگوں نے حضرت رسول خدا سے کہا۔ کس وجہ سے آپ نے

انبیاء پر سبقت حاصل کی۔ حالانکہ آپ سب سے آخری نبی ہیں فرمایا میں سب سے پہلے اپنے رب پر ایمان لایا اور جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنایا اور کہا کیا تمہارا رب نہیں پس سب سے پہلے جلیے کہنے والا میں تھا۔ میں نے ان سب انبیاء پر اصرار باللہ میں سبقت کی۔

۲ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَا رَأَى بَعْضُ أَصْحَابِنَا يَمْتَرُ بِهَذَا النَّزْوِ وَالْجِدَّةِ وَالطَّيْبِ فَأَغْتَمُ لِذَلِكَ غَمًّا شَدِيدًا وَأَرَى مِنْ خَالَفْنَا فَأَرَاهُ حُسْنَ السَّمْتِ . قَالَ : لَا تَقُلْ حُسْنَ السَّمْتِ فَإِنَّ السَّمْتِ مِمَّا تَطْرُقُ وَلَكِنْ قُلْ حُسْنَ السَّمَاءِ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَسَمَاهُمْ فِي دُجُوهِهِمْ مِنْ أُنْثَرِ الشُّجُودِ . قَالَ : قُلْتُ : فَأَرَاهُ حُسْنَ السَّمَاءِ وَلَهُ وَقَارٌ فَأَغْتَمُ لِذَلِكَ ، قَالَ : لَا تَغْتَمُ لِمَا رَأَيْتَ مِنْ تَرْقِي أَصْحَابِكَ وَلِمَا رَأَيْتَ مِنْ حُسْنِ سَمَاءٍ مِنْ خَالَفَكَ ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ خَلَقَ تِلْكَ الطَّيْسَيْنِ ، ثُمَّ قَرَّ قَهْمًا فَرَقْتَيْنِ ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : كُونُوا خَلْقًا بِإِذْنِي ، فَكُونُوا خَلْقًا يَمْتَرُ لِي الذِّرَّ يَسْعَى ، وَقَالَ لِأَهْلِ الشِّمَالِ : كُونُوا خَلْقًا بِإِذْنِي ، فَكُونُوا خَلْقًا يَمْتَرُ لِي الذِّرَّ ، يَنْدُجُ ، ثُمَّ رَقَعَ لَهُمْ نَارًا فَقَالَ : ادْخُلُوهَا بِإِذْنِي ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَهَا مُحَمَّدٌ عليه السلام ثُمَّ اتَّبَعَهُ لَوْلَا الْعَزِيمُ مِنَ الرُّسُلِ وَأَوْصِيَاؤُهُمْ وَأَتْبَاعُهُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : ادْخُلُوهَا بِإِذْنِي ، فَقَالُوا : رَبَّنَا خَلَقْتَنَا لِتُخْرِقَنَا ؟ فَقَصَّوْا ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : اخْرُجُوا بِإِذْنِي مِنَ النَّارِ ، لَمْ تَكَلِّمِ النَّارَ مِنْهُمْ كَلِمَةً ، وَلَمْ تُؤْتِرْ فِيهِمْ أُنْثَرًا ، فَلَمَّا رَأَوْهُمْ أَصْحَابُ الشِّمَالِ ، قَالُوا : رَبَّنَا تَرَى أَصْحَابَنَا قَدْ سَلَمُوا فَأَقْلَبْنَا وَمَرْنَا بِالذِّخُولِ ، قَالَ : قَدْ أَقْلَبْتُمْ فَأَدْخَلُوهَا ، فَلَمَّا دَنَوْا وَأَصَابَهُمُ الْوَهْجُ رَجَعُوا فَقَالُوا : يَا رَبَّنَا لَاصْبِرْنَا عَلَى الْإِخْتِرَاقِ قَصَّوْا ، فَأَمَرَهُمْ بِالذِّخُولِ - ثَلَاثًا - كُلُّ ذَلِكَ يَعْصُونَ وَيَرْجِعُونَ وَأَمْرًا وَالثَّانِي - ثَلَاثًا - كُلُّ ذَلِكَ يَطْمِينُونَ وَيَخْرُجُونَ ، فَقَالَ لَهُمْ : كُونُوا طِينًا بِإِذْنِي فَخَلَقَ مِنْهُ آدَمَ ، قَالَ : فَمَنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَمَنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَمَا رَأَيْتَ مِنْ تَرْقِي أَصْحَابِكَ وَخُلُقِهِمْ فَمِمَّا أَصَابَهُمْ مِنْ لَطِيخِ أَصْحَابِ الشِّمَالِ وَمَا رَأَيْتَ مِنْ حُسْنِ سَمَاءٍ مِنْ خَالَفْتُمْ وَوَقَارِهِمْ فَمِمَّا أَصَابَهُمْ مِنْ لَطِيخِ أَصْحَابِ الْيَمِينِ .

۲ - راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر خدا ہوں میں اپنے بعض اصحاب کو دیکھتا ہوں کہ ان کو سبکی، تندی اور سفاہت عارض ہوتی ہے ان کے اس کردار سے مجھے رنج ہوتا ہے اور جب اپنے مخالف کو دیکھتا تو اس کو خوش راہ پاتا ہوں اپنے فریاد خوش راہ نہ کہو اچھی راہ تو ہمارا ہی راستہ ہے بلکہ کہو اچھی صورت، خدا فرماتا ہے

ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر کا حسن ہے۔ میں نے کہا۔ میں نے اس میں حسن سیمادیکھا اور وقت رپایا۔ پس میں یہ دیکھ کر رنجیدہ ہوا کہ میرے اصحاب میں تو ذلت اور سبکی ہے اور ہمارے دشمنوں میں سکینہ اور وقار ہے فرمایا اپنے اصحاب کی اس حالت سے رنجیدہ نہ ہو۔ جب اللہ نے آدم کو پیدا کرنا چاہا تو دو قسم کی مٹی پیدا کی اور اس سے دو گروہ بنائے۔ ایک طرف والوں سے کہا کہ تم چلتی ہوئی چیزیں کیوں ایک مخلوق بن جاؤ اور بائیں طرف والوں سے کہا۔ میرے حکم سے تم ایک مخلوق بن جاؤ جو چلتے پرتے اور چوں کی طرح ہو۔ وہ ہو گئے۔ پھر ان کے امتحان کے لئے آگ بھڑکانی اور فرمایا میرے حکم سے تم اس داخل ہو جاؤ پس سب سے پہلے اس میں محمد داخل ہوئے پھر آپ کے کچھے اور ابو العزم رسول اور ان کے اوصیا اور تابعین داخل ہوئے پھر اصحاب شمال سے فرمایا۔ میرے حکم سے تم بھی داخل ہو انہوں نے کہا اسے ہمارے پالنے والے کیا تو نے ہم کو جلانے کے لئے پیدا کیا ہے انہوں نے نافرمانی کی، خدا نے اصحاب یمین سے کہا۔ میرے حکم سے آگ سے باہر نکل آؤ آگ نے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچائی اور نہ کوئی آگ سے جلنے کا اثر تھا جب اصحاب شمال نے انہیں صبح و سلم دیکھا تو کہنے لگے پروردگار، ہم اپنے ساتھیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ صبح و سلم ہیں پس ہماری نافرمانی سے درگزر کے دوبارہ پھر داخلے کا حکم دے۔ فرمایا اچھا میں نے درگزر کیا۔ اب داخل ہو جاؤ۔ جب وہ آگ کے قریب گئے تو لپٹ لگی اور لوٹ پڑے اور کہنے لگے پروردگار اہم جلنے پر صبر نہیں کر سکتے۔ پس دوسری بار نافرمانی کی، خدا نے تیسری بار پھر داخلہ کا حکم دیا۔ سب نے اطاعت کی اور آگ میں سے نکل آئے تب خدا نے ان سے کہا تم مٹی بن جاؤ آدم کو اسی مٹی سے پیدا کیا۔

امام نے فرمایا جو اصحاب یمین ہیں وہ اصحاب شمال سے نہ ہوں گے اور برعکس اور تم نے اپنے اصحاب میں جو کمزوری دیکھی وہ اس وجہ سے ہے کہ اصحاب شمال سے ان کی مجالست و مخالفت رہی ہے اور اپنے مخالفوں میں جو خوشنوائی اور وقار دیکھتے ہو وہ نتیجہ ہے اصحاب یمین سے ملنے جلنے کا۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله بِأَيِّ شَيْءٍ سَبَقَتْ وَلَدَ آدَمَ؟ قَالَ : إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَقَرَّ بِرَبِّي ، إِنَّ اللَّهَ أَحْتَمِبُنَاقِ النَّبِيِّينَ وَأَشْهَدُهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى ، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ أَجَابَ .

۳- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ سے کسی نے پوچھا آپ کو اولاد آدم پر کس وجہ سے سبقت ہوئی فرمایا جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں، سب نے کہا ہاں، میں ان میں سب سے پہلے جواب دینے والا تھا۔

ایک سو تینتیسواں باب

عالم ذر میں کیسے جواب دیا

(باب ۱۳۳)

﴿كَيْفَ أَجَابُوا وَهُمْ ذَرٌّ؟﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي تَصْبَرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَيْفَ أَجَابُوا وَهُمْ ذَرٌّ؟ قَالَ : جَعَلَ فِيهِمْ مَا إِذَا سَأَلَهُمْ أَجَابُوهُ، يَعْنِي فِي الْمُبْتَائِي،

۱۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ لوگوں نے کیسے جواب دیا۔ درآنجا ایک وہ چیز تینوں کے مانند تھے فرمایا خدا نے ان میں ایسی توت پیدا کر دی کہ جب ان سے سوال کیا گیا تو انھوں نے مبشاق کے متعلق جواب دیا۔

ایک سو چونتیسواں باب

فطرت حلق توحید پر ہے

(باب ۱۳۴)

(فِطْرَةَ الْخَلْقِ عَلَى التَّوْحِيدِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : «فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا»؟ قَالَ : التَّوْحِيدُ.

۱۔ ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا ہے وہ فطرت جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا۔ فرمایا وہ توحید ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا» مَا تِلْكَ الْفِطْرَةُ؟

قَالَ: هِيَ الْإِسْلَامُ، فَطَرَهُمُ اللَّهُ حِينَ أَحَدَمْنَا قَوْمَهُمْ عَلَى التَّوْحِيدِ، قَالَ: «أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟» وَفِيهِ الْمُؤْمِنُ وَالْكَافِرُ.
۲۔ عبد اللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خدا کے اس قول کا مطلب کیا ہے اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ فرمایا وہ اسلام ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا جبکہ اس نے توحید پر ميثاق لینے کے لئے فرمایا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ اس خطاب میں مومن و کافر سب شریک تھے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «حَقَّقْنَا لِلَّهِ عُزْرَةَ مِثْرَ كَيْفِ يَدِهِ» قَالَ : الْحَقِيقَةُ مِنَ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ النَّاسَ عَلَيْهَا ، لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ، قَالَ : فَطَرَهُمْ عَلَى الْمَعْرِفَةِ بِهِ ، قَالَ زُرَّارَةُ : وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ ۗ أَلَا يَٰ أَلَمَ الْأَيُّهُ قَالَ : أَخْرَجَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ ذُرِّيَّتَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَحَرَ جُوا كَالذَّرِّ فَعَرَفَهُمْ وَأَرَاهُمْ نَفْسَهُ وَلَوْ لَا ذَلِكَ لَمْ يَعْرِفُوا أَحَدٌ رَبَّهُ» وَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ، يَعْنِي الْمَعْرِفَةَ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَالِقُهُ ، كَذَلِكَ قَوْلُهُ : «وَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ» .

۳۔ زراره نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ خالص اللہ کے لئے بغیر اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کرے اور خلوص ہو اس فطرت سے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور خدا کی بنائی ہوئی چیزوں میں کوئی تبدیلی نہیں؟ امام نے فرمایا۔ خدا نے لوگوں کو معرفت پر پیدا کیا ہے جب نبی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ قرار دے کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا۔ خدا نے روز قیامت تک آدم کی جس قدر اولاد ہونے والی تھی اس کی پشتوں سے نکالا۔ وہ اس طرح نکلے جیسے چھوٹی چھوٹی چیونٹیاں ، خدا نے ان کو اپنی معرفت کرائی اور اپنے آثار قدرت کو انہیں دکھایا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا کی معرفت انسان کو حاصل نہ ہوتی۔ رسول اللہ نے فرمایا ہر سچ فطرت یعنی معرفت پر پیدا ہوتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ خدا نے عروج و جل اس کا خالق ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اے رسول! اگر تم اس سے پوچھو کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا کون ہے۔ تو وہ کہیں گے اللہ۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ ، عَنْ زُرَّارَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا» قَالَ : فَطَرَهُمْ جَمِيعًا عَلَى التَّوْحِيدِ .

4/142

۳۶/۳۸

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول باری تعالیٰ کے متعلق اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ امام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو توحید پر پیدا کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي جَمْبَلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ [عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ] الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ﴾ : قَالَ : فَطَرَهُمْ عَلَى التَّوْحِيدِ .

۵۔ خدائے لوگوں کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے اور ان کی فطرت توحید پر ہے۔

ایک سو پینتیسواں باب

مومن کا صلب کافر سے پیدا ہونا

(بَابُ ۱۳۵)

(اَكُونِ الْمُؤْمِنِ فِي صُلْبِ الْكَافِرِ)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ نَطَفَةَ الْمُؤْمِنُ فِي صُلْبِ الْمُشْرِكِ ، فَلَا يُصِيبُهُ مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ ، حَتَّى إِذَا صَارَ فِي رَحِمِ الْمُشْرِكِ كَمَا لَمْ يُصِبْهَا مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ ، حَتَّى تَضَعَهُ فَإِذَا وَضَعَتْهُ لَمْ يُصِبْهُ مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ ، حَتَّى يَجْرِيَ عَلَيْهِ الْقَلَمُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن کا نطفہ صلب مشرک میں ہوتا ہے تو شر مشرک سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور جب نطفہ رحم مشرک میں آئے گا تب بھی شر مشرک سے کوئی نقصان نہ ہوگا اور جب پیدا ہوگا تو بھی یہاں تک کہ تمام قدرت اس کے متعلق چلے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي قَدِ اشْفَعْتُ مِنْ دَعْوَةِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى يَقْطِينٍ وَمَا وَدَلَّ ، فَقَالَ : يَا أَبَا الْحَسَنِ لَيْسَ حَيْثُ تَدْعُهُ ، إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ فِي صُلْبِ الْكَافِرِ يَمْتَرِلُهُ الْحِصَاةُ فِي اللَّبَنَةِ يَجِيءُ الْمَطَرُ وَيَغْسِلُ اللَّبَنَةَ وَلَا يَصْرُمُ الْحِصَاةُ شَيْئًا .

۲۔ علی بن یقین (عز ابن الحسن) سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میں خوف زدہ ہوں امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس تقریر سے جو انھوں نے کی میرے باپ یقین سے (جو ہوا خوان بن عباس سے تھے) اور اس وقت تک کوئی بچہ ان کے پیدا نہ ہوا تھا یعنی میں صلب پدر میں تھا حضرت نے فرمایا اے ابو الحسن جیسا تمہارا خیال ہے ایسا نہیں مومن صلب کا فریضہ بمنزلہ ایک سنگریزہ کے ہے جو کسی اینٹ کے اندر ہو بارش آکر پر اگندہ کر دیتی ہے اینٹ کو۔ اور کس نے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

ایک سو چھتیسواں باب

کیفیت خلق مومن

۱۳۶ (باب)

(إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَخْلُقَ الْمُؤْمِنَ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَلَوَانِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الصَّقْفِيِّ الرَّازِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجْرَةً تُسَمَّى الْمَرْزَنَ فَلِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ مُؤْمِنًا أَقْطَرَ مِنْهَا قِطْرَةً ، فَلَا تُصِيبُ بَقْلَةً وَلَا تَمْرَةً أَكَلَ مِنْهَا مُؤْمِنٌ أَوْ كَافِرٌ إِلَّا أَخْرَجَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ صَلْبِهِ مُؤْمِنًا .

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت جس کا نام مرزن ہے جب خدا کسی مومن کو کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس سے ایک قطرہ پکا دیتا ہے جس سے جنت میں جو نباتات یا پھل پیدا ہوتا ہے اس کو عالم ارواح میں جو کوئی مومن یا کافر کھاتا ہے اس کے صلب سے خدا مومن کو اس دنیا میں پیدا کرتا ہے۔

ایک سو پینتیسواں باب

خدا کا رنگ

۱۳۷ (باب)

(فِي أَنَّ الصَّبْغَةَ هِيَ الْإِسْلَامُ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ يُوَحَّيْدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً» قَالَ : «الْإِسْلَامُ» ، وَقَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى» ؛ قَالَ : هِيَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ .

۱۔ آیہ " اللہ کا رنگ اور اللہ سے بہتر رنگنے والا کون ہے " کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے مراد اسلام ہے اور آیہ ، اس نے مضبوطی سے رسی کو پکڑ لیا۔ فرمایا وہ رسی ایمان ہے۔ اللہ کی توحید پر۔

توضیح :- ایک ایک قطرہ سے ہزاروں طنز بھرنے گئے وہ سلسلہ آج تک چلا آتا ہے عیسائی اپنے بچوں کو اسی پانی سے نہلاتے ہیں اور اس کو اصطلاحاً پاپتسمہ کہتے ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب یہ مذہب ہی رنگ میں رنگا گیا، عہد رسول کے عیسائی مسلمانوں کو طعن دیتے تھے کہ تم چونکہ رنگے نہیں گئے لہذا تم پاک نہیں، مسلمانوں سے اس کا جواب بن نہ پڑتا تھا۔ خدا نے فرمایا ان لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ سے بہتر رنگنے والا کون ہے اس نے ہم کو ایمان سے رنگا ہے ظاہر پانی سے رنگنا دینے پانیزگی نفس نہیں پانیزگی نفس کا تعلق درحقیقت ایمان سے ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَرْحَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَرْقِدٍ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً» قَالَ : الصِّبْغَةُ هِيَ الْإِسْلَامُ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ صبغۃ اللہ کے متعلق فرمایا۔ اللہ کا رنگنا اسلام ہے۔

۳۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِيانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً» قَالَ : الصِّبْغَةُ هِيَ الْإِسْلَامُ . وَقَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَنْ يَكْفُرُ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى» قَالَ : هِيَ الْإِيمَانُ .

۳۔ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آیہ صبغۃ اللہ میں صبغہ سے مراد اسلام ہے اور شر یا جوشیطان سے الگ رہنا اور اللہ پر ایمان لایا تو اس نے مضبوطی سے پکڑ لیا۔ فرمایا اس رسی سے مراد ایمان ہے۔

ایک سو اسیسواں باب

سکونِ قلبِ ایمان ہے

(باب) ۱۳۸

(فِي أَنَّ السَّكِينَةَ هِيَ الْإِيمَانُ)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن علی بن الحکم، عن أبي حمزة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: سألتُه عن قول الله عز وجل: «وَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ.

فتح ۳۷/۴

مجاہد ۸۵/۲۷

ار راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ خدا نے قلوبِ مومنین پر سکینہ نازل کیا فرمایا اس سے مراد ایمان ہے اور دوسری آیت ”خدا نے ان کی مدد کی، اپنی روح سے“ کے متعلق فرمایا۔ اس سے مراد ایمان ہے

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِيانَ، عَنْ فَضِيلٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «أَوَّلُكَ كِتَابٌ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانُ، هَلْ لَهُمْ فِيهَا كِتَابٌ فِي قُلُوبِهِمْ صُنْعٌ؟» قَالَ: لَا.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ وہ ہیں جن کے قلوب میں اللہ نے ایمان کو لکھ دیا ہے راوی نے کہا کہ کیا ان کے قلوب میں عمل بھی ڈالا۔ فرمایا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے روح اور سکینہ دونوں کو ایمان کہا ہے جس سے معلوم ہوا ایمان کو تعلق
توضیح :- دو چیزوں سے ہے علم سے اور عمل سے، علم معرفتِ باری تعالیٰ پر استوار ہے دیا گیا تھا
اب رہا۔ ایمان بالعمل وہ انسان سے متعلق ہے فاعل مختار ہے جو چاہے کرے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ مَجْبُورٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ،

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: السَّكِينَةُ الْإِيمَانُ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سکینہ سے مراد ایمان ہے

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَحْتَرِيِّ وَهَشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَعَبْدِ هَمَامِ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ»، قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ
۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس آیت میں سکینہ سے مراد ایمان ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَمِيلٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ»؛ قَالَ هُوَ الْإِيمَانُ. قَالَ
قُلْتُ: «وَأَيُّدُهُمْ يَرْوِجُ مِنْهُ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ. وَعَنْ قَوْلِهِ: «وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى»؛ قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ.
۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ان آیات میں سکینہ، روح اور کلمہ اور تقویٰ سے مراد ایمان ہے۔

ایک سو انتالیسواں باب

الاخلاص

(بَابُ الْإِخْلَاصِ) ۱۳۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «حَنِيفًا مُسْلِمًا» قَالَ: خَالِصًا مُخْلِصًا لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فیضاً مسلماً کے متعلق کہ اس سے مراد ہے وہ خالص عبادت جس میں
بتوں کی عبادت کا شائبہ بھی نہ ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هُوَ اللَّهُ وَالشَّيْطَانُ، وَالْحَقُّ وَالْبَاطِلُ، وَالْهُدَى وَالضَّلَالَةُ،
وَالرُّشْدُ وَالغَيِّ، وَالْمَاجِلَةُ وَالْأَجَلَةُ، وَالْمَاقِبَةُ، وَالْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ، فَمَا كَانَ مِنْ حَسَنَاتٍ فَلِلَّهِ
وَمَا كَانَ مِنْ سَيِّئَاتٍ فَلِلشَّيْطَانِ لَعَنَهُ اللَّهُ».

۲۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے، لوگو اگر خالص دل سے عبادت ہے تو اللہ کی ہے ورنہ شیطان کا حق و باطل،
بدایت و ضلالت، نیکی اور گمراہی، دنیا و دین، نیکی اور بدی ہے ان میں جو نیکیاں ہیں ان کا تعلق خدا سے ہے اور جو
باتیں بد ہیں ان کا شیطان سے ہے۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْنَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أُسْبَاطٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُولُ: طُوبَى لِمَنْ أَخْلَصَ لِلَّهِ الْعِبَادَةَ وَالِدُعَاءَ، وَلَمْ يَشْغَلْ قَلْبُهُ بِمَا تَرَى عَيْنَاهُ، وَلَمْ يَنْسَ ذِكْرَ اللَّهِ، يَمَا تَسْمَعُ أذْناً، وَلَمْ يُحْزِنْ صَدْرَهُ بِمَا أُعْطِيَ غَيْرَهُ.

۳- امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے تھے بشارت ہو اس کے لئے جو خالص دل سے اللہ کی عبادت اور اس دعا سے کرے۔ اور اس کی آنکھیں جو دکھتی ہیں ان میں سے کوئی چیز خدا کی طرف سے اس کی توجہ نہ ہٹا سکے اور جو کالوں سے سنے وہ یاد خدا کو بھلا نہ دے اور جو غیر کو دے اس سے تنگ دل نہ ہو۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «لِيَبْلُوكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا»، قَالَ لَيْسَ بَعْنِي أَكْثَرُ عَمَلًا وَلَكِنْ أَصْوَبُكُمْ عَمَلًا وَإِنَّمَا إِصَابَةُ حَشِيَّةِ اللَّهِ وَالنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ وَالْحَسَنَةُ ثُمَّ قَالَ: الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ حَتَّى يَخْلُصَ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ؛ وَالْعَمَلُ الْخَالِصُ: الَّذِي لَا تُرِيدُ أَنْ يَحْمِدَكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَالنِّيَّةُ أَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ، أَلَا وَإِنَّ النِّيَّةَ هِيَ الْعَمَلُ، ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقُلْ كُلُّ يَعْمَلْ عَلَى شَاكِلَتِهِ، يَعْنِي عَلَى نِيَّتِهِ».

۴- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے تاکہ تم کو آزمائے کہ ازر دئے عمل تم میں کون اچھا ہے۔ فرمایا یہاں مراد کثرت عمل نہیں بلکہ درست عمل ہے اور درست عمل خدا کا خوف اور صدق نیت ہے اور نیکی ہے پھر فرمایا۔ عمل پر خلوص سے باقی رہنا سخت تر ہے۔ عمل سے۔ اور عمل خالص کی شان یہ ہے کہ تم یہ نہ چاہو کہ اس پر تمہاری کوئی تعریف کرے سوائے اللہ کے اور نیت افضل ہے عمل سے۔ آگاہ ہو کہ نیت ہی سے عمل ہے پھر یہ آیت پڑھی، ہر شخص اپنی شاکی یعنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

۵ - وَبِهَذَا الْأَسْنَادِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ»، قَالَ: الْقَلْبُ السَّلِيمُ الَّذِي يَلْقَى رَبَّهُ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ سِوَاهُ، قَالَ: وَكُلُّ قَلْبٍ فِيهِ شِرْكٌ أَوْ تَكْ قَمَوْ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَرَادُوا الرَّهْدَ فِي الدُّنْيَا لِيَنْفَرَّخَ قُلُوبُهُمْ لِلْآخِرَةِ.

۵- راوی نے امام علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا جس کو اللہ تعالیٰ نے قلب سلیم دیا۔ فرمایا قلب سلیم وہ ہے جس میں اللہ کے سوا دوسرا نہ ہو یہ بھی فرمایا جس دل کے اندر شرک یا شک ہو وہ ساقط الاعتبار ہے زاہد فی الدنیا کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے دل آخرت کے لئے حلال ہو جائیں۔

۶۔ وَبِهَذَا الْأَسْنَادِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا أَحْلَصَ الْعَبْدُ الْإِيمَانَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا - أَوْ قَالَ : مَا أَحْمَلَ عَبْدٌ كَرَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا - إِلَّا رَهَدَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدُّنْيَا وَبَعَثَهُ ذَاهِمًا وَذَوَاهَا فَانْتَبَتِ الْحِكْمَةُ فِي قَلْبِهِ وَانْطَقَ بِهَا لِسَانُهُ ، ثُمَّ تَلَا : وَإِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَبِيلًا لَهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ، فَلَاتَرَى صَاحِبَ بَدْعَةٍ إِلَّا ذَلِيلًا ، وَمُفْتَرِيًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى رَسُولِهِ عليه السلام وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ إِلَّا ذَلِيلًا

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے چالیس دن اپنے ایمان باللہ میں خلوص دکھایا یا کسی بندہ نے خدا کا ذکر جمیل چالیس روز کیا تو خدا سے دنیا سے متنفر کر دے گا اور اس کی بیماری حرمی دنیا اور اس کا علاج اس کے پیش نظر کر دے گا اور اس کے قلب میں حکمت کو جگہ دے گا اور پھر حکمت باتیں اس کی زبان سے جاری کرے گا پھر یہ آیت تلاوت کی۔ جن لوگوں نے پکھڑے کی لہجہ کی وہ بہت جلد خدا کے غضب کو پالیں گے اور دنیا کی زندگی میں ان کو ذلت ہوگی اور ہم ان کو ترک کرنے والوں کو ایسا بدلہ دیا کرتے ہیں اسے رسول! تم بدعت کرنے والوں کو ذلیل پاؤ گے یہ لوگ اللہ، اس کے رسول اور ان کے اہل بیت پر انفرار کرنے والے ہیں یہ لوگ ذلیل ہیں۔

ایک سو چالیسواں باب شرايع

۱۴۰ (بَابُ الشَّرَائِعِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزَانَ جَمِيعًا ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُثْمَانَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَادَكَ وَتَعَالَى أَعْطَى مُحَمَّدًا عليه السلام شَرَائِعَ نَوْجٍ وَ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى وَعِيسَى عليهم السلام : التَّوْحِيدَ وَالْإِحْلَامَ وَ خَلَعَ الْأَنْدَادَ وَالْفِطْرَةَ الْحَنِيفَةَ السَّمْحَةَ وَلَا رَهْبَانِيَّةَ وَلَا سِيَاحَةَ ، أَحَلَّ فِيهَا الطَّيِّبَاتِ وَ حَرَّمَ فِيهَا الْعَبَائِثَ وَوَضَعَ عَنْهُمْ إِسْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ أَفْرَضَ عَلَيْهِمُ فِيهَا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْحَجَّ وَالْأَمْرَ بِالْعَمْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَالْمَوَارِيثَ وَالْحُدُودَ وَالْقَرَائِصَ وَالْجِهَادَ فِي سَبِيلِ

اللَّهُ: وَزَادَهُ الْوُسْوَءَ وَفَضَّلَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِحَوَالِهِمْ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَالْمُقَصِّلِ وَأَحَلَّ لَهُ الْمَعْنَمَ وَالْفَيْءَ وَنَصَرَهُ بِالرَّغَبِ وَجَعَلَ لَهُ الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَطَهْرًا وَأَرْسَلَهُ كَافَّةً إِلَى الْأَبْيَضِ وَالْأَسْوَدِ وَالْحِجْنَ وَالْإِنْسِ وَأَعْطَاهُ الْجِزْيَةَ وَأَسْرَ الْمُشْرِكِينَ وَفَدَاهُمْ، ثُمَّ كَلَّفَ مَا لَمْ يَكَلِّفْ أَحَدًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ سَيْفًا مِنَ السَّمَاءِ فِي غَيْرِ غَيْبٍ، وَقِيلَ لَهُ: «قَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلِّفُ إِلَّا نَفْسًا لَهَا

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے عطا کیں محمد کو نوح و ابراہیم، موسیٰ و عیسیٰ کی شریعتیں، توحید و اخلاص، بتوں سے دوری، پُر خلوص فطرت، سخاوت پسندی اور رہبانیت سے دور رکھا اور جنگوں میں بے فریبو معاش گھومنے سے (کہ اس میں جانوں کے تلف ہونے کا اندیشہ رہتا ہے) اور حلال کیا۔ ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو اور حرام کیا خبیث چیزوں کو اور اس نفست نے لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کیا اور اس طوق کو جو لوگوں کی گردنوں میں پڑا تھا نکالا پھر ان پر فرض کیا نماز و زکوٰۃ و روزہ و حج و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو اور آگاہ کیا حلال و حرام و میراث و حدود و فرائض و جہاد فی سبیل اللہ سے اور زیادہ کیا اس پر وضو کو اور فضیلت دی سورہ فاتحہ سے اور ختم سورہ بقرہ سے اور سورہ محمد سے آخر قرآن تک اور حلال کیا مالِ غنیمت اور مالِ فتنے کو اور نصرت کی ان کا رعب قائم کرنے میں کفار پر اور زمین کو ان کے لئے مسجد بنا یا اور اس کو ظاہر قرار دیا۔ اور رسول بنا یا ان سب پر۔

خواہ سفید ہوں یا کالے اور جن و انس پر اور جن یہ لینے مشرکوں کو قید کرنے اور فدیہ لینے کی اجازت دی گئی اور اس کو وہ تکلیف دی گئی جو کسی نبی کو نہیں دی گئی جس کے لئے بے نیام کی تلوار نازل کی گئی اور کہا گیا۔ فی سبیل اللہ قتال کرو اور اپنے نفس کے سوا (علیؑ) اور کسی کو تکلیف نہ دو (جیسا کہ غزوة احد میں اکیسے علیؑ علیہ السلام محافظ رسول بھی رہے اور جنگ بھی کرتے رہے)۔

۲ - عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ حَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «قَاصِرٌ كَمَا صَبْرًا وَلَوْ الْعَزْمُ مِنَ الرَّسُولِ»، فَقَالَ: نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَنَحْوُهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَآلِهِمْ وَعَلَيْهِمْ قُلْتُ: كَيْفَ صَارُوا أَوْلِيَّ الْعَزْمِ؟ قَالَ: لِأَنَّ نُوحًا بَعِثَ بِكِتَابٍ وَشَرِيعَةٍ، وَكُلٌّ مِنْ جَاءَ بَعْدَ نُوحٍ أَخَذَ بِكِتَابِ نُوحٍ وَشَرِيعَتِهِ وَمِنْهَا جِهَ، حَتَّى جَاءَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام بِالصَّحِيفِ وَبِعَزِيمَةٍ تَرَكَ كِتَابَ نُوحٍ لَا كُفْرًا بِهِ فَكَلَّمَ نَبِيٌّ جَاءَ بَعْدَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام أَخَذَ بِشَرِيعَةِ إِبْرَاهِيمَ وَمِنْهَا جِهَ وَبِالصَّحِيفِ، حَتَّى جَاءَ مُوسَى بِالتَّوْرَةِ وَشَرِيعَتِهِ وَمِنْهَا جِهَ، وَبِعَزِيمَةٍ تَرَكَ الصَّحِيفَ، وَكُلٌّ نَبِيٌّ جَاءَ بَعْدَ مُوسَى عليه السلام أَخَذَ بِالتَّوْرَةِ وَشَرِيعَتِهِ وَمِنْهَا جِهَ حَتَّى جَاءَ الْمَسِيحُ عليه السلام بِالْإِنْجِيلِ! وَبِعَزِيمَةٍ تَرَكَ شَرِيعَةَ مُوسَى وَمِنْهَا جِهَ، فَكَلَّمَ نَبِيٌّ جَاءَ بَعْدَ الْمَسِيحِ أَخَذَ بِشَرِيعَتِهِ

وَمِنْهَا حَيْهٌ، حَتَّىٰ جَاءَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَجَاءَ بِالْقُرْآنِ وَبَشَّرَ بَعْدَهُ وَمِنْهَا حَيْهٌ فَحَلَالُهُ حَلَالٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَحَرَامُهُ حَرَامٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَهُولًا، أَوْ لَوْلَا الْعَزْمُ مِنَ الرَّسُولِ ﷺ.

۲۔ سماعہ بن مہران سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا، اے رسول اللہ! رسولوں کی طرح صبر کرو۔ فرمایا اولاً العزم نوح، ابراہیم موسیٰ و عیسیٰ اور محمد صلعم میں میں نے کہا یہ حضرات اول العزم کیوں کہلاتے ہیں فرمایا اس لئے کہ خدا نے نوح کو مبعوث کیا۔ کتاب و شریعت کے ساتھ ان کے بعد جنھنے انبیاء آئے انھوں نے کتاب نوح شریعت نوح اور طریقہ نوح پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ ابراہیم پر صحیفہ نازل ہوئے۔ انھوں نے کتاب نوح کو از روئے عزیمت ترک کیا نہ کہ نبوت نوح سے انکار کے طور پر، اس کے بعد جنھنے انبیاء ابراہیم کے بعد آئے انھوں نے مطابق شریعت ابراہیمی اور صحیفوں کے احکام کے مطابق عمل کیا۔ یہاں تک کہ موسیٰ پر توریت نازل ہوئی شریعت و سنت مقرر ہوئی اور انھوں نے پورے عزم سے صحف ابراہیمی کو ترک کیا۔ موسیٰ کے بعد آنے والا ہنری توریت اور شریعت موسیٰ کا ماننے والا رہا۔ یہاں تک مسیح پر انجیل نازل ہوئی اور انھوں نے شریعت موسیٰ کو ترک کیا اور ان کی شریعت اور سنت بنی جو انبیاء (مراد اوصیاء عیسیٰ) ان کے بعد آئے انھوں نے شریعت عیسیٰ پر عمل کیا۔ ان کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ قرآن کے آئے اور ان کی شریعت و سنت نبوی پس حلال محمدی قیامت تک کے لئے حلال ہے اور حرام محمدی قیامت تک کے لئے حرام ہے پس یہ ہیں اول العزم رسول۔

ایک سو اکتالیسواں باب

دعائِمِ اسلام

(باب) ۱۴۱

❖ (دَعَائِمِ الْإِسْلَامِ) ❖

۱۔ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الزِّيَادِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّائِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عُمَانَ، عَنْ فَضِيلٍ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَىٰ خَمْسٍ: عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلَايَةِ، وَ لَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ كَمَا نُوَدِّي بِالْوَلَايَةِ.

۱۔ فرمایا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا ولایت کے ساتھ۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ عَنْ عَجَلَانَ أَبِي صَالِحٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَوْقِفْنِي عَلَى حُدُودِ الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَصَلَوَاتُ الْخَمْسِ وَأَدَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحِجُّ الْبَيْتِ وَوَلَايَةُ وَلِيِّنَا وَعَدَاوَةُ عَدُوِّنَا وَالذُّخُولُ مَعَ الصَّادِقِينَ .

۲۔ رادی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ سے کہا۔ مجھے حدود و ایمان سے آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور حضرت جو کچھ خدا کی طرف سے لائے اس کا اقرار اور پنجگانہ نماز اور زکوٰۃ دینا اور ماہ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج اور ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور صادقین کے ساتھ رہنا۔

۳ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي بِنِ عُمَانَ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَّارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بِنِي الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحِجِّ وَالْوَلَايَةِ وَلَمْ يُنَادِ بِشَيْءٍ كَمَا نُودِيَ بِالْوَلَايَةِ ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِأَرْبَعٍ وَتَرَكَوا هَلْفِيَه - يَعْنِي الْوَلَايَةَ -

۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے اسلام کے بنیادی پتھر میں نماز، زکوٰۃ اور ولایت۔ ان میں سے کوئی بغیر اپنے دو

کے مکمل نہیں۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ الْعَرَزِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الصَّادِقِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أَنَا فِي الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ : الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْوَلَايَةُ ، لِأَتَمِّحَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ إِلَّا بِيَضَاجِبَتِنَا .

۴۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام کی سب سے نمایاں چیز ہے ولایت، لوگوں نے چار کو لیا اور ولایت کو چھوڑ دیا۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ جَمِيعاً ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بِنِي الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسَةِ أَشْيَاءَ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحِجِّ وَالصَّوْمِ وَالْوَلَايَةِ ، قَالَ زُرَّارَةُ : قُلْتُ : وَ أَيْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ ؟ قَالَ :

الْوَلَايَةُ أَفْضَلُ ، لِأَنَّهَا مِفْتَاحُهَا ، وَالْوَالِي هُوَ الَّذِي لَيْسَ عَلَيْهِ عَمَلٌ ، قُلْتُ : ثُمَّ الَّذِي يَلِي ذَلِكَ فِي
 الْفَضْلِ ؟ فَقَالَ : الصَّلَاةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الصَّلَاةُ عَمُودُ دِينِكُمْ ، قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ الَّذِي
 يَلِيهَا فِي الْفَضْلِ ؟ قَالَ : الزَّكَاةُ لِأَنَّهَا قَرْنُهَا بِهَا وَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الزَّكَاةُ
 تَذْهِبُ الدَّنُوبَ . قُلْتُ وَالَّذِي يَلِيهَا فِي الْفَضْلِ ؟ قَالَ : الْحَجُّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ
 حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ» وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
 لِحَجَّةٍ مُقْبُولَةٍ خَيْرٌ مِنْ عِشْرِينَ صَلَاةً نَافِلَةً وَمَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ طَوَافًا أَحْطَى فِيهِ أُسْبُوعَهُ وَأَحْسَنَ
 رَكْعَتَيْهِ غُفِرَ اللَّهُ لَهُ وَقَالَ فِي يَوْمٍ عَرَفَةَ وَيَوْمَ الْمُزْدَلِفَةِ مَا قَالَ ، قُلْتُ فَمَاذَا يَتَّبِعُهُ ؟ قَالَ : الصَّوْمُ .
 قُلْتُ : وَمَا بِالصَّوْمِ صَارَ أَحْرَدُ ذَلِكَ أَجْمَعُ ؟ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الصَّوْمُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ ،
 قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِنَّ أَفْضَلَ الْأَشْيَاءِ مَا إِذَا فُتِنْتَ لَمْ تَكُنْ مِنْهُ تَوْبَةً دُونَ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَتُؤَدِّيَهُ
 بِعَيْنِهِ ، إِنَّ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالْوَلَايَةَ لَيْسَ يَقَعُ شَيْءٌ مَكَانَهَا دُونَ إِذَاهَا وَإِنَّ الصَّوْمَ إِذَا
 فَاتَكَ أَوْ قَصُرَتْ أَوْ سَاقَرَتْ فِيهِ أَدَيْتَ مَكَانَهُ أَيَّامًا غَيْرَهَا وَجَزَيْتَ ذَلِكَ الذَّنْبَ بِصَدَقَةٍ وَلَا قِصَاةٍ
 عَلَيْكَ وَلَيْسَ مِنْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةِ شَيْءٌ يَجْزِيكَ مَكَانَهُ غَيْرُهُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : دُرَّةُ الْأَمْرِ وَسَامُهُ وَ
 مِفْتَاحُهُ وَبَابُ الْأَشْيَاءِ وَرِضَا الرَّحْمَنِ الطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَمَنْ
 يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا أَمْالُونَ رَجُلًا قَامَ لَيْلَهُ وَطَامَ
 نَهَارَهُ وَتَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَالِهِ وَحَجَّ جَمِيعَ دَهْرِهِ وَلَمْ يَعْرِفْ وِلَايَةَ وَلِيِّ اللَّهِ فَيُؤَلِّهِ وَيَكُونُ جَمِيعُ
 أَعْمَالِهِ بِدَلَالَتِهِ إِلَيْهِ ، مَا كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ جَلٌّ وَعَزٌّ حَقٌّ فِي تَوَابِهِ وَلَا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ ، ثُمَّ
 قَالَ : أَوْلَيْتُكَ الْمُحْسِنُ مِنْهُمْ يُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت
 زرارہ نے پوچھا۔ ان میں افضل کون ہے فرمایا۔ ولایت۔ اس لئے کہ وہ ان سب کی کنی ہے اور ولی ان سب چیزوں کی
 طرف ہدایت کرنے والا ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا نماز۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا
 ستون ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد فرمایا زکوٰۃ، خدا نے نماز کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے زکوٰۃ گناہوں کو
 دور کرتی ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا حج خدا نے فرمایا ہے خدا کے لئے ان لوگوں پر حجاز کعبہ کا حج فرض کیا
 گیا ہے جو وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

اور جس نے انکار کیا تو اللہ دونوں عالموں سے بے پروا ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ایک حج مقبول بہتر ہے میں نافلہ

نمازوں سے اور جو خانہ کعبہ کا طواف کرے اور سات سات بار گھومے اور دو رکعت اچھے طریقے سے بجالاتے تو اللہ
اس کے گناہ بخش دے گا اور آنحضرتؐ نے یوم عرفہ اور یوم مشعر ایسا فرمایا ہے میں نے کہا حج کے بعد کون افضل ہے
فرمایا روزہ۔ رسول اللہؐ نے فرمایا روزہ سپر ہے آتش و زرخ سے۔ پھر فرمایا۔ افضل اشیا روہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی فوت
ہو جائے تو اس کے سوا چارہ کار نہ ہو کہ اس کو بجالایا جائے اور بعینہ ادا کیا جائے۔ نماز، زکوٰۃ، حج اور ولایت ایسی
عبادتیں ہیں کہ کوئی شے ان کی قائم مقام نہیں ہوتی اور بغیر ادا کئے چارہ کار نہیں لیکن روزہ اگر فوت ہو جائے یا قصر ہو یا ماہ
رمضان میں سفر ہو تو جو روزے قضا ہو جائیں تو دوسرے وقت ان کو ادا کیا جاسکتا ہے اور اس گناہ کا بدلہ صدقہ سے ہو
جائے گا اور قضا بجالانا ضروری نہ ہو گا۔ لیکن ان چار کے لئے ایسا نہیں۔ پھر فرمایا امر الہی کی جوٹی اور بلندی اس کی کنبی اور
باعث رضائے رحمن طاعتِ امام ہے اس کی معرفت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی۔ اس نے
اللہ کی اطاعت کی سدا و جس نے روگردانی کی (تو کرے) اے رسولؐ! ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ آگاہ ہو اگر
کوئی شخص قائم البیل اور صائم النہار اور اپنا تمام مال راہِ خدا میں دے دے اور تمام عمر حج کرے۔ لیکن ولایت ولی اللہ
کو نہ پہچانتا ہو اور اس کے اعمال میں اس کی رہنمائی میں نہ ہوں تو اللہ کے نزدیک نہ اس کا کوئی ثواب ہے اور نہ وہ اپنی
ایمان سے ہے پھر فرمایا جو لوگ ان میں نیکو کار ہیں اللہ اپنی رحمت سے ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ السَّرِيِّ أَبِي
الْبَسَمِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَحَبُّ نِي يَدْعَاكُمْ الْإِسْلَامَ الَّتِي لَا يَسْعُ أَحَدًا التَّقْصِيرُ عَنْ مَعْرِفَةِ شَيْءٍ مِنْهَا
الَّذِي مَنْ قَصَرَ عَنْ مَعْرِفَةِ شَيْءٍ مِنْهَا فَسَدَّ عَلَيْهِ دَبْنُهُ وَأَمَّ يَقْبَلُ [اللَّهُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَمَنْ عَرَفَهَا وَعَمِلَ بِهَا صَلَحَ لَهُ دَبْنُهُ
وَقَبِلَ مِنْهُ عَمَلُهُ وَتَمَّ بَصْنُ بِهِ مِنْهَا هُوَ فِيهِ لِحَبْلِ شَيْءٍ مِنَ الْأُمُورِ جَهْلُهُ؟ فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِيمَانُ
بِأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَحَقُّ فِي الْأَمْوَالِ الزَّكَاةَ ؛ وَالْوَلَايَةَ
الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا : وَوَلَايَةَ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : هَلْ فِي الْوَلَايَةِ شَيْءٌ دُونَ شَيْءٍ
فَقَالَ يُعْرَفُ لِمَنْ أَحَدٌ بِهِ ؛ قَالَ : نَعَمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ مَاتَ وَلَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةَ جَاهِلِيَّةٍ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَكَانَ عَلِيًّا عليه السلام وَقَالَ الْآخَرُونَ : كَانَ مُعَاوِيَةَ ، ثُمَّ كَانَ الْحَسَنَ عليه السلام
ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَقَالَ الْآخَرُونَ : يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَلَا سِوَاهُ وَلَا سِوَاهُ ، قَالَ :
ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ : أَرَيْدُكَ ؛ فَقَالَ لَهُ حَكَمُ الْأَعْوَرُ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ : ثُمَّ كَانَ عَلِيٌّ بْنُ الْحُسَيْنِ
ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبَا جَعْفَرٍ ؛ وَكَانَتْ الشَّيْبَةَ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ أَبُو جَعْفَرٍ وَهُمْ لَا يَعْرِفُونَ مَنَابِكَ

حَجَّيْهِمْ وَحَلَائِلِهِمْ وَحَرَائِمِهِمْ حَتَّىٰ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفَتَحَ لَهُمْ وَبَيَّنَّ لَهُمْ مَنَائِكَ حَجَّيْهِمْ وَحَلَائِلِهِمْ
وَحَرَائِمِهِمْ حَتَّىٰ صَادَ النَّاسُ يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا كَانُوا يَحْتَاجُونَ إِلَى النَّاسِ وَهَكَذَا يَكُونُ
الْأَمْرُ وَالْأَرْضُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِإِمَامٍ وَمَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَةً مَاتَ جَاهِلِيَّةً وَأَخْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَى
مَا أَنْتَ عَلَيْهِ إِذَا بَلَغْتَ نَفْسَكَ هَذِهِ وَأَهْوَىٰ بِيَدِهِ إِلَىٰ حَلْقِهِ - وَانْقَطَعَتْ عَنْكَ الدُّنْيَا تَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ
عَلَىٰ أَمْرٍ حَسَنٍ .

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَيْسَىٰ بْنِ السَّرِيِّ أَبِي الْبَيْسِ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِثْلَهُ .

۶۔ روای نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے اسلام کے وہ ستون بتائیے جس میں کسی چیز کی کمی کی جائے
نہیں اور اگر ان میں سے کوئی چیز کم ہو جائے تو اس کا دین فاسد ہو جائے اور جس کو اس کی معرفت ہو اور عمل کرے تو دین نڈت
رہے اور عمل اس کا مقبول ہو اور تنگ نہ ہو کسی امر میں کسی شے کی جہالت کی وجہ سے۔

حضرت نے فرمایا۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان اس پر کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور اقرار
کرنا ان تمام باتوں کا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اموال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت آل محمد کا جس کا اللہ
نے حکم دیا ہے اقرار کرنا میں نے کہا ولایت کے لئے کوئی ایسی قوی دلیل ہے جس سے تم تک کیا جائے۔ فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر ہیں۔ اور
رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا اور وہ اولی الامر رسول اور علی تھے
دوسرے کہتے ہیں معاویہ تھا اور علی کے بعد حسن اور پھر حسین اور مخالفوں کے نزدیک یزید بن معاویہ۔ دراصل ایک امام حسین
موجود تھے، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور نہ ان کے باپ برابر تھے یہ فرما کر آپ ساکت ہوئے۔ پھر فرمایا اور کچھ بیان کروں
حکیم عورت نے کہا۔ ضرور فرمایا حسین کے بعد علی بن الحسین ولی امر تھے ان کے بعد ابو جعفر محمد بن علی۔ حضرت سے پہلے شیعہ
حج کے مناسک اور حلال و حرام کو نہیں جانتے تھے ابو جعفر نے یہ دروازے ان پر کھولے اور حج کے مناسک تعلیم کئے اور حلال و
حرام کو بتایا یہاں تک کہ تمہیں علم دین میں لوگ اُن کی طرف محتاج ہو گئے اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ رہے اور یہ امر یوں
ہی جاری رہا۔ زمین امام سے خالی نہیں رہتی۔ جو مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا اور جب
تمہاری رمج کھینچ کر یہاں تک (اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف) آجائے گی اس وقت تم شیعہ کے زیادہ محتاج ہو گے اس وقت
دنیوی تعلقات کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور تم کہو گے میں امرِ حق سے (اچھے معاملے سے) متعلق رہا۔

ان روایوں نے سبھی صادق آل محمد سے یہ روایت نقل کی ہے

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي تَمِيمٍ ، عَنْ مُتْسَبِرٍ ،

الْحَنَاطِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجَلَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ [دَعَائِمٍ] : الْوَلَايَةِ وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ولایت، نماز، زکوٰۃ، رمضان کا اور حج۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ : الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلَايَةِ وَلَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ مَا نُودِيَ بِالْوَلَايَةِ يَوْمَ الْغَدِيرِ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، روزہ۔ حج اور ولایت اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روز غدیر کیا تھا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَيْسَى بْنِ السَّرِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : حَدِّثْنِي عَمَّا بَيَّنَّتْ عَلَيْهِ دَعَائِمُ الْإِسْلَامِ إِذَا أَنَا أَخَذْتُ بِهَا زَكَاةً أَوْ صَلَاةً أَوْ حَجًّا أَوْ صَوْمًا أَوْ حَمَلْتُ بِعَدُوِّهِ ، فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَحَقِّ فِي الْأَمْوَالِ مِنَ الزَّكَاةِ ، وَالْوَلَايَةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا وَوَلَايَةَ آلِي مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : مَنْ مَاتَ وَلَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِثْلَ جَاهِلِيَّةٍ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا أَوْلِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام ، ثُمَّ صَارَ مِنْ بَعْدِهِ الْحَسَنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ؛ ثُمَّ هَكَذَا يَكُونُ الْأَمْرُ ، إِنْ الْأَرْضَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا بِإِمَامٍ وَمَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِثْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَأَحْوَجُ مَا يَكُونُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَعْرِفَتِهِ إِذَا بَلَغَتْ نَفْسُهُ هَهُنَا - قَالَ : وَ أَهْوَى بَيْنَهُ إِلَى صَدْرِهِ - يَقُولُ حَمَّادٌ : لَقَدْ كُنْتُ عَلَى أَمْرِ حَسَنِ .

۴۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کہ اسلامی ستونوں کی بنیاد کس چیز پر ہے تاکہ ان کو اخذ کر کے میرا عمل پاک ہو جائے اور اس کے بعد حالت مجھے نقصان نہ دے۔ فرمایا گواہی دیتا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان تمام باتوں کا اقرار کرنا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اپنے مال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ولایت آل محمد ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا۔

تو وہ کفر کی موت مرا اور خدانے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور ان اولی الامر کی جو تم میں سے ہوں وہ علی بن پھر حسن پھر علی بن الحسین پھر محمد بن علی، پھر اسی طرح یہ امر جاری رہے گا دسے زمین کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر امام سے۔ جو شخص مر گیا مگر امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا۔ تم میں سے ہر ایک معرفت امام کا اس وقت زیادہ محتاج ہوگا جب اس کا دم یہاں تک پہنچے گا وقت مرگ، اور اشارہ کیا اپنے صدر کی طرف اور کہے گا اس وقت معلوم ہوا کہ میں اچھے عقیدہ پر تھا۔

۱۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ هَلْ تَعْرِفُ مَوَدَّةَ تِي لَكُمْ وَأَنْقِطَاعِي إِلَيْكُمْ وَمَوَالِيَّتِي إِيَّاكُمْ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّي أَشَأَلُكَ مَسْأَلَةً تُجِيبُنِي فِيهَا فَإِنِّي مَكْفُوفُ الْبَصَرِ قَلِيلَ الْمَشْيِ وَلَا أَسْتَطِيعُ زِيَارَتَكُمْ كُلَّ حِينٍ قَالَ: هَاتِ حَاجَتَكَ قُلْتُ: أَخِيرَنِي بِدِينِكَ الَّذِي نَدَبَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ لِأَنَّ دِينَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، قَالَ: إِنْ كُنْتُ أَقْصَرْتُ الْخُطْبَةَ فَقَدْ أَعْظَمْتُ الْمَسْأَلَةَ وَاللَّهُ لَا عَظِيمَتَكَ دِينِي وَدِينِ آبَائِي الَّذِي نَدَبَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ: شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْإِقْرَارَ بِمَاجَاءِ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَالْوَلَايَةَ لِيُؤْتِنَا وَالْبِرَاةَ مِنْ عَدُوِّ نَا وَالتَّسْلِيمَ لِأَمْرِنَا وَالتَّنَظَّرَ قَائِمِينَ وَالْإِحْتِيَادَ وَالْوَرَعَ.

۱۰۔ ابو الجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا یا بن رسول اللہ آپ جانتے ہیں جو محبت مجھے آپ سے ہے اور آپ کے دشمنوں سے میرا قطع تعلق ہے اور خصوصیت کے ساتھ آپ سے محبت ہے فرمایا۔ ہاں! میں نے کہا۔ میں ایک مسئلہ دریافت کرتا ہوں۔ مجھے جواب دیجئے۔ میں اندھا ہوں چلنے کی طاقت کم رکھتا ہوں اس لئے آپ کی زیارت سے معذور ہوں فرمایا بیان کرو کیا پوچھنا چاہتے ہو میں نے کہا۔ مجھے اپنے اس دین کے متعلق بتائیے جس پر آپ اور آپ کے اہل بیت ہیں تاکہ اللہ مجھے وہی دین عطا کرے اگر تو اپنے کلام کو مختصر کر دے تو میں تجھ سے عظمت مسئلہ کو بیان کروں واللہ میں تجھے بتاؤں گا اپنا دین اور اپنے آباء کا دین جس کو خدانے قائم کیا ہے اس کو ابھی پر کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لانا اور ہمارے ولی کی ولایت پر ایمان لانا اور ہمارے دشمنوں سے اظہار برادرت کرنا اور ہمارے حکم کو تسلیم کرنا اور ہمارے قائم کا انتظار کرنا اور امر نیک میں کوشش کرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ: جِئْتُكَ فِدَاكَ أَخِيرَنِي عَنِ الدِّينِ الَّذِي أَفْتَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ الْعِبَادَ، مَا لَا يَسْمَعُهُمْ جَهْلُهُ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُمْ غَيْرُهُ، مَا هُوَ؟ فَقَالَ: أَعَدَّ عَلَيَّ قَاعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحُجُّ الْبَيْتِ مِنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ سَكَتَ قَلِيلًا، ثُمَّ قَالَ:

وَالْوَلَايَةُ مَرَّتَيْنِ - ثُمَّ قَالَ : هَذَا الَّذِي فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ الْعِبَادَةَ وَلَا يَسْأَلُ الرَّبُّ الْعِبَادَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ : أَلَا زِدْتَنِي عَلَى مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْكَ ؟ وَلَكِنَّ مَنْ زَادَ زَادَهُ اللَّهُ ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَنَّ سُنًّا حَسَنَةً جَمِيلَةً يَتَّبِعِي لِلنَّاسِ الْأَخْذُ بِهَا .

۱۱۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ مجھے دین کی وہ باتیں بتائیے جو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جن سے جاہل نہ رہنا چاہیے اور ان کے بغیر کوئی عمل مقبول نہ ہو۔ فرمایا۔ پھر عبادہ کہ اس نے پھر بیان کیا۔ فرمایا وہ گواہی دیتلے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا جو وہاں تک پہنچ سکے اور ماہ رمضان کے روزے اس کے بعد آپ کچھ دیر صومش رہے پھر دوبارہ فرمایا دلالت پھر فرمایا۔ یہ وہ ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے روز قیامت خدا بندوں سے یہ نہیں پوچھے گا کہ جو کچھ میں نے فرض کیا تھا اس پر تم نے کیا زیادتی کی لیکن جس نے زیادہ عمل کیا ہو گا اس کو زیادہ ثواب ملے گا اور رسول نے کچھ اچھی سنتیں تراوی ہیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔

۱۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ : عَنْ قُصَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي زَيْدِ الْحَلَالِ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَزْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَى خَلْفِهِ حَمْسًا فَرَحَّصَ فِي أَرْبَعٍ وَأَمَّ يَرَحَّصُ فِي وَاحِدَةٍ (۱)

۱۳ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے پانچ چیزیں اپنی مخلوق پر فرض کی ہیں ان میں سے چار میں کسی کی اجازت دی ہے

سوائے ایک کے۔

توضیح۔ حیض و نفاس کے زمانہ میں عورت کو نماز معاف ہے سفر اور بیماری میں روزہ نہ رکھنے کا حکم ہے مال اگر نصاب کے مطابق نہیں تو اس پر زکوٰۃ نہیں، الحج کے لئے بیت اللہ تک جانا ممکن نہ ہو تو زلیفہ حج ساقط ہے یعنی زلیفہ و لابت یعنی آٹھ اشفا عشر کی امامت کا اقرار اور ان سے محبت رکھنا ایسا فریضہ ہے جس کے لئے کسی حالت میں معافی نہیں۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَبِيانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ وَمَعَهُ صَحِيفَةٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : هَذِهِ صَحِيفَةٌ مُخَاصِمٌ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ الَّذِي يَقْبَلُ فِيهِ الْعَمَلُ فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ هَذَا الَّذِي أُرِيدُ ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَتَقَرُّرٌ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَالْوَلَايَةُ لَنَا أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْبِرَاءَةُ مِنْ عَدُوِّنَا وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِنَا وَالْوَرَعُ وَالتَّوَضُّعُ وَالتَّيَازُّ قَائِمِينَ فَإِنَّ لَنَا دَوْلَةً إِذَا

شاء اللہ جَاءَ بِهَا .

۱۳۔ ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور اس کے پاس ایک تحریر تھی جس نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ صحیفہ خاصہ ہے سوال کرتا ہے اس دین کے متعلق جس میں عمل مقبول ہو۔ راوی نے کہا میں یہی سننا چاہتا ہوں فرمایا گواہی دینا اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور اقرار ان سب باتوں کا جو رسول خدا کی طرف سے لائے اور ولایت ہم اہل بیت کی اور برات ہمارے دشمن سے اور قبول کرنا ہمارے امر کا اور پرہیزگاری اور توابع اور ہمارے قائم کا اشرافاً ہر سے لئے دولت و حکومت ہے جب چاہے گا اس کو اللہ لے آئے گا۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ جَمِيعًا ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ فِي مَنْزِلٍ أَحْبَبَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا حَوَّلَكَ إِلَى هَذَا الْمَنْزِلِ ؟ قَالَ : طَلَبْتُ الشَّرَهَةَ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَا أَقْضُ عَلَيْكَ دِينِي ؟ فَقَالَ : بَلَى ، قُلْتُ : أَدِينُ اللَّهَ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَصَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحِجَّ الْبَيْتِ وَالْوَلَايَةَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْوَلَايَةَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْوَلَايَةَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَالْوَلَايَةَ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَكَأَنَّكَ مِنْ بَعْدِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَأَنْتُمْ أُمَّتِي عَلَيْهِ أَحِبَّاءٌ وَعَلَيْهِ أَمُوتُ وَأَدِينُ اللَّهَ بِهِ ، فَقَالَ : يَا عَمْرُؤُ هَذَا وَاللَّهِ دِينُ اللَّهِ وَدِينُ آبَائِي الَّذِي أَدِينُ اللَّهَ بِهِ فِي السِّرِّ وَالْمَلَانِيَةِ ، فَأَدْبَقِ اللَّهَ وَكَمَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ حَيْرٍ وَلَا تَقُلْ إِنِّي هَدَيْتُ نَفْسِي بِلِ اللَّهِ هَذَاكَ فَأَدِّ شُكْرًا مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَ عَلَيَّ وَلَا تَكُنْ مِثْلَ مَنْ إِذَا أُقْبِلَ طُعِنَ فِي عَيْنِهِ وَإِذَا أَدْبَرَ طُعِنَ فِي قَعَاهُ ، وَلَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلَى كَاهِلِكَ فَإِنَّكَ أَوْشَكَ - إِنْ حَمَلْتَ النَّاسَ عَلَى كَاهِلِكَ - أَنْ يُصَدِّعُوا شِعْبَ كَاهِلِكَ .

۱۴۔ عمرو بن حرث سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اپنے بھائی عبد اللہ بن محمد کے گھر میں تھے میں نے کہا آپ اس مکان میں کیوں تشریف لے آئے۔ فرمایا بھگڑوں قصوں سے بچنے کے لئے۔ میں نے کہا۔ میں دین کے متعلق اپنے عقائد بیان کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا ضرور، میں نے کہا خدا کا دین ہے گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور قیامت سے شک نہیں اور اللہ مردوں کو قبروں سے نکالے گا اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا دینا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا اور رسول اللہ کے بعد ولایت امیر المؤمنین کا اشراف اور ان کے بعد حضرت حسن و حسین کی ولایت کا اقرار پھر علی بن الحسین اور محمد بن علی کی ولایت کا

اقرار اور ان کے بعد آپ سب پر درود پڑھا اور یہ کہ آپ لوگ میرے امام ہیں اسی پر میری زندگی ہے اسی پر میری موت ہے اور یہی میرا دین ہے فرمایا۔ اسے عمرو یہی تو اللہ کا دین ہے اور میرے آباؤ کا دین ہے ظاہر و باطن دونوں حالتوں میں۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنی زبان امر خیر کے سوا بند رکھو، یہ مت کہو۔ میں نے اپنے نفس کو ہدایت کی۔ بلکہ یہ کہو۔ اللہ نے مجھے ہدایت کی اور خدا کی نعمت کا شکر اور کراہی اور ان لوگوں میں سے نہ بنو جن کے منہ پر بھی لوگ طعن دین اور نیچے بھی اور لوگوں کی زیادہ ملامت کر کے ان کو اپنے شانوں پر سوار نہ کرنا اگر تو نے ایسا کیا تو لوگ تیرے دونوں شانوں کے درمیان کا حصہ شگافتہ کر دیں گے۔

۱۵ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّمِيمِ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ : أَلَا خَيْرٌ كَ بِالْإِسْلَامِ أَصْلُهُ وَقَرَعِهِ وَذُرْوَةٌ سَنَاهِهِ ؟ قُلْتُ : بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ : أَمَا أَصْلُهُ فَالصَّلَاةُ وَقَرَعُهُ الرَّكَاةُ وَذُرْوَةٌ سَنَاهِهِ الْجِهَادُ . ثُمَّ قَالَ : إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِأَبْوَابِ الْخَيْرِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : الصَّوْمُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ ، وَالصَّدَقَةُ تَنْهَبُ بِالخَطِيئَةِ ، وَقِيَامُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ بِذِكْرِ اللَّهِ ، ثُمَّ قَرَأَ عليه السلام : وَتَجَاوَى جُؤُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ^(۱) .

۱۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ اسلام کی اصل کیا ہے فرع کیا ہے اور اس کی بلندی میں سب سے اونچا نقطہ کیلئے۔ میں نے دل میں کہا میں آپ پر خدا ہوں ضرور بتائیے۔ فرمایا اس کی اصل نماز ہے اس کی شخہ رکوٰۃ ہے اور بلند چوٹی جہاد ہے پھر فرمایا کیا میں بتاؤں ابواب خیر کیا ہیں میں نے کہا ہاں۔ فرمایا روزہ سپر ہے دوزخ کی، صدقہ گناہوں کو دور کرتا ہے اور ذکر خدا کے لئے بندہ کا رات کو عبادت کرنا۔ یہ آیت پڑھی، دور رکھتا ہے اپنے پہلو بستر سے۔

ایک سو بیالیسواں باب

اسلام لانے کے بعد قتل سے بچ جانا ہے اور ثواب موقوف ہے ایمان پر

((باب ۱۴۲))

«أَنَّ الْإِسْلَامَ يُحَقِّنُ بِهِ الدِّمَّ (وَتَوَدَّى بِهِ الْأَمَانَةَ) وَأَنَّ الثَّوَابَ عَلَى الْإِيمَانِ»

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنِ الْقَاسِمِ الصَّرْفِيِّ شَرِيكَ الْمُفَضَّلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْإِسْلَامُ يُحَقِّنُ بِهِ الدِّمَّ وَتَوَدَّى بِهِ الْأَمَانَةَ ، وَتُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ ، وَالثَّوَابُ عَلَى الْإِيمَانِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام لانے کے بعد کافر کی جان محفوظ ہو جاتی ہے اس کی رکھی ہوئی امانت کو واپس دیا جاتا ہے اس کا نکاح مسلمان عورتوں سے ہو سکتا ہے لیکن عمل کا ثواب ایمان پر موقوف ہے۔

۲۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلِيٍّ قَالَ : الْإِيمَانُ إِقْرَارٌ وَعَمَلٌ ، وَالْإِسْلَامُ إِقْرَارٌ بِلَا عَمَلٍ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان اقرار اور عمل دونوں کا نام ہے اور اسلام اقرار ہے بلا عمل کے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلِيٍّ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَقَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَمَا يَدْخُلُ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ، فَقَالَ لِي : الْأَتْرَى أَنْ الْإِيمَانَ عِيَّةُ الْإِسْلَامِ .

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا عرب کے بدوں نے کہا ہم ایمان لائے۔ اے رسول کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے۔ بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لائے اور ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا کیا تم نے غور نہیں کیا کہ ایمان اسلام سے الگ ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ التَّمِطِ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلِيٍّ عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ، مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ التَّبَافِي الطَّرِيقِ وَقَدْ أَزَفَ مِنَ الرَّجُلِ الرَّحِيلُ . فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلِيٍّ : كَأَنَّهُ قَدْ أَزَفَ مِنْكَ رَحِيلٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ فَقَالَ : فَالْقَنِي فِي الْبَيْتِ ، فَلَقِيَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا ؟ فَقَالَ : الْإِسْلَامُ هُوَ الظَّاهِرُ الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَهَذَا الْإِسْلَامُ . وَقَالَ : الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ هَذَا الْأَمْرِ مَعَ هَذَا فَإِنْ أَقْرَبَهَا وَلَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ كَانَ مُسْلِمًا وَكَانَ ضَالًّا

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے اسلام و ایمان اور ان کے فرق کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے پھر پوچھا۔ آپ نے پھر جواب نہ دیا۔ ایک روز اس کی حضرت سے ملاقات سب راہ ہوئی جبکہ اس کے کوچ کا وقت قریب تھا۔ حضرت نے فرمایا کیا تمہارا کوچ قریب ہے۔ اس نے کہا جی ہاں، فرمایا تم میرے گھر آ کر ملو، وہ ملا اور اسلام و ایمان اور ان دونوں کے درمیان فرق دریافت کیا۔ فرمایا اسلام وہ ظاہری حالت ہے جس پر عام لوگ ہیں، یعنی

گو ابھی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا ماہ رمضان میں روزے رکھنا یہ تو ہے اسلام، رہا ایمان تو ان چیزوں کے ساتھ امرِ دلالت و امامت کی معرفت ہے جس نے اسے پہچانا وہ مسلم کہہ کر رہا ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَبِي بَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْنَا لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا» فَمَنْ رَعِمَ أَنَّهُمْ آمَنُوا فَقَدْ كَذَبَ وَمَنْ رَعِمَ أَنَّهُمْ لَمْ يَسْلَمُوا فَقَدْ كَذَبَ .

۵۔ آریہ قالت الاعراب کے متعلق فرمایا جس نے یہ گمان کیا کہ وہ ایمان لائے تھے۔ تو اس نے جھوٹ بولا اور جس نے یہ گمان کیا کہ وہ اسلام نہیں لائے وہ بھی جھوٹا ہے۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ قَاسِمِ بْنِ شَرِيكٍ الْمُفَضَّلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : «الْإِسْلَامُ يُحَقِّنُ بِهِ الدِّمَّ وَتُؤَدِّي بِهِ الْأَمَانَةَ وَتُسْتَحَلُّ بِهِ الْفَرُوجُ» وَالنُّوَابُ عَلَى الْإِيمَانِ .

۶۔ فرمایا۔ صادق آل محمد نے اسلام لانے کے بعد جان محفوظ ہو جاتی ہے امامت ادا کی جاتی ہے فوج حلال ہو جاتی ہیں لیکن عمل کا ثواب ایمان کے بعد ملتا ہے۔

ایک سو تینتالیسواں باب

ایمان کے اندر اسلام داخل ہے اسلام میں ایمان داخل نہیں

۱۴۳ (باب)

۵ (اِنَّ الْاِيْمَانَ يَصْرِفُهُ الْاِسْلَامُ وَالْاِسْلَامُ لَا يَشْرِكُ الْاِيْمَانَ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ أَهْمًا مُخْتَلِفَانِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامَ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ ، قُلْتُ : فَصِفْهُمَا لِي ، فَقَالَ : الْإِسْلَامُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالتَّصَدِيقُ بِرَسُولِ اللَّهِ عليه السلام ، بِهِ حُقِنَتِ الدِّمَاءُ وَعَلَيْهِ جَرَتِ الْمَنَاسِكُ وَالْمَوَارِيثُ

وَعَلَى ظَاهِرِهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ، وَالْإِيمَانُ الْهُدَى وَمَا بُنِيَتْ فِي الْقُلُوبِ مِنْ صِفَةِ الْإِسْلَامِ وَمَا ظَهَرَ مِنَ الْعَمَلِ بِهِ، وَالْإِيمَانُ أَرْفَعُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِدَجَّةٍ، إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ فِي الظَّاهِرِ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ فِي الْبَاطِنِ وَإِنْ اجْتَمَعَا فِي الْقَوْلِ وَالصَّعَةِ.

۱- سماع سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کیا اسلام اور ایمان دو مختلف چیزیں ہیں۔ فرمایا۔ ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان نہیں۔ میں نے کہا۔ دونوں کا وصف بیان کیجئے۔ فرمایا اسلام نام ہے گواہی دینا توحید کی اور رسول کی اسلام لانے سے خون محفوظ ہو جاتا ہے مناکحت درست ہو جاتی ہے اور میراث مل جاتی ہے اور عام مسلمانوں میں بظاہر شامل ہو جاتا ہے اور ایمان ہدایت ہے اور وہ قائم ہوتا ہے لوگوں کے دلوں میں اسلام ہے (اقرار شہادتین) کی ظاہری صورت سے اور ظاہر بظاہر عمل سے اور ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے (اس میں تصدیق بالقلب ہوتی ہے ایمان میں اسلام شریک ہے بظاہر لہذا اسلام شریک ایمان نہیں ہے اگرچہ قول و صفت میں دونوں جمع ہو جائیں (جیسے اقرار شہادتین بزبان اور ظاہری طور پر اعتقاد)۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْإِيمَانُ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ.

۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان میں اسلام داخل ہے لیکن اسلام میں ایمان داخل نہیں یعنی جو مومن ہے وہ مسلم ضرور ہے لیکن ہر مسلم مومن نہیں ہوتا۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَلَا يُشَارِكُهُ الْإِسْلَامُ، إِنَّ الْإِيمَانَ مَا وَقَرَّ فِي الْقُلُوبِ وَالْإِسْلَامُ مَا عَلِيَهُ الْمَنَاحِكُ وَالْمَوَارِيثُ وَحِقْنُ الدِّمَاءِ؛ وَالْإِيمَانُ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ

۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان شریک نہیں ایمان وہ ہے جو قلوب میں راسخ ہو اور اسلام کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔ میراث مل جاتی ہے قتل سے جان بچ جاتی ہے ایمان میں داخل اسلام ہے مگر اسلام میں ایمان نہیں۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ؛ عَنْ أَبِي السَّجَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ: الْإِيمَانُ أَوْ الْإِسْلَامُ؟ فَإِنَّ مَنْ قَبَلْنَا يَقُولُونَ

إِنَّ الْإِسْلَامَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : الْإِيمَانُ أَرْفَعُ مِنَ الْإِسْلَامِ ، قُلْتُ ؟ فَأَوْجِدُنِي ذَلِكَ ، قَالَ :
مَا تَقُولُ فِيمَنْ أَحَدَتْ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مُتَعَمِّدًا ؟ قَالَ : قُلْتُ : يُضْرَبُ صَرْبًا شَدِيدًا قَالَ : أَصَبْتَ ،
فَالَ : فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ أَحَدَتْ فِي الْكَعْبَةِ مُتَعَمِّدًا ؟ قُلْتُ : يُقْتَلُ . قَالَ : أَصَبْتَ لِأَنَّ الْكَعْبَةَ
أَفْضَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَأَنَّ الْكَعْبَةَ تَشْرِكُ الْمَسْجِدَ وَالْمَسْجِدَ لَا يَشْرِكُ الْكَعْبَةَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ يَشْرِكُ
الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامَ لَا يَشْرِكُ الْإِيمَانَ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے پوچھا ایمان افضل ہے یا اسلام۔ ہمارے قریب کچھ لوگ
ایسے رہتے ہیں جو کہتے ہیں اسلام ایمان سے افضل ہے فرمایا ایمان کا درجہ اسلام سے بلند ہے میں نے کہا۔ جو آپ نے فرمایا ہے
اسے سمجھا دیجئے۔ ایسے شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے جو مسجد الحرام میں قصد اپیشاب یا پاخانہ کر دے۔ میں نے کہا اس کو سختی کے
ساتھ پینٹنا چاہیے۔ فرمایا اور اس شخص کے بارے میں کیا کہو کہ جو یہ ناشائستہ حرکت کعبہ میں کرے اور قصد کرے۔ میں نے کہا
اسے قتل کر دینا چاہیے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ اچھا تم جانتے ہو کہ کعبہ مسجد الحرام سے افضل ہے اور کعبہ میں مسجد الحرام شریک ہے لیکن مسجد
میں کعبہ شریک نہیں۔ ایسے ہی ایمان کے اندر اسلام داخل ہے لیکن اسلام کے اندر ایمان نہیں یعنی جو مومن ہے وہ مسلم ضرور
ہوگا لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو مسلم ہے وہ مومن بھی ہو۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْلَاجٍ ، وَثَمَرِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمْعًا ، عَنِ
ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْنَابٍ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ :
الْإِيمَانُ مَا اسْتَقَرَّ فِي الْقَلْبِ وَأَقْبَضِيَ بِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ بِالطَّاعَةِ لِلَّهِ وَالتَّسْلِيمِ لِأَمْرِهِ
وَإِسْلَامٌ مَا ظَهَرَ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ وَهُوَ الَّذِي عَلَيْهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنَ الْفِرْقِ كُلِّهَا وَبِهِ حَقَّتِ الدِّمَاءُ
وَعَلَيْهِ جَرَّتِ الْمَوَارِيثُ وَجَارَ النِّكَاحُ وَاجْتَمَعُوا عَلَى الْعَلَاةِ وَالرَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ ، فَخَرَجُوا
يَذَلِكُ مِنَ الْكُفْرِ وَأَضْفَعُوا إِلَى الْإِيمَانِ ، وَالْإِسْلَامُ لَا يَشْرِكُ الْإِيمَانَ وَالْإِيمَانُ يَشْرِكُ الْإِسْلَامَ وَهُمَا
فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ يَجْتَمِعَانِ ، كَمَا صَارَتِ الْكَعْبَةُ فِي الْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدُ لَيْسَ فِي الْكَعْبَةِ وَكَذَلِكَ
الْإِيمَانُ يَشْرِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يَشْرِكُ الْإِيمَانَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا
قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ فَقُولُوا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَصْدَقُ الْقَوْلِ
قُلْتُ : قَهْلَ لِلْمُؤْمِنِ فَضْلٌ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي شَيْءٍ مِنَ النَّصَائِلِ وَالْأَحْكَامِ وَالْأُجُودِ وَغَيْرِ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ
لَا ، هُمَا يَجْرِيَانِ فِي ذَلِكَ مَجْرَى وَاحِدٍ وَلَكِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فَضْلٌ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي أَعْمَالِهِمَا وَمَا يَنْتَقِرُ بَيْنَهُمَا
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، قُلْتُ : أَلَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا» وَدَعَمْتُ

أَنَّهُمْ مُّجْتَمِعُونَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالتَّحِيٍّ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَيُضَاعِفُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ، فَأَلْمُؤْمِنُونَ هُمُ الَّذِينَ يُضَاعِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ حَسَنَاتِهِمْ لِكُلِّ حَسَنَةٍ سَبْعِينَ ضِعْفًا ، فَهَذَا فَضْلُ الْمُؤْمِنِينَ وَيَزِيدُهُ اللَّهُ فِي حَسَنَاتِهِ عَلَى قَدْرِ صِحَّةِ إِيمَانِهِ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَيَفْعَلُ اللَّهُ بِالْمُؤْمِنِينَ مَا يَشَاءُ مِنَ الْخَيْرِ ، قُلْتُ : أَرَأَيْتَ مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ أَلَيْسَ هُوَ دَاخِلًا فِي الْإِيمَانِ ؟ فَقَالَ : لِأَوْلِيكَيْتِهِ قَدْ أَصَبَتْ إِلَى الْإِيمَانِ وَخَرَجَ مِنَ الْكُفْرِ وَسَأَدْرُبُ لَكَ مَثَلًا تَعْقِلُ بِهِ فَضْلَ الْإِيمَانِ عَلَى الْإِسْلَامِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ بَصُرْتَ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ أَكُنْتَ تَشْهَدُ أَنَّكَ رَأَيْتَهُ فِي الْكَعْبَةِ ؟ قُلْتُ : لَا يَجُوزُ لِي ذَلِكَ ، قَالَ : فَلَوْ بَصُرْتَ رَجُلًا فِي الْكَعْبَةِ أَكُنْتَ شَاهِدًا أَنَّهُ قَدْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : وَكَيْفَ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : إِنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَى دُخُولِ الْكَعْبَةِ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ ، فَقَالَ : قَدْ أَصَبْتَ وَآخَسْتِ ، ثُمَّ قَالَ : كَذَلِكَ الْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان وہ ہے جو دل میں جسکے کچھ جاملے اور خدا تک سب سے زیادہ رسائی پیدا کرنے والا ہو اور اس کا عمل اس امر کی تسدیق ہو کہ وہ اللہ کا فرمانبردار ہے۔ اور اس کے حکم کا قبول کرنے والا ہے اور اس کا نوظاہری قول و فعل کا نام ہے اور اسلامی جماعت میں شامل ہوجانے کا کسی ایک فرقہ کے ساتھ اور اس کی وجہ سے اس کی گردن نہیں تاری جاتی اور میراث کے احکام جاری ہوجاتے ہیں نکاح جائز ہوجاتا ہے اور ہمارے مخالفوں نے اجماع کیا ہے اس پر کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج بجالانے کا نام ایمان ہے لیکن ان امور کے بعد تو وہ کفر سے باہر آجاتے ہیں اور ایمان کی طرف نسبت دینے گئے ہیں درنہ اسلام میں ایمان شـیک نہیں اور ایمان میں اسلام شریک ہے خدا نے فرمایا ہے عرب کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہوا ہی نہیں، پس اللہ کا قول سب سے زیادہ سچا ہے میں نے کہا کیا مومن کو کسی چیز میں فضیلت ہے مسلم پر فضائل و احکام و حدود وغیرہ میں، حضرت نے فرمایا نہیں وہ دونوں ایک شخص کے لئے بولے جاتے ہیں اور ایک لفظ دوسرے کا قائم مقام بنتا ہے لیکن مومن کو مسلمان پر فضیلت بلحاظ دونوں کے عمل سے ہے اور اس امر میں دونوں تقرب الی اللہ حاصل کرتے ہیں۔ میں نے کہا خدا فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا اللہ اس کا دس گنا بدلہ دے گا اور میرا لگنا ہے کہ عام مسلمان جمع ہوتے ہیں مومن کے ساتھ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج میں۔ منرمایا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ اجر کو بہت زیادہ بڑھادے گا پس یہ مومنوں کے لئے ہے ان کے ہر حسنة کا ستر گنا ثواب زیادہ دے گا یہ ہے فضیلت مومن اللہ تعالیٰ اس کا اجر بڑھادے نسات سو گنا زیادہ تک بقدر صحبت ایمان، خدا مومنوں سے جتنا احسان چاہتا ہے کرتا ہے۔ میں نے کہا جو اسلام میں داخل ہے کیا وہ مومن نہیں، فرمایا نہیں لیکن اس کو ایمان کی طرف نسبت دی جاتی ہے (مومن کہا جاتا ہے) اور کفر سے اس کا احراج ہوتا ہے میں ایک مثال سے سمجھاؤں گا تاکہ فسق سمجھ میں آجائے اور ایمان کی فضیلت اسلام پر ثابت ہو۔ اگر تم مسجد الحرام میں کسی کو دیکھو تو کیا اس کی گواہی دو گے کہ میں

نے اسے کعبہ میں دیکھا تھا۔ میں نے کہا۔ ایسا کہنا میرے لئے جائز نہیں۔ فرمایا اگر تم کسی کو کعبہ میں دیکھو تو اس کی گواہی دو گے کہ میں نے مسجد الحرام میں اسے دیکھا ہے میں نے کہا، ضرور کہوں گا۔ فرمایا۔ یہ کیوں۔ میں نے کہا کعبہ میں بغیر مسجد الحرام کے داخلہ ممکن نہیں۔ فرمایا۔ تم نے ٹھیک جواب دیا۔ بس یہی صورت ایمان و اسلام کی ہے۔

ایک سو چوالیسواں باب اسلام قبل ایمان ہوتا ہے

((باب ۱۴۴))

(آخِرُ مِنْهُ وَفِيهِ أَنَّ الْإِسْلَامَ قَبْلَ الْإِيمَانِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصْبِيِّ قَالَ : كَتَبْتُ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِيمَانِ مَا هُوَ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ : سَأَلْتُ رَجِمَكَ اللَّهُ عَنِ الْإِيمَانِ ، وَالْإِيمَانُ هُوَ الْإِقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَعَقْدٌ فِي الْقَلْبِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ وَالْإِيمَانُ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ وَهُوَ دَارٌ وَكَذَلِكَ الْإِسْلَامُ دَارٌ وَالْكَفْرُ دَارٌ فَقَدْ يَكُونُ الْعَبْدُ مُسْلِمًا قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مُؤْمِنًا وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ مُسْلِمًا ، فَأَلْإِسْلَامُ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَهُوَ يُشَارِكُ الْإِيمَانَ ، فَإِذَا أَتَى الْعَبْدَ كَبِيرَةٌ مِنْ كَبَائِرِ الْمَعَاصِي أَوْ صَغِيرَةٌ مِنْ صَغَائِرِ الْمَعَاصِي الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَنْهَا وَجَلَّ عَنْهَا كَانَ خَارِجًا مِنَ الْإِيمَانِ ، سَأَلْتُ عَنْهُ اسْمُ الْإِيمَانِ وَثَابِتًا عَلَيْهِ اسْمُ الْإِسْلَامِ فَإِنَّ ثَابِتًا وَاسْتَفْتَرَ عَادَ إِلَى دَارِ الْإِيمَانِ وَلَا يُخْرِجُهُ إِلَى الْكَفْرِ إِلَّا الْجُحُودُ وَالْإِسْتِحْلَالُ : أَنْ يَقُولَ لِلْحَلَالِ هَذَا حَرَامٌ وَلِلْحَرَامِ هَذَا حَلَالٌ وَذَلِكَ ، فَمِنْهَا يَكُونُ خَارِجًا مِنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ، دَاخِلًا فِي الْكَفْرِ ، وَكَانَ يَمْتَرِلَهُ مَنْ دَخَلَ الْحَرَمَ ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأَحَدَتْ فِي الْكَعْبَةِ حَدَثًا فَأَخْرَجَ عَنِ الْكَعْبَةِ وَعَنِ الْحَرَمِ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ وَصَادَ إِلَى الثَّارِ .

ار راوی کہتا ہے میں نے اپنا خط عبد الملک بن ابیہن کے ہاتھ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا اور

یہ سوال کیا کہ ایمان کیا ہے حضرت نے عبد الملک کے ہاتھ یہ جواب بھیجا۔ تجھ پر خدا کی رحمت ہو کہ تو نے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ ایمان نام ہے زبان سے اقرار دل سے اعتقاد اور اعضا سے عمل کرنے کا اور ایمان میں ایک کا تعلق دوسرے ہے اور وہ مثل ایک گھر کے ہے ایسے ہی اسلام بھی ایک گھر ہے کفر بھی ایک گھر ہے ایک شخص مومن بننے سے پہلے مسلمان ہوگا اور

مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک مسلمان نہ ہو اسلام قبل ایمان ہے اور وہ ایمان میں شریک ہے جب کوئی بندہ گناہ کبیرہ یا وہ گناہ صغیرہ کرتا ہے جس سے اللہ نے منع کیا ہے تو وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور مومن کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا لیکن مسلمان باقی رہتا ہے ہاں اگر توبہ استغفار کر لے تو دار ایمان کی طرف لوٹ آئے کفر کی طرف نہیں لے جاتا اس کو مگر خدا سے انکار اور حلال کو کبہہ دے کہ یہ حرام ہے اور حرام کو کبہہ دے کہ یہ حلال ہے ایسی صورت میں اسلام سے خارج ہو جائے اور کفر میں داخل اور یہ شخص اس جیسا ہونے کا جو حرم میں داخل ہو پھر کعبہ میں آئے اور وہاں پیشاب یا پاخانہ کر دے اور اس کو کعبہ اور حرم سے باہر لاکر گردن ماری جائے اور آگ میں جلا دیا جائے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ قُلْتُ لَهُ : أَفَرَّقُ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ؟ قَالَ : فَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلَهُ ؛ قَالَ قُلْتُ : أَوَرِدُ ذَلِكَ ، قَالَ : مَثَلُ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ مَثَلُ الْكَعْبَةِ الْحَرَامِ مِنَ الْحَرَمِ قَدْ يَكُونُ فِي الْحَرَمِ وَلَا يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ وَلَا يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ حَتَّى يَكُونَ فِي الْحَرَمِ وَقَدْ يَكُونُ مُسْلِمًا وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنًا وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ مُسْلِمًا ، قَالَ قُلْتُ : فَيَخْرُجُ مِنَ الْإِيمَانِ شَيْءٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَيَصِيرُهُ إِلَى مَاذَا ؟ قَالَ إِلَى الْإِسْلَامِ أَوْ الْكُفْرِ . وَقَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَفْلَتَ مِنْهُ بَوْلُهُ أَوْ خَرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنَ الْحَرَمِ ، فَفَسَلَتْ تَوْبَتُهُ وَتَطَهَّرَ ، ثُمَّ لَمْ يَمْسَعْ أَنْ يَدْخُلَ الْكَعْبَةَ ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ فِيهَا مُعَانِدًا أَخْرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ وَمِنَ الْحَرَمِ وَضُرِبَتْ عُنُقُهُ .

۲- سماعہ سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام سے ایمان و اسلام کے متعلق سوال کیا اور ان دونوں کے متعلق فرق معلوم کیا۔ فرمایا۔ میں ایک مثال سے سمجھاتا ہوں ایمان اور اسلام کی مثال کعبہ اور حرم کی سی ہے کبھی انسان حرم میں ہوتا ہے کعبہ کے اندر نہیں ہوتا اور کعبہ تک نہیں پہنچ سکتا بغیر حرم میں جائے پس ایک شخص ایک وقت میں مسلمان تو ہوتا ہے مومن نہیں ہوتا۔ اور مومن نہیں ہو سکتا جب تک مسلمان نہ ہو۔ میر نے کہا۔ ایمان سے جب کوئی چیز خارج کرتی ہے تو کدھر لے جاتی ہے فرمایا اسلام کی طرف یا کفر کی طرف اور اس کو یوں سمجھایا کہ اگر کوئی کعبہ میں داخل ہوا اور بے اختیاری کی حالت میں پیشاب نکل جائے تو وہ کعبہ سے نکالا جائے گا حرم سے نہیں۔ وہاں اپنا کپڑا دھو کر پاک کر لے گا پھر کعبہ میں اس کا داخلہ ممنوع نہ ہوگا اور اگر کوئی مشائخ کعبہ میں از روئے حقارت و عداوت پیشاب کر دے گا تو اس کو کعبہ سے نکال کر قتل کر دیا جائے گا۔

ایک سو پینتالیسواں باب

تمتہ ہر دو باب سابق

(باب) ۱۴۵

۱ - عَلِيُّ بْنُ أَبِي نَجِيٍّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ آدَمَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مِثْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ [أ]نَا سَأَلْنَا تَكَلَّمُوا فِي هَذَا الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ الْآيَةُ فَالْمَنْسُوحَاتُ مِنَ الْمُتَشَابِهَاتِ ؛ وَ الْمُحْكَمَاتُ مِنَ الشَّيْخَاتِ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ : «إِنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقَوْهُ وَأَطِيعُوا أَوْسَمَ دَعَاؤُهُمْ إِلَى اللَّهِ وَحْدَهُ وَأَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ، ثُمَّ بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ عليهم السلام عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ بَلَغُوا حَجْرًا عليهم السلام فَدَعَاؤُهُمْ إِلَى أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَقَالَ : «شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ، اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ، فَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ إِلَى قَوْمِهِمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ [بِهِ] مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَمَنْ آمَنَ مُخْلِصًا وَمَاتَ عَلَى ذَلِكَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِذَلِكَ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَامٍ لِلْعَبِيدِ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ يَعَذِّبْ عَبْدًا حَتَّى يَغْلِظَ عَلَيْهِ فِي الْقَتْلِ وَالْمَعَاصِي الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا النَّارَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا ، فَلَمَّا اسْتَجَابَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مِنْ اسْتِجَابَ لَهُ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، جَعَلَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مِنْهُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَا جَاءَ وَالشَّرْعُ وَالْمِنْهَاجُ سَبِيلٌ وَسُنَّةٌ وَقَالَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ عليه السلام «إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ ، وَأَمَرَ كُلَّ نَبِيٍّ بِالْأَخْذِ بِالسَّبِيلِ وَالسُّنَّةِ وَكَانَ مِنَ السُّنَّةِ وَالسَّبِيلِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا مُوسَى عليه السلام أَنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ السَّبْتَ وَكَانَ مِنْ أَكْظَمِ السَّبْتِ وَأَمَّ يَسْتَحِلُّ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَحْتَجَّ بِحَقِّهِ وَاسْتَحْتَجَّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ الَّذِي نَهَاهُ اللَّهُ عَنْهُ فِيهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّارَ وَذَلِكَ حَيْثُ اسْتَحْتَجَّوا الْحَيْثَانِ وَاسْتَحْتَجَّوا وَأَكَلُواهَا

۵/۷

۱۴۳/۷

يَوْمَ السَّبْتِ ، غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَشْرَكَوا بِالرَّحْمَنِ وَلَا شَكُّوا فِي شَيْءٍ مِنْهُ مِمَّا جَاءَ بِهِ
 مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ الدِّينَ اعْتَدُوا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا
 قِرَدَةً خَاسِئِينَ» ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَمَادٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِفْرَازُ بِمَاجَاةٍ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
 وَجَعَلَ لَهُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَا جَاءَ فَبَدَمَتِ السَّبْتِ الَّذِي أَمَرُوا بِهِ أَنْ يُعْظِمُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَغَامَةً مَا كَانُوا
 عَلَيْهِ مِنَ السَّبِيلِ وَالسَّبْتِ الَّتِي جَاءَ بِهَا مُوسَى ، فَمَنْ لَمْ يَتَّبِعْ سَبِيلَ عِيسَى أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ وَإِنْ كَانَ
 الَّذِي جَاءَ بِهِ النَّبِيُّونَ جَمِيعًا أَنْ لَا يُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا ، ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَمَكَّةَ عَشْرَ
 سِنِينَ فَلَمْ يَمُتْ يَمَكَّةَ فِي تِلْكَ الْمَشْرِيقِ سِنِينَ أَحَدٌ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُولُ اللَّهِ
 أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِإِقْرَارِهِ وَهُوَ بِإِيمَانِ التَّصَدِيقِ وَلَمْ يُعَدِّبِ اللَّهُ أَحَدًا مِنْ مَاتَ وَهُوَ مُتَّبِعٌ لِمُحَمَّدٍ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا مَنْ أَشْرَكَ بِالرَّحْمَنِ وَتَصَدِيقُ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فِي سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ
 يَمَكَّةَ وَوَقَّضَى رَبُّكَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى - إِنَّهُ كَانَ يُعْبَدُ حَبِيرًا
 بِصَبْرِهِ ، أَدَبٌ وَعِظَةٌ وَتَعْلِيمٌ وَنَهْيٌ خَفِيفٌ وَلَمْ يَعُدِّ عَلَيْهِ وَلَمْ يَتَوَاعَدْ عَلَى اجْتِرَاحِ شَيْءٍ مِنْ مَعَانِي عَنْهُ وَ
 أَنْزَلَ نَبَأَ عَنْ أَشْيَاءَ حَدَّرَ عَلَيْهَا وَلَمْ يُغْلِظْ فِيهَا وَلَمْ يَتَوَاعَدْ عَلَيْهَا وَقَالَ : «وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ حَسْبَةَ إِمْلَاقٍ
 نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنْ قَتَلْتُمْ كُنْتُمْ أَنْتُمْ خَطَاةً كَبِيرَةً وَلَا تَقْرَبُوا الرِّثَاةَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا وَلَا
 تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيهِ سُلْطَانًا فَلْيَسْرِفْ فِي
 الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْظُورًا وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ
 إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ إِذَا كِلْتُمْ وَرَبُّوهُ بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ
 تَأْوِيلًا وَلَا تَتَّبِعْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنْ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا
 وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا كُلُّ ذَلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ
 رَبِّكَ مَكْرُوهًا ذَلِكَ وَمِمَّا أَوْحَى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتُلْفَى
 فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَدْحُورًا وَأَنْزَلَ فِي «وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى» : «فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى
 الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى» فَهَذَا مُشْرِكٌ وَأَنْزَلَ فِي «إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ» : «وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ وَرَأَى ظَهْرَهُ
 فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا وَيَصْلَى سَعِيرًا إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مُسْرُورًا إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ بَلَى» فَهَذَا
 مُشْرِكٌ وَأَنْزَلَ فِي [سُورَةِ] تَبَارَكَ كَلِمًا لَقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ قَالُوا بَلَى قَدْ جَاءَنَا
 نَذِيرٌ فَكذبنا وقلنا ما نزل الله من شيء ، فهو لا مشرِكٌ كَوْنٌ وَأَنْزَلَ فِي الْوَاقِعَةِ : «وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكذِبِينَ

١٤٣١
اسراء

حَتَّىٰ يُسَمِّيَهُ كَافِرًا ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «قَوْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدٍ يَوْمَ عَظِيمٍ ، وَأَنْزَلَ فِي الْعَهْدِ
 «إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَأَخْلَقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ لَأَبْكَرَهُمُ اللَّهُ وَلَا
 يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ» وَالْخَلْقُ : النَّصِبُ ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ
 فِي الْآخِرَةِ فَبِأَيِّ شَيْءٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَأَنْزَلَ بِالْمَدِينَةِ «الَّذِينَ لَا يَنْبَغُ إِلَّا زَانِيَةٌ أَوْ مُشْرِكَةٌ وَالزَّانِيَةُ
 لَا يَنْبَغُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحَرَّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَمَّ سَمِعَ اللَّهُ الرَّانِي مُؤْمِنًا وَالزَّانِيَةَ
 مُؤْمِنَةً وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : - لَيْسَ يَمْتَرِي فِيهِ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّهُ قَالَ - : لَا يَزْنِي الرَّانِي حِينَ
 يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؛ فَإِنَّهُ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ خَلَعَ عَنْهُ الْإِيمَانَ
 كَخَلْعِ الْقَمِيصِ ، وَأَنْزَلَ بِالْمَدِينَةِ «وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ
 ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ» إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ
 وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ، فَبَرَأَهُ اللَّهُ مَا كَانَ مُقْبِئًا عَلَى الْفِرْيَةِ مِنْ أَنْ يُسَمَّى بِالْإِيمَانِ ، قَالَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ : «أَقَمَّنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ ، وَجَعَلَهُ اللَّهُ مُنَافِقًا ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ
 الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ، وَجَعَلَهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَوْلِيَاءِ إِبْلِيسَ ، قَالَ : «إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ
 فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ، وَجَعَلَهُ مَلْعُونًا فَقَالَ : «إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْفَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لَمُنُوا
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ» يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ،
 وَلَيْسَتْ تَشْهَدُ الْجَوَارِحُ عَلَى مُؤْمِنٍ إِنَّمَا تَشْهَدُ عَلَى مَنْ حَفَّتْ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ
 فَيُعْطَى كِتَابَهُ بِبَيْمِنِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِبَيْمِنِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَأُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا
 يُظْلَمُونَ فِيهَا ، وَسُورَةُ التَّوْرِ أَنْزَلَتْ بَعْدَ سُورَةِ النَّسَاءِ وَتَصْدِيقٌ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ
 فِي سُورَةِ النَّسَاءِ «وَاللَّامِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا
 فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَقَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ، وَالسَّبِيلُ ، الَّذِي قَالَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ : «سُورَةُ أَنْزَلْنَاهَا وَقَرَّضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ» الرَّانِيَةُ
 وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ»

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگ اس قرآن کے متعلق بغیر علم کے کلام کرتے ہیں اس کے متعلق خدا فرماتا ہے
 اللہ وہ ہے جس نے تم پر کتاب کو نازل کیا، اس میں آیاتِ حکمات ہیں اور وہی اصل کتاب ہے اور دوسری مشابہ آیات ہیں

پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات سے بچتے ہیں جس سے ان کا مقصد فتنہ پردازی اور غلط تاویل کرنا ہوتا ہے اور اس کی تاویل نہیں جانتے مگر اللہ اور علم میں رسوخ رکھنے والے پس منسوخ آیات متشابہات میں سے ہیں اور ناسخ حکمات سے ہیں خدا نے نوح کو ان کی قوم کی ہدایت کو بھیجا۔ انھوں نے کہا لوگو اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ پھر انھوں نے خدائے واحد کی طرف لوگوں کو بلایا تاکہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ بنائیں پھر خدائے اور انبیاء کو بھیجا اسی کام کے لئے تا اینکه حضرت رسول خدا تک نوبت پہنچی۔ حضرت نے اپنی امت کو ہدایت فرمائی کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیں۔ اور خدائے فرمایا ہے۔ خدائے شریعت کا قانون بنایا ان چیزوں کو جن کی وصیت نوح کو کی اور وہ جس کی وحی ہم نے اسے رسول تم پر نازل کی اور ہماہم مومنوں کو وحی کی اور وہ بات یہ تھی کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرق نہ ڈالو۔ تم جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہو یہ مشرکین پر بہت شاق ہے خدا جس کو چاہتا ہے اس کام کے لئے منتخب کر لیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کر لے اسے ہدایت کرتا ہے۔

خدائے انبیاء کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ وہ لوگوں سے گواہی دلوں اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کہ جو کچھ انبیاء خدا کی طرف سے لائے وہ حق ہے۔ پس جو غلوں سے ایمان لایا اور اس کی موت اسی عقیدے پر واقع ہوئی تو خدا سے جنت میں داخل کرے گا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اور خدا اپنے بندوں پر اس وقت تک عذاب نہیں کرتا۔ جب تک بندہ قتل اور ان گناہوں کو بار بار بجا نہ لائے جن کے ارتکاب پر خدائے دوزخ کو واجب کر دیا ہے اور جب ہرنبی کی قوم نے اس کی دعوت الی اللہ کو قبول کر لیا اور اس پر ایمان لے آئے تو خدائے ان میں سے ہرنبی کے لئے ایک راستہ ساتق بنی کے راستے سے جدا بنا دیا۔

اور اللہ نے حضرت رسول خدا سے فرمایا۔ ہم نے تمہارے اوپر اسی طرح وحی کی جس طرح ہم نے وحی کی تھی نوح پر اور ان کے بعد ولے نبیوں پر اور ہرنبی کو حکم دیا کہ وہ سبیل و سنت پر قائم رہے اور سبیل وہی ہے جس کا حکم خدائے موسیٰ کو دیا تھا اور وہ یوم سبت کے متعلق تھا جو کوئی سبت کی عظمت کو برقرار رکھتا تھا اور خدا کے خوف سے اس کی حرمت کو زائل نہیں کرنا تھا تو خدا اسے داخل جنت کرتا تھا اور جو اس کے حق کو خفیف جانتا تھا اور حرام خدا کو حلال قرار دیتا تھا تو خدا اس کو دوزخ میں ڈال دیتا تھا اس کی صورت یہ تھی کہ جن لوگوں نے روز سبت پھلیوں کو گدھوں میں روکا اور یوم سبت ان کو کھایا۔ اللہ کا ان پر غضب نازل ہوا۔ حالانکہ نہ تو انھوں نے شرک باللہ کیا تھا اور نہ انکار کیا تھا ان چیزوں کا جو اللہ نے موسیٰ پر نازل کی تھیں۔ خدائے قرآن میں فرمایا ہے تم نے جان لیا ان لوگوں کو جنھوں نے (اے یہودیو) تم نے سبت کے بارے میں حد سے تجاوز کیا تو ہم نے ان سے کہا۔ تم ذلت کے ساتھ بند رہو جاؤ۔ پھر اللہ نے اس کو ابھی کے ساتھ کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں۔ حضرت عیسیٰ کو بھیجا اور اس اقرار کے ساتھ جو عیسیٰ خدا کی طرف سے لائے تھے اور ان تو انہیں کو ایک جدا گانہ شریعت اور طریق عمل قرار دیا۔ پس سبت کے جو احکام اس سے پہلے تھے ان احکام کے لئے وہ ختم کر دیئے گئے اور موسیٰ کی سبیل و سنت منسوخ ہو گئی اور یہ

قرار پایا کہ جو سنتِ عیسیٰ کا اتباع نہ کرے گا اللہ اس کو جہنم میں ڈال دے گا اور تمام انبیاء کی امتوں کو یہ حکم تھا کہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ قرار دیں اس کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ کو بھیجا۔ وہ مکہ میں دس سال اسی طرح رہے کہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے کر مرنے والا کوئی نہ تھا۔ خدا نے جنتِ لازم کی امتداد شہادتین پر اور وہ ایمان بالتصدیق ہے اور خدا نے کسی ایسے نرسو اپنے پر عذاب نازل نہیں کیا جو تابع ہو محمد صلعم کا سوائے اس کے جس نے شریک باللہ کیا اور اس کی تصدیق سورۃ بنی اسرائیل کی اس آیت سے ہوتی ہے۔ اے رسول تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ سوائے اس کے اور کسی کی عبادت نہ کی جائے اور والدین کے ساتھ احسان کرے۔ آیت کے آخر میں فرماتا ہے۔ بے شک وہ خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے یہ ادبِ نصیحتِ تعلیم اور نہی بہت بلکہ طریقے سے کی گئی ہے نہ اس پر کوئی وعدہ ہے اور نہ امر ممنوع بجالانے کی جرأت پر کوئی تنبیہ ہے نہ توبیح اور جس جگہ جن امور سے روکا ہے ان سے بچنا چاہیے مگر نہی کو زیادہ زور کے ساتھ نہیں بیان کیا گیا اور نہ کوئی دھمکی دی گئی ہے فرماتا ہے اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم ان کو بھی رزق دینے والے ہیں اور تم کو بھی، ان کا قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم زنا کے پاس نہ جاؤ۔ یہ تو کھلی بدکاری ہے اور بہت برا طریقہ ہے۔ بے خطا کسی کو قتل کرنا خدا نے حرام قرار دیا ہے اور جو مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم اس کے ولی کو پورا غلہ دے دیں گے اس کو چلیے قتل میں مدد نہ گزیرے۔ وہ فتح مند ہوگا۔

اور وہ فرماتا ہے مال یتیم کے پاس نہ جاؤ اور اگر اس مال سے لینا چاہو تو جائز طریقہ سے لو۔ جب تک یتیم سب بزرگ تک پہنچے۔ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کرو۔ کیونکہ وعدہ کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی اور پورا تو لو ڈنڈی نہ مارو، یہی تمہاری بہتر اور اچھی تاویل ہے اور جس کا تم کو علم نہیں اس پر مت اڑو اور زمین پر اتر کر نہ چلو۔ نہ تو تم میں یہ طاقت ہے کہ زمین کو شگافتہ کرو اور نہ تم طول میں پہاڑوں کے برابر ہو جاؤ گے۔ تمہارے رب کے نزدیک یہ بری باتیں ہیں اور اذرنے حکمتِ خدا نے ان چیزوں کی وحی تم پر کر دی ہے خدا کے سوا اپنا کسی کو معبود نہ بناؤ ورنہ ذلت کے ساتھ جہنم میں تمہاری جگہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ سورۃ واتیل ازیغشی میں فرماتا ہے پس میں ڈراتا ہوں تم کو آتشِ جہنم سے جس میں شقی ڈالا جائے گا جس نے تکذیب کی اور روگردانی کی۔ یہ شرک ہے اور سورۃ اذا السمار انشقت میں فرماتا ہے اور جس کی کتاب اس کی نیت پر ہوگی اس کے لئے ہلاکت ہے اور وہ جہنم کی آگ تاپے گا وہ اپنے اہل میں بڑا خوش ہوا کرتا تھا اور گمان کرتا تھا کہ وہ ہماری طرف رجوع نہیں کرے گا یہ مشرک ہو گا اور سورۃ تبارک الذی میں ہے جب دوزخ میں بہت سے لوگ ڈالے جائیں گے تو دوزخ کے خزانہ دار فرشتے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرنے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے بے شک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور کہا۔ خدا نے تو کچھ بھی نازل نہیں کیا پس یہ کہنے والے مشرک ہوں گے اور سورۃ الحاقہ میں فرمایا ہے جس کا نامہ اعمال بائیں طرف ہو گا وہ کہے گا۔ کاش یہ کتاب مجھے نہ دی گئی ہوتی اور میں نہ جانتا۔ میرا حساب کیا ہے۔ کاش موت نے میرا ہمیشہ کے لئے کام تمام کر دیا ہوتا۔ میرے مال نے مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔ اہلِ قول یہ وہ ہے جو صاحبِ عنق اللہ پر ایمان نہیں لائے یہ شرک

ہے اور سورہ طسم میں فرماتا ہے اور مگر اہوں پر جہنم کو پیش کر کے کہا جائے گا تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کیا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں کیا وہ تمہاری مدد کریں گے یا وہ خود اپنی مدد کر سکیں گے؟ پس ان کو اور دوسرے مگر اہوں کو اورندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ابلیس کا تمام لشکر بھی اور ابلیس کی اولاد اس کا لشکر ہے جو شیطا طین ہیں۔

اور خدا فرماتا ہے (دورخی کہیں گے) نہیں مگر اہ کیا ہم کو مگر جرموں نے یعنی ان مشرکوں نے جن کی انھوں نے پیروی کی، یہی لوگ ہیں جنہوں نے مگر اہوں کی پیروی ان کے شرک میں اور وہ قوم محمد ہے (قریش) جن میں یہود و نصاریٰ میں کوئی نہیں اور اس کی اقوام بقے سے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ جھٹلایا ان سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا اصحاب ایک (جنگل والوں) نے جھٹلایا قوم لوط نے جس میں نہ وہ یہودی ہیں جو کہتے ہیں، عزیز ابن اللہ ہیں اور نہ نصاریٰ جو کہتے ہیں، مسیح ابن اللہ ہیں یہ دونوں جہنمی ہیں اور ہر قوم اپنے عمل کے مطابق داخل ہوگی۔

اور نہیں بہکا یا ہم کو مگر مشرکوں نے، انھوں نے اپنے راستہ کی طرف بلایا اور خدا ان کے متعلق فرماتا ہے جب وہ جہنم میں جمع ہوں گے تو اگلے صف والے کچھل صف والوں سے کہیں گے۔ اے ہمارے رب انھوں نے ہی ہمیں مگر اہ کیا پس جہنم کا عذاب ان کے لئے دوگنا کر دے اور خدا فرماتا ہے جب ایک گروہ داخل جہنم ہوگا تو وہ اپنے ساتھی گروہ پر لعنت کرے گا یہاں تک کہ سب داخل جہنم ہو جائیں گے تو ایک گروہ دوسرے گروہ سے بیزاری کا اظہار کرے گا اور بعض بعض کے اوپر لعنت کرے گا اور نجات کی امید میں ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنا چاہے گا۔ اور سخت مصیبت سے جو ان پر نازل ہوگی وہ گلو خلاصی چاہیں گے لیکن اب انتخاب اور امتحان کا وقت گزر چکا ہوگا۔ اب نہ معذرت قبول کی جائے گی اور نہ نجات کی کوئی صورت ہوگی۔ یہ آیات اور ان کی مثل آیات جو مکہ میں حضرت پر نازل ہوئیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جہنم میں نہیں داخل ہوں گے مگر مشرک۔ جب اللہ نے حضرت رسول خدا کو مکہ سے مدینہ کی طرف خروج کی اجازت دی تو اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی۔ گو اہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اس کے عبد اور رسول ہیں ۲۔ نماز کا تم کرنا ۳۔ زکوٰۃ دینا۔ ۴۔ حج کرنا اور ۵۔ ماہ میامیر، روزے رکھنا اور حضرت پر مدد کو نازل فرمایا اور فرائض کی تقسیم کو اور آگاہ کیا ان گناہوں سے جن پر اللہ نے جہنم کو واجب کیا ہے اور قتال کے متعلق بیان کیا ہے جو کوئی عدا کسی مومن کو قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اللہ کا غضب اور لعنت اس پر ہوگی اور اس کے لئے سخت عذاب ہے۔

اللہ مومن پر لعنت نہیں فرماتا ہے بے شک اللہ لعنت کرتا ہے کافروں پر اور ان کے لئے جہنم مہیا ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں ان کا کوئی سر پرست ہوگا نہ مددگار۔

اور کیوں کر مشیت الہی (معفرت) سے متعلق ہو سکتا ہے وہ شخص جو جہنمی بن کر مورد غضب و لعنت الہی ہو۔ اور ان لوگوں کے ملعون ہونے کا بیان اس نے اپنی کتاب میں کر دیا ہے اور جس نے ظلم سے تپیم کے مال کو کھایا اس کے لئے فرماتا ہے جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم میں ڈالے جائیں گے مالو یتیم کا کھانے والا

فَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ فِي آيَةِ أُخْرَى فَقَالَ : « وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ، يَعْنِي بِالْجُلُودِ : الْفُرُوجُ وَالْأَفْحَادُ وَقَالَ : « وَلَا تَقْتُمْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنْ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا، فَهَذَا مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْعَيْنَيْنِ مِنْ غَضِّ الْبَصَرِ عَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَمَلُهُمَا وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ وَفَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْيَدَيْنِ أَنْ لَا يَبْطِشَ بِيَمَانٍ إِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَأَنْ يَبْطِشَ بِيَمَانٍ إِلَى مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَضَ عَلَيْهِمَا مِنَ الصَّدَقَةِ وَصَلَةِ الرَّحِمِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالطَّهْوَرِ لِلصَّلَاةِ ، فَقَالَ : « يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَقَالَ : « فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَصَرْبَ الرِّبِّ قَابَ حَشَى إِذَا نُخِمْتُمْ بِهِمْ فَسُدُّوا أَلْوَانَكُمْ وَأَقْبِرُوا لِحُجُومِهِمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّهُ بَشِيرٌ ذَلِيلٌ حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوَّارَهَا، فَهَذَا مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْيَدَيْنِ لِأَنَّ الصَّرْبَ مِنْ عِلَاجِهِمَا وَفَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ أَنْ لَا يَمْشِيَ بِيَمَانٍ إِلَى شَيْءٍ مِنْ مَنَاصِي اللَّهِ وَفَرَضَ عَلَيْهِمَا الْمَشْيَ إِلَى مَا يَرْضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ : « وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا » وَقَالَ : « وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ، وَقَالَ فِيمَا شَهِدَتْ الْأَيْدِي وَالْأَرْجُلُ عَلَى أَنْفُسِهِمَا وَعَلَى أَرْبَابِهِمَا مِنْ تَضْيِيعِهِمَا لِمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَفَرَضَهُ عَلَيْهِمَا : « الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ » فَهَذَا أَيْضًا مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْيَدَيْنِ وَعَلَى الرِّجْلَيْنِ وَهُوَ عَمَلُهُمَا وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ وَفَرَضَ عَلَى الْوَجْهِ السُّجُودَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي مَوَاقِبِ الصَّلَاةِ فَقَالَ : « يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا كَعَبُوا وَسَجَدُوا وَعَابَدُوا رَبَّكُمْ وَأَقْبَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ، فَهَذِهِ فَرِيضَةٌ جَامِعَةٌ عَلَى الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ : « وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا » (١٤) وَقَالَ فِيمَا فَرَضَ عَلَى الْجَوَارِحِ مِنَ الطَّهْوَرِ وَالصَّلَاةِ بِهَا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا صَرَفَ نَبِيَّهُ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ عَنِ الْبَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ « وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَوْؤُفٌ رَحِيمٌ » فَسَمِيَ الصَّلَاةُ إِيمَانًا فَمَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظًا لِحُجُومِهِ مَوْفِيًا كُلَّ جَارِحَةٍ مِنْ جَوَارِحِهِ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُسْتَكْمِلًا لِإِيمَانِهِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ خَانَ فِي شَيْءٍ مِنْهَا أَوْ تَعَدَّى مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَاقِصًا لِإِيمَانِهِ ، قُلْتُ : « قَدْ قَرِئْتُ نَقْضَانَ الْإِيمَانِ وَتَمَامَهُ ، فَمِنْ أَيْنَ جَاءَتْ زِيَادَةُ؟ » فَقَالَ : « قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَإِذَا مَا نُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيْسُوكُمْ زَادَتْهُ هُدًى إِيمَانًا

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَرَزَدْتُمْ إِيْمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَمٌ فَرَزَدْتُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ ۚ وَقَالَ : دَحْرُ نَقْضٍ عَلَيْكَ تَبَاهُكُمْ بِالْحَقِّ إِسْتَهْمُ فَيَنْبَغُ أَنْ يَرْتَهَبُوا بِرَيْبِهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۚ وَلَوْ كَانَ كُلُّهُ وَاحِدًا لَأَزِيدَا فِيهِ وَلَا نُقْضَانُ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَسْلٌ عَلَى الْآخِرِ وَلَا سَوَاتٍ الْبَيْعُ فِيهِ وَلَا سَوَى النَّاسِ وَبَطَلُ التَّفْضِيلِ وَلَكِنْ يَتَمَامُ الْإِيْمَانُ دَخَلَ الْمُؤْمِنُونَ الْجَنَّةَ وَالزِّيَادَةُ فِي الْإِيْمَانِ تَعَاوَلُ الْمُؤْمِنُونَ بِاللِّدْرَجَاتِ عِنْدَ اللَّهِ وَبِالنَّقْضَانِ دَحْلُ الْمُفَرِّ طُونَ النَّارِ .

۱- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ اے عالم مجھے بتائیے کہ خدا کے نزدیک کون سا عمل افضل ہے فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا میں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ پر ایمان لانا اور کہنا لا الہ الاہو۔ اعمال میں از روئے درجہ سب سے اعلیٰ ہے اور منزلت میں سب سے اشراف ہے اور نصیب میں سب سے بلند ہے۔ میں نے کہا مجھے ایمان کے متعلق بتائیے آیا وہ قول و عمل دونوں کا نام ہے یا قول بلا عمل کا۔ فرمایا ایمان کل عمل ہے اور قول اس عمل کا ایک جز ہے جو اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اس نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اس کا نور واضح ہے اس کی حجت ثابت ہے کتاب خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس کی طرف بلائی ہے۔

میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کی وضاحت فرمائیے تاکہ میں سمجھ لوں فرمایا ایمان کے لئے حالات و درجات و طبقات و منازل ہیں ان میں سے بعض تمام ہیں بعض ناقص اور اس میں سے بعض کی طرف رجحان زیادہ ہے۔ میں نے کہا کیا ایمان تمام و ناقص و زاہد بھی ہوتا ہے۔ فرمایا۔ ہاں میں نے کہا وہ کیسے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے ایمان کو بنی آدم کے تمام اعضاء پر اور اس کو ان سب پر تقسیم کر دیا ہے اور ان کے درمیان فرق پیدا کر دیا ہے۔ پس اعضاء میں کوئی عضو ایسا نہیں مگر یہ کہ ایمان سے کوئی ایسی چیز اس کے سپرد کی گئی ہے جو الگ ہے دوسرے عضو کی سپردگی میں دی ہوئی چیز سے۔ ان اعضا میں ایک عضو دل ہے جس سے سمجھتا اور جانتا ہے اور دل بدن ان کا امیر ہے۔

اور وہ ایسا امیر ہے کہ اعضاء اس کے حکم کو زد نہیں کر سکتے اور اس کی رائے اور حکم سے ہر عمل ان سے صادر ہوتا ہے انسان اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہے دونوں کانوں سے سنتا ہے دونوں ہاتھوں سے چیزوں کو پکڑتا ہے اور دونوں پیروں سے چلتا ہے اور شرمگاہ سے جماع کرتا ہے زبان سے بولتا ہے سر میں چہرہ ہے ان میں ہر ایک عضو کو وہ حصہ ایمان دیا گیا ہے جو اس کے غیر کو نہیں دیا گیا۔ یہ اللہ کی طرف سے اس کا فرض قرار دیا گیا ہے کتاب خدا اس پر ناطق ہے اور اس کی گواہی دیتی ہے دل کا فرض کان کے فرض سے الگ ہے اور کانوں کا فریضہ آنکھوں کے فرض سے جدا گانہ ہے اور آنکھوں کا فرض زبان کے فرض سے دور اور زبان کا فرض ہاتھوں کے فرض سے الگ اور ہاتھوں کا فرض پیروں کے فرض سے جدا ہے اور پیروں کا شرمگاہ کے فرض سے الگ ہے۔ اور شرمگاہ کا چہرہ کے فرض سے غیر۔

قلب کا فریضہ متعلق بہ ایمان یہ ہے کہ خدا کی توحید کا اقرار کرے، خدا کی معزت حاصل کرے اور کہے کہ وہ

ایک سوچھیالی سوال باب

اجزائے ایمان تمام اجزائے بدن میں ہوتے ہیں

(باب ۱۴۶)

❦ (فِي أَنْ الْأَيْمَانَ مَبْنُوتٌ لِجَوَارِحِ أَنْبَدَانِ كَلِمَتِهَا) ❦

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بَرِيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الرُّبَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَيُّهَا الْعَالِمُ أَخْبِرْنِي أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ ؟ قَالَ : مَا لَا يَقْبَلُ اللَّهُ شَيْئًا إِلَّا بِهِ ، قُلْتُ : وَمَا هُوَ ؟ قَالَ : الْإِيمَانُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، أَعْلَى الْأَعْمَالِ دَرَجَةً وَأَشْرَفُهَا مَنَزَلَةً وَأَسْنَاهَا حَقًّا ، قَالَ : قُلْتُ : الْأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ ، أَمْ قَوْلٌ هُوَ وَعَمَلٌ أَمْ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ ؟ فَقَالَ : الْإِيمَانُ عَمَلٌ كُلُّهُ وَالْقَوْلُ بَعْضُ ذَلِكَ الْعَمَلِ ، يَقْرَضُ مِنَ اللَّهِ بَيْتَنَ فِي كِتَابِهِ ، وَاضِحٌ نُورُهُ ، ثَابِتَةٌ حُجَّتُهُ ، يَشْهَدُهُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَدْعُوهُ إِلَيْهِ ، قَالَ قُلْتُ : صَفَعَلِي جُعِلَتْ فِدَاكَ حَتَّى أَفْهَمَهُ ، قَالَ : الْإِيمَانُ حَالَاتٌ وَدَرَجَاتٌ وَطَبَقَاتٌ وَمَنَازِلٌ ، فِيمَنْهُ النَّامُ الْمُسْتَهْيُ تَمَامُهُ وَمِنْهُ النَّاقِصُ الْبَيْتَنُ نُفْضَانُهُ وَمِنْهُ الرُّاجِحُ الرُّائِدُ رُجْحَانُهُ ، قُلْتُ : إِنْ الْإِيمَانَ لَيْتِمٌ وَيَقْرَضُ وَيُرِيدُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : كَيْفَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَرَضَ الْإِيمَانَ عَلَى جَوَارِحِ ابْنِ آدَمَ وَقَسَمَهُ عَلَيْهَا وَفَرَّقَهُ فِيهَا فَلَيْسَ مِنْ جَوَارِحِهِ جَارِحَةٌ إِلَّا وَقَدْ وَكَلْتُمْ مِنَ الْإِيمَانِ بِتَمِيرٍ مَا وَكَلْتُمْ بِهَا أَحْتَبًا ، فِيمَنْهَا قَلْبُهُ الَّذِي بِهِ يَعْقِلُ وَيَفْقَهُ وَيَفْهَمُ وَهُوَ أَمْرٌ بَدَنِي الَّذِي لَا تَرُدُّ الْجَوَارِحُ وَلَا تَسْدِرُ الْأَعْنَ رَأْيَهُ وَآمَرَهُ وَمِنْهَا عَيْنَاهُ اللَّتَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَأَذْنَاهُ اللَّتَانِ يَسْمَعُ بِهِمَا وَيَذَاهُ اللَّتَانِ يَبْطِشُ بِهِمَا وَرِجْلَاهُ اللَّتَانِ يَمْشِي بِهِمَا وَقَرْنَاهُ الَّذِي الْبَاهُ مِنْ قِبَالِهِ ؛ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَرَأْسُهُ الَّذِي فِيهِ وَجْهُهُ ، فَلَيْسَ مِنْ هُنْدِهِ جَارِحَةٌ إِلَّا وَقَدْ وَكَلْتُمْ مِنَ الْإِيمَانِ بِتَمِيرٍ مَا وَكَلْتُمْ بِهَا أَحْتَبًا يَقْرَضُ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ اسْمُهُ ، يَنْطِقُ بِهِ الْكِتَابُ لَهَا وَيَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهَا .

قَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى السَّمْعِ وَقَرَضَ عَلَى السَّمْعِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ وَقَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ وَقَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ غَيْرَ مَا

فَرَضَ عَلَى الْوَجْهِ، فَأَمَّا مَا فَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَلْفَاقُ وَالْمَعْرِفَةُ وَالْعَقْدُ وَالرِّضَاوَالْتَسْلِيمُ
 بِأَنَّ لِإِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لِأَشْرَافِكُ لَهُ، إِلَهًا وَاحِدًا، لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَاوَلَدًا وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنَ عِنْدِ اللَّهِ مِنْ نَبِيِّ أَوْ كِتَابِهِ، فَذَلِكَ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْقَلْبِ
 مِنَ الْإِقْرَارِ وَالْمَعْرِفَةِ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الْأَمْنُ أَكْرَمُ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ
 وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكَفْرِ صَدَّاهُ وَقَالَ: «الْأَيْدِ كِرَالُ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ، وَقَالَ: «الَّذِينَ آمَنُوا بِأَفْوَاهِهِمْ
 وَأَمْ تَأْمِنُ قُلُوبُهُمْ، وَقَالَ: «إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخَفُوهُ يُخَايِنُكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ
 وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ، فَذَلِكَ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِقْرَارِ وَالْمَعْرِفَةِ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ
 رَأْسُ الْإِيمَانِ وَقَرَضَ اللَّهُ عَلَى اللِّسَانِ الْقَوْلَ وَالتَّعْبِيرَ عَنِ الْقَلْبِ بِمَا عَقَدَ عَلَيْهِ وَأَقْرَبَ بِهِ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ
 وَتَعَالَى «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا، وَقَالَ: «قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَيْنَا
 وَإِلَيْكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ، فَهَذَا مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى اللِّسَانِ وَهُوَ عَمَلُهُ وَقَرَضَ عَلَى السَّمْعِ أَنْ
 يَتَنَزَّهَ عَنِ الْإِسْتِمَاعِ إِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَأَنْ يُعْرِضَ عَمَّا لَا يَجِلُّ لَهُ مِثْلَانِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ وَالْإِصْفَاءُ
 إِلَى مَا سَخَطَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ: «وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ
 يُكْفَرُ بِهَا وَيَسْتَهْزِئُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ، ثُمَّ اسْتَنْتَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 مَوْضِعَ السِّيَانِ فَقَالَ: «وَمَا نُنَسِيتُكَ الشَّيْطَانَ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ، وَقَالَ
 «فَبَشِّرْ عِبَادَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ
 وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الدِّينَ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ اللَّغْوِ
 مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلرَّكَاةِ فَاعِلُونَ، وَقَالَ: «وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا
 وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ، وَقَالَ: «وَإِذَا مَرَّوا بِاللَّغْوِ مَرًّا وَكَرَامًا، فَهَذَا مَا فَرَضَ عَلَى السَّمْعِ مِنَ الْإِيمَانِ
 أَنْ لَا يُصْنِفِي إِلَى مَا لَا يَجِلُّ لَهُ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ وَقَرَضَ عَلَى الْبَصَرِ أَنْ لَا يَنْظُرَ إِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَأَنْ يُعْرِضَ عَمَّا لَا يَجِلُّ لَهُ، وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ. فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 «قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ فَتَبَاهُمْ أَنْ يُنظَرُوا إِلَى عَوْرَاتِهِمْ وَأَنْ يُنظَرَ
 الْعُرَى إِلَى فَرْجِ أَخِيهِ وَيَحْفَظُ فَرْجَهُ أَنْ يُنظَرَ إِلَيْهِ وَقَالَ: «وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ
 وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ ۝ مِنْ أَنْ تُنظَرَ إِحْدَاهُنَّ إِلَى فَرْجِ أُخْتِهَا وَتَحْفَظُ فَرْجَهَا مِنْ أَنْ يُنظَرَ إِلَيْهَا
 وَقَالَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ مِنْ حِفْظِ الْعُرْجِ فَهُوَ مِنَ الرِّي نَبِي الْأَهْدِيَةِ الْآيَةَ فَانْتَهَى مِنَ النَّظَرِ ثُمَّ نَظَّمَ مَا

١٣٣١ مؤمنون

روز قیامت اس طرح آئے گا کہ نار اس کے شکم میں شعلہ خیز ہوگی اور اس کے منہ سے آگ کی لپٹیں نکل رہی ہوں گی یہاں تک کہ اہل محشر سمجھ جائیں گے کہ اس نے متیم کا ملل کھایا ہے اور کم تو لےنے والوں کے لئے ہے ذین (دوزخ کی ایک وادی) ان کے لئے ہے جو کم تو لےنے والے ہیں اور دین کا مستحق سوائے کافر کے دوسرا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وویل ہے ان لوگوں کے لئے رحمتوں نے کفر کیا۔ روز قیامت اور عہد کے بارے میں نازل ہوا ہے جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنے معاہدوں کو تھوڑی سی قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حقدہ نہیں۔ خدا ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ روز قیامت ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو تزکیہ نصیب ہوگا اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اور خلاق کے معنی حصہ کے ہیں۔ پس جس کا آخرت میں حصہ ہی نہیں وہ جنت میں داخل کیسے ہوگا اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ زانی نکاح نہیں کرے گا مگر زانیہ یا مشرک سے اور زانیہ نکاح نہیں کرے گی مگر زانی یا مشرک سے اور یہ مومن پر حرام ہے اللہ نے زانی کو مومن نہیں کہا اور نہ زانیہ کو مومنہ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے اور اہل علم اس میں شک نہیں رکھتے کہ زانی جب مرتکب زنا ہوتا ہے تو مومن نہیں ہوتا اور نہ چور جب چُر لے لے تو مومن رہتا ہے زنا یا چوری کرتے ہی ایمان اس سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے فیض بدن سے اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی اور جو لوگ شوہر دار عورتوں پر زنا کی ہمت لگاتے ہیں اور چار گواہ پیش نہیں کرتے تو ان کو انسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کو ہرگز قبول نہ کرو یہ لوگ فاسق ہیں مگر وہ لوگ جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اصلاح پر آمادہ ہوں بے شک اللہ غفور رحیم ہے اور اللہ نے ان لوگوں کو (مشرکین) جو مکہ میں مقیم ہیں، اس سے دور رکھ لے کہ ان پر ایمان کا اطلاق ہو۔ فرماتا ہے کیا مومن فاسق جیسا ہوتا ہے یہ دونوں برابر نہیں اور یہ بھی فرمایا ہے منافق لوگ فاسق ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ نے ایسے ابلیس قرار دیا ہے فرماتا ابلیس قوم جن سے تھا پس امر رب کے قبول کرنے سے اس نے انکار کیا خدا نے اسے ملعون قرار دیا اور یہ بھی فرمایا ہے جو لوگ غفلت شعرا مومنات پر تہمت زنا لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے قیامت کے دن ان کے خلاف ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے ان کے کرتوتوں کی۔ لیکن مومن کے اعضاء مومن کے خلاف گواہی نہ دیں گے وہ تو اسی کے خلاف بولیں گے جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔

مومن کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا خدا فرماتا ہے جن لوگوں کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ہوگا وہ اسے پڑھیں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور سورہ نور سورہ نسا کے بعد نازل ہوئی اور اس کی تفسیر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر سورہ نسا میں یہ نازل فرمایا۔ تمہاری عورتوں میں جو بدکار ہوں۔ ان کے خلاف چار آدمیوں کی گواہی لا کر وہ تصدیق کر دیں تو ان عورتوں کو زندگی بھر گھروں کے اندر روکے رہو (کہیں اور جلنے نہ دو) یا یہ کہ اللہ ان کے لئے کوئی اور طریقہ کار کا حکم دے اور سبیل کے متعلق فرماتا ہے یہ سورت جس کو ہم نے نازل کیا اور فرض قرار دیا۔ اور ہم نے قرآن میں روشن و واضح آیات کو نازل کیا زانیہ اور زانی دونوں کو سوسو کوڑے مارو اور یہ دینی معاملہ

میں کسی مرتکبہ نہ تاپہ مہربانی نہ کرو۔ اگر تم اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیئے جانے کے وقت مومنین کا ایک گروہ موجود رہنا چاہیے۔

۲- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُسَيْبٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَبْلَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ مُؤْمِنًا ؛ قَالَ : فَأَيُّ فَرَائِضِ اللَّهِ ؟

قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : كَانَ عَلَيَّ عليه السلام يَقُولُ : لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ كَلَامًا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ صَوْمٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا حَلَالٌ وَلَا حَرَامٌ . قَالَ : وَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنْ عِنْدَنَا قَوْمًا يَقُولُونَ : إِذَا شَهِدْنَا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَهُوَ مُؤْمِنٌ ، قَالَ : قَلِمٌ يُضْرَبُونَ الْحُدُودَ وَلَمْ تُقَطَّعْ أَيْدِيهِمْ ؛ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقًا أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْمُؤْمِنِ ، لِأَنَّ الْمَلَائِكَةَ خُدَامُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ جَوَارِ اللَّهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ الْجَنَّةَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ الْحُورَ الْعِينِ لِلْمُؤْمِنِينَ . ثُمَّ قَالَ : فَمَا بَالُ مَنْ جَعَدَ الْفَرَائِضَ كَانَ كَافِرًا ؟

۲- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین سے پوچھا گیا کہ جو لایا اللہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے تو وہ مومن ہے فرمایا اور فرائض کی بجا آوری کہاں گئی راوی کہتا ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ پورا پورا ایمان تو وہی ہے کہ جو چیزیں اس سے متعلق ہیں بجالائے اگر ایمان صرف شہادتیں ہی کا ادا کرنا ہوتا تو پھر روزہ، نماز اور حلال و حرام سے دین کا کوئی تعلق ہی نہ ہوتا۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کچھ لوگ کہتے ہیں جس نے لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے دی تو وہ مومن ہے فرمایا کہ پھر مجسروں کو سزا میں کیوں دی جاتی ہیں لوگوں کے ہاتھ کیوں کاٹے جاتے ہیں خدا نے مومن سے زیادہ مکرم کسی کو نہیں بنایا۔ ملائکہ مومنین کے خادم ہیں اللہ کا جوار مومنین ہی کے لئے ہے پھر نہ مایا جس نے فرائض سے انکار کیا وہ کافر ہے۔

۳- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ سَلَامِ الْجَنْدِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : الْإِيمَانُ أَنْ يُطَاعَ اللَّهُ فَلَا يُصْنَى .

۳- فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان یہ ہے کہ خدا کی اطاعت کی ہلئے اس کی معصیت نہ کی جائے۔

وعدہ لاشریک لہے نہ اس کے جو روپے نہ بیٹیا اور یہ کہ محمد خدا کے عبد اور رسول ہیں اور خدا کی طرف سے جو نبر یا کتاب لاتے ہیں وہ حق ہے پس جو چیز اللہ نے قلب پر فرض کی ہے وہ اقرار و معرفت ہے اور یہی اس کا عمل ہے۔ خدا نے فرمایا ہے مگر وہ جو رکلم کفر کہے پر مجبور کیا جائے لیکن اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو لیکن جس کا سینہ کفر سے کشادہ ہے (تو اس کی نجات نہیں) اور خدا نے فرمایا آگاہ ہو کہ ذکر خدا سے (بے چین) دلوں کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔

اور فرماتا ہے ایسے بھی ہیں کہ منہ سے کہتے ہیں کہ ایمان لے آئے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے اور فرمایا جو کچھ تمہارا دل میں ہے اسے ظاہر کر دیا چھپاؤ اللہ اس کا حساب ضرور لے گا پس جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ پس خدا نے دل پر جس چیز کو فرض کیا ہے وہ اقرار و معرفت ہے اور یہی اس کا عمل ہے اور یہی اصل ایمان ہے اور خدا نے قول کو زبان پر فرض کیا ہے اور قلب میں جو عقیدہ ہے اس کو بیان کرنا اور اقرار کرنا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کرو اور خدا نے فرمایا کہہ دو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس پر بھی جو کتاب ہماری ہدایت کے لئے نازل ہوئی اور اس پر بھی جو تمہاری ہدایت کے لئے آئی تھی تمہارا اور ہمارا محبوب ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں یہ ہے وہ جسے خدا نے زبان کا فریضہ قرار دیا ہے۔

اور یہی اس کا عمل ہے اور اللہ نے کانوں کا یہ فرض قرار دیا ہے اور جن چیزوں کا سنتنا اللہ حرام قرار دیا ہے اس سے بچیں اور اعراض کریں اس امر سے جو ان کے لئے حلال نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے روکا ہے اور نہ سین ان باتوں کو جو اللہ کو غضب میں لانے کا باعث ہوں۔ خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے جب تم سنو کہ لوگ آیات خدا سے انکار کرتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور تم ان کے پاس مت بیٹھو تاکہ وہ کسی اور کے متعلق بات چیت کرنے لگیں اور استنفاہ کیلئے بھولنے کے موقع کا۔ فرمایا ہے (الانعام) اگر (میرا یہ حکم) تمہیں شیطان بھلا دے تو (جب یاد آجائے) ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔ پھر یہ بھی فرمایا ہے میرے ان بندوں کو خوش خبری سناؤ جو سنی ہوئی باتوں میں سے ان پر عمل کرتے ہیں جو اچھی ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی ہے اور یہی لوگ عقل مند ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے سلاح پائی ان مومنوں نے جو خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے ہیں اور بیچودہ باتوں کے سننے سے گریز کرتے ہیں اور رکوع دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے ساتھ ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ اور جب لغو باتیں کرنے والوں کی طرف سے گزرتے ہیں تو بزرگانہ شان سے گزرتے ہیں پس یہ ہے جو اللہ نے کانوں نے پر فرض کیا ہے اور وہ ایمان یہ کہ جن باتوں کا سنتنا جائز نہ ہو ان کو نہ سنیں یہ ہے کانوں کا عمل اور وہ ایمان سے متعلق ہے۔

اور آنکھ کا یہ فرض قرار دیا کہ خدا نے جن چیزوں کی طرف نظر کرنا حرام قرار دیا ہے ان کی طرف نہ دیکھو اور جن سے اللہ نے منع کیا ہے ان کو نہ دیکھو۔ یہی اس کا عمل ہے اور یہی تعلق ایمان کا اس سے ہے۔ فرماتا ہے اے رسول مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی آنکھوں کو جھکائے رہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں خدا نے ان کو منع کیا ہے اس سے کہ وہ ان کی

شرمگاہوں پر نظر کریں اور نہ یہ جانتے رہے کہ کوئی مرد اپنے بھائی کی شرمگاہ کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو بھی دوسروں کی نظروں سے بچائے اور فرمایا ہے کہ اے رسول! کہہ دو مومن عورتوں سے کہ وہ اپنی آنکھوں کو جھکائے رہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس سے کہ ان کو لوگ دیکھیں یا کوئی عورت دوسری عورت کی فرج کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو دوسروں کی نظروں سے بچائے۔ امام نے فرمایا: مترآن میں جہاں حفاظتِ شریعت کا ذکر ہے وہ زنانہ سلسلے میں ہے سوائے اس آیت کے یہ نظر سے متعلق ہے اور خدا نے مجموعی طور پر دل زبان اور کان اور آنکھ کے فرض کا ذکر ایک دوسری آیت میں کر دیا ہے فرمایا ہے جو تم جھپٹیا کرتے تھے ان کی گواہی تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں دین گی امام نے فرمایا: جلود سے مراد شرمگاہیں اور رانیں ہیں اور خدا نے فرمایا ہے جس امر کا تم کو علم نہیں اس کے متعلق قیامت سے کام نہ لو بے شک کان، آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا پس یہ ہیں وہ چیزیں جو اللہ نے فرض کی ہیں آنکھوں پر کہ پرہیز کریں ان چیزوں کے دیکھنے سے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے پس آنکھ کا ایمانی عمل یہی ہے۔

اور اللہ نے فرض کیا ہے ہاتھوں پر کہ نہ پکڑیں ان چیزوں کو جن کا لینا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور لیں ان چیزوں کو جن کے لینے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور خدا نے ہاتھوں پر فرض کیا ہے کہ وہ صدقہ دیں صدقہ رحم کریں راو خدا میں جہاد کریں اور نماز کے لئے اپنے بدن اور لباس کو طاهر کریں۔

اور فرماتا ہے اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ دھولو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو و او اپنے سروں کا مسح کرو اور پیروں کا مسح کرو دشمنوں تک اور فرمایا جب تم کافروں سے بھڑھاؤ تو ان کی گردنیں مار دو یہاں تک کہ جب انھیں چوڑھو کر ڈالو تو ان کی شکلیں باتھ لو، پھر یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا بدلہ (جان کا مال) لے کر رہا کر دتا میں کہ کفار اپنے ہتھیار ڈال دیں۔ اللہ نے ہاتھوں کا یہی فرض قرار دیا ہے کیوں کہ مار پیٹ کی ہاتھوں کو مشق ہوتی ہے۔

اور پیروں کا فرض یہ قرار دیا ہے کہ معصیت الہی کی طرف نہ اٹھیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ مرضی اللہ کے مطابق راہ چلیں فرماتا ہے روئے زمین پر اگر کوئی چلے تو اتنی طاقت والا نہیں کہ قدم مار کر زمین کو شگافتہ کر دے اور نہ تو بفتندی میں پہاڑ جیسا ہو سکتا ہے پھر فرماتا ہے اپنی چال میں میمانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھما کر، سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی ہے اور ہاتھوں اور پیروں کی گواہی اپنے ان مساجدوں کے خلاف ہونے کا جنہوں نے امر الہی کے خلاف ہاتھ پیر چلائے یوں تذکرہ فرماتا ہے روز قیامت ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے جو کچھ انہوں نے کیا ہوگا اس کا حال ان کے ہاتھ اور پاؤں بیان کریں گے پس یہ ہے وہ فرض جو اللہ نے ہاتھ اور پاؤں کے ذمہ قرار دیا ہے یہ ہے ان دونوں کا عمل از روئے ایمان۔

اور چہرہ کے لئے سجدہ فرض کیارات اور دن میں اوقات نمازیں، خدا فرماتا ہے اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تمہاری مجال کا باعث ہو یہ مکمل فریضہ ہے۔ چہرہ ہاتھوں اور پیروں کے لئے اور ایک دوسری جگہ فرمایا ہے اللہ کی مساجد میں اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو۔

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے فرستہ مرجیہ کے قول کو ایمان و کفر کے متعلق بیان کر کے کہا وہ کہتے ہیں کہ جو ہمارے نزدیک کافر ہے وہ خدا کے نزدیک بھی کافر ہے اسی طرح مومن جب اقرار کر لے اپنے ایمان کا تو خدا کے نزدیک مومن ہے فرمایا سبحان اللہ یہ دونوں برابر کیے ہو جائیں گے۔ کفر بندہ کا اقرار ہے اپنی نافرمانی کا جس کے بعد پھر کسی گواہ کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی (وہ بمنزلہ مقرر مدعا علیہ کے ہے) اور ایمان ایک دعوت ہے جس کے اثبات کے لئے گواہی ضروری اور یہ گواہی ہے اس کے عمل اور نیت کی۔ جب عمل اور نیت دونوں میں ہم آہنگی پیدا ہو جائے تو وہ بندہ خدا کے نزدیک مومن ہے اور کفر کی صورت میں نہ نیت باقی رہتی ہے نہ قول اور نہ عمل اور احکام کا نفاذ ہوتا ہے۔ قبولیت اور عمل پر اور عمل کی صورت یہ ہے کہ مومنین ایمان پر گواہ بن جائیں اور احکام مومنین اس پر جاری ہوں تو وہ عند اللہ کافر نہ ہو گا اس کے ظاہر قول و عمل پر مگر مومنین جاری ہو گا۔ کیوں کہ باطن کا حال تو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ایک سو سینتالیسواں باب

سبقت الی الایمان

(باب ۱۴۷)

﴿السَّبْقُ إِلَى الْإِيمَانِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بَرِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍوَالزُّبَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ لِلْإِيمَانِ دَرَجَاتٍ وَمَنَايِلَ ، يَتَفَاوَضُ الْمُؤْمِنُونَ فِيهَا عِنْدَ اللَّهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : صِفْ لِي رَجْمَكَ اللَّهُ حَتَّى أَفْهَمَهُ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ سَبَقَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا يُسَبِّقُ بَيْنَ الْخَيْلِ يَوْمَ الرَّهَانِ ^(۱) ، ثُمَّ فَضَّلَهُمْ عَلَى دَرَجَاتِهِمْ فِي السَّبْقِ إِلَيْهِ ، فَجَعَلَ كُلَّ امْرِئٍ مِنْهُمْ عَلَى دَرَجَةٍ سَبْقِهِ ، لَا يَنْقُصُهُ فِيهَا مِنْ حَقِّهِ وَلَا يَتَقَدَّمُ مَسْبُوقٌ سَابِقًا وَلَا مَفْضُولٌ فَاضِلًا ، تَفَاوَضَ بِذَلِكَ أَوَائِلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَوَاخِرُهَا وَلَوْ لَمْ يَكُنْ لِلسَّابِقِ إِلَى الْإِيمَانِ فَضْلٌ عَلَى الْمَسْبُوقِ إِذَا لَدَخَ لَحَقَّ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا ، نَعَمْ وَ لَتَقَدَّمَ مَوْهُمُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِمَنْ سَبَقَ إِلَى الْإِيمَانِ الْفَضْلُ عَلَى مَنْ أَبْطَأَ عَنْهُ وَلَكِنْ يَدْرَجَاتِ الْإِيمَانِ قَدَّمَ اللَّهُ الشَّابِقِينَ وَيَأْبِطُ عَنْ الْإِيمَانِ آخِرَ اللَّهُ الْمُتَّصِرِينَ لِأَنَّ تَأَخُّدَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْآخِرِينَ مَنْ هُوَ أَكْثَرُ عَمَلًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَأَكْثَرُهُمْ صَلَاةً وَصَوْمًا وَحَجًّا وَزَكَاةً وَجِهَادًا وَإِنْفَاقًا وَلَوْ لَمْ يَكُنْ سَوَابِقُ يُفْضَلُ بِهَا الْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا عِنْدَ اللَّهِ

لَتَكُنَّ الْآخِرُونَ بِكَثْرَةِ الْعَمَلِ مُقَدَّمِينَ عَلَى الْأَوَّلِينَ وَ لَكِنَّ أَبِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْرِكَ آخِرَ
 دَرَجَاتِ الْإِيمَانِ أَوْ لَهَا ، وَيَقْدَمَ فِيهَا مَنْ أَحْرَأَ اللَّهُ أَوْ يُؤَخَّرَ فِيهَا مَنْ قَدَّمَ اللَّهُ . قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَمَّا
 نَدَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَيْهِ مِنَ الْإِسْتِنَابِ إِلَى الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «سَابِقُوا إِلَى
 مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ» وَقَالَ
 «الشَّائِقُونَ الشَّائِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ» وَقَالَ : «وَالشَّائِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ
 اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُمْ» فَبَدَأَ بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ عَلَى دَرَجَةِ سَبْقِهِمْ ، ثُمَّ
 تَمَّى بِالْأَنْصَارِ ثُمَّ تَلَّتْ بِالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ ، فَوَضَعَ كُلَّ قَوْمٍ عَلَى قَدْرِ دَرَجَاتِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ عِنْدَهُ
 ثُمَّ ذَكَرَ مَا فَضَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَوْلِيَاءَهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ» - إِلَى آخِرِ الْآيَةِ - وَقَالَ :
 «وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ» وَقَالَ : «أَنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَكَالْآخِرَةِ
 أَكْبَرُ» دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا ، وَقَالَ : «هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ» ، وَقَالَ : «وَيُؤْتِي كُلَّ ذِي فَضْلٍ
 فَضْلَهُ» وَقَالَ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَكْبَرُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ»
 وَقَالَ : «فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا» دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ، وَقَالَ
 «لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَكْبَرُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا»
 وَقَالَ : «يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ» وَقَالَ : «ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ
 ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطْؤُونَ مَوْطِئًا يَقْبِضُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوِّ نِيْلًا
 إِلَّا كَتَبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ» وَقَالَ : «وَمَا تَقْدِرُوا مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ» رَتَالَ : «فَمَنْ
 يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ» وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ، فَهَذَا ذِكْرُ دَرَجَاتِ الْإِيمَانِ وَمَنَازِلِهِ
 عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۵/۱۱/۱۱

۵/۱۱/۱۱

۲/۲۵۷

۱۱/۱۱/۱۱

۱- راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کیا ایمان کے درجات ہیں منازل ہیں پیش خدا جن کی وجہ سے مومنین
 سے ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہوتی ہے فرمایا ہاں میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے در ا توضیح کیجئے تاکہ میں سمجھوں۔
 فرمایا مومنین کے لئے بھی اسی طرح سبقت ہے جیسے گھوڑ دوڑ میں ہوتی ہے درجات میں سبقت ہاں فضیلت ہے۔
 اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو اسی درجہ پر رکھا ہوا ہے جو جہاد میں اس کی سبقت کا ہے خدا نے اس کے حق میں کمی
 نہیں کی اور سبق کو سابق پر اور مفضل کو فاضل پر مقدم نہیں کیا اور فضیلت دی ہے جہاد میں آگے رہنے والوں پر

سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: قُلْتُ أَلَيْسَ هَذَا عَمَلٌ قَالَ: بَلَى. قُلْتُ: فَالْعَمَلُ مِنَ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: لَا يَثْبُتُ لَهُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْعَمَلُ مِنْهُ ۶-
 ۶- راوی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اگر وہی دینا اس کو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ راوی نے کہا کیا یہ عملی صورت نہیں ہے۔ فرمایا۔ ہاں ہے میں نے کہا تو کیا عمل ایمان کا جزو ہے فرمایا ایمان بدون عمل ثابت ہی نہیں ہوتا اور عمل اس کا جزو ہے۔

۷- بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو النَّصْبِيِّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْعَالِمَ عليه السلام فَقَالَ: أَيُّهَا الْعَالِمُ أَخْبِرْنِي أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا لَا يَقْبَلُ عَمَلًا إِلَّا بِهِ، فَقَالَ: وَمَا ذَلِكَ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِاللَّهِ، الَّذِي هُوَ أَعْلَى الْأَعْمَالِ دَرَجَةً وَأَسْنَاها حَقًّا وَأَشْرَفُهَا مَنَازِلَةً، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ أَقْوَلُ وَعَمَلٌ أَمْ قَوْلٌ بِلا عَمَلٍ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ عَمَلٌ كَلْمُهُ، وَالْقَوْلُ بَعْضُ ذَلِكَ الْعَمَلِ يَقْرِضُ مِنَ اللَّهِ بَيْتَهُ فِي كِتَابِهِ، وَاضِحٌ نُورُهُ، ثَابِتَةٌ حُجَّتُهُ، يَشْهَدُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَدْعُو إِلَيْهِ، قُلْتُ: صِفْ لِي ذَلِكَ حَتَّى أَفْهَمَهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ حَالَاتٌ وَدَرَجَاتٌ وَطَبَقَاتٌ وَمَنَازِلٌ فَمِنْهُ التَّامُّ الْمُنْتَهَى تَمَامُهُ وَمِنْهُ النَّاقِصُ الْمُنْتَهَى تَقْصَانُهُ وَمِنْهُ الرَّاحِدُ الرَّاجِحُ زِيَادَتُهُ قُلْتُ: وَإِنَّ الْإِيمَانَ لَيَنْتَمِ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَرَضَ الْإِيمَانَ عَلَى جَوَارِحِ بَنِي آدَمَ وَقَسَمَهُ عَلَيْهَا وَقَرَّ فَعَلَيْهَا، فَلَيْسَ مِنْ جَوَارِحِهِمْ جَارِحَةٌ إِلَّا وَهِيَ مُوَكَّلَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ بِغَيْرِهَا وَكَلَّتْ بِهِ أَحْتَبًا، فَمِنْهَا قَلْبُهُ الَّذِي بِهِ يَقْبَلُ وَيَقْفَهُ وَيَقْبَهُمْ وَهُوَ أَمْرٌ بَدَنِي الَّذِي لَا تَرُدُّ الْجَوَارِحُ وَلَا تَصُدُّ إِلَّا عَنِ رَأْيِهِ وَأَمْرِهِ، وَمِنْهَا يَدَاهُ اللَّتَانِ يَبْطِشُ بِهِمَا وَرِجْلَاهُ اللَّتَانِ يَمْشِي بِهِمَا وَقَرَجُهُ الَّذِي الْبَاءُ مِنْ قَبْلِهِ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهَا وَعَيْنَاهُ اللَّتَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَأُذُنَاهُ اللَّتَانِ يَسْمَعُ بِهِمَا وَقَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ وَقَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى السَّمْعِ وَقَرَضَ عَلَى السَّمْعِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْقَرَجِ وَقَرَضَ عَلَى الْقَرَجِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْوَجْهِ، فَأَمَّا مَا قَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَلْقَاؤُهَا وَالْمَعْرِفَةُ وَالْتَمَذُّ بِهَا وَالْقَبُولُ وَالْمَقْدُّ وَالرِّضَا بِأَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَحَدًا، صَمَدًا، أَمَّ يَتَّخِذُ صَاحِبَةً وَلَا وُلْدًا وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُهُ.

۷- راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام علیہ السلام سے کہا۔ اے عالم مجھے بتائیے کہ کون سا عمل عند اللہ افضل ہے

فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں۔ اس نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ پر وہ ایمان جو اعمال میں اعلیٰ درجہ کا ہے اور انہ
 روئے خط زیادہ روشن ہے اور اذروئے منزلت زیادہ اشرف ہے۔ میں نے کہا یہ بتائیے کہ ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے
 یا قول بلا عمل کا نام۔ فرمایا ایمان پورا ہوا عمل ہے اور بعض قول بھی عمل ہے اللہ کے فرض کرنے سے جس کو اس نے اپنی کتاب
 میں بیان کر دیا ہے اور وہ وہ ہے جس کا نور زیادہ واضح ہے اس کی حجت ثابت ہے کتاب خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس
 کی طرف بلاتی ہے میں نے کہا ذرا توضیح کیجئے تاکہ میں سمجھ جاؤں، فرمایا۔ ایمان کے حالات و درجات و طبقات و منازل میں جن
 میں بعض کامل ہیں بعض ناقص اور بعض زائد ہیں اور ان کی زیادتی زیادہ راجح ہے میں کہا کیا ایمان تمام بھی ہوتا ہے اور
 ناقص بھی فرمایا بے شک میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایمان کو فرض کیا ہے بنی آدم کے اعضاء پر اور ان کو تقسیم کیا ہے اور
 فرق پیدا کر دیا ہے پس اعضاء میں کوئی عضو ایسا نہیں ہے جس کی سپرد ایمان کا کوئی ایسا حصہ ہے جو اس کے غیر عضو کا نہیں۔
 ان میں ایک دل ہے جس سے آدمی سمجھتا بوجھتا ہے اور دل تمام بدن کا امیر ہے۔ اعضاء بغیر اس کی رتے اور حکم
 کے کوئی کام نہیں کرتے اور اعضاء میں دونوں ہاتھ ہیں جن سے آدمی پکڑتا ہے اور دو پیر ہیں جن سے چلتا ہے اور جو شرمگاہ
 ہے جو شہوت رانی ہے اور زبان ہے جس کے لئے کتاب خدا ناطق ہے اور وہ اس کی گواہی دیتی ہے اور دو آنکھیں ہیں
 جن سے دیکھتا ہے اور دو کان ہیں جن سے سنتا ہے۔ قلب کا فرض زبان کے فرض سے الگ ہے اور زبان کا فرض آنکھوں کے سے الگ
 اور کان کا ہاتھوں کے فرض سے الگ اور ہاتھوں کا پیروں سے الگ اور پیروں کا فرج کے فرض سے الگ اور فرج کا فرض چہرہ
 کے فرض سے جدا ہے اور ایمان کے لحاظ سے قلب کا فرض یہ ہے کہ وہ اقرار کرے معرفت حاصل کرے۔ تصدیق کرے اور
 قبول کرے اور اپنا عقیدہ بنائے اس امر کو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لا شریک لہ ہے وہ کتنا ہے بے نیاز
 ہے نہ اس کے کوئی جو رو ہے نہ بچہ اور یہ کہ محمد اس کے عبد و رسول ہیں۔

۸ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصِ بْنِ خَارِجَةَ
 قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : - وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ الْمُرْجِيَّةِ فِي الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ وَ قَالَ :
 إِنَّهُمْ يَحْتَجُّونَ عَلَيْنَا وَ يَقُولُونَ : كَمَا أَنَّ الْكَافِرَ عِنْدَنَا هُوَ الْكَافِرُ عِنْدَ اللَّهِ فَكَذَلِكَ نَجِدُ الْمُؤْمِنَ
 إِذَا أَقَرَّ بِالْإِيمَانِ أَنَّهُ عِنْدَ اللَّهِ مُؤْمِنٌ ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ وَ كَيْفَ يَسْتَوِي هَذَانِ ؛ وَالْكَافِرُ إِقْرَارٌ مِنَ الْعَبْدِ
 فَلَا يُكَلِّفُ بَعْدَ إِقْرَارِهِ بَيِّنَةً ، وَالْإِيمَانُ دَعْوَى لَا تَجُوزُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ ، وَبَيِّنَتُهُ عَمَلُهُ وَبَيِّنَتُهُ ، فَإِذَا اتَّفَقَا
 فَالْعَبْدُ عِنْدَ اللَّهِ مُؤْمِنٌ وَالْكَافِرُ مَوْجُودٌ بِكُلِّ جِهَةٍ مِنْ هَذِهِ الْجِهَاتِ الثَّلَاثِ مِنْ بَيِّنَةٍ أَوْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ
 وَالْأَحْكَامُ تَجْرِي عَلَى الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ ، فَمَا أَكْثَرَ مَنْ يَشْهَدُهُ الْمُؤْمِنُونَ بِالْإِيمَانِ وَ يَجْرِي عَلَيْهِ
 أَحْكَامُ الْمُؤْمِنِينَ وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ كَافِرٌ وَفَدَّ أَصَابَ مَنْ أَجْرَى عَلَيْهِ أَحْكَامُ الْمُؤْمِنِينَ بِظَاهِرِ قَوْلِهِ وَعَمَلِهِ .

امام نے فرمایا اور اللہ نے اعضاء پر نماز کے لئے مہارت کو فرض فرار دیا ہے۔ یہ اس طرح کہ جب خدا نے اپنے نبی کو بیت المقدس سے کعبہ کی طرف رخ پھیرنے کا حکم دیا تو یہ آیت نازل کی۔ اللہ تمہارے ایمان کا ضائع کرنے والا نہیں ہے شک اللہ لوگوں پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے پس نماز کا نام ایمان ہے پس جو خدا سے ملے گا اس حال میں کہ اپنے اعضاء کے فرائض کی خفایت کرنے والا ہوگا تو وہ کامل الایمان ہوگا اور جہنم سے ہوگا اور جو ان فرائض میں سے کسی میں کوئی کوتاہی کرے گا یا امر خدا سے تجناوز کرے گا تو وہ اللہ سے ناقص الایمان کی صورت میں ملے گا۔ میں نے کہا میں سمجھ گیا ایمان کے پورا ہونے اور کم ہونے کو لیکن زیادتی کی کیا صورت ہوگی فرمایا خدا فرماتا ہے جب کوئی سورۃ نازل ہوئی تو ان میں سے منافق کہتے ہیں اس سورہ نے تمہارے ایمان میں کیا زیادتی کر دی لیکن جو ایمان والے ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے ہاں جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے تو ان کے دلوں میں کثافت اور بڑھ جاتی ہے اور خدا فرماتا ہے ہم تم سے ان کی داصحاب کہف یا کسی خبر بیان کرتے ہیں وہ چند جوان ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت کو اور بڑھا دیا۔ اگر ایمان کی ایک ہی حالت ہوتی نہ اس میں کمی ہوتی نہ زیادتی تو ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ ہوتی اور انعام الہی کی سبب میں برابری ہوتی اور لوگ سب یکساں بن جاتے فضیلت باہل ہو جاتی لیکن تکمیل ایمان کی صورت میں باگاہ الہی میں درجات عالیہ پر سرفراز ہوں گے اور نقصان کی وجہ سے کوتاہی کرنے والے جہنم میں جاویں گے۔

۲۔ عَدُوٌّ مِّنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَتَحْمِيذِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، جَمِيعاً، (۸) عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ يَحْيَى بْنِ عِزْرَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ [الْحَسَنِ بْنِ] هَارُونَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عِنْدَ مَنْوُؤَلَاءِ قَالَ: يُسْأَلُ السَّمْعُ عَمَّا سَمِعَ وَالْبَصَرُ عَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ وَالْفُؤَادُ عَمَّا عَقَّدَ عَلَيْهِ».

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے شک کان آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق پوچھ گچھ کی جائے گی فرمایا۔ کانوں سے اس کے متعلق جو متفقہا ہے اور آنکھوں سے اس کے متعلق جو دیکھا ہے اور دل سے اس کے متعلق جو عقیدہ رکھا ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ أَوْعَيْرِهِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِيمَانِ فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ [وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ] وَالْإِقْرَارُ بِمَاجَاءِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا اسْتَقَرَّ فِي الْقُلُوبِ مِنَ التَّصَدِيقِ بِذَلِكَ، قَالَ: قُلْتُ: الشَّهَادَةُ أَلَيْسَتْ عَمَلًا؟ قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: الْعَمَلُ مِنَ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ الْإِيمَانُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِعَمَلٍ وَالْعَمَلُ مِنْهُ وَلَا يَنْبَغُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِعَمَلٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایمان نام ہے اس امر کی گواہی دینے کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور اقرار ان سب باتوں کا جس کو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور ان کی تصدیق کے بعد دل میں جگہ دینا ہے کہ گواہی دینا عمل نہیں ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا عمل ایمان میں سے ہے فرمایا۔ ہاں ایمان نہیں ہوتا۔ مگر عمل سے عمل اس کا جزو ہے بغیر عمل ایمان ثابت ہی نہیں ہوتا

۴۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا الْإِسْلَامُ ؟ فَقَالَ : دِينُ اللَّهِ اسْمُهُ الْإِسْلَامُ وَهُوَ دِينُ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَكُونُوا أَحْيَتْ كُنْتُمْ وَبَعْدَ أَنْ تَكُونُوا فَمَنْ أقرَّ بِدِينِ اللَّهِ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَمَنْ عَمِلَ بِمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

۳۔ بعض اصحاب نے صادق آل محمد سے روایت کی ہے میں نے کہا اسلام کیا ہے فرمایا اللہ کے دین کا نام اسلام ہے اور وہ دین خدا تم سے پہلے بھی تھا اور تم سے بعد بھی رہے گا جس نے دین خدا ہونے کا اقرار کیا۔ وہ مسلمان ہے اور جس نے احکام خدا پر عمل کیا وہ مومن ہے۔

۵۔ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَبَابِيِّ ، عَنْ أَتُوبَ بْنِ الْحَزْرَةِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ سَلَامٌ : إِنْ حَيَمَةَ ابْنِ أَبِي حَيَمَةَ يَحْدِثُ نَاعَتَكَ أَنْتَ سَأَلْتُكَ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقُلْتَ لَهُ : إِنْ الْإِسْلَامُ ، مَنِ اسْتَقْبَلَ فَمِلْنَا وَشَهِدَ شَهَادَتَنَا وَنَسَكَ سُنَّكَنَا وَوَالَى وَارْتَمَى وَعَادَى عَدُوَّنَا فَهُوَ مُسْلِمٌ فَقَالَ : صَدَقَ حَيَمَةَ ، قُلْتُ : وَسَأَلْتُكَ عَنِ الْإِيمَانِ فَقُلْتَ : الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَالتَّصَدِيقُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنْ لَا يَعْصِيَ اللَّهَ ، فَقَالَ : صَدَقَ حَيَمَةَ .

۵۔ ابو بصیر نے بیان کیا میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ سلام نے کہا کہ حیمہ ابن غنیمہ نے آپ سے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے آپ سے اسلام کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے اس سے کہا کہ اسلام یہ ہے کہ جو کوئی ہمارے قبلہ کا استقبال کرے اور ہماری شہادت (توحید و رسالت و امامت وغیرہ) کی گواہی دے اور ہماری طرح عبادت کرے اور ہمارے دوستوں کو دوست رکھے اور دشمنوں کو دشمن رکھے وہ مسلمان ہے۔ فرمایا غنیمہ نے سچ کہا۔ میں نے کہا پھر اس نے آپ سے ایمان کے متعلق سوال کیا اور آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور کتاب خدا کی تصدیق کرنا اور اللہ کی نافرمانی نہ کرنا ایمان ہے فرمایا غنیمہ نے سچ کہا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، قَالَ

پچھنے والوں پر اگر ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں کو سبق پر فضیلت نہ ہوتی تو اس امت کے آخر والے اول والوں سے مل جاتے، ہاں ان کے تقدم کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں کو کوئی فضیلت نہ ہو پچھے رہ جانے والوں پر لیکن درجاتِ ایمان کی صورت میں اللہ نے سابقین کو مقدم کیا ہے اور ایمان کی طرف تاخیر اور سستی کرنے والوں کو اللہ نے موخر قرار دیا ہے پچھے رہ جانے والے مومنین اگرچہ از روئے عمل اولین سے زیادہ بہتر ہوں اور نماز روزہ وحج و جہاد و انفاق فی سبیل اللہ میں ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں سے زیادہ ہوں لیکن عند اللہ سبقت کرنے والوں کو فضیلت ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو آخر والے کثرت عمل کی بنا پر اولین سے مقدم ہو جاتے۔

لیکن خدا نے پسند نہ کیا اس کو کہ اولین کے مدارجِ آخرین کو مل جائیں اور جن کو خدا نے موخر کیا ہے وہ مقدم ہو جائیں اور جو مقدم ہیں وہ موخر ہوں راوی کہتا ہے میں نے کہا وہ آیات بتائیے جن سے اللہ نے مومنین کو سبقت الی الایمان کی طرف دعوت دی ہے فرمایا خدا فرماتا ہے سبقت کرو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جن کا عرض آسمان و زمین جیسا ہے اور جو ان لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور فرمایا ہے سبقت کرنے والے سبقت کرنے والے ہیں اور وہی مقررینِ ایزدی ہیں اور فرمایا ہے اور سب سے پہلے سبقت کرنے والے ہاجرین و انصار ہیں اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے نیکی میں ان کا اتباع کیا ہے اللہ ان سے راضی ہو اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہاجرین اولین سے ان کے سبقت کے درجہ کو بیان کر کے دوسرے درجہ میں رکھا ہے انصار کو تیسرے میں، نیکوں میں ان کا اتباع کرنے والوں کو۔

خدا نے ہر قوم کو بقدر ان درجات و منازل کے رکھا ہے جو خدا کے نزدیک ہیں پھر خدا نے اپنے اولیاء کی ان فضیلتوں کو بیان کیا جو ایک کو دوسرے پر ہیں چنانچہ فرماتا ہے یہ رسول ہیں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ان میں وہ بھی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور باعتبار درجات ایک کو دوسرے سے بلند کیا اور فرمایا ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی اور آخرت از روئے درجات، اور فضیلت بہت بڑی چیز ہے اور فرمایا عند اللہ ان کے درجات ہیں اور فرمایا ہر صاحبِ فضل کو اس کی فضیلت دی گئی ہے اور فرماتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور راہِ خدا میں جہاد کرنے والے ہیں اپنے مالوں اور اپنے نفسوں سے پیشِ خدا ان کے درجات ہیں اور فرمایا اللہ نے فضیلت دی ہے جہاد کرنے والوں کو گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر اور ان کے لئے بڑا اجر ہے اور درجات ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے اور فرمایا تم میں سے جس نے فتح مکہ پہلے راہِ خدا میں اپنا مال صرف کیا اور قتال کیا، اس کا بڑا اجر ہے وہ ان لوگوں کے برابر کیے ہو سکتا ہے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور قتال کیا اور فرمایا اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کر لے ہے جن کو علم کے درجات دیئے گئے ہیں اور فرمایا یہ مرتبہ اس لئے ہے کہ رسول اللہ کے ساتھ جہاد میں نہ ان کو پیاس کا احساس ہو اور تعب کا اور نہ بھوک کا اور نہ انہوں نے ایسی کوئی پیش قدمی کی جو کفار کو غیظ میں لاتی، اور نہ انہوں نے دشمن سے کوئی فائدہ حاصل کیا مگر یہ کہ جو کسیا وہ عمل صالح تھا اور فرمایا جو نیکیاں تم نے

اپنے لئے کی ہیں وہ تم اللہ کے پاس موجود پاؤ گے جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ نیکی دیکھے گا جس نے ذرہ برابر بدی کی ہے وہ بدی دیکھے گا پس یہ ہے درجاتِ ایمان کا ذکر اور اس کے منازل کا بیان پیش خدا کے عزوجل۔

ایک سوار تالیسواں باب

درجاتِ ایمان

(باب ۱۴۸)

۵ (درجاتِ الایمان)

۱ - عِدَّةٌ ، مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي الْأَخْوِسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَّعَ الْإِيمَانَ عَلَى سَبْعَةِ أَسْهُمٍ عَلَى الْبِرِّ وَالصِّدْقِ وَالْيَقِينِ وَالزُّمَّاءِ وَالْوَفَاءِ وَالْعِلْمِ وَالْحِلْمِ ، ثُمَّ قَسَمَ ذَلِكَ بَيْنَ الثَّلَاثِ ، فَمَنْ جَعَلَ فِيهِ هَذِهِ السَّبْعَةَ الْأَسْهُمَ فَهُوَ كَامِلٌ ، مُحْتَمِلٌ ؛ وَ قَسَمَ لِبَعْضِ الثَّلَاثِ السَّهْمَ وَ لِبَعْضِ السَّهْمَيْنِ وَ لِبَعْضِ الثَّلَاثَةِ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى [الْأَسْبَعَةِ] ، ثُمَّ قَالَ : لِأَتَحْمِلُوا عَلَى صَاحِبِ السَّهْمِ سَهْمَيْنِ وَلَا عَلَى صَاحِبِ السَّهْمَيْنِ ثَلَاثَةَ قَبَسُوهُمْ ، ثُمَّ قَالَ كَذَلِكَ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى [الْأَسْبَعَةِ] .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان کو سات حصوں میں رکھا ہے۔ بر، صدق، یقین، رضا، وفاء، علم، علم۔ پھر ان کو لوگوں میں تقسیم کیا جس کو یہ ساتوں چیزیں مل گئیں وہ کامل ہو گیا اور بار شریعت اٹھانے والا ہے پھر خدا نے کسی کو ایک حصہ دیا کسی کو دو اور کسی کو تین یہاں تک کسی کو سات، پھر حضرت نے فرمایا جس کو دو حصے ملے ہیں اس پر تیسرے کا بار نہ رکھو اس طرح تم عاجز بنا دو گے ان کو یہاں تک کہ حضرت نے سات تک یوں ہی بیان کیا۔

۲ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي الْبِقَطَانِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الصَّخَاكِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا سَرَّاحٍ وَ كَانَ خَادِماً لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : بَعَثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي خَاجَةٍ وَهُوَ بِالْحَيْرَةِ أَنَا وَ جَمَاعَةٌ مِنْ مَوَالِيهِ قَالَ : فَأَنْطَلَقْنَا فِيهَا ثُمَّ رَجَعْنَا مُغْتَمِبِينَ قَالَ : وَ كَانَ فِرَاشِي فِي الْحَائِرِ الَّذِي كُنَّا فِيهِ نَرُؤُلَا ، فَجِئْتُ وَ أَنَا بِخَالٍ فَرَمَيْتُ بِنَفْسِي فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذَا أَنَا بِأَبِي-

عَبْدَ اللَّهِ ﷺ قَدَا قَبَلَ قَالَ : فَقَالَ : قَدَا تَيْبَاكَ اَوْ قَالَ : حُنَاكَ ، قَاسْتَوَيْتُ جَالِسًا وَحَلَسَ عَلَيَّ صَدْرِي فِرَاشِي فَسَأَلَنِي عَمَّا بَعَثَنِي لَهُ فَأَحْبَرْتُهُ ، فَحَمِدَ اللَّهُ . ثُمَّ جَرَى ذِكْرُ قَوْمٍ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا نَبْرَأُ مِنْهُمْ ، إِنَّهُمْ لَا يَقُولُونَ مَا نَقُولُ . قَالَ : قَالَ : قَالُوا نَبْرَأُ لَنَا أَنْ نَبْرَأَ مِنْكُمْ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا . قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : فَهُوَ ذَا عِنْدَنَا مَا لَيْسَ عِنْدَكُمْ فَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَبْرَأَ مِنْكُمْ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا . حُأْتُ فِدَاكَ قَالَ وَهُوَ ذَا عِنْدَ اللَّهِ مَا لَيْسَ عِنْدَنَا أَفْرَاهُ أَطْرَحْنَا ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا وَاللَّهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا نَقْعُلُ ؟ قَالَ : فَتَوَلَّوهُمْ وَلَا تَبْرَأُوا مِنْهُمْ ، إِنَّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ لَهُ سَهْمٌ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سَهْمَانٌ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سِتَّةُ أَسْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سَبْعَةُ أَسْهُمٍ

فَلَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ يُحْمَلَ صَاحِبُ السَّهْمِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ السَّهْمَيْنِ وَالصَّاحِبُ السَّهْمَيْنِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ الثَّلَاثَةِ وَالصَّاحِبُ الثَّلَاثَةِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ الأَرْبَعَةِ وَالصَّاحِبُ الأَرْبَعَةَ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ الخَمْسَةِ وَالصَّاحِبُ الخَمْسَةَ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ السِتَّةِ وَالصَّاحِبُ السِتَّةَ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ السَّبْعَةِ وَسَاضِرْبُ لَكَ مَثَلًا إِنْ رَجُلًا كَانَ لَهُ جَارٌ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَدَعَاهُ إِلَى الإِسْلَامِ وَرَزَّيْتَهُ لَهُ فَأَجَابَهُ فَأَتَاهُ سُحْبَرًا فَقَرَعَ عَلَيْهِ البَابَ فَقَالَ لَهُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : أَنَا فُلَانٌ قَالَ : وَمَا حَاجَتُكَ ؟ وَقَالَ : تَوْضَأُ وَالسُّنَّ تَوْبِيكَ وَمَرَّ بِنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ : فَتَوْضَأُ وَالسُّنَّ تَوْبِيكَ وَخَرَجَ مَعَهُ ، قَالَ : فَصَلَّيَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ صَلَّيَا النَّجْرُ ثُمَّ مَكْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا ، فَقَامَ الَّذِي كَانَ نَصْرَانِيًّا يُرِيدُ مَنَزَلَهُ ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ جُلُ أَيْنَ تَذْهَبُ ؟ النَّهَارُ قَصِيرٌ وَالَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الظُّهْرِ قَلِيلٌ ؟ قَالَ : فَجَلَسَ مَعَهُ إِلَى أَنْ صَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ قَالَ : وَمَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَلِيلٌ فَاحْتَبَسَهُ حَتَّى صَلَّى العَصْرَ ، قَالَ : ثُمَّ قَامَ وَأَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَى مَنَزَلِهِ فَقَالَ لَهُ : إِنْ هَذَا آخِرُ النَّهَارِ وَأَقَلُّ مِنْ أَوَّلِهِ فَاحْتَبَسَهُ حَتَّى صَلَّى المَغْرِبَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَى مَنَزَلِهِ فَقَالَ لَهُ : إِنَّمَا بَقِيَتْ صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ : فَمَكَتَ حَتَّى صَلَّى العِشَاءَ الأَخْرَةَ ثُمَّ تَقَرَّرَ فَأَمَّا كَانَ سُحْبَرًا عَدَا عَلَيْهِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ البَابَ فَقَالَ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : أَنَا فُلَانٌ ، قَالَ : وَمَا حَاجَتُكَ ؟ قَالَ : تَوْضَأُ وَالسُّنَّ تَوْبِيكَ وَخَرَجَ بِمَا فَصَّلَ ، قَالَ : اطْلُبْ لِهَذَا الدِّينِ مَنْ هُوَ أَفْرَعُ مِنِّي وَأَنَا إِنْسَانٌ مِسْكِينٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : أَدْخَلَهُ فِي شَيْءٍ وَأَخْرَجَهُ مِنْهُ اَوْ قَالَ : أَدْخَلَهُ مِنْ مِثْلِ ذِهِ وَأَخْرَجَهُ مِنْ مِثْلِ هَذَا .

۲- امام جعفر صادق علیه السلام کے خادم نے بیان کیا کہ مجھے حضرت نے جبکہ آپ حیرہ (نام شہر) میں تھے ایک

ضرورت سے بھیجا میرے ساتھ حضرت کے اور غلام بھی تھے ہم روانہ ہوئے اور وقت شام وہاں سے لوٹے۔ میرا بستر حجرہ میں وہیں تھا جہاں چھوڑا تھا۔ میں وہیں گیا اور میں مغموم تھا۔ میں بستر پر لیٹ گیا حضرت وہیں تشریف لے آئے اور فرمایا ہم خود ہی تمہارے پاس چلے آئے ہیں میں بستر پر اٹھ بیٹھا حضرت میرے فرش کے سرہانے بیٹھ گئے اور جس کام کے لئے بھیجا تھا اس کے متعلق پوچھنے لگے میں نے سب حال سنایا۔ حضرت نے خدا کی حمد کی پھر ایک قوم کا ذکر چل پڑا میں نے کہا میں آپ پر ندامت ہوں۔ ہم ان سے بری تھیں کیوں کر (نماز میں) ارادہ نہیں بنتے جو ہم کہتے ہیں فرمایا وہ ہم کو درست رکھتے ہوئے وہ نہیں کہتے جو تم کہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں فرمایا بہت سی باتیں ایسی ہیں جنہیں ہم بجالاتے ہیں۔ تم نہیں کرتے تو کیا ہمارے لئے یہ زیبا ہے کہ ہم تمہیں چھوڑ دیں۔ میں نے کہا نہیں میں آپ پر ندامت ہوں۔ فرمایا۔ بہت سی باتیں خدا کو تاپے ہم نہیں کرتے (جیسے نافرمانوں کو رزق دیتا ہے) تو کیا خدا ہمیں چھوڑ دے میں نے کہا خدا کی قسم ایسا نہیں ہے میں آپ پر ندامت ہوں۔ ہم ایسا نہ کریں گے۔

فرمایا ان کو دوست رکھوان سے بیزار نہ ہو مسلمانوں میں کچھ ایسے جن کو بہام ایمان میں سے ایک ہی حصہ ملا ہے بعض کو دو بعض کو تین بعض کو چار، بعض کو پانچ بعض کو چھ اور بعض کو سات۔ پس ایک والا دو کے بار کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے اور دو والا تین کا بار اور تین والا چار کا بار اور چار والا پانچ کا بار اور پانچ والا چھ کا بار اور چھ والا سات کا بار اٹھا نہیں سکتا۔ میں اسے ایک مثال کے درپے سمجھاتا ہوں ایک ملا کا پڑوسی ایک نصرانی تھا۔ ملا نے اسے مسلمان کر لیا۔ صبح صادق سے پہلے ملا نے اس کا دروازہ کھٹ کھٹایا۔ اس نے پوچھا کون ہے۔ کہا۔ میں ہوں ملا۔ اس نے کہا کیسے آئے۔ ملا نے کہا۔ وضو کر کے اپنے کپڑے پہننا اور میرے ساتھ مسجد میں نماز کے لئے چلو، اس نے وضو کیا کپڑے پہنے اور ملا کے ساتھ چل کھڑا ہوا۔ جب مسجد میں پہنچے تو ملا نے کہا پہلے سنت نمازیں پڑھ لو۔ پھر صبح صادق نمودار ہوئی تو دونوں نے نماز صبح ادا کی اس کے بعد جو نصرانی تھا اس نے گھر جانے کا ارادہ کیا ملا نے کہا اب کہاں جلتے ہو۔ دن چھوٹا ہے۔ نماز ظہر کے درمیان بہت تھوڑا وقت ہے وہ روک گیا جب ظہر کا وقت آیا تو اس نے ظہر کی نماز پڑھی۔ ملا نے کہا ظہر و عصر کے درمیان تھوڑا سا وقت ہے عصر کی نماز پڑھ لو۔ اس کو روک لیا۔ عصر کی نماز کے بعد اس پر پیار سے نے گھر جانا چاہا۔ ملا نے کہا اب نماز مغرب کا وقت تو بہت ہی قریب ہے جب نماز مغرب پڑھنی تو ملا نے کہا اب صرف ایک نماز باقی رہ گئی ہے اسے بھی پڑھتے جاؤ۔ وہ رگ گیا عشاء کی نماز کے بعد وہ دونوں جدا ہوئے جب دوسری صبح ہوئی تو ملا نے پھر اس کا دروازہ کھٹ کھٹایا۔ پوچھا کون ہے کہا میں ہوں فلاں۔ وضو کر کے کپڑے پہننا اور میرے ساتھ چل کر نماز پڑھو۔ اس نے کہا اس دین کے لئے کسی ایسے کو ڈھونڈو جو مجھ سے زیادہ فارغ البال ہو۔ میں غریب آدمی ہوں اور بال بچوں والا۔ حضرت نے فرمایا اس شخص نے ایک شے میں داخل کیا اور دوسری سے نکال دیا۔

ایک سو انچاسواں باب

تیسرے

(بَابُ آخِرِ مِثْلِهِ) ۱۴۹

۱ - أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى ، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِيانٍ ، عَنِ شَهَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَوْ عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هَذَا الْخَلْقَ لَمْ يَلْمُ أَحَدٌ أَحَدًا ، فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَكَيْفَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ أَجْزَاءَهُ بَلَغَ بِهَا تِسْعَةً وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا . ثُمَّ جَعَلَ الْأَجْزَاءَ أَعْشَادًا فَجَعَلَ الْجُزْءَ عَشْرَةَ أَعْشَادٍ ، ثُمَّ قَسَمَهُ بَيْنَ الْخَلْقِ فَجَعَلَ فِي رَجُلٍ عَشْرَ جُزْءٍ وَ فِي آخَرَ عَشْرِي جُزْءٍ حَتَّى بَلَغَ بِهِ جُزْءًا ثَامِنًا وَ فِي آخَرَ جُزْءًا وَعَشْرَ جُزْءٍ وَ آخَرَ جُزْءًا وَعَشْرِي جُزْءٍ وَ آخَرَ جُزْءًا أَوْ ثَلَاثَةَ أَعْشَادٍ جُزْءٍ حَتَّى بَلَغَ بِهِ جُزْءَيْنِ ثَامِنَيْنِ ، ثُمَّ بِحِسَابِ ذَلِكَ حَتَّى بَلَغَ بِأَرْبَعِينَ تِسْعَةً وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا فَمَنْ لَمْ يَجْعَلْ فِيهِ إِلَّا عَشْرَ جُزْءٍ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ الْعُشْرَيْنِ وَ كَذَلِكَ صَاحِبِ الْعُشْرَيْنِ لَا يَكُونُ مِثْلَ صَاحِبِ الثَّلَاثَةِ الْأَعْشَادِ وَ كَذَلِكَ مَنْ تَمَّ لَهُ جُزْءٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ الْجُزْءَيْنِ وَ لَوْ عَلِمَ النَّاسُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ هَذَا الْخَلْقَ عَلَى هَذَا لَمْ يَلْمُ أَحَدٌ أَحَدًا .

۱- اس سے پہلے باب میں امام علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ایمان کے سات سہم ہیں اگر ان سات کو سات میں قرب دیا جائے تو انچاس حصے ہوتے ہیں اگر ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے کئے جائیں تو کل حصے چار سو نوٹے ہوتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو کس طرح پیدا کیا ہے تو ایک دوسرے کو ملامت نہ کرتا۔ راوی نے کہا یہ کیسے۔ فرمایا۔ خدا نے ایمان کے ۴۹ جزو قرار دیئے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے کئے ان کو مخلوق پر تقسیم کیا۔ کسی کو دسواں حصہ دیا۔ کسی کو اس سے دو نوا دیا، کسی کو گناہاں تک کہ ایک شخص میں ایک جزو پورا ہو گیا پھر ایک شخص کو ایک جزو تمام پر دسواں حصہ دوسرے جزو کا اور زیادہ کیا۔ دوسرے کو ایک جزو اور دو دہائیاں دیں۔ تیسرے کو تین دہائیاں یہاں تک کہ ایک شخص میں جا کر دو جزو پورے ہو گئے۔ اسی طرح تقسیم ہوتے ہوتے ایک شخص میں ۴۹ جزو کا مل ہو گئے بس جس کو ایک جزو کا دسواں حصہ ملا ہے وہ اس پر قز اور نہیں کہ دو دہائیوں والے کی طرح عمل کرے اور دو دہائیوں والے تین دہائیوں والے کی طرح عمل نہیں کر سکتا اور نہ پورے جزو اور دو جزو والے کی طرح کر سکتے ہیں اگر لوگ اس بات کو جان لیتے

کہ خدا نے اپنی مخلوق میں سب کو ایمان کے اجزا برابر نہیں دیئے تو کو تا ہی عمل پر ایک دوسرے کو ملامت نہ کرنا۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ بَقِيضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي عُمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادِ الْخَرَّازِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَرَّاطِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ إِنَّ الْإِيمَانَ عَشْرُ دَرَجَاتٍ بِمَنْزِلَةِ السَّلَامِ يُصْعَدُ مِنْهُ مِنْ قَاهُ بَعْدَ مِنْ قَاهُ فَلَا يَقُولَنَّ صَاحِبُ الْإِسْتِثْنَاءِ لِصَاحِبِ الْوَأَحِدِ : لَسْتُ عَلَى شَيْءٍ ، حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْعَائِثِ ، فَلَا تَسْقِطَ مِنْ هُوْدُوكَ فَيَسْقِطَكَ مَنْ هُوَ قَوْقَاكَ ، وَإِذَا رَأَيْتَ مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكَ بِدَرَجَةٍ فَارْفَعَهُ إِلَيْكَ بِرِفْقٍ وَلَا تَحْمِلَنَّ عَلَيْهِ مَا لَا يُطْبِقُ فَتَكْسِرَهُ ، فَإِنَّ مَنْ كَسَرَ مُؤْمِنًا فَقَلْبُهُ جَبْرَةٌ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا صادق آلِ محمد نے ایمان کے دس درجے ہیں مثل سیرتھی کے ایک ڈنڈے کے بعد دوسرے پر جاتے ہیں پس جو دوسرے پر ہے اسے پہلے ڈنڈے والے سے نہ کہنا چاہیے کہ تو کچھ بھی نہیں اسی طرح دسویں والے تک جو تم سے پست ہے اسے نظر سے نہ گراؤ ورنہ جو تم سے اوپر ہے وہ تم کو نظر سے گرا دے گا۔ جب تم کسی کو اپنے درجے سے نیچے پاؤ تو نرمی سے اس کو اپنی طرف ابھارو اور اس پر نہ لادو جس کے اٹھانے کی اس میں طاقت نہ ہو اس صورت میں اس کا ایمان شکستہ ہو جائے گا اور جس نے کسی مومن کے ایمان کو شکستہ کیا اس پر اس کی تلافی لازم ہے۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَنَازِلَ : مِنْهُمْ عَلَى وَاحِدَةٍ وَ مِنْهُمْ عَلَى اثْنَيْنِ وَمِنْهُمْ عَلَى ثَلَاثٍ وَمِنْهُمْ عَلَى أَرْبَعٍ وَمِنْهُمْ عَلَى خَمْسٍ وَمِنْهُمْ عَلَى سِتٍّ وَمِنْهُمْ عَلَى سَبْعٍ فَلَوْ ذَهَبَتْ تَحْوِيلُ عَلَى صَاحِبِ الْوَأَحِدَةِ يَسْتَبِينَ لَمْ يَقُو ، وَ عَلَى صَاحِبِ الْإِسْتِثْنَاءِ ثَلَاثًا لَمْ يَقُو ، وَ عَلَى صَاحِبِ الثَّلَاثِ أَرْبَعًا لَمْ يَقُو ، وَعَلَى صَاحِبِ الْأَرْبَعِ خَمْسًا لَمْ يَقُو ، وَعَلَى صَاحِبِ الْخَمْسِ سِتًّا لَمْ يَقُو ، وَعَلَى صَاحِبِ السِّتِّ سَبْعًا لَمْ يَقُو ، وَ عَلَى هَذِهِ الدَّرَجَاتِ .

۳۔ سدير سے مروی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومنین کے لئے منازل دہر اتب ہیں کسی کے لئے ایک ہے کسی کے لئے دو، کسی کے لئے تین کسی کے لئے چار کسی کے لئے پانچ کسی کے لئے چھ اور کسی کے لئے سات، اگر تم ایک والے پر دو کا بوجھ رکھو گے تو وہ تاب نہ لائے گا اور دو والے پر تین کا بوجھ لادو گے تو وہ گھبرا جائے گا اور اگر تین والے پر چار کا بوجھ رکھو گے تو وہ تھلا جائے گا اور اگر چار والے پر پانچ کا بوجھ بار کر دو گے تو وہ جینا اٹھے گا اور اگر پانچ والے پر چھ کا بار رکھ دو گے تو وہ بے طاقت ہو جائے گا اور اگر چھ والے پر سات کا بوجھ رکھو گے تو وہ اس کے اٹھانے سے عاجز رہے گا پس درجاتِ ایمان کی یہی

صورت ہے۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ سَبَابَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا أَنْتُمْ وَالْبِرَاءَةُ، يَبْرَأُ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ، إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُهُمْ أَكْثَرُ صَلَاةٍ مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُهُمْ أَنْفَدُ بَصَرًا مِنْ بَعْضٍ وَهِيَ الدَّرَجَاتُ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ کیا بات ہے کہ تم ایک دوسرے سے برات کا اظہار کرتے ہو۔ بے شک مؤمنین بعض بعض سے افضل ہیں بعض نماز زیادہ پڑھنے میں بعض سے زیادہ ہیں بعض کی نظر بعض سے زیادہ گہری ہے۔ یعنی عقل میں زیادہ ہیں لیوں ہی درجات ہیں۔

ایک سو پچاسواں باب

نسبتِ اسلام

۱۵۰ (باب)

(نسبتِ الإسلام)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَا نَسِبَ الْإِسْلَامَ نِسْبَةً لَا يَنْسِبُهُ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا يَنْسِبُهُ أَحَدٌ بَعْدِي إِلَّا يَمِثِلُ ذَلِكَ إِنَّ الْإِسْلَامَ هُوَ التَّسْلِيمُ وَالتَّسْلِيمُ هُوَ الْيَقِينُ وَالْيَقِينُ هُوَ التَّصَدِيقُ وَالتَّصَدِيقُ هُوَ الْإِقْرَارُ، وَالْإِقْرَارُ هُوَ الْعَمَلُ، وَالْعَمَلُ هُوَ الْأَدَاءُ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَمْ يَأْخُذْ دِينَهُ عَنْ رَأْيِهِ وَلَكِنْ أَنَاهُ مِنْ رَبِّهِ فَأَخَذَهُ إِيَّانَ الْمُؤْمِنِ يَرِي يَقِينَهُ فِي عَمَلِهِ وَالْكَافِرُ يَرِي انْكَارَهُ فِي عَمَلِهِ، فَوَالَّذِي تَقَسَّى بِيَدِهِ مَا عَرَفُوا أَمْرَهُمْ فَاعْتَبَرُوا انْكَارَ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ بِأَعْمَالِهِمُ الْحَبِيبَةَ.

اس فرمایا امیر المؤمنین نے میں نفی شریک باری تعالیٰ کی حقیقت کو اس طرح بیان کرتا ہوں کہ نہ مجھ سے پہلے کسی نے اس طرح بیان کیا ہے اور نہ میرے بعد کوئی بیان کرے گا۔ اہل حق جو بیان کریں گے وہ میرے بیان سے ماخوذ ہوگا اسلام یعنی نفی شریک باری اسی وقت ہوگا جب قول رسول کو قبول کیا جائے اور یہ قبولیت درست نہ ہوگی جب تک یقین یعنی اطمینانِ خاطر نہ ہو اور اطمینانِ خاطر نہ ہوگا جب تک خدا و رسول کو وہ عدل کی طرح و عید میں بھی راستگو نہ سمجھا جائے اور ایسا نہ ہوگا جب دل اس پر ٹھہرے گا نہیں اور یہ استمرار حاصل نہ ہوگا جب تک اد امر و نواہی پر عمل نہ ہو اور یہ عمل صحیح

نہ ہوگا جب تک اس کی سند نہ ہو کہ یہ صاحبِ شرع کے عمل سے ماخوذ ہے اور اس میں پیروی ظن و تیساس نہیں۔ مومن دین کو اپنی رائے سے نہیں لیتا۔

مومن اپنے دین کو اپنے رب سے لیتا ہے مومن اپنے یقین کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے اور کافر اپنے انکار کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے قدرت میں میرا نفس ہے لوگوں نے اپنے معاملہ کو سمجھا ہی نہیں۔ پس ان کے حال سے عبرت حاصل کرو۔ کافروں اور منافقوں کا ذاتِ باری سے انکار ان کے اعمالِ خبیثہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الْإِسْلَامُ عُرْيَانٌ ، قَلْبَانُهُ الْحَيَاءُ وَزِينَتُهُ الْوَقَارُ وَمَرُوءَتُهُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَعِمَادُهُ الْوَرَعُ ، وَلِكُلِّ شَيْءٍ أَسَاسٌ ، وَأَسَاسُ الْإِسْلَامِ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمِثْلَهُ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اسلام عریاں ہے ان کا لباس حیاء ہے ان کی زینت وقار اس کی مروت عملِ صالح ہے اس کا عماد (ستون) پرہیزگاری ہے اور ہر شے کے لئے بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد ہشتم اہلبیت کی محبت ہے ایسی ہی حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کی ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام . عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : إِنْ اللَّهُ خَلَقَ الْإِسْلَامَ فَجَعَلَ لَهُ عَرَصَةً وَجَعَلَ لَهُ نُورًا وَجَعَلَ لَهُ حِصْنًا وَجَعَلَ لَهُ نَاصِرًا فَأَمَّا عَرَصَتُهُ فَالْقُرْآنُ ، وَأَمَّا نُورُهُ فَالْحِكْمَةُ ، وَأَمَّا حِصْنُهُ فَالْمَعْرُوفُ ، وَأَمَّا نَاصِرُهُ فَأَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي وَشِيعَتُنَا ، فَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي وَشِيعَتَهُمْ وَأَنْصَرِهِمْ فَإِنَّهُ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَنَسَبَنِي جِبْرَائِيلُ عليه السلام لِأَهْلِ السَّمَاءِ اسْتَوْدَعَ اللَّهُ حُبِّي وَحُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ ، فَهُوَ عِنْدَهُمْ وَدِيمَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ هَبَّ بِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَنَسَبَنِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَاسْتَوْدَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حُبِّي وَحُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ مُؤْمِنِي أُمَّتِي وَمُؤْمِنَاتِ أُمَّتِي يَحْفَظُونَ وَدَبِعَنِي فِي أَهْلِ بَيْتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، أَلْفَلَوْ أَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي عَبْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عُمَرُ أَيَّامَ الدُّنْيَا ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُبِغِضًا لِأَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِي مَا قَرَّحَ اللَّهُ صَدْرَهُ إِلَّا عَنِ التَّفَرُّقِ .

۳۔ حضرت ابو جعفر ثانی نے اپنے پدر بزرگوار سے انھوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ نے اسلام کو پیدا کیا، اس کے لئے وسعت پیدا کی، اس کو نور قرار دیا، اس کو قلعہ بنا دیا، اس کے نامہ بنائے۔ عرصہ (مہینہ) اس کا قرآن ہے اور اس کا حکمت ہے قلعہ اس کا نیک ہے اور ہمارے اہلیت اس کے نامہ ہیں پیر میرے اہلیت اور نیکے شیعوں اور نامہوں کو دوست رکھو۔ جب مجھے جبرئیل سماء دنیا کی طرف لے گئے تو میرا تعارف اہل آسمان سے کرایا۔ اللہ نے میری اور میرے اہلیت کی اور ان کے شیعوں کی محبت ملائکہ کے دلوں میں پیدا کی جو قیامت تک ان کے دلوں میں رہے گی پھر جبرئیل نے زمین پر مجھے اتار تو اہل ارض سے میرا تعارف کرایا اور میری اور میرے اہلیت اور ان کے شیعوں کی محبت میری امت کے مومنوں کے دل میں قرار دی پس میری امت ایمان لائی۔ وہ میرے اہلیت کی محبت کی امانت کی قیامت تک حفاظت کریں گے آگاہ ہو اگر میری امت کا کوئی شخص بقدر عمر دنیا اللہ کی عبارت برابر کرتا رہے پھر وہ اللہ سے ایسی صورت میں ملاقات کرے کہ اس کے دل میں میرے اہلیت اور میرے شیعوں کی طرف سے عداوت ہو تو اللہ اس کے سینہ کو تڑا دے گا۔ مگر نفاق سے۔

ایک سو اکیاونواں باب

خصال المؤمن

(باب ۱۵)

﴿(خِصَالُ الْمُؤْمِنِ)﴾

۱۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَعْقُبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانِي خِصَالٌ : وَقَوْرًا عِنْدَ الْهَرَاهِرِ ، صَبُورًا عِنْدَ الْبَلَاءِ ، شَكُورًا عِنْدَ الرِّخَاءِ ، قَانِعًا بِمَا رَزَقَهُ اللَّهُ ، لَا يَبْغِي الْأَعْدَاءَ ، وَلَا يَنْتَحِمِلُ لِلْأَصْدِقَاءِ ، بَدَنُهُ مِنْهُ فِي تَعَبِ النَّاسِ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ ، إِنَّ الْعِلْمَ خَلِيقُ الْمُؤْمِنِ وَالْحِلْمَ وَزَيْرُهُ ، وَالْعَقْلُ أَمِيرُ جُنُودِهِ ، وَالرِّفْقُ أَقْوَمُ أَخُوهُ ، وَالْبِرُّ وَالِئِدُهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں قنہ وفساد کے وقت صاحب ثواب ہو۔

مہبتوں میں صابر ہو، عیش میں شکر گزار ہو جو رزق اللہ نے دیا ہے اس پر فشانہ ہو، دشمنوں پر ظلم نہ کرے اور دوستوں پر بوجھ نہ ڈالے یا بناوٹی باتیں نہ کرے۔ اس کا بدن اس سے تعب میں رہے لوگ اس سے راحت میں رہیں علم مومن کا دوست ہے حلم اس کا وزیر ہے عقل اس کے شکر کا امیر ہے نرمی اس کا بھائی ہے نیکی اس کا باپ ہے۔

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الرَّدِّ قَلْبِي، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:
قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: الْإِسْلَامُ لَهُ أَرْكَانٌ أَرْبَعَةٌ: التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ، وَتَمَوُّضُ الْأَمْرِ
إِلَى اللَّهِ، وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللَّهِ، وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۲- حضرت ابی عبد اللہ نے اپنے باپ سے اور انھوں نے امیر المؤمنین سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ ایمان کے چار
رکن ہیں خدا پر توکل، ہر امر کو خدا کے سپرد کرنا، حکم خدا پر راضی ہونا اور امر خدا کو تسلیم کرنا۔

۳- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَأَنْتُمْ نَوَّانُونَ صَالِحِينَ حَتَّى
تَعْرِفُوا وَلَا تَعْرِفُونَ حَتَّى تُصَدِّقُوا وَلَا تُصَدِّقُونَ حَتَّى تُسَلِّمُوا أَبَوَابًا أَرْبَعَةً لَا يَصْلُحُ أَوْلَاهَا إِلَّا
بِأَخْرِهَا، صَلَّى أَصْحَابُ النَّبَاةِ وَتَاهُوا تَبِيْعًا بَعْدَ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَقْبَلُ إِلَّا الْعَمَلَ الصَّالِحَ، وَلَا
يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا بِالْوَفَاءِ بِالشَّرْطِ وَالْعَهْدِ، وَمَنْ وَفَى اللَّهَ بِشَرْطِهِ وَاسْتَكْمَلَ مَا وَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ مَا
عِنْدَهُ وَاسْتَكْمَلَ وَعَدَهُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَ الْعِبَادَ بِطُرُقِ الْهُدَى، وَشَرَعَ لَهُمْ فِيهَا الْمَنَارَ، وَأَخْبَرَهُمْ
كَيْفَ يَسْلُكُونَ، فَقَالَ: «وَإِنِّي لَفَقَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى»، وَقَالَ: «إِنَّمَا
يَقْبَلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ، فَمَنْ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا أَمَرَهُ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُؤْمِنًا بِمَا جَاءَهُ بِهِ مُحَمَّدٌ
بِصَلَاتِهِ هَيِّئَاتٍ هَيِّئَاتٍ فَاتَ قَوْمٌ وَمَاتُوا قَبْلَ أَنْ يَبْتَدُوا وَطَنُوا أَنَّهُمْ آمَنُوا. وَأَشْرَ كَوْمًا مِنْ حَيْثُ لَا
يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ أُمَّةِ الْبُيُوتِ مِنْ أَبْوَابِهَا اهْتَدَى وَمَنْ أَخَذَ فِي عَمَلِهَا سَأَلَكَ طَرِيقَ الرَّذَى، وَصَلَّى اللَّهُ
طَاعَةَ وَلِيٍّ أَمْرِهِ بِطَاعَةِ رَسُولِهِ ﷺ وَطَاعَةَ رَسُولِهِ بِطَاعَتِهِ فَمَنْ تَرَكَ طَاعَةَ وَلَاؤُهُ الْأَمْرَ لَمْ يُطِيعِ اللَّهَ
وَلَا رَسُولَهُ وَهُوَ الْإِفْرَارُ بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَالتَّمَسُّوا الْبُيُوتَ الَّتِي
أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تَرْفَعَ وَيُدْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، فَإِنَّهُ قَدْ خَبَّرَكُمْ أَنَّهُمْ رِجَالٌ لَأَنْتَلِبَهُمْ تِجَارَةً وَلَا يَبِيعُ عَنْ
ذِكْرِ اللَّهِ- عَزَّ وَجَلَّ- وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ،
إِنَّ اللَّهَ قَدْ اسْتَخْلَصَ الرَّسُلَ لِأَمْرِهِ، ثُمَّ اسْتَخْلَصَهُمْ مُصَدِّقِينَ لِيَذَلَّكَ فِي تَذْوِيرِهِ. فَقَالَ: «وَإِنْ مِنْ
أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ»، نَاهٍ مَنْ جَهَلَ وَاهْتَدَى مِنْ أَبْصَرٍ وَعَقَلَ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَأَنبَأَهَا لَاتَعْمَى
الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ» وَكَيْفَ يَهْتَدِي مَنْ لَمْ يُبَيِّنْ؟ وَكَيْفَ يُبْصِرُ مَنْ لَمْ يُنْذَرْ؟ إِنْتَبَهُوا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَقْرَأُوا بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاتَّبَعُوا آثَارَ الْهُدَى (۶) فَإِنَّهُمْ عَلَامَاتُ الْأَمَانَةِ وَالنُّقَى
وَأَعْلَمُوا أَنَّهُ لَوْ أَنْكَرَ رَجُلٌ عَسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَقْرَأَ مِنْ سِوَاهُ مِنَ الرَّسُلِ لَمْ يُؤْمِنَ، أَفْصَحُوا

الطَّرِيقَ بِالْيَمَانِ الْمَنَارِ، وَالْتِمَسُوا مِنْ وَرَاءِ الْحُجُبِ الْآثَارَ، تَسْتَكْمِلُوا أَعْرَابَكُمْ وَتُوَفِّدُوا بِاللَّهِ رَبَّكُمْ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے تم صالح نہیں ہو سکتے جب تک معرفت حاصل نہ کرو اور معرفت نہیں ہوگی جب تک تصدیق نہ کرو اور تصدیق نہ ہوگی جب تک تسلیم نہ ہو۔ چار دروازے ہیں اول بغیر آخر کے درست نہ ہو گا۔ تین والے گمراہ ہو گئے اور وہ بہت حیران و سرگرداں رہے اللہ تعالیٰ صرف عمل صالح کو قبول کرتا ہے اور یہ نہیں قبول کیا جائے گا مگر وہ اسے مشرک و مہموم سمجھ رہے ہیں ان شرائط کو پورا کیا اور اپنے عہد کو کمال تک پہنچا دیا تو اس نے اپنے عمل کو پایا اور اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اللہ نے اپنے بندوں کو بطریق ہدایت خبردار کر دیا ہے اور راہ دین میں روشنی کے منارے قائم کر دیئے ہیں اور ان کو آگاہ کر دیا ہے کہ وہ کیوں گمراہ پر چلیں اور فرما دیا ہے کہ میں بخشنے والا ہوں اس شخص کو جو توبہ کرے ایمان لائے اور عمل صالح کرے پھر ہدایت پائے اور یہ سبھی فرمایا ہے اللہ متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے۔ پس جو اللہ سے ڈرا اور اس کے حکم کو بجالایا تو وہ اللہ سے ملے گا ایسی حالت ہیں کہ آنحضرت جو خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لانے والا ہو گا افسوس صد افسوس قوم ہلاک ہوئی اور ہدایت یافتہ ہونے سے پہلے مر گئی اور غلطی سے لوگوں نے یہ گمان کیا کہ وہ ایمان لائے ہیں حالانکہ انہوں نے غیر معلوم طریقہ سے شرک کیا جس شخص نے حکم کو اس کے دروازوں سے لیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے غلط دروازوں سے لیا اس نے ہلاکت کا راستہ اختیار کیا خدا نے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسول کی اطاعت سے متصل کیا ہے اور اطاعت رسول کو اپنی اطاعت سے۔ پس جس نے دایمان امر کی اطاعت کو ترک کیا تو اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ رسول کی اور رسول کی اطاعت اقرار ہے ان چیزوں کا جن کو وہ اللہ کی طرف سے لائے۔ اور خدا نے فرمایا ہے ہر نماز کے وقت زینت کرو اور ان گھروں کو تلاش کرو جن کو اللہ نے بلند کیا ہے اور جن میں ذکر خدا ہوتا ہے اس نے بنایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ تجارت یا خرید و فروخت ان کو یاد خدا سے غافل نہیں بتاتی۔ انہوں نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ کو دیا ہے اور وہ اس روز سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھ کی حالت بدل جائے گی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو اپنے حکم کی تعمیل کے لئے مخصوص کر لیا ہے اور وہ خلوص سے تصدیق کرنے والے ہیں اس کی اپنے انداز میں خدا نے فرمایا ہے کوئی امت ایسی نہیں کہ اس میں عذاب خدا سے ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

جس نے جہالت سے کام لیا وہ حیران و سرگرداں رہا اور جس نے عقل سے کام لیا وہ ہدایت یافتہ ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے تمہیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ سینوں میں دل اندھے ہوتے ہیں۔ جو عقل سے کام نہ لے گا وہ ہدایت پائے گا کیسے اور کیوں کر عقل سے کام لے گا وہ جو عذاب خدا سے ڈرتا نہیں۔ اللہ کے رسول کا اتباع کرو اور خدا کی طرف سے جو نازل ہوا ہے اس کا اقرار کرو اور جو اس کے ہدایت کے آثار ہیں ان کی پیروی کرو کیوں کہ وہ لوگ امانت الہیہ کے نشان ہیں اور تقویٰ کی علامتیں ہیں جان لو جس نے عیسیٰ بن مریم کا انکار کیا اور ان کے ماسوا رسولوں کا اقرار کیا وہ ایمان نہیں لایا۔ راستہ چلو ہدایت کے مناروں کی تلاش کے بعد اور ان کو پردوں کے پیچھے تلاش کرو۔ اپنے امروں کو کامل کرو اور اپنے رب اللہ پر ایمان لاؤ۔

۴ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : رَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمٌ فِي بَعْضِ عَرَفَاتِهِ فَقَالَ : مَنِ الْقَوْمُ ؟ فَقَالُوا : مُؤْمِنُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : وَمَا بَأْسٌ مِنْ إِيْمَانِكُمْ ؟ قَالُوا : الصَّبْرُ عِنْدَ الْبَلَاءِ ، وَالشُّكْرُ عِنْدَ الرِّخَاءِ ، وَالرِّضَا بِالْقَضَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حُلُمًا عُلَمَا ، كَادُوا مِنَ الْفِقْهِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ ، إِنْ كُنْتُمْ كَمَا تَقْضُونَ فَلَا تَسْبُوا مَا لَا تَسْكُونُونَ وَلَا تَجْمَعُوا مَا لَا تَأْكُلُونَ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ .

۴- امام رضا علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ ایک غزوہ میں کچھ لوگ رسول اللہ کے پاس آئے آپ نے پوچھا یہ لوگ کن ہیں انھوں نے کہا اے رسول اللہ ہم مومن ہیں فرمایا تمہارا ایمان کس چیز سے کامل ہوا انھوں نے کہا ہم سببت میں صبر کرتے ہیں اور عیش میں شکر کرتے ہیں اور قضا اپنی پر راضی ہیں۔ فرمایا یہ لوگ حلیم اور عالم ہیں قریب ہے کہ یہ اپنے علم دین کی بدولت نبی ہو جائیں گے اگر ایسے ہی ہیں جیسا بیان کرتے ہیں اپنی ضرورت سے زیادہ مکان نہ بناؤ اور ضرورت سے زیادہ کھانے کا سامان جیسا نہ کرو اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہو۔

ایک سو باونواں باب

تمتہ دو باب سابق

(باب ۱۵۲)

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَشُعْبَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمٍ ، وَعَدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ شُعْبَةَ بْنِ خَالِدٍ جَمْعًا ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَبِإِسْنَادٍ مُخْتَلَفَةٍ ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : خَطَبَنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي دَارِهِ - أَوْ قَالَ فِي الْقَصْرِ - وَتَحْنُ مُجْتَمِعُونَ ، ثُمَّ أَمَرَ حُلُمَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُنِيَ فِي كِتَابٍ وَقُرَى عَلَى النَّاسِ ، وَرَوَى غَيْرُهُ أَنَّ ابْنَ الْكَوَّاءِ سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ صِفَةِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيْمَانِ وَالْكَفْرِ وَالنِّفَاقِ ، فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَرَعَ الْإِسْلَامَ وَسَبَّلَ شَرِيعَتَهُ لِمَنْ وَدَّهَ ، وَأَعَزَّ أَرْكَانَهُ لِمَنْ حَارَبَهُ وَجَمَلَهُ عِزَّ أَلَمِنْ تَوَلَّاهُ وَسَلِمَا لِمَنْ دَخَلَهُ وَهُدَى لِمَنْ اتَّخَمَ بِهِ وَزِينَةَ لِمَنْ تَجَلَّلَهُ وَعُدْرًا لِمَنْ انْتَحَلَهُ وَعُرْوَةً لِمَنْ اعْتَصَمَ بِهِ وَحَبْلًا لِمَنْ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَبُرْهَانًا لِمَنْ تَكَلَّمَ بِهِ وَنُورًا لِمَنْ اسْتَضَاءَ بِهِ وَعَوْنًا لِمَنْ اسْتَعَانَ بِهِ وَشَاهِدًا لِمَنْ خَاصَمَ بِهِ وَفُلْجًا لِمَنْ خَاجَ بِهِ وَعِلْمًا لِمَنْ وَغَاهُ وَحَدِيثًا لِمَنْ رَوَى وَحُكْمًا لِمَنْ قَضَا وَحِلْمًا لِمَنْ حَرَّبَ وَوَلِيًّا لِمَنْ تَدَبَّرَ وَوَقِيمًا لِمَنْ تَقَطَّنَ وَوَقِيمًا لِمَنْ عَقَلَ وَ

بصيرة لِمَنْ عَزَمَ وَآيَةً لِمَنْ تَوَسَّمَ وَعِبْرَةً لِمَنِ انْتَعَطَ وَنَجَاةً لِمَنْ مَدَّقَ وَتَوْدَةً لِمَنْ أَصْلَحَ وَزُلْفَى لِمَنْ اقْتَرَبَ وَثِقَةً لِمَنْ تَوَكَّلَ وَرَحْمَةً لِمَنْ فَوَّضَ وَسُبْقَةً لِمَنْ أَحْسَنَ وَخَيْرًا لِمَنْ سَارَعَ وَجَنَّةً لِمَنْ صَبَرَ وَوَلِيًّا لِمَنْ اتَّقَى وَظَهْرًا لِمَنْ رَدَّدَ وَكَيْفًا لِمَنْ آمَنَ وَآمَنَةً لِمَنْ أَسْلَمَ وَرَجَاءً لِمَنْ صَدَّقَ وَغِنًى لِمَنْ قَتَعَ . فَذَلِكَ الْحَقُّ . سَبِيلُهُ الْهُدَى وَمَا تُرْتَهُ الْمَجْدُ وَصِفَتُهُ الْحُسْنَى فَهَوَّ أَبْلَجُ الْمَنْهَاجِ مُشْرِقُ الْمَنَارِ ، ذَاكِي الْمِضْبَاجِ ، رَفِيعُ الْغَايَةِ ، يَسِيرُ الْمَضَارِ ، جَامِعُ الْحَلِيقِ ، سَرِيعُ السَّبْقَةِ ، أَلِيمُ الْيَقْمَةِ ، كَامِلُ الْمُدَّةِ ، كَرِيمُ الْقُرْآنِ ، قَالِإِيمَانُ مِنْهَاجُهُ ، وَالصَّالِحَاتُ مَنَارُهُ وَالْفِقَهُ مَصَابِيحُهُ وَالذَّنْبُا مِضْمَارُهُ وَالْمَوْتُ غَايَتُهُ وَالْقِيَامَةُ حَلْبَتُهُ وَالْجَنَّةُ سَبْقَتُهُ وَالنَّارُ يَقْمَتُهُ وَالتَّقْوَى عِدَّتُهُ وَالْمُحْسِنُونَ قُرْسَانُهُ ، فَيَاإِيمَانُ يُسْتَدَلُّ عَلَى الصَّالِحَاتِ وَالصَّالِحَاتُ يُعَمَّرُ الْفِقَهُ وَبِالْفِقِهِ يَرْهَبُ الْمَوْتُ وَبِالْمَوْتِ نَخْتُمُ الدُّنْيَا وَيَالدُّنْيَا تَجَارِ الْقِيَامَةَ وَالْقِيَامَةُ تُزَلِّفُ الْجَنَّةَ وَالْجَنَّةُ حَسْرَةُ أَهْلِ النَّارِ وَالنَّارُ مَوْعِظَةُ الْمُتَّقِينَ وَالتَّقْوَى يَنْخُ الْأِيمَانُ .

۱- اصبح بن نباتا سے مروی ہے کہ امیر المومنین نے گھر میں یا قھر میں جب کہ ہم سب جمع تھے۔ خلیفہ بیان فرمایا۔ پھر خط لکھ کر پڑھا گیا لوگوں کے سامنے اور ابن کو اسے مروی ہے کہ اس نے امیر المومنین سے ایمان و کفر و نفاق کی تعریف معلوم کی۔ فرمایا۔ بعد حمد و صلوة اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ایک شریعت بنایا اور آسان کیا اس کے احکام عمل کرنے والوں پر اور جو لوگ ان احکام کے بیان کرنے والوں سے برسرِ جنگ ہوئے ان کی نظر میں وہ احکام دشوار معلوم ہوئے اس نے معزز قرار دیا اس کو جس نے ان سے محبت کی اور سلامتی قرار دی ان کے لئے جو دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ہدایت یافتہ بنایا ان کو جنتوں نے اس سے رہنمائی حاصل کی اور مضبوطی قرار دیا اس کے لئے جس نے اس سے تمسک کیا اور دلیل شتر اردیا اس کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے کلام کیا اور جس نے اس سے روشنی چاہی اس کے لئے نور قرار دیا اور جس نے اس سے مدد چاہی اس کے لئے اس کو مددگار بنایا اور شہادت قرار دیا اس کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے محاکمہ کیا اور فتح دی اس کو جس نے اس کے ذریعہ سے دلیل بیان کی اور شہرت دی اس کو جس نے اس کو محفوظ رکھا اور قابلِ وثوق بات قرار دیا جس نے اس کی روایت کی اور جس نے اس سے فیصلہ کیا۔ صحیح حکم بنایا اور جس نے تجربہ کیا۔ وہ صاحبِ حکم بنا اور جس نے احکام اسلام میں تدبیر کیا اس کے لئے وہ لباس کی طرح زینت بنا اور جس نے اس سے دانائی حاصل کی وہ صاحبِ فہم ہوا اور جس نے اسے سمجھا وہ صاحبِ یقین ہوا اور جس نے اس کے حصول کا ارادہ کیا وہ صاحبِ بصیرت ہوا اور جس نے اس سے فراست حاصل کی وہ خدا کی ایک نئی بنا اور جس نے اس سے نصیحت حاصل کی اس کے لئے ذریعہ عبرت بنا اور جس نے اس کی تعمیق کی اس کے لئے ذریعہ نجات ہوا اور جس نے اس کے ذریعہ اصلاح چاہی اس کے لئے باعثِ حفاظت ہوا اور جس نے اس کے ذریعے کو تقرب بنایا اس کے لئے نزدیکیِ خدا کا سبب بنا اور جس نے اس پر توکل کیا وہ لائقِ وثوق ہوا اور جس نے اپنے افعال کو اس کے سپرد کیا اس کو فراخی حاصل ہوئی اور جس نے اس کو اچھا

جانا اس نے سبقت حاصل کی اور جو اس کی طرف تیزی سے بڑھا اس نے نیکی حاصل کی اور جس نے صبر کیا اس کو جنت ملی ریادہ اس کے لئے سپر ہوا اور جس نے تقویٰ اختیار کیا وہ اس کا لباس ہوا اور جس نے اس سے ہدایت حاصل کی وہ اس کا پشت پناہ ہوا اور جس نے اس پر ایمان ظاہر کیا۔ وہ اس کے لئے جائے پناہ بنا اور جس نے اس کی فرمانبرداری کی وہ امن میں رہا اور جس نے اس کی تصدیق کی اس کے لئے باعثِ امید ہوا اور جس نے تناہت کی وہ غنی ہو گیا یہ سب ہے اس کی راہ راہ ہدایت ہے اور اس کی علامات بزرگی ہیں اور اس کے صفات اچھے ہیں وہ سب سے زیادہ روشن راستہ ہے اور اس کے مینار ہدایت تاباں ہیں اس کا چراغ روشن ہے اس کی غایت بلند ہے اس کی دوڑ کے میدان میں دوڑ آسان ہے وہ تیزی سے سبقت کرنے والوں کا جامع اس کا انتقام سخت دردناک ہے اس کا سامان مکمل ہے اس کا شہسو اگر کرم الطبع ہے ایمان اس کا راستہ ہے اعمالِ صالح اس کے روشن مینار ہیں۔ علمِ دین اس کے چراغ ہیں دنیا اس کی دوڑ کا میدان ہے موت اس کی غایت ہے قیامت اس کے جمع ہونے کی جگہ ہے جنت سبقت کا میدان ہے دوزخ عذاب کا مقام ہے تقویٰ اس کا سامان ہے نیکی کرنے والے اس کے شہسوار ہیں ایمان پر استدلالِ اعمالِ صالح سے کیا جاتا ہے اور اعمالِ نیک فقر سے بنے ہیں اور فقر موت سے ڈراتی ہے اور موت پر دنیا کا خاتمہ ہے اور دنیا سے گذرنے کے بعد قیامت ہے اور قیامت میں جنت سے نزدیک ہے اور جنت دوزخیوں کے لئے باعثِ حسرت ہوگی اور دوزخ متقیوں کے لئے نصیحت ہے اور تقویٰ اس کا سامان ہے۔

ایک سو تریسواں باب

صفتِ ایمان

(باب ۱۵۳)

﴿صِفَةُ الْإِيمَانِ﴾

بِإِسْنَادِ الْأَوَّلِ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنِ يَعْقُوبَ الشَّرَّاحِ، عَنِ جَابِرٍ، عَنِ أَبِي جَعْفَرٍ
 قَالَ: سُمِّلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْإِيمَانَ عَلَى أَرْبَعِ
 دَعَائِمٍ: عَلَى الصَّبْرِ وَالْيَقِينِ وَالْعَمَلِ وَالْجِهَادِ، فَالْقَبْرُ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الشُّوقِ وَالْإِشْفَاقِ
 وَالزُّهْدِ وَالتَّرَقُّبِ، وَمَنْ أَشْفَقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ الشَّادِ رَجَعَ عَنِ
 الْمُحَرَّمَاتِ وَمَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمُصِيبَاتُ وَمَنْ رَاقَبَ الْمَوْتَ سَادَعَ إِلَى الْخَيْرَاتِ،
 وَالْيَقِينُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: تَبَيُّرَةِ الْفِطْنَةِ وَتَأْوِيلِ الْحِكْمَةِ وَمَعْرِقَةِ الْعِبْرَةِ وَسُنَّةِ الْأَوَّلِينَ، فَمَنْ أَبْصَرَ
 الْفِطْنَةَ عَرَفَ الْحِكْمَةَ وَمَنْ تَأْوِيلَ الْحِكْمَةَ عَرَفَ الْعِبْرَةَ وَمَنْ عَرَفَ الْعِبْرَةَ عَرَفَ السُّنَّةَ وَمَنْ عَرَفَ السُّنَّةَ

فَكَأَنَّمَا كَانَ مَعَ الْآوَلِينَ وَآهْتَدَى إِلَى الْبَيْتِ هِيَ أَقْوَمُ وَنَظَرَ إِلَى مَنْ نَجَا بِإِيمَانِنَا وَمَنْ هَلَكَ بِمَا هَلَكَ وَإِنَّمَا أَهْلَكَ اللَّهُ مَنْ أَهْلَكَ بِمَعْصِيَتِهِ وَأَنْجَى مَنْ أَنْجَى بِطَاعَتِهِ ؛ وَالْعَدْلُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : غَايِضِ الْقَهْمِ وَعَمْرِ الْعِلْمِ وَزَهْرَةِ الْحُكْمِ وَرَوْضَةِ الْجِلْمِ فَمَنْ فِيهِمْ فَسَدَ جَمِيعَ الْعِلْمِ وَمَنْ عِلْمَ عَرَفَ شَرَائِعَ الْحُكْمِ وَمَنْ حَلَّمَ لَمْ يَفْرِطْ فِي أَمْرِهِ وَغَاشَ فِي النَّاسِ حَمِيداً ، وَالْجِهَادُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْيَدِّ فِي الْمَوَالِينِ وَشَتَّانِ الْفَاسِقِينَ فَمَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظَهْرَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ أَرْعَمَ أَنْفَ الْمُنَافِقِ وَأَمِنَ كَيْدَهُ وَمَنْ صَدَّقَ فِي الْمَوَالِينِ قَضَى الَّذِي عَلَيْهِ وَمَنْ شَتَّانَ الْفَاسِقِينَ عَضَّبَ اللَّهُ وَمَنْ عَضَّبَ اللَّهُ عَضَّبَ اللَّهُ لَهُ ، فَذَلِكَ الْإِيمَانُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعْبَتُهُ .

ارامام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان کے چار ستون قرار دیئے ہیں صبر، یقین، عدل اور جہاد اور صبر کی چار شاخیں ہیں شوق، اشتیاق اور زہد اور رقبہ جس نے جنت کا اشتیاق رکھا۔ اس نے خواہشات سے تسلی حاصل کی اور جو دوزخ سے ڈرا اور محرمات سے بچا اور جس نے دنیا سے ترک تعلق کیا مصیبتوں کو اس کی حقیر سمجھا اور جس نے موت پر نظر رکھی۔ اس نے نیکیوں کی طرف سبقت کی اور یقین کی چار شاخیں ہیں اپنی زیر کی کو جگائے رکھنا، حکمت تراوی کے معانی سے، حکمت الہیہ میں غور و فکر (نقل احوال انبیاء امم سابقہ) مقامات عبرت کی شناخت اور سنت امم سابقہ کو مدنظر رکھنا جس نے زیر کی پر نظر رکھی اس نے حکمت کو پہچان لیا۔ اور جس نے حکمت کے صحیح معنی سمجھ لئے اس نے عبرت کو پہچان لیا اور جس نے عبرت کو پہچان لیا اس نے سنت انبیاء کو پہچان لیا اور جس نے سنت کو پہچان لیا وہ گویا اولین کے ساتھ ہو گیا اور اس راہ کی طرف ہدایت پائی جو سب سے زیادہ مضبوط ہے اور نجات پانے والے کے متعلق اس امر پر نظر رکھی کہ کس وجہ سے اس کو نجات ہوئی اور ہلاک ہونے والا کس وجہ سے ہلاک ہوا۔ خدا نے جس کو ہلاک کیا اس کی معصیت کی وجہ کیا اور جس کو نجات دی اس کی اطاعت کی وجہ سے دی اور عدل کی بھی چار شاخیں ہیں گہری سمجھ، علم میں رسوخ اور دانائی یا حکم میں شگفتہ سچوں ہو۔ علم میں تروتازہ باخ ہو جو ایسی سمجھ رکھتا ہو گا کہ وہ علم کی تفسیر بیان کر پائے گا اور صاحب علم ہے اس نے حکم کی راہوں کو پہچان لیا اور جس نے حکم سے کام لیا۔ اس نے کسی امر میں تفریط نہ کی وہ لوگوں میں محمود و پسندیدہ ہو کہ رہا اور جہاد نفس کی بھی چار صورتیں ہیں اول امر بالمعروف دوسرے کو برائیوں سے روکنا اور تمام مقامات پر سچ بولنا بہت فرق ہے مومن اور فاسق میں جس نے لوگوں کو امر نیک کی ہدایت کی۔ اس نے مومن کی مکر کو مضبوط کیا اور جس نے نہی عن المنکر کی اس نے منافق کی ناک رگڑ دی اور اس کے مکر سے امان میں رہا اور جس نے ہر جگہ سچ بولا اس نے وہ حق ادا کیا جو اس پر تھا جس نے فاسق کو دشمن رکھا اور خوشنودی خدا کے لئے اس پر غضبناک ہوا اور خدا اس کے دشمن پر غضبناک ہو گا یہ ہے ایمان اور یہ ہیں اس کے ستون اور شاخیں۔

ایک سو چو نواں باب

فضیلتِ ایمانِ اسلام پر اور فضیلتِ ایمان پر یقین

(باب) ۱۵۲

۱- (فَضْلِ الْإِيمَانِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْيَقِينِ عَلَى الْإِيمَانِ) ❁

— أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا أَخَا جَعْفَرٍ إِنَّ الْإِيمَانَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَإِنَّ الْيَقِينَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَعَزُّ مِنَ الْيَقِينِ .

۱- جابر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے بھائی ایمان افضل ہے اسلام سے اور

یقین افضل ہے اسلام سے اور دنیا کی کوئی چیز یقین سے افضل نہیں۔

۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مَخْدَمٍ جَمِيعاً ؛ عَنِ النَّوْشَاءِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْإِيمَانُ فَوْقَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ ، وَالْتَقْوَى فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ ، وَالْيَقِينُ فَوْقَ الْتَقْوَى بِدَرَجَةٍ ، وَمَا قَسِمَ فِي النَّاسِ شَيْءٌ أَقْلُ مِنَ الْيَقِينِ .

۲- روایت سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ ایمان پر فوقیت رکھتا ہے ایک درجہ اور تقویٰ ایمان

سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین تقویٰ سے ایک درجہ بلند ہے اور لوگوں میں کوئی شے یقین سے کم نہیں تقسیم ہوئی۔

۳- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ عَنْ حُزْرَانَ بْنِ أَتَمِّ بْنِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَ الْإِيمَانَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ كَمَا فَضَّلَ الْكَعْبَةَ عَلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

۳- حمران نے بیان کیا۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اللہ نے فضیلت دی ہے ایمان کو اسلام پر

جیسے فضیلت دی ہے کعبہ کو مسجد الحرام پر۔

۴- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ أَوْ غَيْرِهِ

یقین تقویٰ سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین سے کم کوئی چیز لوگوں میں تقسیم نہیں ہوتی۔

ایک سو پچیسواں باب

حقیقت ایمان و یقین

(باب ۱۵۵)

﴿حَقِيقَةُ الْإِيمَانِ وَالْيَقِينِ﴾

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيْعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَدَائِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ إِذْ لَقِيَهِ رَكْبٌ فَقَالُوا : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، فَقَالَ : مَا أَنْتُمْ ؟ فَقَالُوا : نَحْنُ مُؤْمِنُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : فَمَا حَقِيقَةُ إِيمَانِكُمْ ؟ قَالُوا : الرِّضَا بِقَضَاءِ اللَّهِ وَالتَّقْوِيَةُ إِلَى اللَّهِ وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللَّهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : عُلَمَاءُ حُكَمَاءُ كَادُوا أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْحِكْمَةِ أَنْبِيَاءُ ، فَإِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَلَا تَبْنُوا مَا لَا تَسْكُونُونَ وَلَا تَجْمَعُوا مَا لَا تَأْكُلُونَ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي الْيَوْمَ تُرْجَعُونَ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں تھے تو چند سواری حضرت کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے پاس کون سے لوگ آئے ہیں؟ فرمایا تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ کہا قناریتہ رالہی پر راضی ہونا اپنے امور خدا کے سپرد کر دینا حکم خدا کو قبول کر لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ علماء و حکماء ہیں اور فریب سے کہ اپنی حکمت کی وجہ سے انبیاء کے مرتبہ پر پہنچ جائیں پس اگر تم سچے ہو تو ایسے مکان نہ بناؤ جن میں تمہاری سکونت نہ ہو اور اور کھانے کا وہ سامان جمع نہ کرو جن کو تم نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تم کو اسی کی طرف جانے ہے۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ؛ وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمْعًا عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَالِيشِيِّ وَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْرَبِمْ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله صَلَّى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ ، فَنَظَرَ إِلَى شَاةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَخْفِقُ وَيَهْوِي بِرَأْسِهِ ، مُصْفَرَّ الْوَنَدُ ، وَدَنِيحَ جِسْمِهِ وَغَارَتَ عَيْنَاهُ فِي رَأْسِهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا فُلَانُ ؟ قَالَ : أَصْبَحْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُوقِنًا ، فَعَجِبَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مِنْ قَوْلِهِ وَقَالَ : إِنَّ لِكُلِّ يَقِينٍ حَقِيقَةً فَمَا حَقِيقَةُ يَقِينِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ يَقِينِي يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ الَّذِي أَحْرَزَنِي

وَأَسْرَ لَيْلِي وَأَطْمَأْهُوَ اجْرِي فَعَزَّ قَت نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا حَتَّى كَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي وَقَدْ نُصِبَ لِلْحِسَابِ وَحَرِيْرَ الْخَلَائِقِ لِذَلِكَ وَأَنَا فِيهِمْ وَكَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ ، يَتَسَمَّوْنَ فِي الْجَنَّةِ وَيَتَعَاقَفُونَ وَعَلَى الْأَرَائِكِ مُتَكِيْمُونَ وَكَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ وَ هُمْ فِيهَا مُعْدَبُونَ مُضْطَرِ حُونَ وَكَانَتْ الْآنَ أَسْمَعُ زَفِيرَ النَّارِ يَدُورُ فِي مَسَامِعِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: هَذَا عَبْدٌ نَوَّرَ اللَّهُ قَلْبَهُ بِالْإِيمَانِ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَلَيْزَمَ مَا أَنْتَ عَلَيَّ ، فَقَالَ الشَّابُّ : ادْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ أُرْزَقَ الشَّهَادَةَ مَعَكَ ، فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَشْهِدَ بَعْدَ تِسْعَةِ نَقَرٍ وَكَانَ هُوَ الْعَاشِرُ .

۲۔ سحاق بن عمار سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ رسول اللہ نے لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی آپ نے سجدہ میں ایک جھولانہ کو دیکھا وہ اپنا سر ادھر ادھر پلٹا رہا ہے اس کا رنگ زرد ہے اور جسم نیچف و نزار ہے آنکھیں سر میں گڑا گئی ہیں حضرت نے فرمایا۔ اسے شخص تیرا کیا حال ہے اس نے کہا میں یقین پر ہوں رسول اللہ نے اس کے کہنے پر تعجب کیا اور فرمایا یہ یقین کی ایک حقیقت بھی ہوتی ہے تمہارے یقین کی حقیقت کیا ہے اس نے کہا یا رسول اللہ وہ امر جس نے مجھے محزون کیا ہے اور راتوں کو جگایا ہے اور سخت گرم دنوں میں پیاسا رکھا ہے وہ غم آخرت ہے گویا عرش الہی میری نظر کے سامنے ہے اور میں موقوف حساب ہوں لوگ محشور ہو رہے ہیں میں بھی ان میں ہوں اور گویا میں اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں اور نعمات جنت سے فیضیاب ہیں اور سختوں میں تکیہ لگائے ہوئے ایک دوسرے سے تعارف کر رہے ہیں اور گویا میں دوزخیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ عذاب الہی میں مبتلا چیخ و پکار کر رہے ہیں گویا میں اب بھی اہل ناری کی چیخ و پکار سن رہا ہوں اور وہ آوازیں میرے کانوں میں گونج رہی ہیں حضرت رسول خدا نے اپنے اصحاب سے فرمایا یہ ہے وہ بندہ جس کے دل کو اللہ نے نور ایمان سے منور کر دیا ہے حضرت نے اس سے فرمایا تم اپنے حال پر قائم رہو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کریں کہ خدا مجھے شہادت کا درجہ دے حضرت نے دعا فرمائی چنانچہ ایک غزوہ میں وہ نوشہیدوں کے بعد دسویں نمبر پر شہید ہوا۔

۳۔ عَمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَالِدَةَ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيَّةِ فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ أَنْتَ يَا خَالِدَةَ بِنْتُ مَالِكِ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مُؤْمِنٌ حَقًّا ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيقَةٌ فَمَا حَقِيقَةُ قَوْلِكَ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَزَّ قَت نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا فَاسْتَهْرَتْ لَيْلِي وَأَطْمَأْهُوَ اجْرِي وَكَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي [وَأَقْدَوْضِعَ لِلْحِسَابِ وَكَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُونَ فِي الْجَنَّةِ وَكَانَتْ أَسْمَعُ عَوَاءَ أَهْلِ النَّارِ فِي النَّارِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَبْدٌ

نَوَّرَ اللَّهُ قَلْبَهُ ، أَبْصَرَتْ قَائِمْتُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُ اللَّهُ لِي أَنْ يَرُدُّ قَلْبِي الشَّهَادَةَ مَعَكَ ، فَقَالَ :
اللَّهُمَّ اذْزُقْ خَارِئَةَ الشَّهَادَةِ ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا أَيَّامًا حَتَّى بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً فَبِعْنَتْ فِيهَا ، فَقَاتَلَ
فَقَتَلَ يَسْعَةَ - أَوْ ثَمَانِيَةَ - ثُمَّ قُتِلَ .
وَفِي رِوَايَةِ الْفَاقِمِ بْنِ بُرَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : اسْتَشْهَدَ مَعَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَ يَسْعَةَ
تَقَرُّوَ كَانَ هُوَ الْمَاشِرَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حارث بن مالک بن نعمان انصاری رسول اللہ کے پاس آئے۔ حضرت نے ان سے پوچھا اے حارث تمہارا کیا حال ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ حق پر ایمان لانے والا ہوں پورا پورا ایمان فرمایا ہر شے کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تمہارے اس قول کی حقیقت کیا ہے انھوں نے کہا میرا نفس دنیا سے بیزار ہو گیا ہے میں راتوں کو جاگا ہوں گرم دنوں میں پیاسا رہا ہوں (بحالت صوم) گویا میں دیکھتا ہوں اپنے رب کے عرش کی طرف اور یہ کہ میری طرف موقوف حساب ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں اہل جنت کو کہ وہ جنت میں آ جا رہے ہیں اور گویا میں سنتا ہوں اہل نار کی چیخ و پکار حضرت نے فرمایا یہ وہ بندہ ہے جس کے قلب کو اللہ نے منور کر دیا ہے اس نے آثار قدرت کو دیکھا اور ثابت رہا انھوں نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمائیے کہ خدا مجھے درجہ شہادت نصیب کرے حضرت نے دعا کی خداوند احارثہ کو شرف شہادت عطا فرما۔ کچھ دن بعد رسول اللہ ایک شکر بھیجا جس میں وہ بھی شامل تھے انھوں نے آٹھ یا نو کافروں کو قتل کیا اور پھر شہید ہوئے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ انھوں نے جعفر بن الوطائب کے ساتھ دسویں نمبر پر شہادت پائی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ :
قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ ، إِنَّ عَلَى كُلِّ حَقٍّ حَقْبَةً وَعَلَى كُلِّ صَوَابٍ نُورًا .

۴۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ ہر امر حق کی ایک حقیقت ہے اور ہر امر ثواب کے لئے نور ہے۔

ایک سو چھپتین وال باب

التفکر

((بَابُ التَّفَكُّرِ) ۱۵۶)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ :
كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ يَقُولُ : نَبَتْهُ بِالتَّفَكُّرِ قَلْبَكَ ؛ وَجَانِي عَنِ اللَّيْلِ جَنبَكَ ، وَاتَّقِ اللَّهَ رَبَّكَ .

۱۔ فرمایا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ بیدار کر دینے دل کو یاد خدا سے اور حالی کرو رات کو اپنا پہلو بستر سے (نماز شب پڑھو) اور اپنے رب اللہ سے ڈرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّبَّاحِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَمَّا يَرُوي النَّاسُ أَنَّ تَفَكُّرًا سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ ، قُلْتُ : كَيْفَ يَتَفَكَّرُ ؟ قَالَ : يَتَمَرُّ بِالْخَرِيبَةِ أَوْ بِالذَّارِ فَيَقُولُ : أَيَّنَ مَا كُنْتُكَ ، أَيَّنَ بَانُوكَ ، مَا [بِأَلِكِ لَا تَتَكَلَّمِينَ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا لوگ بیان کرتے ہیں کہ ایک گھڑی کا تفکر بہتر ہے تمام رات کھڑے ہو کر عبادت کرنے سے۔ میں نے کہا تفکر کی صورت کیسے فرمایا جب کسی خرابے یا گھر کی طرف سے گزرے تو کچھ تیرے ساکن کہاں گئے تیرے ہنلے دلے کیا ہوئے۔ تو بولتا کیوں نہیں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ إِذْمَانُ التَّفَكُّرِ فِي اللَّهِ فِي قَلْبِهِ .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا افضل عبادت اللہ اور اس کی قدرت کے بارے میں ہمیشہ غور و فکر کرنا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : لَيْسَ الْعِبَادَةُ كَثْرَةُ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ ، إِنَّمَا الْعِبَادَةُ التَّفَكُّرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے روزے اور نماز کی زیادتی کا نام عبادت نہیں بلکہ اصل عبادت امر الہی میں تفکر کرنا ہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ حَمَّادٍ : عَنْ رِيعِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : [إِنَّ] التَّفَكُّرَ يَدْعُو إِلَى الْبِرِّ وَالْعَمَلِ بِهِ .

۵۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تفکر کرنا دعوت دینا ہے نیکی اور اس پر عمل کی طرف۔

ایک سو ستاونواں باب

المکارم

۱۵۷ (باب المکارم)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ

إِسْحَاقَ شَعْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْمَكَارِمُ عَشْرٌ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَتَكُونُ فِيكَ فَلْتَكُنْ فَإِنَّهَا تَكُونُ فِي الرَّجُلِ وَلَا تَكُونُ فِي وَلَدِهِ وَتَكُونُ فِي الْوَلَدِ وَلَا تَكُونُ فِي أَبِيهِ وَتَكُونُ فِي الْعَبْدِ وَلَا تَكُونُ فِي الْجَبْرِ، قَبْلَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: صِدْقُ الْبَاسِ وَصِدْقُ اللَّيْسَانِ وَادَاءُ الْأَمَانَةِ وَصَلَةُ الرَّحِمِ وَإِقْرَاءُ الصَّيْفِ وَإِطْعَامُ السَّائِلِ وَالْمُكَافَأَةُ عَلَى الصَّنَائِعِ وَالتَّنْقِيمُ لِلْجَارِ وَالتَّنْعَمُ لِلصَّاحِبِ وَرَأْسُهُنَّ الْحَيَاءُ.

۱- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مکارم اخلاق دس ہیں اگر تم میں استطاعت ہے تو ان کو ضرور لئے رہو ورنہ ایسی ہی کہ باپ میں ہوتی ہیں بیٹے میں نہیں ہوتیں، بیٹے میں ہوتی ہیں باپ میں نہیں ہوتیں غلام میں ہوتی ہیں آزاد میں نہیں ہوتیں فرمایا وہ کیا ہیں فرمایا دیری میں راستی (تا کہ تھوڑے روز زبان کی صداقت، ادا کے امانت، صلہ رحم، جہان نوازی، سائل کو کھانا دینا، نیکیوں کا بدلہ دینا، اپنے ہم سفر کو پناہ دینا اور ان سب کی سردار حیا ہے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَصَّ رُسُلَهُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، فَأَمْتَحِنُوا أَنْفُسَكُمْ، فَإِنْ كَانَتْ فِيكُمْ فَأَحْمِدُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ ذَلِكَ مِنْ خَيْرٍ وَإِنْ لَا تَكُنْ فِيكُمْ فَاسْأَلُوا اللَّهَ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ فِيهَا، قَالَ: قَدْ كَرَّ [هنا] عَشْرَةٌ: الْيَقِينُ وَالْقَنَاعَةُ وَالصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَالِحِلْمُ وَحَسَنُ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءُ وَالْعَيْزَةُ وَالشُّجَاعَةُ وَالْمُرُوَّةُ قَالَ: وَرَوَى بَعْضُهُمْ بَعْدَ هَذِهِ الْخِصَالِ الْعَشْرَةَ وَزَادَ فِيهَا الصِّدْقَ وَادَاءَ الْأَمَانَةِ.

۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے مخصوص کیا ہے اپنے رسولوں کو بہترین اخلاق سے پس تم اپنے نفسوں کا امتحان لو اگر وہ تمہارے اندر ہوں تو خدا کی حمد کرو اور سمجھ لو کہ یہ نیکی میں ہے۔

اور اگر نہ ہوں تو خدا سے مانگو اور ان کی طرت راغب ہو رادوی نے کہا حضرت نے فرمایا وہ دس ہیں یقین، قناعت، صبر، شکر، حلم، حسن خلق، سخا، غیرت، شجاعت، مروءت، رادوی نے کہا بعض لوگوں نے صدق اور ادا کے امانت کو اور زیادہ کیا ہے۔

۳ - عَنْهُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ بَكَرٌ وَ أَظَنَنْتَنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّا لَنُحِبُّ مَنْ كَانَ عَاقِلًا؛ فِيمَا، فَقَدِيهَا، حَلِيمًا، مُدَارِيًا، صَبُورًا، صَدُوقًا، وَفِيًّا. إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَصَّ الْأَنْبِيَاءَ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، فَدَنْ كَانَتْ فِيهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ وَمَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلْيَسْأَلْهُ إِثْمًا، قَالَ: قُلْتُ: جُمِلْتُ فِذَاكَ وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: هُنَّ الْوَرَعُ وَالْقَنَاعَةُ وَالصَّبْرُ

وَالشُّكْرُ وَالْحَيَاءُ وَالسَّخَاءُ وَالشُّجَاعَةُ وَالْيَبْرَةُ وَالْبِرُّ وَصِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَذَاءُ الْأَمَانَةِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہم پسند کرتے ہیں ان لوگوں کو جو عقلمند و دانشمند، فقیہ، بردبار، نرمی سے سلوک کرنے والا، سب سے زیادہ صابر سب سے زیادہ سچا، سب سے زیادہ باوقار ہو۔ بے شک خداوند عالم نے مخصوص کیا ہے اپنے انبیاء کو اچھے اخلاق کے ساتھ جس کے اندر یہ اوصاف بالہوں تو اسے اللہ کی حمد و ثناء کرنا چاہیے اور جس کے اندر یہ صفات نہ ہوں تو اسے بارگاہِ الہی میں گریہ و زاری کرنی چاہیے راوی کہتا ہے میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی میں آپ پر قربان ہو جاؤں وہ اوصاف کیا ہیں آپ نے ارشاد فرمایا وہ اوصاف پرہیزگاری، کفایت، شجاعت، بردباری، حیا، سستی، بہادری، غیرت، حمیت، نیکی، صداقت اور ادائیگی امانت ہیں۔

۴۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن محبوب، عن بعض أصحابہ عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن الله عز وجل ارتضى لكم الإسلام ديناً، فأحسنوا صحبته بالسخاء وحسن الخلق.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے تمہارے لئے دین اسلام کو پس تم سخاوت اور حسن خلق کو اس کے ساتھ

رکھو۔

۵۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن الثوقلي، عن التكوني، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه: الإيمان أربعة أركان: الرضا بقضاء الله والتوكل على الله وتوحيض الأمر إلى الله والتسليم لأمر الله.

۵۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ: امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارکانِ ایمان چار ہیں قضا کے الٰہی پر راضی ہونا خدا پر توکل کرنا اپنے معاملہ کو امر الٰہی کے سپرد کرنا اور حکم خدا کو تسلیم کرنا۔

۶۔ الحسن بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن عبد الله بن سنان، عن رجل من بني هاشم قال: أربع من كن فيه كمل إسلامه ولو كان من قرنيه إلى قدميه خطايا لم تنقصه: الصدق والحيا وحسن الخلق والشكر.

۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جن اسلام کامل ہو تو سب سے اگر اس کے گناہ سر سے پڑتے ہیں تو کوئی نقصان پہنچائیں گے وہ راستی، حیا، حسن خلق اور شکر ہیں۔

۷۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، و علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ جميعاً عن ابن محبوب، عن ابن رثاب، عن أبي حمزة، عن جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: ألا خير لكم بخير رجالكم؟ قلنا: بلى يا رسول الله قال: إن من خير رجالكم التقي التقي،

السَّمْحَ الْكَمْتَيْنِ ، النَّقِيَّ الظَّرْفَيْنِ الْبَرَّ بِوَالِدَيْهِ وَلَا يُلْجِيْ عِيَالَهُ إِلَّا الْحَيْرَةَ -

۷۔ فرمایا رسول اللہ نے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں سب سے بہتر کون ہے راوی کہتا ہے۔ ہم نے کہا ہمزور یا رسول اللہ فرمایا بہتر وہ ہے جو پرہیزگار اور پاک دل ہو، کسادہ دست ہو اور اس کا دہن اور شرمگاہ حرام سے محفوظ ہو، والدین سے نیکی کرے اور اس کے عیال غیر کی طرف محتاج نہ ہوں۔

ایک سو اٹھاونواں باب

فضیلت یقین

(بَابُ فَضْلِ الْيَقِيْنِ) ۱۵۸

۱۔ الْحَسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ ، عَنِ الْمُتَنَبِّئِيِّ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَصِيْرٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَيْسَ شَيْءٌ إِلَّا وَكَلَهُ حَدٌّ : قَالَ قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَمَا حَدُّ التَّوَكُّلِ ؟ قَالَ : الْيَقِيْنُ ؛ قُلْتُ فَمَا حَدُّ الْيَقِيْنِ ؟ قَالَ : الْاِتِّخَافَ مَعَ اللَّهِ شَيْئًا .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر شے کے لئے ایک حد ہے۔ میں نے کہا میں آپ پروردگاروں توکل کی حد کیا ہے فرمایا یقین، میں نے کہا یقین کی حد کیا ہے یہ کہ اطاعت خدا کے بعد تو کسی چیز سے نہ ڈرے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ ؛ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ ابْنِ مَجْهُوبٍ ؛ عَنْ أَبِي وَالِدِ الْحَسَّاطِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ صَحَّ يَقِيْنُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يُرِيحِي النَّاسَ بِسَخَطِ اللَّهِ وَلَا يَلُومُهُمْ عَلَى مَا لَمْ يُؤْتِهِ اللَّهُ ؛ فَإِنَّ الرِّزْقَ لَا يَسُوْقُهُ حَرْبٌ وَلَا يَرُدُّهُ كَرَاهِيَةٌ كَلَامٌ ؛ وَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ فَرَّ مِنْ رِزْقِهِ كَمَا يَفِرُّ مِنَ الْمَوْتِ لَا ذَرْكَ لَهُ رِزْقُهُ كَمَا يُنْزِكُهُ الْمَوْتُ ؛ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ بِعَمَلِكُمْ وَقِسْطِهِ حَمَلَ الرِّزْقَ وَالرَّاحَةَ فِي الْيَقِيْنِ وَالرِّضَا وَحَمَلَ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ فِي الشَّكِّ وَالسَّخَطِ .

۲۔ صحت یقین کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مسلمان لوگوں کو راضی نہیں کرتا۔ خدا کو ناراض کرے اور ان کو ملالت نہیں کرتا اس چیز پر جو اللہ نے ان کو نہیں دی۔ کسی کو نہیں کی تو میں رزق کو نہیں کھینچتی اور نہ کسی کو آہ کرنے والے کی کراہت اس کو روکتی ہے اگر کوئی شخص اپنے رزق سے اس طرح بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تو رزق اس کو اسی

طرح پائے گا جس طرح تم اس کو پالیتی ہے اور یہ بھی فرمایا۔ اللہ نے انصاف اور عدل کے ساتھ روح اور راحت کو یقین اور رضامین پیدا کیا ہے۔ اور حزن و غم کو شک اور ناخوشی میں۔

۳۔ ابن محبوب: عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْعَمَلَ الدَّائِمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوَقُّلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ:

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عمل جو یقین کے ساتھ ہو بہتر ہے اس زیادہ عمل سے جو بغیر یقین ہو۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجِيٍّ، عَنِ الْوَشَائِي، عَنْ أَبِيانَ، عَنْ ذُرَّازَةَ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى الْمَنِيِّرِ: لَا يَجِدُ أَحَدًا [كُم] طَعَمَ الْإِيمَانَ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُحِطَّهُ وَمَا أَخْطَاهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا منبر پر کوئی شخص ایمان کی لذت کو نہ پائے گا جب تک کہ یہ نہ جان لے کہ جو خدا کی طرف سے اس کو پہنچا ہے اس میں خطا نہ ہوگی اور جو نہیں پہنچا ہے وہ اسے ملے گا نہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ: عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ جَلَسَ إِلَى حَائِطٍ مَائِلٍ يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ؛ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَقْعُدُ تَحْتَ هَذَا الْحَائِطِ؛ فَإِنَّهُ مَعُورٌ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: حَرَسَ أَمْرًا أَجَلَهُ فَلَمَّا قَامَ سَقَطَ الْحَائِطُ؛ قَالَ: وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِمَّا يَقَعُلُ، هَذَا وَأَشْبَاهَهُ، وَهَذَا الْيَقِينُ.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام ایک ایسی دیوار کے نیچے قضا یا فیصل فرما رہے تھے جو جھکی ہوئی تھی لوگوں نے کہا اس کے نیچے نہ بیٹھو یہ گرنے والی ہے امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا موت ان کے مسلطے کی حفاظت کرنے والی ہے۔ جب آٹھے تو دیوار گر گئی اور وہی نے کہا ایسے بہت سے امور امیر المؤمنین سے مشاہدہ میں آئے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا» فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُ مَا كَانَ دَهَبًا وَلَا فِضَّةً وَإِنَّمَا كَانَ أَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، مَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ لَمْ يَضْحَكْ سِوَهُ، وَمَنْ أَيْقَنَ بِالْحِسَابِ لَمْ يَفْرَحْ قَلْبُهُ، وَمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدْرِ لَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ.»

ہر صفوان جمال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورہ کہف کی اس آیت کے متعلق پوچھا وہ دیوار
 دو تین لڑکوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ تھا لیکن وہ خزانہ از قسم چاندی سونانہ تھا بلکہ وہ چار کلمات تھے میرے سوا کوئی معبود
 نہیں، جس نے موت کا یقین رکھا اس کے دانت ہنسنے میں نہ کھلے، جس نے حساب روز قیامت کا یقین کیا اس کے دل میں خوشی نہ
 آئی اور جس نے قضا و قدر الہی کا یقین رکھا وہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا۔

توضیح:۔ اس بارے میں مفسرین کا اختلاف ہے کہ دیوار کے نیچے کیا خزانہ تھا صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ قیمتی
 اوراق تھیں جن پر چار باتیں تحریر تھیں اور ان کو ان لوگوں سے بچانا مقصود تھا جو اللہ پر ایمان نہ رکھتے تھے
 واللہ اعلم بالصواب۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : لَا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْأَيْمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَطَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُحِطَّهُ وَ أَنَّ
 مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ وَأَنَّ النَّصْرَ النَّافِعَ هُوَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ بندہ کو نیت ایمان نہیں مل سکتی
 جب تک یہ نہ جان لے کہ جو پہنچنے والا ہے وہ رُکے گا نہیں اور جو رکنے والا ہے وہ لے گا نہیں جو نقصان دینا نافع آخرت ہے
 وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ أَبِي
 حَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَيْسِ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ : نَظَرْتُ يَوْمًا فِي الْحَرْبِ إِلَى رَجُلٍ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ فَحَرَّ كَتَّ
 فَرَسِي فَإِذَا هُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْضِعِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا سَعِيدُ
 ابْنُ قَيْسٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدِ الْأَوْلَى مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَوَاقِيَةٌ مَعَهُ مَلَكَانِ يَحْفَظَانِيهِ مِنْ أَنْ يَسْقُطَ مِنْ رَأْسِ
 جَبَلٍ أَوْ يَقَعَ فِي بَيْتٍ ، فَإِذَا نَزَلَ الْقَضَاءُ خَلَبًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ كُلِّ شَيْءٍ .

۸۔ سعید بن قیس ہمدانی سے مروی ہے کہ میں نے روز جنگ ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے بدن پر صرف دو کپڑے تھے
 میں نے گھوڑا بڑھایا تاکہ دیکھوں یہ کون ہے میں نے دیکھا کہ وہ امیر المؤمنین ہیں۔ میں نے کہا ایسے مقام پر آپ یہ لباس پہننے ہوئے
 ہیں ذرہ وغیرہ کچھ نہیں۔ فرمایا ہاں اے بن نہیں ہر بندہ کے لئے خدا کی طرف سے ایک حافظ ہے اور اس کے ساتھ دو فرشتے
 حفاظت کے لئے رہتے ہیں خواہ وہ گرسے پہاڑ کی چوٹی سے یا گرسے کنویں میں، جب حکم خدا ہوتا ہے یعنی موت آتی ہے تو وہ
 الگ ہو جاتے ہیں۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُعْتَمِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أُسْبَاطٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الزَّيْنِ
 الْعَلِيِّ يَقُولُ : كَانَ فِي الْكَنْزِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا» كَانَ فِيهِ : بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدْرِ كَيْفَ يَحْزَنُ
 وَعَجِبْتُ لِمَنْ رَأَى الدُّنْيَا وَتَقَلَّبَهَا بِأَهْلِهَا كَيْفَ يَرُكِنُ إِلَيْهَا وَيَتَّبِعِي لِمَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ لَا يَتَّسِمَ اللَّهُ
 فِي قَضَائِهِ وَلَا يَسْتَبِطُهُ فِي رِزْقِهِ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أُرِيدُ أَنْ أَكْتُبَهُ قَالَ : فَضَرَبَ وَاللَّهِ يَدَهُ إِلَى
 الدَّوَاوِ لِيَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ ، فَتَنَاوَلْتُ يَدَهُ ، فَقَبَلْتُهَا وَأَخَذْتُ الدَّوَاةَ فَكَتَبْتُهُ .

۹۔ علی بن اسباط سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ تیرا آن میں جس خزانہ کا ذکر ہے۔ اس دیوار کے نیچے ان دو تیروں کا خزانہ تھا۔ اس میں یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم، تعجب ہے مجھے اس پر جو موت کا یقین رکھتے ہوئے بھی خوش ہوتا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر کا یقین رکھتے ہوئے بھی رنجیدہ ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جس نے دنیا کو اور اس کے بھندوں کے اڑتے بدلتے حالات کو دیکھا اور پھر اس پر بھروسہ بھی کیا اور سزاوار ہے اس کے لئے جسے اللہ نے عقل دی ہے کہ خدا کو بہت سزا لگائے۔ قضا و قدر میں اور نہ اس کو اپنے ذوق کا حل جانے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں اس کو لکھنا چاہتا ہوں عزت نے اپنے ہاتھ سے دو ات اٹھا کر میرے سامنے رکھی۔ میں نے حضرت کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور دو ات لے کر لکھنا شروع کر دیا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَرَزِيِّ
 عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَ قَبْرُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ حُبًّا شَدِيدًا فَأَذَا حَرَجَ عَلِيٌّ
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَتَرَجَّ عَلِيٌّ أَثَرَهُ بِالسَّيْفِ ، فَرَأَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ : يَا قَبْرُ مَا لَكَ ؟ فَقَالَ : جِئْتُ
 لِأَمِيَّتِي حَلَمَةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ : وَرَيْسَكَ أَمِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ نَحْسِي أَمِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ ؟ فَقَالَ لَا
 بَلْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَ : إِنَّ أَهْلَ الْأَرْضِ لَا يَسْتَطِيعُونَ لِي شَيْئًا إِلَّا بَإِذْنِ اللَّهِ مِنَ السَّمَاءِ فَارْجِعْ ، فَارْجِعْ .

۱۰۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیر ملام قبر آپ سے بڑی محبت رکھتے تھے جہاں حضرت جاتے وہ تلوار لے کر آپ کے ساتھ ہوتے ایک رات کو وہ آئے تو حضرت نے پوچھا کیسے آئے۔ انہوں نے کہا تاکہ لے امیر المؤمنین آپ کے پیچھے چلوں۔ فرمایا ولے ہو تجھ پر آیا تو اہل آسمان سے مجھے بچانے کا یا اہل زمین سے۔ فرمایا۔ زمین والوں میں یہ طاقت نہیں کہ وہ بغیر اذن خدا میرا بال بیکا کر سکیں۔ لہذا لوٹ جاوے لوٹے

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ : قَبِلَ لِلزَّيْنِ
 الْعَلِيِّ : إِنَّكَ تَنْكَلِمُ بِهَذَا الْكَلَامِ وَالسَّيْفُ يَقَطُرُ دَمًا ؟ فَقَالَ : إِنَّ لِلَّهِ وَادِيًا مِنْ دَهَبٍ ، حَمَاهُ بِأَصْتَفِ

خَلَقَهُ التَّمَلِّ ، فَلَكَوْزَامَهُ الْبُخَاتِي ثُمَّ تَمَّ بِالنَّبِيِّ .

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے کہا۔ آپ دعوتِ امامت کرتے ہیں درآنحالیہ کہ ہارون کی تلوار سے خون نپک رہا ہے فرمایا خدا نے ایک وادی سونے کی بنائی ہے جس کی حفاظت کا کام اس نے اپنی کزدور مخلوق چیونٹی کے سپرد کر دیا ہے اگر شیران دو کو ہاں وہاں جانا چاہیں تو نہیں جاسکتے۔

ایک سو انسٹھ وال باب

رضاء بالقضاء

(بَابُ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ) ۱۵۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْبَاحِ بَنِي الْجَارِشِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : رَأْسُ طَاعَةِ اللَّهِ الصَّبْرُ وَالرِّضَا عَنِ اللَّهِ فِيمَا أَحَبَّ الْعَبْدُ أَوْ كَرِهَ وَلَا يَرْضَى عَبْدٌ عَنِ اللَّهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا كَانَ خَيْرَ آلِهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اطاعتِ خدا میں سب کا سر دار صبر ہے اور خدا سے راضی رہنا ہر اس امر میں جسے بندہ پسند کرے یا ناپسند کرے اور جو عیبِ خدا ہے وہ نہیں پسند کرنا اللہ سے اس چیز میں جو محبوب یا مکروہ ہو مگر وہی جس میں اس کے لئے بہتری ہو خواہ اسے پسند کرے یا ناپسند۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ لَيْثِ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ أَعْلَمَ النَّاسُ بِاللَّهِ أَرْضَاهُمْ بِقَضَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے متعلق دانا تر انسان وہ ہے کہ نفسانے الہی پر سب سے زیادہ راضی ہو۔

۳۔ عَنْهُ (۲) عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَادِ ، عَنْ غَاثِمِ بْنِ حَمِيدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : الصَّبْرُ وَالرِّضَا عَنِ اللَّهِ رَأْسُ طَاعَةِ اللَّهِ وَمَنْ صَبَرَ وَرَضِيَ عَنِ اللَّهِ فِيمَا قَضَى عَلَيْهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ لَمْ يَقْضِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ .

۳۔ علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا خدا کی اطاعت میں سب سے بہتر صبر و رفق ہے جس نے صبر کیا اور راضی رہا اللہ سے اس کے حکم پر خواہ وہ محبوب رہا ہو یا مکروہ تو خدا اس کے لئے وہی کتاب ہے جو اس کے لئے بہتر ہو۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيعِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ عِبَادًا لَا يَصْلَحُ لَهُمْ أَمْرٌ دِينِيهِمْ إِلَّا بِالْفَنَى وَالسَّعَةِ وَالصَّحَّةِ فِي الْبَدَنِ فَأَبْلَوْهُمْ بِالْفَنَى وَالسَّعَةِ وَالصَّحَّةِ الْبَدَنِ فَيُصْلِحُ عَلَيْهِمْ أَمْرٌ دِينِيهِمْ ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ عِبَادًا لَا يَصْلَحُ لَهُمْ أَمْرٌ دِينِيهِمْ إِلَّا بِالْفَاقَةِ وَالْمَسْكِنَةِ وَالسَّقَمِ فِي أَبْدَانِهِمْ فَأَبْلَوْهُمْ بِالْفَاقَةِ وَالْمَسْكِنَةِ وَالسَّقَمِ ، فَيُصْلِحُ عَلَيْهِمْ أَمْرٌ دِينِيهِمْ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا يَصْلَحُ عَلَيْهِمْ أَمْرٌ دِينِيهِمْ ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ لَمَنْ يَجْتَهِدُ فِي عِبَادَتِي فَيَقُومُ مِنْ قَارِهِ وَلَدَيْدٍ وَسَادِهِ فَيَتَجَدَّلِي اللَّيَالِي فَيَتَعَبُ نَفْسَهُ فِي عِبَادَتِي فَأَضْرِبُهُ بِالْعَاسِ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ نَظْرًا مِمِّي لَهُ وَإِبْقَاءَ عَلَيَّ ، فَيَنَامُ حَتَّى يَصْبَحَ فَيَقُومُ وَهُوَ مَأْمُوتٌ لِنَفْسِهِ زَارِيٌ عَلَيْهَا وَلَوْ أُخْلِي بَيْتَهُ وَبَيْنَ مَا يُرِيدُ مِنْ عِبَادَتِي لَدَخَلَهُ الْعُجْبُ مِنْ ذَلِكَ فَيَصِيرُهُ الْعُجْبُ إِلَى الْفِتْنَةِ بِأَعْمَالِهِ فَيَأْتِيهِ مِنْ ذَلِكَ مَا فِيهِ هَلَاكُهُ لِيُجْبِهَ بِأَعْمَالِهِ وَرِضَاهُ عَنْ نَفْسِهِ حَتَّى يَظُنَّ أَنَّهُ قَدْ فَاقَ الْعَالِمِينَ وَجَازَ فِي عِبَادَتِهِ حَدَّ التَّقْصِيرِ ، فَيَتَبَاعَدُ مِنِّي عِنْدَ ذَلِكَ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ يَقْتَرِبُ إِلَيَّ ، فَلَا يَتَكَلَّمُ الْعَامِلُونَ عَلَى أَعْمَالِهِمْ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا لِتَوَابِي فَإِنَّهُمْ لَوْ اجْتَهَدُوا وَاتَّبَعُوا أَنفُسَهُمْ وَأَقْنُوا أَعْمَارَهُمْ فِي عِبَادَتِي كَانُوا مُقْصِرِينَ غَيْرَ بِالْفَنَى فِي عِبَادَتِهِمْ كُنَّةَ عِبَادَتِي فِيمَا يَطْلُبُونَ عِنْدِي مِنْ كَرَامَتِي وَالنَّهْمِ فِي جَنَاتِي وَرَفِيعِ دَرَجَاتِي الْعُلَى فِي جَوَارِي وَلَكِنْ فَيَرَحْمَنِي فَلْيَتَفَقَّهُوا وَيَفْضَلِي فَلْيَفْرَحُوا وَإِلَى حُسْنِ الظَّنِّ بِي فَلْيَطْمَئِنُّوا ، فَإِنَّ رَحْمَتِي عِنْدَ ذَلِكَ تُدَارِكُهُمْ ، وَمَنِّي يَبْلِغُهُمْ رِضْوَانِي ، وَمَعْفِرَتِي تُلْسِمُهُمْ عَفْوِي ، فَإِنِّي أَنَا اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَبِذَلِكَ تَسَمَّيْتُ .

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کے دین معاملات کی اصلاح والداری، کشادگی اور صحت بدن سے ہوتی ہے لہذا میں ان کو غنی کر کے، خوش حال بنا کے، بدن کی صحت عطا کر کے ان کے دین کی اصلاح کرتا ہوں اور بعض میرے مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کی اصلاح فقر و فاقہ اور بدن کی بیماری سے ہوتی ہے پس میں ان کو فقر و فاقہ اور بیماری میں مبتلا کرتا ہوں پس اس طرح ان کے دین کی اصلاح ہوتی ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میرے مومن بندوں کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے میرے ایمان لانے والے بندے ایسے بھی ہیں جو اپنی طبیعت نیند کھو کر اور اہل نام و گم بستر چھوڑ کر راتوں کو میری عبارت کرتے ہیں اور میری عبادت میں اپنے نفسوں کو

تعب میں ڈالتے ہیں۔

لہذا ایک رات یا دو رات کے لئے میں اس پر نیند کو مسلط کر دیتا ہوں اپنے رحم و کرم کی وجہ سے جو اس پر ہے اور اس کی زندگی باقی رکھنے کے لئے پس وہ صبح تک سوتا رہتا ہے پھر سیدار ہوتا ہے در آنحالیکہ اپنے نفس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو ملامت کرتا ہے اور اگر میں اس کو عبادت جاری رکھنے پر چھوڑ دوں تو اس سے خود پسندی آجائے گی جو اس کو فریفتہ کر دے گی اس کے اعمال پر، پس اس کا اپنے اعمال پر فریفتہ ہونا اور اپنے نفس سے راضی ہو جانا اس کے لئے باعثِ ہلاکت ہوگا اور گمان کرنے لگے گا کہ وہ اپنی عبادت میں عابدوں پر فوقیت لے گیا ہے اور اپنی عبادت میں حد تقصیر سے آگے بڑھ گیا ہے ایسی صورت میں وہ مجھ سے دور ہو جائے گا اور خیال کرنے لگے گا کہ وہ مجھ سے قریب ہو گیا ہے پس ایسی صورت میں مجھ سے ثواب حاصل کرنے کے لئے جو عمل وہ لوگ کریں گے عابدین کو ان پر اعتماد نہ رہے گا ایسے لوگ اگر جدوجہد کریں اور اپنے نفسوں کو تعب میں ڈالیں اور اپنی عمریں صرف کوئی میری عبادت میں تو بھی وہ قاصر رہیں گے اور میری عبادت کی کننگ نہ پہنچ سکیں گے جس سے ان کو میری بخشش کی طلب ہوتی اور میری جنتوں کی نعمتیں حاصل کرتے اور میرے جو ارحمت میں بلند درجے پاتے لیکن میری رحمت و فضل کی وجہ سے ان کو خوش ہونا چاہیے اور میری طرف حسن ظن رکھنے کی وجہ سے ان کو اطمینان سے رہنا چاہیے ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پالے گی اور میری مرضی ان تک پہنچ جائے گی، میری مغفرت حاصل ہوگی میرا عفوان کو ڈھانپ لے گا بے شک میں رحمن و رحیم خدا ہوں اور یہی میں نے اپنا نام رکھا ہے۔

۵ - عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَعْمَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : يَتَّبِعِي لِمَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ لَا يَسْتَبِطَهُ فِي رِزْقِهِ وَلَا يَسْهَمَهُ فِي قَضَائِهِ .

۵- امام علیہ السلام نے فرمایا جس نے خدا سے عقل لی ہے وہ خدا کو رزق دینے میں کاہل نہیں جاتا اور نہ اس کو قضا و قدر کے معاملے میں تہمت لگاتا ہے۔

۶ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ السُّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ نَهْيَكٍ بِنَايَعِ الْهَرَوِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : عَبْدِي الْمُؤْمِنَ لَا أَصْرُهُ فِي شَيْءٍ إِلاَّ جَعَلْتُهُ خَيْرَ آلِهِ ، فَأَيْرَ مَنْ يَقْضَائِي وَيُصَيِّرُ عَلِيَّ بِلَايَتِي وَيَلْشَكُرُ نِعْمَاتِي أَكْتَبُهُ يَا مُتْلِعِينَ الْعِدَّةَ بِعِنْدِي .

۶- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا حدیثِ قدسی میں اپنے بندہ مؤمن کو جس کام میں لگانا ہوں وہ اس کے لئے بہتری کا باعث ہوتا ہے پس اس کو چاہیے کہ وہ میری مشیت پر راضی ہو، میرے امتحان میں صبر کرے اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرے ایسے بندہ کو اسے محمد میں مددلیقوں میں لکھوں۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ؛ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقِدٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام : يَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ عِبْدِي الْمُؤْمِنِ فَإِنَّمَا أَنْتَ لِي مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَعَانِي لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَزْوِي عَنْهُ مَا هُوَ شَرٌّ لَهُ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا يَصْلُحُ عَلَيْكَ عِنْدِي فَلْيَصْبِرْ عَلَيَّ بِلَانِي وَلْيَشْكُرْ نِعْمَاتِي وَلْيَرْضَ بِقَضَائِي؛ أَكْتُبُهُ فِي الصِّدْقِ بَعْدَ عَيْنِي إِذَا عَمِلَ بِرِضَائِي وَأَطَاعَ أَمْرِي .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حضرت موسیٰ پر وحی کی کہ میں نے اپنے بندہ مومن سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق پیدا نہیں کی ہیں اس کی بہتری کے لئے اسے کس مصیبت میں ڈالتا ہوں اور اس بہتری کے لئے کسی چیز کو اس سے روکتا ہوں میں جانتا ہوں کہ میرے بندہ کے لئے کیا چیز بہتری کا باعث ہوگی پس اس کو چاہیے کہ بلا پر صبر کرے اور میری نعمت کا شکر بجالائے اور میرے حکم پر راضی ہو میں اس کو اپنے صدیقین میں لکھوں گا اگر وہ میری مرضی کے مطابق عمل کرے اور میرے امر کی اطاعت کرے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى؛ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عُمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْمُورٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : عَجِبْتُ لِمَرَّةٍ الْمُسْلِمُ لَا يَقْضِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ قَضَاءَ إِلَّا كَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ قُرِضَ بِالْمَقَارِبِضِ كَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ مَلَكَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا كَانَ خَيْرًا لَهُ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے تعجب ہوتا ہے حالت سے اس مرد مومن مخلص کی قضا و قدر الہی میں جو کچھ پڑتا ہے اس کی بہتری کے لئے اور اگر اس کا بدن ٹیچریوں سے کاٹا جائے تو بھی اس کی بہتری کے لئے ہو اور اگر دنیا کے مشرق و مغرب کا مالک ہو تو یہ بھی اس کی بہتری کے لئے ہو۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى؛ عَنِ ابْنِ سَيَانَ؛ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقَبَةَ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ الْجَعْفَرِيِّ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَحَقُّ خَلْقِ اللَّهِ أَنْ يَسْلَمَ لِمَا قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَرَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ رَضِيَ بِالْقَضَاءِ، أُنِيَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ، وَعَظَّمَ اللَّهُ أَجْرَهُ؛ وَمَنْ سَخِطَ الْقَضَاءَ مَضَى عَلَيْهِ الْقَضَاءُ، وَاحْبَطَ اللَّهُ أَجْرَهُ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگوں کے لئے لائق ہے کہ وہ قضا و قدر الہی کو تسلیم کریں جس نے معرفت خدا حاصل کی اور جو قضائے الہی پر راضی ہوا اور حکم قضا و قدر اس پر جاری ہوگا اور اللہ اس کے اجر کو زیادہ کرے گا اور جو قضا کے الہی سے ناخوش ہوا اس پر بھی حکم قضا جاری ہوگا لیکن وہ اجر سے محروم رہے گا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْمُنْقَرِيِّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرَيْدِ ؛ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ [لِي] عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : الزُّهُدُ عَشْرَةٌ أَجْزَاءُ ؛ أَعْلَى دَرَجَةٍ الزُّهُدُ أَدْنَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ ، وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ ؛ وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ أَدْنَى دَرَجَةِ التَّوَكُّلِ .

۱۰۔ فرمایا امام زین العابدین علیہ السلام نے زہد کے دس جز ہیں اعلیٰ درجہ زہد کا ادنیٰ درجہ تقویٰ کا اور ورع کا اعلیٰ درجہ ادنیٰ درجہ ہے یقین کا اور اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے رضا کا۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنَسِ بْنِ عَمْرٍو ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَقِيَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا وَهُوَ سَخَطٌ قَسَمُهُ وَيُحَقِّقُ مَنَزَلَتَهُ وَالْحَاكِمُ عَلَيْهِ اللَّهُ وَأَنَا السَّامِيُّ لَمَنْ لَمْ يَهْجَسْ فِي قَلْبِهِ إِلَّا الرَّضَا أَنْ يَدْعُو اللَّهَ فَيَسْتَجَابَ لَهُ .

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام حسین علیہ السلام عبد اللہ بن جعفر سے ملے اور فرمایا۔ اے عبد اللہ وہ شخص کیسے مومن ہو سکتا ہے جو تقسیم الہی سے ناراض ہو اور اپنی منزلت کو حقیق سمجھتا ہو اور نماز لیکر اللہ اس پر حکم ہو اور جس کے دل میں اللہ کی رضا کے سوا اور سرائی حال نہ گزرتا ہو میں اس کا ضامن ہوں کہ اگر وہ خدا سے دعا کرے گا اور اللہ اس کی دعا کو قبول کرے گا۔

۱۲۔ عَنْهُ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ يَا بَيْتِي شَيْءٌ يُعَلِّمُ الْمُؤْمِنَ بِأَنَّهُ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : بِالتَّسْلِيمِ لِلَّهِ وَالرِّضَا بِمَا وَرَدَ عَلَيْهِ مِنْ سُورٍ أَوْ سَخَطٍ .

۱۲۔ اس کی راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ مومن کیسے جانا جائے کہ وہ مومن ہے فرمایا امر خدا کے تسلیم کرنے اور راضی ہونے سے اس امر پر جو اس پر وارد ہو خوش یا رنج سے۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِشَيْءٍ قَدْ مَضَى : لَوْ كَانَ غَيْرُهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے رسول اللہ جو چیز ہو جاتی تھی اس کے متعلق کبھی یہ نہ فرماتے تھے کہ اس کا غیر ہوتا۔

ایک سو ساٹھواں باب

تفویض الی اللہ وتوکل علی اللہ

(باب) ۱۶۰

﴿التَّفْوِضُ إِلَى اللَّهِ وَالتَّوَكُّلُ عَلَيْهِ﴾

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام مَا اعْتَصَمَ بِهِ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي دُونَ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِي ، عَرَفْتُ ذَلِكَ مِنْ نَبِيِّهِ ، ثُمَّ تَكَبَّدَهُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ الْمَخْرَجَ مِنْ بَيْنِيَّ ، وَمَا اعْتَصَمَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِي ، عَرَفْتُ ذَلِكَ مِنْ نَبِيِّهِ إِلَّا قَطَعْتُ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ يَدَيْهِ وَأَسَخَّتُ الْأَرْضَ مِنْ تَحْتِهِ وَلَمْ أَبَالِ بِأَيِّ وَاذْهَلَكَ .

ا فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ جس میرے بندے نے میری پناہ لی اور میری مخلوق میں سے کسی کی پناہ میں نہ لیا اور میں نے اس کی خالص نیت کو پہچان لیا تو آسمان و زمین اور جو چیز ان کے درمیان ہے میں اس سے نکلنے کی جگہ اس کے لئے قرار دوں گا اور جس میرے بندے نے مجھے چھوڑ کر کسی مخلوق کی پناہ لی اور میں نے اس کی نیت کو جان لیا تو آسمان و زمین کے اسباب کو جو اس کے سامنے ہیں قطع کر دوں گا اور زمین کو اس کے نیچے مضطرب کر دوں گا اور میں پر وہ نہ کروں گا چاہے وہ کسی وادی میں ہلاک ہو۔

۲ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ الْأَعَشِيِّ ، عَنْ عُمَرَ [و] ابْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : خَرَجْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى هَذَا الْخَائِطِ فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ ، يَنْظُرُ فِي تَجَاهِ وَخَبِيٍّ ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ مَا لِي أَرَاكَ كَثِيبًا حَزِينًا ؟ أَعَلَى الدُّنْيَا ؟ قَرِزْتُكَ اللَّهُ حَاضِرُ اللَّيْلِ وَالْفَاجِرِ ، قُلْتُ : مَا عَلِيٌّ هَذَا أَحْزَنُ وَإِنَّهُ لَكُمْ تَقْوَالُ قَالَ : فَعَلَى الْآخِرَةِ ؟ فَوَعْدُ صَادِقٍ يَحْكُمُ فِيهِ مَلِكٌ قَاهِرٌ - أَوْ قَالَ : فَأِدْرُ - قُلْتُ : مَا عَلِيٌّ هَذَا أَحْزَنُ وَإِنَّهُ لَكُمْ تَقْوَالُ ، فَقَالَ : وَمَنْ حَزَنُكَ ؟ قُلْتُ : [مِمَّا] تَنْخَوَّفُ مِنْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَمَا فِيهِ الشَّاؤُ قَالَ : فَضَحِكَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ هَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا دَعَا اللَّهَ فَلَمْ يُجِبْهُ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَهَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا تَوَكَّلَ

عَلَى اللَّهِ فَلَمْ يَكْفِهِ ، قُلْتُ : لَا ، قَالَ : قَهْلَ رَأَيْتَ أَحَدًا سَأَلَ اللَّهَ فَلَمْ يُعْطَوْهُ ؟ قُلْتُ : لَا ، ثُمَّ غَابَ عَنِّي
عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ وَمِثْلُهُ .

۲۔ البرزخہ شمالی نے بیان کیا کہ فرمایا علی بن حسین نے کہ میں گھر سے نکلا اور ایک دیوار پر نیکہ لگا کر کھڑا ہوا کہ ایک شخص دو کپڑے پہنے ہوئے آیا اور میرے چہرے کو دیکھ کر کہنے لگا۔ اے علی بن حسین یہ کیا بات ہے کہ میں آپ کو محزون و غموم پا رہا ہوں۔ کیا یہ رنج دنیا کے متعلق ہے؟ نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ رزق الہی تو ہر تیک و بد کے لئے ہے میں نے کہا اس پر کیا رنجیدہ ہوتا وہ تو ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو اس نے کہا تو پھر آخرت کے متعلق ہے؟ اس پر نہ ہونا چاہیے اللہ کا وعدہ سچا ہے اس روز وہ مالک تاہر حکمران ہو گا جو ہر شے پر قادر ہے۔ میں نے کہا اس پر کیوں رنجیدہ ہوتا۔ جبکہ ایسا ہی جیسا تم نے بیان کیا اس نے کہا پھر بتاؤ کیا غم ہے۔ میں نے کہا خوف ہے ابن زبیر کے قتل کا اس سے ہمارے شیعوں پر مصیبت نازل ہے یسن کر وہ ہنسا اور کہنے لگا اے علی بن حسین کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جس نے خدا سے دعا کی ہو اور اس نے قبول نہ کی ہو میں نے کہا نہیں، اس نے کہا کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے کہ اس نے خدا پر توکل کیا ہو اور خدا نے اس کا کام پورا نہ کیا ہو میں نے کہا نہیں، اس نے کہا کوئی ایسا شخص پایا ہے جس نے اللہ سے سوال کیا ہو اور خدا نے اسے نہ دیا ہو۔ میں نے کہا اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔

توضیح: بریہ شخص یا تو کوئی فرشتہ تھا یا خضر تھے جنہوں نے یہ کلام امام علیہ السلام کی تسکین قلب کے لئے کیا۔ یہی روایت علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اس نے ابن محبوب سے کی ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَشَّانٍ ، عَنْ عَتِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ الْغِنَى وَالْمِرَّةَ يَجُولَانِ ، فَإِذَا ظَفَرَ بِمَوْضِعِ التَّوَكُّلِ أَوْطَانًا .
عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَشَّانٍ وَمِثْلُهُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مال داری اور عورت گردش کرتی رہتی ہیں جب توکل کا مقام پانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو وہیں ڈیرے ڈال دیتی ہیں۔

علی بن حسان نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ،
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَيُّمَا عَبْدٍ أَقْبَلَ قَبْلَ مَا يَجِبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَقْبَلَ اللَّهُ قَبْلَ مَا يَجِبُ وَمِنْ
اغْتَصَمَ بِاللَّهِ عَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنْ أَقْبَلَ اللَّهَ قَبْلَهُ وَعَصَمَهُ لَمْ يُسْأَلِ لَوْ سَطَّتِ السَّمَاءُ عَلَى الْأَرْضِ أَوْ كَانَتْ
نَازِلَةً نَزَلَتْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَشَمِلَتْهُمْ بَلِيَّةٌ ، كَانَ فِي حِزْبِ اللَّهِ بِاللَّعْوَى مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ ، أَلْبَسَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ» .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بندہ متوجہ ہوتا ہے اس امر کی طرف جس کو خدا دوست رکھتا ہے تو خدا متوجہ کرتا ہے اس طرف جسے بندہ چاہتا ہے اور جس نے اللہ کی پناہ ڈھونڈی خدا نے اس کو پناہ دی اور جو اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی پناہ میں آگیا اس کی قطعاً پرواہ نہیں ہوتی کہ آسمان زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا اہل زمین پر نازل ہو جائے اور یہ بلا ان کو گھیر لے وہ اپنے تقویٰ کی وجہ سے خدائی گروہ میں شامل ہوتا ہے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا متقی لوگ امن کی جگہ میں ہیں بسورہ دخان۔

۵۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَاجِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو الْحَارِثِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُؤَيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوْسِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» فَقَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ تَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ فِي أَمُورِكَ كُلِّهَا ، فَمَا فَعَلَ بِكَ كُنْتَ عَنْهُ رَاضِيًا ، تَعَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ خَيْرٌ أَوْ فَضْلٌ وَتَعَلَّمَ أَنَّ الْحُكْمَ فِي ذَلِكَ لَهُ ، فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ بِتَقْوِيصِ ذَلِكَ إِلَيْهِ وَثِقْ بِهِ فِيهَا وَفِي غَيْرِهَا .

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا توکل علی اللہ کے درجات ہیں ان میں سے یہ ہے کہ تم اللہ پر اپنے تمام معاملات میں توکل کرو اور جو صورت تمہارے لئے پیش آئے اس پر راضی رہو اور یہ جان لو کہ وہ تمہارے خیر اور فضل کو روکے گا نہیں، اور یہ سمجھ لو کہ اس بارے میں اللہ کا حکم یہی ہے اللہ پر توکل کرو اور اپنے معاملات اس کے سپرد کرو اور ہر معاملہ میں اس پر بھروسہ کرو۔

۶۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِسْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمْعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ ثَلَاثًا لَمْ يُمْتَعْ ثَلَاثًا : مَنْ أُعْطِيَ الدُّعَاءَ أُعْطِيَ الْإِجَابَةَ وَمَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوَكُّلَ أُعْطِيَ الْكَفَايَةَ ثُمَّ قَالَ : أَنْتَلَوْتُ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» وَقَالَ : «لَقَدْ شُكِرْتُمْ لَا زَيْدَتِكُمْ» (۵) وَقَالَ : «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ» (۶) ؟

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے جس کو تین چیزیں ملیں اس سے تین چیزیں دور نہ رہیں جس نے دعا کی قبولیت اسے عطا ہوئی جس کو شکر ملا۔ اس کو اس چیز میں زیادتی ملی، جسے توکل ملا۔ خدا نے اس کے اغراض کو پورا کیا پھر فرمایا کیا تو نے قرآن میں یہ نبی پرست۔ جس نے خدا پر توکل کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہو اور فرمایا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا اور فرمایا تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ ،

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : كُتِّبَ فِي مَجْلِسٍ تَطَلُّبُ فَيْدِ الْعِلْمِ وَقَدْ تَقَدَّتْ نَفَقَتِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ فَقَالَ لِي
بَعْضُ أَصْحَابِنَا : مَنْ تَوَمَّلْ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ فَقُلْتُ : فَلَانَا ، فَقَالَ : إِذَا وَاللَّهِ لَأَسْمَعُ حَاجَتَكَ وَلَا يَبْلُغُكَ
أَمَلُكَ وَلَا تَنْجَحَ بِلَدْنِكَ ، قُلْتُ : وَمَا عَلِمَكَ رَحِمَكَ اللَّهُ ؟ قَالَ : إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ
قَرَأَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَمَعْدِي وَارْتِمَاعِي عَلَى عَرْشِي
لَا يَقْطَعَنَّ أَمَلٌ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ النَّاسِ غَيْرِي بِالْبَاسِ وَلَا كَسُونَهُ تَوْبُ الْمَدَلَّةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَا نَجِيئَتَهُ
مِنْ فُرْبِي وَلَا بَعْدَتَهُ مِنْ فَضْلِي ، أَيُّوْمِئِذٍ غَيْرِي فِي الشَّدَائِدِ ؟ وَالشَّدَائِدُ بِيَدِي وَبِرِجْوِ غَيْرِي
وَيَقْرَعُ بِالْفِكْرِ بَابَ غَيْرِي ؟ وَبِيَدِي مَفَاتِيحُ الْأَبْوَابِ وَهِيَ مُغْلَقَةٌ وَبَابِي مَفْتُوحٌ لِمَنْ دَعَانِي فَمَنْ
ذَ الَّذِي أَمَلَنِي لِتَوَائِبِهِ فَقَطَعْتُهُ دُونَهَا ؟ وَمَنْ ذَ الَّذِي رَجَانِي لِعَظِيمَةٍ فَقَطَعْتُ رَجَاهُ مِنِّي ؟ جَعَلْتُ
أَمَالَ عِبَادِي عِنْدِي مَحْفُوظَةً فَلَمْ يَرْضَوْا بِحِفْظِي وَمَلَأَتْ سَمَاوَاتِي مِمَّنْ لَا يَمَلُّ مِنْ تَسْبِيحِي
وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِبَادِي ، فَلَمْ يَتَّقُوا بِقَوْلِي أَلَمْ يَعْلَمُوا [أَنَّ] مَنْ طَرَقَهُ نَابَةٌ
مِنْ تَوَائِبِي أَنَّهُ لَا يَمَلُّكَ كَشْفِهَا أَحَدٌ غَيْرِي إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِي ، فَمَا لِي أَرَاهُ لِأَهْيَا عَنِّي ، أَعْطَيْتَهُ
بِجُودِي مَا لَمْ يَسْأَلْنِي ثُمَّ انْتَزَعْتُهُ عَنْهُ فَلَمْ يَسْأَلْنِي رَدَّهُ وَسَأَلَ غَيْرِي ؛ أَفَبِرَانِي أَبْدَأُ بِالْعَطَاءِ قَبْلَ
الْمَسْأَلَةِ ثُمَّ أَسْأَلُ فَلَا أُحِبُّ سَأَلِي ؛ أَبَحِيلٌ أَنَا فَيَبْخَتَانِي عِبْدِي أَوْلَيْسَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ لِي ؛
أَوْلَيْسَ الْعَفْوُ وَالرَّحْمَةُ بِيَدِي ؛ أَوْلَيْسَ أَنَا مَحَلُّ الْأَمَالِ ؛ فَمَنْ يَقْطَعُ دُونِي ؛ أَفَلَا يَحْشَى
الْمُؤْمِتُونَ أَنْ يُؤْمِتُوا غَيْرِي ، فَلَوَ أَنَّ أَهْلَ سَمَاوَاتِي وَأَهْلَ أَرْضِي أَمَلُوا جَمِيعًا ثُمَّ أَعْطَيْتُ كُلَّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِثْلَ مَا أَمَلْتُ الْجَمِيعَ مَا انْتَقَصَ مِنْ مُلْكِي مِثْلَ عُضُودَةٍ وَكَيْفَ يَنْقُصُ مُلْكُ أَنَا قِيسَتُهُ
فَيَابُؤُسًا لِقَائِنِيطِينَ مِنْ رَحْمَتِي وَيَابُؤُسًا لِمَنْ عَصَانِي وَلَمْ يَرِاقِبْنِي .

رحمہ بن علوان (جو مخالفوں میں سے ہے) راوی ہے کہ میں طلب علم کے لئے ایک جگہ گیا سفر میں میرے پاس حشرج
کے لئے کچھ نہ رہا۔ ایک دوست نے پوچھا تمہیں حاجت براری کی کس سے امید ہے میں نے کہا فلاں سے اس نے کہا تمہاری حاجت پوری
نہ ہوگی اور تم اپنی امید کو نہ پاؤ گے اور اس جتو میں کامیابی نہ ہوگی۔ میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے۔ تم نے یہ کیسے جانا۔

اس نے کہا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے اپنے
عزت و جلال اور بزرگی اور عرش پر برتری کی قسم جو مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے امید کو وابستہ کرنا ہے۔ میں اس کی امید کو قطع کر دوں گا
اور لوگوں کے سامنے اسے ذلت کا لباس پہنائوں گا۔ میں اسے اپنے قریب سے ہٹا دوں گا اور اپنے نفل سے دور کر دوں گا کیا وہ
شد اند میں میرے غیر سے دفع کی امید رکھتا ہے حالانکہ شد اند کو دور کرنا میرے ہاتھ میں ہے وہ میرے غیر سے امید رکھتا ہے اور فکر
کے وقت غیر کا دروازہ کھٹکھٹا ہے حالانکہ ابواب کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں لوگوں کے دروازے بند ہیں۔ میرا دروازہ ہر اس

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بندہ متوجہ ہوتا ہے اس امر کی طرف جس کو خدا دوست رکھتا ہے تو خدا متوجہ کرتا ہے اس طرف جسے بندہ چاہتا ہے اور جس نے اللہ کی پناہ ڈھونڈی خدا نے اس کو پناہ دی اور جو اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی پناہ میں آگیا اس کی قطعاً پرواہ نہیں ہوتی کہ آسمان زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا اہل زمین پر نازل ہو جائے اور یہ بلا ان کو گھیرے وہ اپنے تقویٰ کی وجہ سے خدا کی گروہ میں شامل ہوتا ہے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا متقی لوگ امن کی جگہ میں ہیں سورہ دھان۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُؤَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ، فَقَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ تَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ فِي أُمُورِكَ كُلِّهَا ، فَمَا فَعَلْتَ كُنْتَ عَنْهُ رَاضِيًا ، تَعْلَمُ أَنَّه لَا يَأْتِيكَ خَيْرٌ أَوْضَلًا وَتَعْلَمُ أَنَّ الْحُكْمَ فِي ذَلِكَ لَهُ ، فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ يَنْفَوْ بِضِ ذَلِكِ إِلَيْهِ وَتُثِقَ بِهِ فَبِهَا وَفِي غَيْرِهَا .

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا توکل علی اللہ کے درجات ہیں ان میں سے یہ ہے کہ تم اللہ پر اپنے تمام معاملات میں توکل کرو اور جو صورت تمہارے لئے پیش آئے اس پر راضی رہو اور یہ جان لو کہ وہ تمہارے خیر اور فضل کو روکے گا نہیں، اور یہ سمجھ لو کہ اس بارے میں اللہ کا حکم ہی ہے اللہ پر توکل کرو اور اپنے معاملات اس کے سپرد کرو اور ہر معاملہ میں اس پر بھروسہ کرو۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمْعًا عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَلَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ تَلَانًا لَمْ يُمْتَنِعْ تَلَانًا ، مَنْ أُعْطِيَ الدُّعَاءَ أُعْطِيَ الإِجَابَةَ ^(۲) وَمَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوَكُّلَ أُعْطِيَ الْكَفَايَةَ ثُمَّ قَالَ : أَتَلَوْتَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ، وَقَالَ : وَلَكِنْ شَكَرْتُمْ لَا أَرْبَدَنَّكُمْ ^(۵) ؟ وَقَالَ : «أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ» ^(۶) ؟

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے جس کو تین چیزیں ملیں اس سے تین چیزیں دور نہ رہیں جس نے دعا کی قبولیت اسے عطا ہوئی جس کو شکر ملا۔ اس کو اس چیز میں زیادتی ملی۔ جسے توکل ملا۔ خدا نے اس کے اغراض کو پورا کیا پھر فرمایا کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا۔ جس نے خدا پر توکل کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہوا اور فرمایا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا اور فرمایا تم مجھ سے دعا مانگوں قبول کروں گا۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَائِدٍ ،

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلْوَانَ قَالَ : كُتِّفِي مَجْلِسَ تَطَلُّبِ فِيهِ الْعِلْمَ وَقَد تَعِدَّتْ نَفْسِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ فَقَالَ لِي
بَعْضُ أَصْحَابِنَا : مَنْ تَوَمَّلَ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ فَقُلْتُ : فَلَانَا ، فَقَالَ : إِذَا وَاللَّهِ لَا سَمِعْتُ خَاجِتَكَ وَلَا يَبْلُغُكَ
أَمْلَكَ وَلَا تُنَجِّحُ طَلْسَكَ ، قُلْتُ : وَمَا عَلَّمَكَ رَحِمَكَ اللَّهُ ؟ قَالَ : إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَنِي أَنَّ
قَرَأَنِي بَعْضُ الْكُتُبِ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَمَجْدِي وَارْتِفَاعِي عَلَى عَرْشِي
لَا قَطِيعَ أَمَلٍ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنَ النَّاسِ عِزِّي بِالْيَأْسِ وَلَا كُؤُوسُهُ تَوْبُ الْمَدْلَةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَا نَجِينُهُ
مِنْ فُرْبِي وَلَا بَعْدَتُهُ مِنْ فَضْلِي ، أَيُّ مِثْلِ عِزِّي فِي الشَّدَائِدِ ؟ ! وَالشَّدَائِدُ بِيَدِي وَبِرَجْوِ عِزِّي
وَيَقْرَعُ بِالْفِكْرِ بَابَ عِزِّي ؟ ! وَبِيَدِي مَفَاتِيحُ الْأَبْوَابِ وَهِيَ مُغْلَقَةٌ وَبَابِي مَفْتُوحٌ لِمَنْ دَعَانِي فَمَنْ
ذَ الَّذِي أَمَلَنِي لِنَوَائِمِهِ فَقَطَعْتُهُ دُونَهَا ؟ ! وَمَنْ ذَ الَّذِي رَجَانِي لِعَظِيمَةِ فَقَطَعْتُ رَجَاهُ مِنِّي ؟ ! جَعَلْتُ
أَمَالَ عِبَادِي عِنْدِي مَحْفُوظَةً فَلَمْ يَرِضُوا بِحِفْظِي وَمَلَأَتْ سَمَاوَاتِي وَمَنْ لَا يَمَلُّ مِنْ تَسْبِيحِي
وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِبَادِي ، فَلَمْ يَفْعَلُوا بِقَوْلِي أَلَمْ يَعْلَمُوا [أَنَّ] مَنْ طَرَفَتْهُ نَائِبَةٌ
مِنْ نَوَائِبِي أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ كَشْفَهَا أَحَدٌ عِزِّي إِلَّا بِمِثْلِ إِذْنِي ، فَمَا لِي أَرَاهُ لَأَهِيأَ عَنِّي ، أَعْطَيْتُهُ
بِجُودِي مَا لَمْ يَسْأَلْنِي ثُمَّ انْتَرَعَتْهُ عَنْهُ فَلَمْ يَسْأَلْنِي رَدَّهُ وَسَأَلَ عِزِّي : أَفَيَرَانِي أَبْدَأُ بِالْمَطَاءِ قَبْلَ
الْمَسْأَلَةِ ثُمَّ أَسْأَلُ فَلَا أُجِيبُ سَأَلِي ؟ ! أَيْحِيلُ أَنَا فَيَخْتَأِي عِبْدِي أَوْلِيَسَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ لِي ؟ !
أَوْلِيَسَ النِّعْمُ وَالرَّحْمَةُ بِيَدِي ؟ ! أَوْلِيَسَ أَنَا مَحَلَّ الْأَمَالِ ؟ ! فَمَنْ يَقْطَعُهَا دُونِي ؟ ! أَفَلَا يَخْشَى
الْمُؤْمِنُونَ أَنْ يُؤْمِلُوا عِزِّي ، فَلَوَ أَنَّ أَهْلَ سَمَاوَاتِي وَأَهْلَ أَرْضِي أَمَلُوا جَمِيعًا ثُمَّ أَعْطَيْتُ كُلَّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِثْلَ مَا أَمَلَّ الْجَمِيعُ مَا انْتَقَصَ مِنْ مُلْكِي مِثْلَ عُضُودَةٍ وَكَيْفَ يَنْقُصُ مُلْكُ أَنَا قِسْمُهُ
فَيَابُؤُسًا لِلْقَائِمِينَ مِنْ رَحْمَتِي وَيَابُؤُسًا لِمَنْ عَصَانِي وَلَمْ يَرُاقِبْنِي .

رحمہن بن علوان (جو مخالفوں میں سے ہے) راوی ہے کہ میں طلب علم کے لئے ایک جگہ گیا سفر میں میرے پاس حشرچ
کے لئے کچھ نہ رہا۔ ایک دوست نے پوچھا تمہیں حاجت براری کی کس سے امید ہے میں نے کہا فلاں سے اس نے کہا تمہاری حاجت پوری
نہ ہوگی اور تم انہی امید کو نہ پاؤ گے اور اس جستجو میں کامیابی نہ ہوگی۔ میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے۔ تم نے یہ کیسے جانا۔
اس نے کہا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے اپنے
عزت و جلال اور بزرگی اور عرش پر برتری کی قسم جو مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے امید کو وابستہ کرنا ہے۔ میں اس کی امید کو قطع کر دوں گا
اور لوگوں کے سامنے اسے دولت کا لباس پہناؤں گا۔ میں اسے اپنے قریب سے ہٹا دوں گا اور اپنے فضل سے دور کر دوں گا کیسا وہ
شد آئیں میرے غیر سے دفع کی امید رکھتا ہے حالانکہ شدائد کو دور کرنا میرے ہاتھ میں ہے وہ میرے غیر سے امید رکھتا ہے اور فکر
کے وقت غیر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ ابواب کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں لوگوں کے دروازے بند ہیں میرا دروازہ ہر اس

شخص کے لئے کھلا ہوا ہے جو مجھے پکارے وہ کون ہے ایسا جن نے مصیبتوں میں مجھ سے امید و ابستد کی ہو اور میں نے اس کی امید کو قطع کر دیا ہو۔ کون ہے ایسا جن نے مجھ سے کچھ مانگا ہو اور میں نے اس کی خواہش پوری نہ کی ہو۔ میں نے اپنے بندوں کی امیدوں کو اپنے پاس محفوظ رکھ لیا ہے لیکن وہ میری حفاظت پر راضی نہیں۔ میرے آسمان ایسی مخلوق سے بھرے پڑے ہیں جو میری تسبیح سے ملول نہیں ہوتے۔ میں نے ان کو یہ حکم دے دیا ہے کہ میرے اور میری مخلوق کے درمیان دروازوں کو بند نہ کریں اس پر بھی میرے بندوں نے مجھ پر اعتماد نہ کیا۔ کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جتنی مصیبتیں نازل ہوتی ہیں انھیں میرے سوا کوئی نہیں کھول کر دور کر سکتا مگر میرے اذن کے بعد یہ کیا معاملہ ہے کہ بندہ مجھے بھولا ہو ہے۔ میں نے اپنے جو دو کرم سے اُسے کیا کیا نہیں دیا۔ پھر جب میں نے کوئی نیکی سلب کر لی تو اس نے لوٹانے کا سوال نہ کیا اور میرے غیر سے مانگا۔ کیا اس نے مجھے کبھی ایسا پایا ہے کہ میں نے قبل سوال نہ دیا ہو یا مانگنے والے کی دعا قبول نہ کی ہو کیا میں تمہیں ہوں کہ میرا بندہ مجھے ایسا بھٹکا ہے کیا جو دو کرم میرے لئے نہیں کیا۔ عفو و رحمت میرے ہاتھ میں نہیں۔

کیا میں امید کا محل نہیں، پس کون ہے جو مجھ سے قطع تعلق کرے تو کیا لوگ غیروں سے امید لگاتے ڈرتے نہیں۔ اگر تمام اہل آسمان و زمین بیک وقت مجھ سے مانگیں تو میں ان میں سے صرف ایک کے اتنا دوں گا جس کی امید ان سب کو ہو اور میرے خزانے میں بقدر چھوٹی کے ایک عضو کے کی نہ ہوگا۔ اور کیسے کی ہو سکتی ہے جب اس تمام کارخانہ کا بنانے والا میں ہوں ہلاکت ہو اس کے لئے جو میری رحمت سے مایوس ہو اور تباہ ہو جس کے لئے جس نے میری نافرمانی کی اور مجھ سے امید نہ رکھی۔

۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَبْدِ بْنِ يَعْقُوبَ الرَّزَّازِ حِينِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَتَّبِعُ وَ قَدْ نَقَدْتُ نَفَقَتِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ ، فَقَالَ لِي بَعْضُ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ تَوَمَّلَ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ ؛ فَقُلْتُ : مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، فَقَالَ إِذَا لَمْ تُقْضِ حَاجَتَكَ ثُمَّ لَمْ تَنْجَحْ طَلِبَتَكَ ؛ قُلْتُ : وَلَمْ ذَاكَ ؟ قَالَ : لِأَنْتَ قَدْ وَجَدْتَ فِي بَعْضِ كُتُبِ آبَائِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ . فَقُلْتُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَفَلِ عَلِيٍّ ، فَأَمَلَاهُ عَلِيٍّ ، فَقُلْتُ : لَا وَاللَّهِ مَا أَسْأَلُهُ حَاجَةً بَعْدَ هَا .

۸۔ رادی کہتا ہے میں مقام یثیب میں موسیٰ بن عبد اللہ ابن الحسن کے ساتھ تھا میرے پاس خرچ کو کچھ نہ رہا۔ مجھ سے امام حسین کی نسل سے ایک صاحب نے کہا یہ کس سے ملنے کی امید ہے میں نے کہا موسیٰ بن عبد اللہ سے انھوں نے کہا تمھاری حاجت برادری نہ ہوگی میں نے کہا کیوں۔ انھوں نے کہا۔ میں نے اپنے آبا کی ایک کتاب میں یہ لکھا دیکھا ہے پھر اوپر والی روایت بیان کی۔ میں نے باپ رسول اللہ۔ مجھے لکھوا دیکھے۔ انھوں نے لکھوا دی۔ میں نے کہا اب اس کے بعد میں ان سے نہ مانگوں گا۔

ایک سو اکٹھواں باب

خوف و رجاء

۱۶۱) (بَابُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ)

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، أَوْ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا كَانَ فِي وَصِيَّةِ لُقْمَانَ ؟ قَالَ : كَانَ فِيهَا الْأَعَاجِبُ وَكَانَ أَعْجَبُ مَا كَانَ فِيهَا أَنْ قَالَ لِابْنِهِ : خِفِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خِيفَةً لَوْ جِئْتَهُ بِيَرِّ الثَّقَلَيْنِ لَمَدَّ بِكَ وَارْجِ اللَّهَ رَجَاءً لَوْ جِئْتَهُ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ لَرَحِمَكَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَانَ أَبِي يَقُولُ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَافِيَ قَلْبِهِ نُورَانِ : نُورُ خِيفَةٍ وَ نُورُ رَجَاءٍ ، لَوْ دِينَ هَذَا لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا وَلَوْ دِرَّنْ هَذَا لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا .

۱- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا لقمان کی وصیت کیا تھی۔ فرمایا وہ عجیب باتیں ہیں ان میں سب سے زیادہ عجیب یہ ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا اللہ سے پوری طرح ڈرتے رہو اگر دو جہاں کی نیکی تمہارے پاس ہو تو بھی وہ عذاب دے سکتا ہے اور اس سے پوری امید رکھو اگر دو جہاں کے گناہ ہوں تو بھی وہ رحم کر سکتا ہے پھر حضرت نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ ہر ستودہ مومن کے دل میں دو نور ہیں نور خوف اور نور رجاء اور نور رجاء اگر اسے وزن کیا جائے تو اس سے زیادہ نہ ہوگا اور اگر اسے وزن کیا جائے تو اس سے زیادہ نہ ہوگا۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا إِسْحَاقُ خِفِ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَإِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ، فَإِنْ كُنْتَ تَرَى أَنَّهُ لَا يَرَاكَ فَقَدْ كَفَرْتَ ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ يَرَاكَ ثُمَّ بَرَزْتَ لَهُ بِالْمَعْصِيَةِ فَقَدْ جَعَلْتَهُ مِنْ أَهْوَنِ النَّاسِ عَلَيْكَ .

۱-۲ اسحاق بن عمار نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ اے اسحاق اللہ سے ڈر گیا کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اگرچہ تو اسے نہیں دیکھتا یا کہ وہ تو تجھے دیکھتا ہے اور اگر تو نے یہ سمجھا کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا تو تو نے کفر کیا اور اگر یہ جانتے ہوئے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے تو نے گناہ کیا تو تو نے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ حقیر سے سمجھا۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ خَافَ اللَّهَ أَخَافَ اللَّهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللَّهَ أَخَافَهُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ .

۳ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ سے ڈرے گا اللہ ہر شے کو اس سے ڈرائے گا اور جو اللہ سے نہیں ڈرے گا اللہ اس کو ہر شے سے ڈرائے گا۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفَرِيَّةِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ عَرَفَ اللَّهَ خَافَ اللَّهَ وَخَافَ اللَّهَ سَحَّتْ نَفْسُهُ عَنِ الدُّنْيَا .

۴ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کو پہچانا وہ اللہ سے ڈرا اور جو اللہ سے ڈرا اس کا نفس دنیا سے بیزا ہوا۔

۵ - عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَوْمٌ يَتَعَمَلُونَ بِالْمَعَاصِي وَيَقُولُونَ نَرَجُو ، فَلَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمُ الْمَوْتُ ، فَقَالَ : هَؤُلَاءِ قَوْمٌ يَتَرَجَّحُونَ فِي الْأَمَانِي ، كَذَبُوا ، لَيْسُوا بِرَاجِحِينَ ، إِنْ مِنْ رَجَا شَيْئًا طَلَبَهُ وَمَنْ خَافَ مِنْ شَيْءٍ هَرَبَ مِنْهُ .

۵ - راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا کہ بعض لوگ گناہ کرتے ہوئے بخشش کی امید رکھتے ہیں اور اسی خیال میں مرتبے ہیں فرمایا یہ لوگ غلط آرزوئیں کرتے ہیں جھوٹے ہیں یہ رجا داتے نہیں ہیں جو کوئی کسی شے کا آرزو مند ہوتا ہے وہ اس کی طلب میں رہتا ہے اور جو کسی شے سے ڈرتا ہے وہ اس سے بھاگا کرتا ہے۔

۶ - وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ قَوْمًا مِنْ مَوَالِكِ يُلْمُونَ بِالْمَعَاصِي وَيَقُولُونَ نَرَجُو ، فَقَالَ : كَذَبُوا لَيْسُوا بِمَوَالٍ ، أُولَئِكَ قَوْمٌ تَرَجَّحَتْ بِهِمُ الْأَمَانِي ، مَنْ رَجَا شَيْئًا عَمِلَ لَهُ وَمَنْ خَافَ مِنْ شَيْءٍ هَرَبَ مِنْهُ .

۶ - میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا آپ کے دوستوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو معاصی پر ملامت کی جاتی ہے لیکن وہ کہتے ہیں ہمیں امید بخشش ہے فرمایا وہ جھوٹے ہیں وہ ہمارے دوست نہیں وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آرزوئوں نے چیر لیا ہے جو کسی شے کی امید کرتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کے لئے کام بھی کرتا ہے اور جو کسی چیز سے خوف کرتا ہے تو اس سے بھاگا کرتا ہے۔

۷ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمَّوٍ

رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ مِنَ الْعِبَادَةِ شِدَّةَ الْخَوْفِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اللَّهُ : وَإِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ، وَقَالَ جَلَّ تَنَاقُؤُهُ : «فَلَا تَخْشَوْا النَّاسَ وَآخِشُوا اللَّهَ» وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا» ، قَالَ : وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ حُبَّ الشَّرَفِ وَالذِّكْرِ لَا يَكُونَانِ فِي قَلْبِ الْخَائِفِ الرَّاهِبِ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عبارت کی صورت یہ ہے کہ اللہ سے شدید خوف رکھے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے اللہ کے بندوں میں علماء اس سے ڈرتے ہیں اور خدا نے فرمایا ہے لوگوں سے نہ ڈرو، مجھ سے نہ ڈرو اور یہ بھی فرمایا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے خدا اس کو بدری سے نکال دیتا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور پرہیزگار ہیں انہیں شرف و شہرت کی پرواہ نہیں ہوتی۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَابَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَلَّبِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ التَّمَالِظِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا [قَالَ] : قَالَ : إِنَّ رَجُلًا ، رَكِبَ الْبَحْرَ بِأَهْلِهِ فَكَسِرَ بِهِمْ ، فَلَمْ يَنْجُ وَمَنْ كَانَ فِي السَّفِينَةِ الْإِمْرَأَةُ الرَّجُلِ ، فَإِنَّهَا نَجَتْ عَلَى لَوْحٍ مِنَ الْأَوْجِ السَّفِينَةِ حَتَّى أَجَاتَ عَلَى حَزْبِرَةٍ مِنْ حَزَائِرِ الْبَحْرِ وَكَانَ فِي تِلْكَ الْجَزِيرَةِ رَجُلٌ يَقْطَعُ الطَّرِيقَ وَلَمْ يَدْعُ لِلَّهِ حُرْمَةً إِلَّا أَنْتَهَكَهَا فَلَمْ يَعْلَمْ إِلَّا وَالْمَرْأَةُ فَاتَمَّتْ عَلَى رَأْسِهِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ : إِنْسِيَّةٌ أَمْ حَبِيبِيَّةٌ ؟ فَقَالَتْ : إِنْسِيَّةٌ ، فَلَمْ يَكَلِّمْهَا كَلِمَةً حَتَّى جَلَسَ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِهِ ، فَلَمَّا أَنْ هُمُ بِهَا اصْطَرَبَتْ ، فَقَالَ لَهَا : مَا لِكَ تَضْطَرِبِينَ ؟ فَقَالَتْ : أَفَرَّقَ مِنْ هَذَا - وَأَوْفَمَاتُ يَبِيدُهَا إِلَى السَّمَاءِ - قَالَ : فَصَمَعْتِ مِنْ هَذَا شَيْئًا ؟ قَالَتْ : لَا أَوْعِزُّنِي بِهِ ، قَالَ : فَأَنْتِ تَفَرِّقِينَ مِنْهُ هَذَا الْفَرَقَ وَلَمْ تَتَّعِي مِنْ هَذَا شَيْئًا وَإِنَّمَا اسْتَكْرِهَكَ اسْتِكْرَاهَا فَأَنَا وَاللَّهِ أَوْلَى بِهَذَا الْفَرَقِ وَالْخَوْفِ وَأَحَقُّ مِنْكَ ، قَالَ : فَقَامَ وَلَمْ يُحَدِّثْ شَيْئًا وَرَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَابْتَسَتْ لَهُ هِمَّةٌ إِلَّا التَّوْبَةَ وَالْمُرَاجَعَةَ ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي إِذْ صَادَقَهُ رَاهِبٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ فَحَمِيَتْ عَلَيْهِمَا الشَّمْسُ فَقَالَ الرَّاهِبُ لِلشَّاتِ : ادْعُ اللَّهَ يَظْلُنَا بِهَذَا مَاءٍ ، فَقَدْ حَمِيَتْ عَلَيْنَا الشَّمْسُ فَقَالَ الشَّاتِ : مَا أَعْلَمُ أَنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي حَسَنَةٌ فَأَتَجَسَّسُ عَلَى أَنْ أَسْأَلَ شَيْئًا ، قَالَ : فَادْعُو أَنَا وَتُؤَمِّنُ أَنْتَ ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَقْبَلَ الرَّاهِبُ يَدْعُو وَالشَّاتِ يُؤَمِّنُ ، فَمَا كَانَ يَأْتِرَعُ مِنْ أَنْ أَظْلَمَتْهُمَا غَمَامَةٌ ، فَمَشَى تَحْتَهُمَا مِلْيَةً مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ تَفَرَّقَتِ الْجَادَةُ جَادَتَيْنِ فَأَخَذَ الشَّاتِ فِي وَاحِدَةٍ وَأَخَذَ الرَّاهِبُ فِي وَاحِدَةٍ فَأَذَا السَّخَابَةَ مَعَ الشَّاتِ ، فَقَالَ الرَّاهِبُ : أَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي ، لَكَ اسْتَحْبَابٌ وَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي فَأَخِزْنِي مَا قَصَصْتَكَ ؟ فَأَخْبَرَهُ بِخَبْرِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ : غُفِرَ لَكَ مَا مَضَى حَيْثُ دَخَلْتَ الْخَوْفَ

۲۳/۵/۱۳۸۵
۲۸/۳/۲۰۰۸

۴۵/۳
الطلاق

فَانظُرْ كَيْفَ تَتَكَوَّنُ فِيهَا تَسْتَقْبِلُ .

۸۔ راوی کہتا ہے حضرت علی بن الحسین نے فرمایا کہ ایک شخص موعاہل و عیال کشی میں سوار ہوا کشتی ٹوٹ جانے سے سوائے اس شخص کی باقی کے اور سب ڈوب گئے وہ عورت ایک تختہ کے سہارے ایک جزیرہ کے کنارے جا لگی اس جزیرہ میں ایک ڈاکو تھا جس نے حرمت الہیہ کی ہتک کرنے میں کوئی دقیقہ نہ روگذاشت نہ کیا تھا یہ عورت جب اس کے سامنے آئی تو اس نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا اور اس سے کہنے لگا تو از قسم انسان ہے یا از قسم جن۔ اس نے کہا میں انسان ہوں اس نے بغیر اس سے کچھ کہے اسے پکڑ کر لٹا دیا اور زنا کرنا چاہا عورت کے بدن میں کپکپی پڑ گئی اس نے پوچھا تو اتنی بے چین کیوں ہے اس نے کہا میں اس سے ڈرتی ہوں اور اشارہ کیا آسمان کی طرف، مرد نے کہا کیا تو نے اس سے پہلے بھی ایسا کام کر لیا ہے اس نے کہا نہیں، قسم ہے عورت و جلال خدا کی اس نے کہا تو صرف اسی کام کی وجہ سے آنا خوف کھا رہی ہے حالانکہ میں زبردستی تیرے ساتھ یہ کار بد کرنا چاہ رہا ہوں لہذا میں تجھ سے خدا سے ڈرنے کا زیادہ مستحق ہوں یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور بغیر اس سے کلام کئے اپنے گھر کی طرف چلا گیا اور اب اس کا کام سوائے توبہ اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کے کچھ اور نہ رہا۔

وہ راہ میں چلا جا رہا تھا کہ ایک راہب ہم سفر ملا۔ کڑی دھوپ تھی راہب نے اس جوان سے کہا۔ اللہ سے دعا کر کہ وہ ہمارے سایہ کے نیچے بادل بھیج دے۔ دھوپ بہت سخت ہے اس نے کہا میں نے کون سی نیکی کی ہے کہ اللہ سے دعا کرنے کی جرات کروں اس نے کہا اچھا میں دعا کرتا ہوں تم آئیں کہو۔ چنانچہ راہب نے دعا کی اور جوان نے آمین کہی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ بادل آگیا اور اس کے سایہ میں دونوں چلنے لگے اور دن میں دیر تک چلتے رہے پھر انھوں نے الگ الگ راستہ اختیار کیا ایک راستہ پر وہ جوان چلا دوسرے پر راہب، بادل اس جوان کے ساتھ ہو گیا۔ راہب نے کہا تو مجھ سے بہتر ہے تیری دعا قبول ہوئی میری نہیں۔ پھر مجھے بتا تیرا تعلق کیلئے اس نے عورت کا واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا تیرے اس خوف کی وجہ سے خدا نے تیرے گناہ بخش دیئے۔ پس آگے کے لئے خبردار رہنا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ . عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّمِيمِ ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حَمْرَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنْ مِمَّا حُفِظَ مِنْ حُطْبِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ لَكُمْ مَعَالِمٌ فَانْتَهَوْا إِلَى مَعَالِمِكُمْ وَإِنْ لَكُمْ نَهْيَةٌ فَانْتَهَوْا إِلَى نَهْيَاتِكُمْ أَلَا إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَعْمَلُ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ : بَيْنَ أَجَلٍ قَدْ مَضَى لَا يَنْدِي مَا لِلَّهِ ضَائِعٌ فِيهِ وَبَيْنَ أَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَنْدِي مَا لِلَّهِ قَائِمٌ فِيهِ فَلْيَأْخُذِ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ وَمِنْ دُنْيَاهُ لِآخِرَتِهِ وَفِي الشَّيْءِ قَبْلَ الْكِبَرِ وَفِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِيَدِهِ مَا بَعْدَ الدُّنْيَا مِنْ مُسْتَعْتَبٍ وَمَا بَعْدَ هَامِنْ ذَا إِلَّا الْجَنَّةُ أَوْ النَّارُ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ کے خطبوں میں سے جو میں نے یاد کیا یہ ہے کہ حضرت

نے فرمایا۔ لوگو! تمہارے لئے دلائل برابر ہیں اور تمہارے لئے ایک نہایت ہے پس اپنی نہایت پر نظر رکھو آگاہ ہو کہ بندہ مومن دو قوتوں کے درمیان کام کرتا ہے ایک عمر کا وہ حصہ ہے جو گزر چکا وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے متعلق کیا کرے گا اور عمر کا ایک وہ حصہ ہے جو باقی ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے متعلق کیا فیصلہ کرے گا پس چاہیے کہ بندہ مومن جو کام کرے جو اس کے نفس کے لئے مفید ہو اور دنیا سے آخرت کے لئے حاصل کرے اور جوانی میں بڑھاپے سے پہلے اور زندگی میں موت سے پہلے۔ قسم اس ذات کی جس کے ہتھ قدرت میں محمد کی جان ہے کہ دنیا کے بعد کوئی عذر قبول نہ ہوگا اس دنیا کے علاوہ سوائے جنت و نار کوئی اور گھر نہیں۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيعِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ وَجَلَّتْ : وَوَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ ، قَالَ : مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ يَرَاهُ وَيَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَيَعْلَمُ مَا يَعْمَلُهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ فَيَحْجِزُهُ ذَلِكَ عَنِ الْقَبِيحِ مِنَ الْأَعْمَالِ فَذَلِكَ الَّذِي خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى .

۱۰۔ آری جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں کے متعلق فرمایا، جس نے یہ جان لیا کہ اللہ ہر اس کام کو دیکھتا ہے جو وہ کرتا ہے اور ہر اس بات کو سنتا ہے جو وہ کہتا ہے اور اس کے ہر عمل کو اچھا ہو یا بُرا جاننے والا ہے تو وہ شخص اعمالِ قبیح سے رک جاتا ہے یہ مطلب ہے اس آیت کا کہ جس نے خوف کیا مقامِ رب سے اور بُری خواہشوں سے نفس کو روکا۔
دو جنتوں سے مراد ایک تو بہشتِ دنیا ہے وہ حاصل ہوتی ہے نقلتے الٰہی پر راضی ہونے سے اور دوسری بہشتِ آخرت ہے جو جزا ہے مرضی الٰہی پر راضی ہونے کی۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي سَاذَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ خَائِفًا رَاجِيًا ، وَلَا يَكُونُ خَائِفًا رَاجِيًا حَتَّى يَكُونَ غَامِلًا لِمَا يَخَافُ وَيَرْجُو .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کوئی مومن، مومن نہیں ہو سکتا جب تک خوف کرنے والا اور امید کرنے والا نہ ہو اور ایسا نہیں ہو سکتا جب تک خوف اور رجاء کے معاملات پر عمل کرنے والا نہ ہو۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسِي ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ قُسَيْبِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْحَدَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ : ذَنْبٌ قَدْ مَضَى لَا يَتَدْرِي مَا سَعَى اللَّهُ فِيهِ وَعَمْرٌ قَدْ بَقِيَ لَا يَتَدْرِي مَا يَكْتَسِبُ فِيهِ مِنَ الْعَهَالِكِ ، فَهَوَ لَا يَصْبِحُ إِلَّا خَائِفًا وَلَا يَصْلِحُهُ إِلَّا الْخَوْفُ .

۱۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے مومن دو خوفوں کے درمیان ہے ایک نہ گناہ جو گزر گیا نہیں جانتا کہ خدا نے اس کے متعلق کیا کیا دوسرے باقی عمر کے متعلق نہیں جانتا کہ کیسی ہلک غلطیوں کا مرتکب ہو گا۔ وہ صبح کرتا ہے خوف کی حالت میں اور اس کی اصلاح نہیں کر سکتا مگر خوف۔

۱۳- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَبِي يُقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ وَنَ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا [وَأَفِي قَلْبِهِ نُورَانِ: نُورُ خَيْقَةٍ وَنُورُ رَجَاءٍ لَوْؤِزِينَ هَذَا لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا وَكَوؤُزِينَ هَذَا لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا].

۱۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے باپ نے فرمایا ہے کوئی بندہ مومن ایسا نہیں جس کے قلب میں دو نور نہ ہوں نور خوف اور نور رجاء اگر ان دونوں کو وزن کیا جائے تو ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ ہوگی۔

ایک سو باسٹھ واں باب اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن

(باب) ۱۶۲

﴿حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنِ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّاءِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لَا يَتَكَلَّمُ الْعَامِلُونَ لِي عَلَى أَعْمَالِهِمْ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا لِنَوَابِي ، فَإِنَّهُمْ لَوْ اجْتَهَدُوا وَاتَّبَعُوا أَنْفُسَهُمْ - أَعْمَارَهُمْ - فِي عِبَادَتِي كَانُوا مَقْصَرِينَ غَيْرَ بِالغَيْنِ فِي عِبَادَتِهِمْ كُنَّ عِبَادَتِي فِيمَا يَطْلُبُونَ عِنْدِي مِنْ كَرَامَتِي وَالنَّعِيمِ فِي جَنَّتِي وَرَفِيعِ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى فِي جَوَارِي وَلَكِنْ بِرَحْمَتِي فَلْيَبْتَئُوا وَقْصَلِي فَلْيَرْجُوا وَإِلَيَّ حُسْنِ الظَّنِّ بِي فَلْيَطْمَئِنُّوا ، فَإِنَّ رَحْمَتِي عِنْدَ ذَلِكَ تُدْرِكُهُمْ ، وَمَسِيَّ بِلَعْنَتِهِمْ رِضْوَانِي ، وَمَغْفِرَتِي تَلْبَسُهُمْ غَفْوِي فَإِنِّي أَنَا اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَبِذَلِكَ تَسَمَّيْتُ .

۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عمل کرنے والے اپنے عمل میں میرے ثواب پر بھروسہ نہیں کرتے یہ لوگ اگر کوشش کریں اور عمر بھر اپنے نفسوں کو میری عبادت کے تعب میں ڈالیں تو مجھیں تاجر رہیں

گئے اور میری عبادت کی تہہ تک نہ پہنچ سکیں گے جس سے جستجو کر لیں میرے انعام و اکرام کی اور ان نعمتوں کی جو میری جنت میں ہیں اور وہ بلند درجات جو میرے جوار میں ہیں لیکن یہ سب کچھ میری رحمت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ پس لوگوں کو چاہیے کہ مجھ سے ڈریں اور میرے فضل کے امیدوار ہیں میری طرف اچھا لگنا رکھیں تو مطمئن ہو جائیں گے۔

ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پالے گی اور میری رضا اور مغفرت ان تک پہنچ جائے گی اور میرا عقوبان کو ڈھانپ لے گا میں رحمن و رحیم اللہ ہوں اور اسی لئے میرا یہ نام ہے۔

۲ - ابن محبوب ، عن جمیل بن صالح ، عن بُرید بن معاویة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال :
وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيِّ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ - وَهُوَ عَلَى مَنبَرِهِ - وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا
أَعْطَى مُؤْمِنٌ قَطُّ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا يُحْسِنَ ظَنِّيَهُ بِاللَّهِ وَرَجَائِهِ لَهُ وَحُسْنَ خُلُقِهِ وَالْكَفَّ عَنِ
اغْتِيَابِ الْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعَدِّبُ اللَّهُ مُؤْمِنًا بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْإِسْتِغْفَارِ إِلَّا بِسُوءِ ظَنِّيهِ بِاللَّهِ
وَ تَقْصِيرِهِ مِنْ رَجَائِهِ وَسُوءِ خُلُقِهِ وَأَغْتِيَابِهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُخْسِنُ ظَنُّهُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ
بِاللَّهِ إِلَّا كَانَ اللَّهُ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ لِأَنَّ اللَّهَ كَرِيمٌ ، بِيَدِهِ الْخَيْرَاتُ ، يَسْتَجِيبُ أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ
الْمُؤْمِنُ قَدْ أَحْسَنَ بِهِ الظَّنَّ ثُمَّ يُخْلِفُ ظَنَّهُ وَرَجَاءَهُ ، فَأَحْسِنُوا بِاللَّهِ الظَّنَّ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہم نے کتاب علی میں یہ پایا کہ رسول اللہ نے منبر پر فرمایا۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کسی مومن کو دنیا و آخرت کی نیکی اس وقت تک کبھی نہیں دی گئی جب تک اللہ کے ساتھ اس کا حسن ظن نہ ہو اور اپنی امیدوں کو اس سے وابستہ نہ رکھتا ہو اور حسن ظن خلق کا مالک نہ ہو، مومنین کی غیبت سے باز نہ رہے اور قسم ہے معبود کیلئے، خدا کسی مومن کو بعد توبہ استغفار معذب نہیں کرتا۔ لیکن جب خدا سے اس کو سونے ظن ہو اور امید میں کوتاہی ہو یا بد ظنی ہو یا مومنوں کی غیبت کرے۔ خدا کی قسم بندہ مومن کا حسن ظن خدا کے ساتھ اسی صورت میں ہو گا کہ وہ مومن اپنے ظن کے مطابق خدا کو سمجھے بھی یعنی یہ نہ جانے کہ خدا کا راسخ مطلق ہے کیونکہ سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے وہ جیسا کہ تلبہ اس بات سے کہ بندہ مومن حسن ظن کے بعد اپنے ظن کے خلاف عمل کرے اور اپنی امید اس سے قطع کرے۔ پس اللہ کی طرف اچھا لگنا رکھو اور اسی طرف رغبت کرو۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرْزِيعٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ
الرِّضَا عليه السلام قَالَ : أَحْسِنِ الظَّنَّ بِاللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ بِي ، إِنْ
خَيْرًا فَخَيْرًا وَإِنْ شَرًّا أَشْرَأ .

۳۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھو خدا حدیث قدسی میں فرماتا ہے۔ میں بندہ مومن کے نزدیک ہوں

اگر وہ میرے متعلق اچھا لگتا ہے تو اس کے لئے بہتر ہے اور اگر بُرا لگتا ہے تو بُرا ہی ہے۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْمُنْقَرِي ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : حُسْنُ الظَّنِّ بِاللَّهِ أَنْ لَا تَرْجُوَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا تَخَافَ إِلَّا الذَّنْبَ .
۴۰۰ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے ساتھ حسن ظن یہ ہے کہ اسی سے امید رکھی جائے اور اسی کا گناہ کرنے سے خوف کیا جائے۔

ایک سو ترسٹھ واں باب اعترافِ تقصیر

((باب)) ۱۶۳

:: (الإِعْتِرَافُ بِالتَّقْصِيرِ) ::

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلْفٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قَالَ لِبَعْضِ وَلَدِيهِ : يَا بَنِيَّ عَلَيْكَ بِالْجِدِّ لِأَخْرَجَ حَقَّ نَفْسِكَ مِنْ حِدَّةِ التَّقْصِيرِ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَاعَتِهِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَعْْبُدُ حَقَّ عِبَادَتِهِ .

۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے ایک نوزند سے بیٹا کو کشش کو اپنے لئے لازم قرار دو اور عبادت و طاعتِ خدا میں اپنی تقصیر کے معترف رہو کیونکہ تمہارا حق عبادت کا حق کوئی اور نہیں کر سکتا۔

۲ - عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَعْضِ الْعِرَاقِيِّينَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْثَرِي الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا جَابِرُ لَا أَخْرَجَكَ اللَّهُ مِنَ النَّقِصِ وَلَا [التَّقْصِيرِ] .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر جعفی سے فرمایا۔ خدا تم کو نقص اور تقصیر سے خارج کرے۔

۳ - عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ رَجُلًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ عَبْدَ اللَّهِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ قَرَّبَ فَوْبَانًا فَلَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ ، فَقَالَ لِتَفِيهِهِ : مَا أَنْبَأْتُكَ إِلَّا مِنْكَ وَمَا الذَّنْبُ إِلَّا لَكَ ، قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ : ذَمُّكَ لِنَفْسِكَ أَفْضَلُ مِنْ

عِبَادَتِكَ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۳- راوی کہتا ہے میں نے امام کاظم علیہ السلام سے سنا کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص چالیس سال سے عبادت کر رہا تھا پھر اس نے قربانی کی جو قبول نہ ہوئی۔ اس نے اپنے نفس سے کہا جو کچھ ہو اتیری وجہ سے ہو گا گناہ تیرا ہی ہے۔ خدا نے اسے وحی کی۔ تیرا اپنے نفس کی خدمت کرنا افضل ہے تیری چالیس سالہ عبادت سے۔

۴- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عَبَسَةَ بِنِ ابْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّانَ ، عَنِ الْقَضِيِّ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تَقُولَ : اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْمُعَارِبِينَ وَلَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ ، قَالَ : قُلْتُ : أَمَا الْمُعَارِبُونَ فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّ الرَّجُلَ يُعَارِضُ الدِّينَ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَمَا مَعْنَى لَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ؟ فَقَالَ : كُلُّ عَمَلٍ تُرِيدُ بِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَكُنْ فِيهِ مُقَصِّرًا عِنْدَ تَقْسِيكَ فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِي أَعْمَالِهِمْ فِي مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ مُقَصِّرُونَ إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۴- فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے اکثر یہ دعا کیا کہ وہ خداوند اعلیٰ رعایتی ایمان و الاقرار نہ دے اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کرے میں نے عاریتاً ایمان دیئے ہوؤں کو تو پہچان لیا اور جان لیا کہ ایک شخص عاریتاً دین میں آتا ہے پھر اس سے نکل جاتا ہے لیکن تقصیر سے خارج ہونے کے کیا معنی، فرمایا جو عمل تم کرو تو اسے اپنے دل میں کہہ سکو کیوں کہ جو عمل بندوں کا خدا اور اس کے نفس کے درمیان ہے وہ ان میں ضرور کوتاہی کرنے والے ہیں سوائے ان کے جن کو خدا نے معصوم بنا لیا ہے۔

ایک سو چونسٹھ وال باب

اطاعت و تقویٰ

(باب) ۱۶۴

﴿الطَّاعَةِ وَالتَّقْوَى﴾

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَزَائِمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا تَذْهَبْ بِكُمْ الْمَذَاهِبُ ، فَوَاللَّهِ مَا شَبَعْنَا إِلَّا مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ .

۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مذاہب باطلہ تم کو مذہب حق سے نہ ہٹا دیں۔ خدا کی قسم ہمارا شیعہ وہی ہے جو خدا کی

اطاعت کرے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ قَسْبَالٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فِي حِجَّةِ الْوُدَّاعِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ وَاللَّهِ مَا مِنْ شَيْءٍ يُقَرَّبُ بِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا وَقَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ يُبْعَدُ بِكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، أَلَا وَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ نَفَثَ فِي رُؤُوعِي أَنَّهُ لَنْ تَمُوتَ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلُ أَحَدَكُمْ اسْتِظْطًا، شَيْءٌ مِنَ الرِّزْقِ أَنْ يَطْلُبَهُ بِغَيْرِ حِيلَةٍ، فَإِنَّهُ لَا يُدْرِكُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خطبہ بیان فرمایا حضرت رسول خدا نے حجۃ الوداع میں اور فرمایا، لوگو! اللہ کوئی شے تم کو جنت سے قریب کرنے والی اور دوزخ سے دور رکھنے والی نہیں ہے مگر وہ جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور کوئی شے تم کو نار سے قریب کرنے والی اور جنت سے دور کرنے والی نہیں، مگر وہی جس کی نہیں میں نے کہہ آگاہ ہو کہ جبرئیل نے میرے دل میں یہ وحی ڈالی کہ کوئی شخص نہیں مگر واجب تک اس کا رزق پورا نہ ہو۔ اللہ سے ڈرو اور اس کی طلب میں پوری کوشش کرو اور تم میں سے کوئی ایسی روزی تلاش نہ کرے جو حلال نہ ہو۔ کوئی اللہ سے نہیں پاسکتا سوائے اس کی اطاعت کے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، وَأَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، جَمْعًا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا جَابِرُ أَيُّ تَكْنَفِي مَنِ انْتَحَلَ التَّشْبِعَ أَنْ يَقُولَ بِحُسْنِ أَهْلِ الْبَيْتِ، فَوَاللَّهِ مَا شَبِعْنَا إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَأَطَاعَهُ وَمَا كَانُوا يَمُرُّونَ بِأَبِي جَابِرٍ إِلَّا بِالتَّوَامُصِ وَالتَّحْشِيعِ وَالْأَمَانَةِ وَكَثْرَةِ ذِكْرِ اللَّهِ وَالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَالْبِرِّ بِأَلْوَالِدِينَ وَالتَّعَاهُدِ لِلْجِيرَانِ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْمَارِئِينَ وَالْأَيْتَامِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَكَفِّ الْأَلْسِنِ عَنِ النَّاسِ إِلَّا مِنَ الْخَيْرِ؛ وَكَانُوا أَمْنَاءَ عَشَائِرِهِمْ فِي الْأَشْيَاءِ، قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ مَا نَعْرِفُ الْيَوْمَ أَحَدًا بِهَذِهِ الصِّفَةِ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ لَا تَدَّهِنَنَّ بِكَ الْمَذَاهِبُ حَسْبُ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ: أَحِبُّ عَلِيًّا وَأَتَوَلَّاهُ ثُمَّ لَا يَكُونُ مَعَ ذَلِكَ فِعْلًا؛ فَلَوْ قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ - فَرَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام - ثُمَّ لَا يَنْبَغُ سِوَتَهُوَلَا يَعْمَلُ بِسُنَّتِهِ مَا نَعَهُ حُبُّهُ إِيَّاهُ شَيْئًا فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْمَلُوا لِمَا عِنْدَ اللَّهِ، لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ أَحَدٍ قَرَابَةٌ، أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [وَأَكْرَمُهُمْ عَلَيَّ] اتَّقَاهُمْ وَاعْمَلُوا بِطَاعَتِهِ، يَا جَابِرُ وَاللَّهِ مَا يَنْقَرُبُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَّا بِطَاعَتِهِ

وَمَا مَعَنَا بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَلَا عَلَيَّ اللَّهُ لِأَحَدٍ مِنْ حُجَّةٍ ، مَنْ كَانَ لِلَّهِ مُطِيعًا وَقَبُولًا وَلِيًّا وَمَنْ كَانَ لِلَّهِ غَاصِيًا فَهُوَ لَنَا عَدُوًّا ؛ مَا نَتَّالُ وَلَا يَتَّبِنُنَا إِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْوَرَعِ .

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا۔ اے جابر صرف یہ کہنا کہ ہم اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں شیعیت کے لئے کافی ہے خدا کی قسم ہمارا شیعہ نہیں ہو سکتا مگر جب کہ اللہ سے ڈرے۔ اس کی اطاعت کرے اور اے جابر یہ نہیں ہو سکتا بغیر تواضع، خضوع و خشوع، ادا سے امانت، کثرت ذکر خدا، روزہ نماز، والدین سے نیکی، جن سلوک، ہمسایہ فقیروں اور مسکینوں، مقرر و قبول اور یتیموں سے اور قول میں صداقت ہو، قرآن کی تلاوت ہو اور لوگوں کے بارے میں نیکی کے سوا کچھ نہ کہنا اور اپنے قبائل کی اشیاء میں امین ہونا۔ جابر نے کہا یا بن رسول اللہ اس زمانہ میں ایسا آدمی تو کوئی نظر نہیں آتا فرمایا۔ اے جابر، مذاہب باطلہ تم کو مذہب سے ہٹا دیں کیا یہ کافی ہے ایک شخص کے لئے کہنا کہ میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں اور اس کے سوا وہ کرنے والا کچھ نہ ہو ایسے ہی اگر وہ کہے کہ میں رسول اللہؐ کو دوست رکھتا ہوں۔ رسول علیؑ سے بہتر ہیں اس کے بعد وہ رسولؐ کی سیرت کی پیروی نہ کرے اور ان کی سنت پر اس کا عمل نہ ہو تو حضرت کی محبت اس کے کچھ فائدہ نہ دے گی، اللہ سے ڈرو اور صحیح عمل کرو جو ہمیشہ خدا مقبول ہو کسی شخص اور خدا کے ربیبان قرابت نہیں ہے۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب و مکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اور اس کی اطاعت عملاً زیادہ کرنے والا ہے اے جابر کوئی خدا کا مقرب نہیں بن سکتا مگر اطاعت سے اس کے بغیر ہمارے ساتھ ہونا برأت نہیں اور نہ خدا پر کوئی محبت ہے جو اللہ کا مطیع ہے وہ ہمارا دوست ہے جو اللہ کا گنہگار ہے وہ ہمارا دشمن ہے ہماری ولایت کو کوئی نہیں پاسکتا مگر عمل اور پرہیزگاری سے۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَ عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْقَضِيلِ بْنِ شَادَانَ ، جَمْعًا ، عَنِ

ابن أبي عمير ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُومُ عُنُقُ مِنَ النَّاسِ قِيَامَتَهُمْ بَابَ الْجَنَّةِ فَيُضْرَبُونَ ، فَيَقَالُ لَهُمْ : مَنْ أَنْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : نَحْنُ أَهْلُ الصَّبْرِ فَيَقَالُ لَهُمْ : عَلَى مَا صَبَرْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : كُنَّا نَسْبُرُ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَنَضِيرُ عَنْ مَعَاصِي اللَّهِ ؛ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقُوا ؛ ادْخُلُوهُمْ الْجَنَّةَ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّمَا يُوقِى السَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ» .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت لوگ قبروں سے اٹھ کر دروازہ جنت پر آئیں گے اُسے کہنا کھٹائیں گے ان کو پوچھا جائے گا تم کون ہو، وہ کہیں گے ہم اہل صبر ہیں ان سے کہا جائے گا۔ تم نے کس چیز پر صبر کیا وہ کہیں گے ہم نے اطاعت خدا میں ہر مصیبت پر صبر کیا اور معاصی سے رکنے پر ہر مصیبت پر صبر کیا۔ اللہ کہے گا انہوں نے سچ کہا۔ انہیں جنت میں داخل کرو۔ خدا فرماتا ہے صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

۵ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ ؛ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عُمَانَ ؛ عَنْ أَبِي

عَبْدَةَ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : لَا يَقِلُّ عَمَلٌ مَعَ تَقْوَىٰ وَ كَيْفَ يَقِلُّ مَا يَتَّقِبَلُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تقویٰ کے ساتھ کوئی عمل کم نہیں ہوتا اور کیسے سمجھا جائے وہ عمل جس کو خدا قبول کرے۔

۶۔ حَمِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَامَعَشَرَ السَّبْعَةِ - شِبَعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ - كُونُوا السَّمْرَةَ أَلْوَسَطَىٰ يَرْجِعُ إِلَيْكُمْ الْعَالِي وَيَلْحَقُ بِكُمْ الثَّالِي ؛ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِيِّينَ لَهُ سَعْدٌ : جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا الْعَالِي ؟ قَالَ : قَوْمٌ يَقُولُونَ فِينَا مَا لَا نَقُولُهُ فِي أَنْفُسِنَا ؛ فَلَيْسَ أَوْلَيْكَ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهُمْ ؛ قَالَ فَمَا الثَّالِي ؟ قَالَ : الْمُرْتَادُ يُرِيدُ الْخَيْرَ ؛ يُبَلِّغُهُ الْخَيْرَ يُوجِرُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا مَعَنَا مِنَ اللَّهِ بَرَاءَةٌ وَلَا بَيْنُنَا وَبَيْنَ اللَّهِ قَرَابَةٌ وَلَا تَنَاوَلَى اللَّهُ حُجَّةً وَلَا تَقْرُبُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا بِالطَّاعَةِ ؛ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُطِيعًا لِلَّهِ تَنَفَّعَهُ وَلَا يَتَنَاوَلُ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ غَاصِبًا لِلَّهِ لَمْ تَنَفَّعَهُ وَلَا يَتَنَاوَلُ ؛ وَيَحْكُمُ لَا تَنْتَقِرُ وَآ ؛ وَيَحْكُمُ لَا تَنْتَقِرُ وَآ .

۶۔ ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اے گروہ شیعہ، اے شیعیان آلِ محمد تم تکبیر کی طرح بڑھیں پر اعتماد کیا جاتا ہے تاکہ غالی تمہاری طرف لوٹے اور پس ماندہ تم سے مل جائے۔ سعد انصاری نے کہا میں آپ پر خدا ہوں غالی کون ہے؟ فرمایا وہ لوگ ہیں جو ہمارے میں وہ باتیں کہتے ہیں جو اپنے لئے نہیں کہتے۔ یہ لوگ ہم میں سے نہیں اور نہ ہم ان میں سے ہیں اس نے کہا تالی کون ہے فرمایا وہ ہے جو عمل خیر کا استنباط عملِ امام سے کرتا ہے وہ نیکی کو پالیتا ہے اور اس پر اس کو اجر ملتا ہے پھر ہم سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ ہمارے ساتھ رہنے میں برأت نہیں، کیوں کہ ہمارے اور اللہ کے درمیان کوئی قرابت نہیں اور نہ ہمارے لئے اللہ پر کوئی حجت ہے خدا سے تقرب حاصل نہیں کیا جا سکتا مگر اطاعت سے جو اللہ کی اطاعت کرے گا اس کو ہماری ولایت نفع دے گی اور جو عامی ہوگا ہماری ولایت اس کو نفع نہ دے گی وائے ہر تم پر شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ، شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ؛ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَذَكَرْنَا الْأَعْمَالَ فَقُلْتُ أَنَا : مَا أَضْعَفَ عَمَلِي . فَقَالَ : مَهْ ، اسْتَغْفِرُ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ لِي : إِنَّ قَلِيلَ الْعَمَلِ مَعَ التَّقْوَىٰ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرِ الْعَمَلِ بِلا تَقْوَىٰ . قُلْتُ : كَيْفَ يَكُونُ كَثِيرٌ بِلا تَقْوَىٰ ؟ قَالَ : نَمَّ وَمِثْلُ الرَّجُلِ يُطْعَمُ طَعَامَهُ وَيَرَفُّ قُبْرَهُ جَبْرًا وَ يَوَطِّي رَحْلَهُ فَإِذَا ارْتَفَعَ لَهُ الْبَابُ مِنَ الْحَرَامِ دَخَلَ فِيهِ ، وَهَذَا الْعَمَلُ بِلا تَقْوَىٰ وَيَكُونُ الْآخِرُ لَيْسَ عِنْدَهُ فَإِذَا ارْتَفَعَ لَهُ الْبَابُ مِنَ الْحَرَامِ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا ہم نے اپنے اعمال کا ذکر چھیڑا۔ میں نے کہا میرا عمل کس قدر کمزور ہے۔ فرمایا استغفر اللہ اسے پھوڑو کم عمل اگر تقویٰ کے ساتھ ہو تو وہ بلا تقویٰ کے زیادہ عمل سے بہتر ہے میں نے کہا بلا تقویٰ کے عمل کثیر کیسے ہو گا فرمایا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھانا کھلتا ہے اور اپنے پرلوسیروں سے ہنرتی و مدارا پیش آتا ہے اور ہمان نواز کی تلبہ لیکن جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے پس یہ عمل بلا تقویٰ ہے اور دوسرا وہ ہے جس کے پاس کچھ نہیں جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اس میں داخل نہیں ہوتا۔

۸۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي ذَاوُدَ الْمُسْتَرِقِ ، عَنْ مُحْسِنِ الْمُبْتَمِعِيِّ ، عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَا نَقَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا مِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِي إِلَى عِزِّ التَّقْوَى إِلَّا أَغْنَاهُ مِنْ غَيْرِ مَالٍ وَأَعَزَّهُ مِنْ غَيْرِ عَشِيرَةٍ وَأَنَسَهُ مِنْ غَيْرِ بَشَرٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ خدا نے کسی بندہ کو معاصی کی ذلت سے نکال کر اگر تقویٰ کی عزت دی ہے اور اس کو بغیر مال کے غنی بنا دیا ہے اور بغیر قبیلہ کی مدد کے عزت دی ہے اور بغیر انسان سے تنہائی سے مانوس بنا دیا ہے۔

ایک سو پینسٹھ واں باب

ورع

۱۶۵ (بَابُ الْوَرَعِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ ، عَنْ رَبِيعِ الشَّعْثَانِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ هِلَالِ التَّمَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي لَأَلْقَاكَ إِلَّا فِي الْيَسَنِ فَاخْتَرْنِي بِشَيْءٍ آخُذِيهِ ، فَقَالَ : أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالْوَرَعِ وَالْإِحْتِيَادِ وَأَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُ إِحْتِيَادًا لِدَوْرَعٍ فِيهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ چند سال میں ایک بار حاضر خدمت ہوتا ہوں پس مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے کہ میں اس پر عمل کروں۔ فرمایا۔ خدا سے ڈرنا، گناہوں سے پرہیز کرنا اور حصول نیکی کی کوشش کرنا اور جب گناہ سے نہ بچا جائے تو یہ کوشش فائدہ نہ دے گی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : اتَّقُوا اللَّهَ وَصُوتُوا دِينَكُمْ بِالْوَرَعِ .

۷۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم کو نصیحت کی اطاعتِ خدا کا حکم دیا اور دنیا سے رغبت نہ رکھنے کے لئے فرمایا۔ پھر فرمایا پرہیزگاری کو اپنے لئے لازم قرار دو، خدا کی رحمت بغیر پرہیزگاری کے نہیں ملتی۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ : وَعَطْنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَمَرَ وَرَهْدًا ، ثُمَّ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ فَإِنَّهُ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِالْوَرَعِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ سے سنا اللہ سے ڈرو اور اپنے دین کی حفاظت پرہیزگاری سے کرو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي جَمَلَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَتَمَعُّ اخْتِئَادُ لَوَرَعٍ فِيهِ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے بغیر پرہیزگاری اجتہاد نافع نہیں۔

۵۔ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادِ الصَّبِئِيِّ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ أَشَدَّ الْعِبَادَةِ الْوَرَعُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے پرہیزگاری سخت ترین عبادت ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرْزِيعٍ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيُّ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا تَلَقَى مِنَ النَّاسِ فَبِكَ ؟ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : وَمَا الَّذِي تَلَقَى مِنَ النَّاسِ فِيهِ ؟ فَقَالَ : لَا يَزَالُ يَكُونُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الرَّجُلِ الْكَلَامُ فَيَقُولُ جَعْفَرِيُّ حَبِيبٌ ، فَقَالَ : يُعَيِّرُ كُفَّ النَّاسِ بِي ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو الصَّبَّاحِ : نَعَمْ قَالَ : فَقَالَ : مَا أَقَلَّ وَاللَّهِ مِنْ يَتَّبِعُ جَعْفَرَ أَمِينَكُمْ ، إِنَّمَا أَصْحَابِي مِنَ اشْتَدَّ وَرَعُهُ ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ ، وَرَجَا ثَوَابَهُ ، فَهَوْلَاءُ أَصْحَابِي .

۶۔ ابو الصباح کنانی نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کس قدر تکلیف ہوتی ہے آپ کے بارے میں ہم کو لوگوں سے فرمایا میرے بارے میں تم کو لوگوں سے کیا آزار پہنچتا ہے ابو الصباح نے کہا مجھ سے ہمیشہ ایک شخص سے گفتگو ہوا کرتی ہے

وہ کہتا ہے جعفری خبیث ہوتے ہیں فرمایا لوگ میری وجہ سے تم کو عیب لگاتے ہیں ابوالصباح نے کہا۔ فرمایا یہ اس وجہ سے ہے کہ تم میں میرے بچے پیرو بہت کم ہیں میرے اصحاب تو وہ ہیں جو پرہیزگاری میں زیادہ سخت ہوں اپنے خالق کے لئے عمل کریں اور اس کے ثواب کی امید رکھیں ایسے ہیں میرے اصحاب۔

۷۔ حَنَّانُ بْنُ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَارَةَ الْعَرَّازِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : ابْنُ آدَمَ أَحَبَّنِي مَا حَرَمْتُ عَلَيْكَ ، تَكُنْ مِنَ أَوْرَعِ النَّاسِ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے۔ اے ابن آدم جو میں نے تیرے اوپر حرام کر دیا ہے اس سے بچ کر پرہیزگاریوں میں سے ہوجائے گا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْوَرَعِ مِنَ النَّاسِ ؛ فَقَالَ : الَّذِي يَتَوَرَّعُ عَنْ مَخَارِمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۸۔ راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ پرہیزگاری سے کون مراد ہے فرمایا جو محام سے پرہیز کرتا ہے

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالْوَرَعِ وَالْإِحْتِبَادِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَفَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَحُسْنِ الْجَوَارِ وَكُونُوا دُعَاةً إِلَى أَنْفُسِكُمْ بِغَيْرِ السِّنِّكُمْ وَكُونُوا زَيْنًا وَلَا تَكُونُوا شَيْنًا ، وَعَلَيْكُمْ بِطَوْلِ التَّرْكَوعِ ؛ فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا طَالَ التَّرْكَوعُ وَالسُّجُودَ هَتَفَ إِبْلِيسُ مِنْ خَلْفِهِ وَقَالَ : يَا وَيْلَهُ أَطَاعَ وَعَصَيْتُ وَسَجَدَ وَآبَيْتُ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے اوپر لازم کرد تقویٰ، پرہیزگاری، کوشش امر میں سچ بات کہنا، امانت ادا کرنا، پرہیزی سے نیکی اور اپنے عمل سے اپنے دین کی طرف لوگوں کو بلانا، صحت اپنی زبانوں سے بلکہ اپنے اعمال سے اپنے آئمہ کے لئے زینت بنو۔ اور بد اعمالی سے ان کے لئے باعث تنگ نہ بنو اور اپنے رکوع و سجود کو طول دو کہ جب تم طول دیتے ہو تو شیطان تمہارے پیچھے سے کہتا ہے ہائے اس نے اطاعت کی اور میں نے نافرمانی کی، اس نے سجدہ کیا اور میں نے سجدہ سے انکار کیا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَدَخَلَ عَيْسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِيُّ فَرَحَّبَ بِهِ وَقَرَّبَ بِهِ مِنْ مَجْلِسِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا

عيسى بن عبد الله ليس منّا - ولا كرامة - من كان في مضر فيه مائة ألف أو يزيدون و كان في ذلك المضر أحد أوزع منه (۱)

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ عیسیٰ بن عبد اللہ اسی حاضر ہوا حضرت نے مرہا ہا اور اپنے قریب بٹھا کر فرمایا۔ اے عیسیٰ وہ لوگ ہم سے نہیں اور نہ ان کے لئے کوئی کرامت و بزرگی ہے کہ اگر کسی شہر میں ہمارے شیعہ ایک لاکھ اور اس سے بھی زائد ہوں اور ہمارے مخالفوں میں ایک شخص بھی ان سے زیادہ پرہیزگار ہو (کیونکہ اس سے ہماری دوستی بظاہر ہوگی)۔

۱۱۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَوْصِنِي، قَالَ أَوْصِكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالْوَرَعِ وَالْإِحْتِنَادِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يَتَّبِعُ اجْتِنَادَ لَأَوْرَعٍ فِيهِ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے عرض کی۔ مجھے نصیحت فرمائیے، فرمایا میری نصیحت یہ ہے کہ اللہ سے ڈرو، پرہیزگار بنو، عبادت میں مشقت کو برداشت کرو اور یہ جان لو کہ یہ مشقت فائدہ مند ہے کی جب تک پرہیزگاری نہ ہو۔

۱۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ؛ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَعْبُونَا بِالْوَرَعِ؛ فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكُمْ بِالْوَرَعِ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ قَرَابًا، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا، فَمِنَّا النَّبِيُّ وَمِنَّا الصِّدِّيقُ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ.

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہماری مدد پرہیزگاری سے کرو جو شخص کہ پرہیزگاری کے ساتھ خدا کے سامنے جائے گا اس کو مشادگی نصیب ہوگی، خدا فرماتا ہے۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو یہ لوگ اس گروہ کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے اپنی نعمتیں نازل کیں ہیں اور وہ انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین ہیں اور یہ اچھے رفیق ہوں گے پس ہم میں نبی بھی ہیں صدیق بھی ہیں شہداء و صالحین بھی ہیں۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّا لَأَنْعَدُ الرَّجُلَ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ لِيَجْمِيعَ أَمْرًا نَأْتِيهِ أَمْرًا بِدَأْ؛ أَلَا وَإِنْ مِنْ اتِّبَاعِ أَمْرِنَا وَإِذَا تَبَهُ الْوَرَعُ، فَتَزَيَّمُوا

یہ ؛ یَرْحَمُكُمْ اللَّهُ وَ كَيْتَدُوا أَعْدَانَنَا [بند] يَنْعَشُكُمْ اللَّهُ

۱۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہم کسی شخص کو مومن نہیں سمجھتے جب تک کہ وہ تمام امور میں ہمارا اتباع کرنے والا نہ ہو اور ارادہ نہ کرے ان امور بد کی بجا آوری کا، آگاہ ہو جس نے ہمارا اتباع کیا اور پرہیزگاری کا ارادہ کیا تو ہمارا مقصد وہی پرہیزگاری ہے اپنے کو اس سے آراستہ کرو اللہ تم پر رحم کرے اس پرہیزگاری کے ذریعے سے ہمارے دشمنوں کو ذلیل کرو۔ اللہ تم کو بلند مرتبہ عطا کرے گا۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَنْغُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كُونُوا دُعَاةَ لِلنَّاسِ بِغَيْرِ السِّنِّكُمْ ؛ لِيَرَوْا مِنْكُمْ الْوَدَعَ وَالْإِحْتِنَادَ وَالصَّلَاةَ وَالْحَيْرَ ؛ فَإِنَّ ذَلِكَ دَاعِيَةٌ .

۱۴- ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تم لوگوں کو دین کی طرف اپنے عمل سے بلاؤ نہ کہ اپنی زبانوں سے تاکہ وہ تمہاری پرہیزگاری عبادت میں مشقت نماز اور امیر کو دیکھیں بڑی دعوت دین ہی ہے۔

۱۵ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَمْعَانَ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَةَ الْمَلَوِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيِّ ؛ عَنِ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام : قَالَ : كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ أَبِي يَقُولُ : لَيْسَ مِنْ شَيْعَتِنَا مَنْ لَا تَحَدَّثُ الْمُحَدَّثَاتُ بِوَدْعِهِ فِي خُدُورِهِمْ وَ لَيْسَ مِنْ أَوْلِيَانَا مَنْ هُوَ فِي قَرِيْبَةٍ فِيهَا عَشْرَةُ آلَافٍ رَجُلٍ فِيهِمْ [مِنْ] خَلْقِ [اللَّهِ] أَوْدَعَ مِنْهُ .

۱۵- امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے بار بار یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ ہمارا شیعہ نہیں جس کی پرہیزگاری اتنی شہرت پذیر نہ ہو کہ مستورات میں پر وہ اس کی پرہیزگاری کا ذکر کریں اور ہمارے اولیاء میں سے نہیں ہے وہ جو کسی ایسی بستی میں ہمارے مخالفوں کی ہو جس میں کوئی ایک بھی اس سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

ایک سو چھیاسٹھواں باب

عفت

(باب العفة) ۱۶۶

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ حَمَادِ بْنِ عَسَى ، عَنْ حَرْبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

ﷺ قَالَ : مَا عُبِدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ عِفَّةِ بَطْنِ وَ قَرَج .

۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کی عبادت میں سب سے افضل شکم اور شرگاہ کو حرام سے بچانا ہے۔

۲- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنْ حَنَّانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : إِنَّ أَفْضَلَ الْعِبَادَةِ عِفَّةَ الْبَطْنِ وَالْقَرَجِ .

۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بہترین عبادت شکم و شرگاہ کو حرام سے بچانا ہے۔

۳- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَيْمُونِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْعَفَافُ .

۳- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ نے فرمایا افضل عبادت پاک دامنی ہے۔

۴- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى أَبِي عُمَرَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي جَعْفَرٍ ﷺ : إِنِّي صَعِيفٌ الْعَمَلِ قَلِيلُ الصِّيَامِ وَلَكِنِّي أَزْجُونَ لَا أَكُلُ إِلَّا جَلَالًا ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : أَيُّ الْإِحْتِذَاذِ أَفْضَلُ مِنْ عِفَّةِ بَطْنِ وَ قَرَجِ .

۴- ابوالعیر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں ضعیف العمل اور قلیل الصوم ہوں لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ حلال روزی کھاؤں فرمایا عفت، بطن و فرج سے بہتر کوئی اطاعت و عبادت نہیں۔

۵- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَكْثَرُ مَا تَلِجُ بِهِ أُمَّتِي النَّارَ الْأَجْوْفَانِ : الْبَطْنُ وَالْقَرَجُ .

۵- فرمایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری امت کے زیادہ لوگ دو خالی جگہوں کی وجہ سے داخل جہنم ہوں گے ایک شکم دوسرے شرگاہ۔

۶- وَيَأْسَانِدُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ أَخَافُنَّ عَلَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي : الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَمَصَلَاتُ الْفِتَنِ وَشَهْوَةُ الْبَطْنِ وَالْقَرَجِ .

۶- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن سے میں اپنے بعد اپنی امت سے ڈرتا ہوں اول معرفت

کے بعد گرامی، دوسرے فقہوں والی گرامیاں تیسرے بطن اور سرخ کی شہوت۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مِمْوْنِ الْقَدَّاحِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : مَا مِنْ عِبَادَةٍ أَفْضَلَ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ قَرَجٍ .

۷۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا بطن اور قرچ کو حرام سے بچانے سے بہتر کوئی عبادت نہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ حَارِثٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ عِبَادَةٍ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ قَرَجٍ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے نزدیک کوئی عبادت شکم و شرنگاہ کے حرام سے بچانے سے افضل نہیں۔

ایک سو ستر و سٹھواں باب

محارم سے اجتناب

(باب) ۱۶۷

۵ (اجتنابِ المحارم)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِئِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ» قَالَ : مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرَاهُ وَيَسْمَعُ مَا يَقُولُهُ وَيَفْعَلُهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ فَيَحْجِزُهُ ذَلِكَ عَنِ الْقَبِيحِ مِنَ الْأَعْمَالِ فَذَلِكَ الَّذِي خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو پہری جنت ہے فرمایا جس نے یہ جان لیا کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر عمل کو دیکھتا اور ہر قول کو سنتا ہے خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا تو یہ اس کو اعمالِ تیسرے کی بجا آوری سے روکے گا اس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے جس نے مقامِ رب سے خوف کیا اور نفس کو بُری خواہشوں سے روکا وہ بہت یافتہ ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْبَمَانِيِّ ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كُلُّ عَيْنٍ بَارِكِيَّةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غَيْرَ ثَلَاثٍ : عَيْنَ سَهْرَتٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَعَيْنَ فَاحِشَتٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ، وَعَيْنَ غَضَّتْ عَنْ مَخَارِمِ اللَّهِ .

۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روز قیامت ہر آنکھ روئے گی سوائے تین آنکھوں کے جو عبادتِ خدا میں جہاں جو خوفِ خدا سے روئی جو محارمِ الہیہ سے کترائی۔

۳- عَلِيٌّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ؛ عَنْ يُونُسَ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى مَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْمُنْتَقِرِ بُونَ يَمِينِ الْوَرَجِ عَنْ مَخَارِمِي فَأَنِّي أُبِيحُهُمْ جَنَاتٍ عَنِّي لَا أُشْرِكُ مَعَهُمْ أَحَدًا .

۳- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے موسیٰ سے مناجات کی۔ اے موسیٰ جو کوئی حرام چیزوں سے پرہیز کرتا ہے وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ مقرب ہے میں جناتِ عدن کو بلا شکر تو غیرے اس کے لئے مباح کر دوں گا۔

۴- عَلِيٌّ [ابن ابراہیم] ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ؛ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مِنْ أَشَدِّ مَا فَرَّضَ اللَّهُ عَلَيَّ خَلْقِهِ ذِكْرُ اللَّهِ كَثِيرًا ثُمَّ قَالَ : لَا أَعْنِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَإِنْ كَانَ مِنْهُ وَلَكِنْ ذِكْرُ اللَّهِ عِنْدَ مَا أَحَلَّ وَحَرَّمَ ، فَإِنْ كَانَ طَاعَةَ عَمَلٍ بِهَا وَإِنْ كَانَ مَعْصِيَةً تَرَكَهَا .

۴- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے اپنی مخلوق پر جو ذکرِ کثیر فرض کیا ہے ان میں ایک ذکر سب سے زیادہ ہے اس ذکر سے میری مراد تسمیحات اور بے نیہ ہے اگرچہ وہ بھی ذکر ہے بلکہ میری مراد وہ ذکر ہے جو اس وقت ہو کہ حلال چیز کو شوقِ ثواب میں بجالائے اور حرام کو خوفِ عذاب میں ترک کرے اگر وہ اطاعت سے متعلق ہو تو بجالائے اور اگر معصیت سے متعلق ہو تو ترک کرے۔

۵- ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ؛ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ نَبْأَةً مَنُورًا» قَالَ : أَمَا اللَّهُ إِنْ كَانَتْ أَعْمَالُهُمْ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ الْقَبَائِطِ وَلَكِنْ كَانُوا إِذَا عَرَضَ لَهُمُ الْحَرَامُ لَمْ يَدَعُوهُ .

۵- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا انھوں نے جو عمل کیا ہے اس کو عسار پر اگندہ بنا دیا۔ فرمایا اگرچہ ان کے اعمالِ معر کے سفید کر دے سے زیادہ سفید تھے مگر جب حرام چیز ان پر پیش کی جاتی تھی تو اس

کو چھوڑتے تھے۔

۶- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ تَرَكَ مَعْصِيَةَ اللَّهِ مَخَافَةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرْضَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۶- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے خوفِ خدا سے معصیت کو ترک کیا۔ روز قیامت اللہ اس سے راضی ہوگا۔

ایک سو اڑسٹھواں باب ادائے فرائض

۱۶۸ (بَابُ آدَاءِ الْفَرَائِضِ)

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمْعًا ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : مَنْ عَمِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ .

۱- فرمایا حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام نے بہترین آدمی وہ ہے جو خدا نے اس پر فرض کیا ہے اسے بحال لے۔

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَسَى : عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَنْغُورٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَاضِعُوا» قَالَ : اصْبِرُوا وَعَلَى الْفَرَائِضِ .

۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے اس قولِ خدا کے متعلق صبر کرو (ادائے فرائض میں) اور نہایت صبر کرو (رضائے اہلِ مال کرنے میں) جن مصائب کا سامنا ہو، اور روکنا اپنے کو (پیروی ائمہ فرائض سے) یہاں صبر سے مراد فرائض پر صبر کرنا ہے۔

۳- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَسَى ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِيحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَاضِعُوا» قَالَ : اصْبِرُوا وَعَلَى الْفَرَائِضِ وَصَابِرُوا وَعَلَى الْمَصَائِبِ وَرَاضِعُوا عَلَى الْأَمَّةِ عليها السلام (۲) وَفِي رَوَايَةٍ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِيحِ [وَرَأَدَ فِيهِ] : فَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ .

۳۔ آیہ امبرو اور صابر اور ابوالہوا کے متعلق صادق آل محمد نے فرمایا صبر کرو اور اللہ کے فرائض پر اور زیادہ مہربان رہو۔
مصائب پر اور رابطہ پیدا کرو آئمہ علیہم السلام سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ سے ڈرو ان فرائض کی ادائیگی میں جو تم پر واجب کئے گئے ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ ابْنِ اِهْبَمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَعْمَلْ بِفَرَائِضِ اللَّهِ تَكُنْ اَتَقَى النَّاسِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے فرائض پر عمل کرو لوگوں میں سب سے زیادہ متقی ہو جاؤ گے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ اصْحَابِنَا ، عَنْ اَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : مَا تَحَبَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِأَحَبِّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے کہ میرے بندے نے میرا محبوب بننے کے لئے جو وسیلہ اختیار کیا ہے اس میں سب سے بہتر میرے نزدیک اس فرض کا ادا کرنا ہے جو اس پر واجب کیا گیا ہے۔

ایک سوانہترواں باب استوار عمل اور اس پر باقی رہنا

(باب) ۱۶۹

۵ (استوار العمل والمداومة علیہ) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ ابْنِ اِهْبَمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلْبِيِّ ، قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَدِمْ عَلَيْهِ سَنَةً ثُمَّ يَتَحَوَّلْ عَنْهُ إِنْ شَاءَ إِلَى غَيْرِهِ وَذَلِكَ أَنْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ يَكُونُ فِيهَا فِي عَامِهِ ذَلِكَ مَا شَاءَ أَنْ يَكُونَ (۱)

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ عليه السلام • ملاحت جب کوئی عمل کرے (مثلاً نماز شب) تو اس کو چاہیے کہ ایک سال تک وہ عمل کئے جائے اس کے بعد اگر چاہے وہ اس عمل کو بدل دے۔ رو کوئی دوسری عبادت کرے اور یہ اس لئے ہے کہ ہر سال شب قدر

آل ہے جو ایک زارہ سے بہتر ہے لہذا یہ عمل اس میں ہو جائے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَسَى، عَنْ حَرَبِ بْنِ، عَنْ ذَرَّازَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَاذَا (وَأَمَّ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ قَلَّ

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندہ عمل خیر کو متواتر بخدا لاتا رہے چاہے وہ عمل کم ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عَسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْرَبَانَ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ نُجَبَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَمَلٍ يُدَاوِمُ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کوئی شے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ اپنے عمل پر قائم رہے اگرچہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ: إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ أَبَاوِمَ عَلَى الْعَمَلِ وَإِنْ قَلَّ

۴۔ فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے میں سب سے زیادہ محبوب مداومت عمل کو رکھتا ہوں اگرچہ کم ہو۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ الْمَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ: إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ أَقْدَمَ عَلَى رَبِّي وَعَمَلِي مُسْتَوٍ.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ اپنے رب کے سامنے اس طرح جاؤں کہ میرا عمل مستوی ہو۔ یعنی کم نہ زیادہ بلکہ طاق زمانہ، افراط و تفریط نہ ہو۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِشَاكَ أَنْ تَغْرِضَ عَلَى نَفْسِكَ فَرِيضَةً فَتَقَارِقَهَا اثْنِي عَشَرَ هَلَالًا.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو اس سے بچاؤ کہ جو فریضہ اپنے لئے قرار دیا ہے اس پر بارہ مہینے عمل نہ ہو۔

ایک سو سترواں باب

عبادت

(بَابُ الْعِبَادَةِ) ۱۷۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: فِي التَّوَرَاةِ مَكْتُوبٌ: يَا ابْنَ آدَمَ تَقَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلًا قَلْبِكَ غِيًّا وَلَا أَكَلِكَ إِلَى طَلَبِكَ وَ عَلَيَّ أَنْ أَسُدَّ فَاغْتِكَ، وَأَمَلًا قَلْبِكَ خَوْفًا مِنِّي، وَإِنْ لَانْتَقَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلًا قَلْبِكَ شُغْلًا بِالدُّنْيَا ثُمَّ لَأَسُدَّ فَاغْتِكَ وَأَكَلِكَ إِلَى طَلَبِكَ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تورات میں لکھا ہے اسے ابن آدم اپنے دل کو میری عبادت کے وقت دوسروں کی محبت سے خالی کرنا کہ میں تیرے دل کو بے نیازی سے پُر کر دوں اور طلبِ رزق کے مصلحت میں مجھے بے پروا بنا دوں اور تیری احتیاج کا سدباب کر دوں اور میرے خوف سے اپنے دل کو پُر کر دوں اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دل کو شغلِ دنیا سے پُر کر دوں گا اور تیری محتاجی کا سدباب نہ کر دوں گا اور تیری طلب میں مجھے بے پروا بنا دوں گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا عِبَادِيَ الصَّادِقِينَ تَتَمَتُّوا بِعِبَادَتِي فِي الدُّنْيَا فَإِنَّكُمْ تَتَمَتُّونَ بِهَا فِي الْآخِرَةِ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے میرے محبوب صدیق بندو میری عبادت سے دنیا میں طلبِ راحت کرو میں اس کی وجہ سے تم کو آخرت میں اپنی نعمتوں سے لذت اندوز بنا دوں گا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: أَفْضَلُ النَّاسِ مَنْ عَشِقَ الْعِبَادَةَ، فَمَا تَقَادَأَ أَحْسَبًا يَقْلِبُهُ وَبَاشَرَهَا بِجَسَدِهِ وَتَقَرَّغَ لَهَا، قَوْلًا لِيَأْتِي عَلِيٌّ مَا أَصْبَحَ مِنَ الدُّنْيَا، عَلِيٌّ عَمِيرٌ أَمْ عَلِيٌّ يُسِيرٌ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے عبادت سے عشق کیا اور اس سے معانقہ کیا اور دل سے اسے دوست

رکھا اور جس سے افعال عبادت بجالانے میں لگا رہا اور اپنے دل کو اس کے لئے خالی کیا وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس دنیا میں وہ تنگی سے گزارے یا راحت سے۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبَ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ شَادَانَ بْنِ الْخَلِيلِ قَالَ وَ كَتَبْتُ مِنْ كِتَابِهِ بِإِسْنَادٍ لَهُ ، يَرْفَعُهُ إِلَى عَيْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : - قَالَ عَيْسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا الْعِبَادَةُ ؟ قَالَ : حُسْنُ النِّيَّةِ بِالطَّاعَةِ مِنَ الْوُجُوهِ النَّسِي يُطَاعُ اللَّهُ مِنْهَا ، أَمَا إِنَّكَ يَا عَيْسَى لَا تَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى تَعْرِفَ النَّاسِيخَ مِنَ الْمَنْسُوحِ ، قَالَ : قُلْتُ جُعِلَتْ فِدَاكَ وَمَا مَعْرِفَةُ النَّاسِيخِ مِنَ الْمَنْسُوحِ ؟ قَالَ : فَتَالَ : أَلَيْسَ تَكُونُ مَعَ الْإِمَامِ مُوْطِنًا تَتَسَكَ عَلَى حُسْنِ النِّيَّةِ فِي طَاعَتِهِ ، فَيَمْتَصِي ذَلِكَ الْإِمَامُ وَيَأْتِيهِ إِمَامٌ آخَرُ فَيُؤْتِنُ تَتَسَكَ عَلَى حُسْنِ النِّيَّةِ فِي طَاعَتِهِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : هَذَا مَعْرِفَةُ النَّاسِيخِ مِنَ الْمَنْسُوحِ .

۴- عیسیٰ بن عبد اللہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ عبادت کیسے فرمایا اطاعتِ خدا کے لئے حسن نیت ان طریقوں سے جن سے اطاعتِ خدا کی جاتی ہے لیکن اسے عیسیٰ تم اس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک ناسخ کو مسخ کرنے سے نہ بچاؤ، میں نے کہا کیا طریقہ ہے۔ ناسخ سے مسخ کو پہچاننے کا۔ فرمایا وہ یہ ہے کہ تم حسن نیت کے ساتھ اطاعتِ امام کو اپنے نفس میں قرار دو اور جب یہ امام مرجائے اور اس کی جگہ دوسرا آئے تو غافل نیت کے ساتھ اس کی اطاعت کرنے میں نفس میں قرار دو، میں نے کہا ہاں فرمایا بس یہی تو معرفتِ ناسخ مسخ سے ہے۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : [إِنَّ] الْعِبَادَةَ ثَلَاثَةٌ : قَوْمٌ عَبَدُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَوْفًا فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْعَبِيدِ وَ قَوْمٌ عَبَدُوا اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى طَلَبَ النَّوَابِ ، فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْأَجْرَاءِ ، وَ قَوْمٌ عَبَدُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حُبًّا لَهُ فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْأَحْرَارِ ، وَ هِيَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ .

۵- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبادت میں طرح کی ہے کچھ لوگ خوفِ نار سے عبادت کرتے ہیں یہ غلاموں کی عبادت ہے اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو طلبِ ثواب میں عبادت کرتے ہیں یہ عبادتِ تاجروں کی ہے اور ایک وہ قوم ہے جو محض حبِ اللہ عبادت کرتی ہے یہ عبادتِ احرار ہے اور یہ افضل عبادت سے ہے۔

۶ - عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : مَا أَقْبَحَ الْفَقْرَ بَعْدَ الْغِنَى وَأَقْبَحَ الْخَطِيئَةَ بَعْدَ الْمَسْكِنَةِ وَأَقْبَحَ مِنْ ذَلِكَ مَا يَدْعُ عِبَادَتَهُ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کس قدر بڑا ہے فقر و دولت مندی کے بعد اور کس قدر قبیح ہے بے نیازی بعد افلاس اس طرح کہ اللہ کی عبادت کرنے والا اس کی عبادت کو چھوڑ دے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ غَاثِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ عَمِلَ بِمَا افْتَرَسَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَيُؤْمِنُ أَغْبَدَ النَّاسُ .

۶۔ فرمایا علی بن حسین علیہ السلام نے، جس نے عمل کیا اس چیز پر جو اللہ نے ان پر فرض کی ہے تو وہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والا ہے۔

ایک سوا کہترواں باب

نیت

(بَابُ النِّيَّةِ) ۱۷۱

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنِ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : لِأَعْمَلِ الْإِنِّيَّةَ .

۱۔ فرمایا علی بن حسین نے عمل درست نہیں مگر نیت سے یعنی اگر کوئی عمل قربتہ الی اللہ کی نیت سے نہ کیا جائے

۲۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْوَقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ وَنِيَّةُ الْكَافِرِ شَرٌّ مِنْ عَمَلِهِ ؛ وَكُلُّ عَامِلٍ يَعْمَلُ عَلَى نِيَّتِهِ (۱)

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا نیت مومن اس کے عمل سے بہتر ہے اور نیت کافر اس کے عمل سے بد ہے ہر عمل کرنے والا اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

مقصود یہ ہے کہ اگر عمل کرنے والا صحیح نیت رکھتا ہے اور عمل میسر نہ بھی ہو تو اس نیت کا ثواب اسے مل جائے گا اور اگر نیت نہیں تو عمل کرنے پر بھی ثواب نہ ملے گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ لَقَوْلٍ : يَا رَبِّ ارْزُقْنِي حَتَّى أَفْعَلَ كَذَا

وَكَذَٰمِينَ الْبِرِّ وَوَجُوهَ الْعَبِيرِ، فَإِذَا عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ مِنْهُ بِصِدْقِ نِيَّتِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلَ مَا يَكْتُبُ لَهُ لَوْ عَمِلَهُ، إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ كَرِيمٌ.

۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی بندہ مومن محتاج اگر خدا سے کہتا ہے - اے میرے رب مجھے رزق عطا فرماتا کہ میں فلاں فلاں نیکی اور امور خیر انجام دوں تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی سچائی کو معلوم کر کے اس کو وہ اجر عطا فرماتا ہے جو اس کے کام کرنے پر دیتا ہے بے شک اللہ وسعت والا اور کریم ہے۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي سَلْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبِيانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ حَيْدَةِ الْعِبَادَةِ الَّتِي إِذَا فَعَلَهَا فَأَعْلَمَهَا كَانَ مُؤَدِّيًا؟ فَقَالَ: حُسْنُ النِّيَّةِ بِالطَّاعَةِ.

۴- ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اس عبادت کی کہ جب اس کا ناسا عمل بجالائے تو وہ صحیح ہو فرمایا اطاعت میں اچھی نیت ہو۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْيَمْتَرِيِّ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّمَا خَلِدَ أَهْلُ الشَّرِّ فِي النَّارِ لِأَنَّ نِيَّتِهِمْ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَوْ خَلِدُوا فِيهَا أَنْ يَعْصُوا اللَّهَ أَبَدًا؛ وَإِنَّمَا خَلِدَ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ لِأَنَّ نِيَّتِهِمْ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَوْ بَقُوا فِيهَا أَنْ يُطِيعُوا اللَّهَ أَبَدًا؛ فَيَالِيَّاتِ خَلِدَ هَؤُلَاءِ وَ هَؤُلَاءِ؛ ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى: وَقُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ، قَالَ: عَلِيُّ بْنُ نَيْبَةَ.

۵- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دوزخی دوزخ میں ہمیشہ اس لئے رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں تو ہمیشہ خدا کی نافرمانی کرتے رہیں گے اور اہل جنت ہمیشہ اس لئے جنت میں رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ ہمیشہ دنیا میں رہیں تو وہ ہمیشہ خدا کی عبادت کریں گے۔ پھر آیت پڑھیں ہر شخص اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

ایک سو پندرہواں باب

((باب)) ۱۷۲

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى؛ عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ؛ عَنِ الْأَخْوَلِ؛ عَنْ سَلَامِ ابْنِ الْمُسْتَنبِرِ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: أَلَا إِنَّ لِكُلِّ عِبَادَةٍ شِرْكَهٗ ثُمَّ تَصْبِرُ

إِلَى فِتْرَةٍ فَمَنْ صَارَتْ شِرَّةٌ عِبَادَتِهِ إِلَى سُنَّتِي فَقَدْ اهْتَدَى وَمَنْ خَالَفَ سُنَّتِي فَقَدْ ضَلَّ وَكَانَ عَمَلُهُ فِي تَبَابٍ (۱) أَمَا إِنِّي أَصْلِي وَأَنَا وَأَصْوَمُ وَأَقْطُرُ وَأَضْحِكُ وَأَبْكِي فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي مِنْهَا جِي وَسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي . وَقَالَ : كَفَى بِالْمَوْتِ مَوْعِظَةً وَكَفَى بِالْيَقِينِ غِنًى وَكَفَى بِالْعِبَادَةِ شُغْلًا .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر عبادت کے لئے پہلے شوق ہوتا ہے پھر اس میں سستی پیدا ہو جاتی ہے پس جس کا شوق عبادت میری سنت کے مطابق ہو اس نے ہدایت پائی اور جس نے میری سنت کے خلاف کیا وہ گمراہ ہو گیا اور اس کا عمل برباد کیا۔ میں نماز پڑھتا ہوں میں سوتا ہوں میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں میں ہنستا ہوں میں روتا ہوں پس جس نے میرے طریقہ کار سے نفرت کی وہ مجھ سے نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کو موت سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے اور یقین کی بے نیازی تمہارے لئے اور عبادت کا شغل کافی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْبَادٍ ؛ عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ ثَمَلَةَ ؛ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ أَحَدٍ شِرَّةٌ وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فِتْرَةٌ ، فَطُوبَى لِمَنْ كَانَتْ فِتْرَتُهُ إِلَى حَبِيبٍ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر شخص کے لئے ایک شوق ہوتا ہے اور ہر شوق کے بعد سستی پیدا ہو جاتی ہے پس خوشحال اس کا جس کی سستی نیر کی طرف ہو۔

ایک سو تہتر والی باب

عبادت میں میاں روی

۱۴۳ (باب)

﴿الْإِقْتِصَادِ فِي الْعِبَادَةِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْنَانَ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ هَذَا الدِّينَ مَتْنٌ فَأَوْغِلُوا فِيهِ بِرَفْقٍ وَلَا تُسَكِّرْهُوا عِبَادَةَ اللَّهِ إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ ، فَتَكُونُوا كَالزَّائِكِ الْمُنْتَبِتِ الَّذِي لَاسْفَرًا قَطَعَ وَلَا ظَهْرًا أَبْقَى .

مُحَمَّدُ بْنُ سَيْنَانَ ، عَنْ مُقَرَّبِينَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دین میں دل تنگی نہیں پس لوگوں کو اس میں

نرمی کے ساتھ داخل کر دو اور عبادتِ خدا کو اس کے بندوں کے لئے باعثِ نفرت نہ بناؤ ورنہ تم اس سوار کی مانند ہو جاؤ گے جو اپنی سرعتِ سیر کی بنا پر سفر سے بھی باز رہتا ہے اور رکب سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تُكْبِرْهُوَ إِلَى أَنْفُسِكُمْ الْعِبَادَةَ .

۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عبادت کو اپنے نفسوں پر بار نہ بناؤ۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا فَعَمِلَ [عَمَلًا] قَلِيلًا جَزَاءَهُ بِالتَّقْبِيلِ الْكَثِيرِ وَلَمْ يَتَغَاظَمْهُ أَنْ يَجْزِي بِالتَّقْبِيلِ الْكَثِيرَ لَهُ .

۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اس کے تھوڑے عمل پر بھی بڑی جزا دیتا ہے اور یہ اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَرَّ بِي أَبِي وَأَنَا بِالطَّوَابِ وَأَنَا حَدَّثْتُ وَقَدِ اجْتَهَدْتُ فِي الْعِلَاةِ قَرَّ آتِي وَأَنَا أَتَّصَبُ عَرَقًا ، فَقَالَ لِي : يَا جَعْفَرُ يَا بُنَيَّ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَرَضِيَ عَنْهُ بِالتَّسْبِيرِ .

۴- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میں نے جو انی میں مشغول طواف تھا اور پسینہ بدن سے ٹپک رہا تھا کہ میرے والد نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے جعفر میرے فرزند خدا جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس کو داخل جنت کرنا ہے اگرچہ اس کا عمل کم ہی ہو تو بھی اس سے راضی ہوتا ہے۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَعَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اجْتَهَدْتُ فِي الْعِبَادَةِ وَأَنَا شَابٌّ ، فَقَالَ لِي أَبِي عليه السلام : يَا بُنَيَّ دُونَ مَا أَرَاكَ تَصْنَعُ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا رَضِيَ عَنْهُ بِالتَّسْبِيرِ .

۵- فرمایا ابو عبد اللہ نے میں بعالم جو انی سخت عبادت کرتا تھا میرے والد نے مجھ سے فرمایا اے فرزند عبادت

کم کرو اللہ تعالیٰ اپنے جس بندہ کو دوست رکھتا ہے اس کے تھوڑے عمل پر بھی راضی ہوتا ہے۔

۱۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَشَابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ ، عَنْ مُلَائِدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَلِيُّ إِنَّ هَذَا الدِّينَ مَنِينٌ ، فَأَوْغِلْ فِيهِ بِرَفْقَةٍ
وَلَا تُبْغِضْ إِلَى نَفْسِكَ عِبَادَةَ رَبِّكَ ، [وَإِنَّ الْمُنْبِتَ - يَعْنِي الْمَفْرَطَ - لَا تَهْرَأُ أَبْقَى وَلَا أَرْضًا قَطَعَ
فَاعْمَلْ عَمَلٌ مَنْ يَرْجُو أَنْ يَمُوتَ هَرَمًا وَاحِدًا حَذَّ مِنْ يَتَخَوَّفُ أَنْ يَمُوتَ غَدًا .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی یہ دین بلا حرج و ملگی کا دین ہے پس اس میں نرمی سے
عمل کرو اور اپنے رب کی عبادت کو اپنے نفس کے لئے دشوار نہ بناؤ تیز رسوا نہ سفر کرنے کے تابع رہنا ہے اور نہ اپنی
سواری کو قابل سفر رکھنا ہے۔ عمل اس نیت سے کرو کہ تم بوڑھے ہو کر مرو گے اور نوحہ کرو کہ ہم کا اس شخص کی طرح جو امید
رکھتا ہے کہ کل مر جائے گا۔

ایک سو چوبہتر واں باب اس کے بار میں جو اپنے عمل کا ثواب پاتا ہے

(باب ۱۷۴)۔

﴿مَنْ بَلَغَهُ ثَوَابٌ مِنَ اللَّهِ عَلَى عَمَلٍ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام
قَالَ : مَنْ سَمِعَ شَيْئًا مِنَ الثَّوَابِ عَلَى شَيْءٍ فَصَنَعَهُ ، كَانَ لَهُ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى مَا بَلَغَهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس نے کسی ایسے عمل نیک کے متعلق سنا جو باعث ثواب ہو پھر
وہ اس کو عمل میں لایا تو اس کو ثواب ملے گا اگرچہ وہ پورے طریقہ سے اس تک نہ پہنچا ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِوَانَ الرَّعْفَرَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ بَلَغَهُ ثَوَابٌ مِنَ اللَّهِ عَلَى عَمَلٍ فَعَمِلَ ذَلِكَ الْعَمَلُ الْفَتَى
ذَلِكَ الثَّوَابِ ، أَوْ تَبَهُ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ الْحَدِيثُ كَمَا بَلَغَهُ .

۲۔ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ایک سو پچھتر وال باب

صبر (باب الصبر) ۱۷۵

۱۔ عدۃٌ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن الحسن بن محبوب، عن علي بن رطل، عن ابن أبي يعفور، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الصبر رأس الأيمان.

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صبر ایمان کا سر ہے۔

۲۔ أبو علي الأشعري، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن محمد بن سنان، عن العلاء بن فضال، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الصبر من الأيمان بمنزلة الرأس من الجسد، فإذا ذهب الرأس ذهب الجسد كذلك إذا ذهب الصبر ذهب الأيمان.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صبر کا ایمان سے وہی تعلق ہے جو سر کا جسد سے جب سر نہ ہو تو جسد بیکار ہے اسی طرح جب صبر نہ ہو تو ایمان بیکار ہے۔

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه؛ وعلي بن محمد الفاساني، جميعاً، عن القاسم بن محمد الإسبہاني، عن سليمان بن داود الميموني، عن حفص بن غياث قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: يا حُفصُ إنَّ من صبر قلباً وإنَّ من جزع قلباً، ثمَّ قال: عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ فِي جَمِيعِ أُمُورِكَ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَمَثَلِ عَمْدٍ عليه السلام فَأَمَرَهُ بِالصَّبْرِ وَالرِّفْقِ، فَقَالَ: «وَأَصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا» وَدَرَنِي وَالْمَكْدِ بَيْنَ أُولِي النَّعْمَةِ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «إِذْ قَعَّ بِالنَّبِيِّ هِيَ أَحْسَنُ السَّبِيحَةِ» فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ، فَصَبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله حَتَّى نَالُوهُ بِالْعَظِيمِ وَرَمَوْهُ بِهَا، فَصَاقَ صَدْرَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ مَوْلَقًا نَعْلَمُ أَنَّكَ يَصْبِقُ صَدْرَكَ بِمَا يَقُولُونَ فَسَبَّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ، ثُمَّ كَذَّبُوهُ وَرَمَوْهُ، فَحَزَنَ لِذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ «قَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يَكَدُونَ بِكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ وَلَقَدْ كَذَّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَى مَا كَذَّبُوا وَ أُوذُوا حَتَّى أَتَاهُمْ نَصْرُنَا، فَاَلْتَمَسْنَا لِنُجِّيَنَّ نَفْسَهُ الصَّبْرَ، فَتَمَدَّ وَأَقْدَكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَ

كَذَّبُوهُ ، فَقَالَ : قَدْ صَبَرْتُ فِي نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ عِرْضِي وَ لَا صَبْرَ لِي عَلَيَّ ذِكْرَ إِلَهِي : فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَ مَا سَأْنَا مِنْ لُغُوبٍ ه فَاصْبِرْ عَلَيَّ مَا يَقُولُونَ ، فَصَبَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ ثُمَّ بَشَّرَ فِي عِزَّتِهِ بِالْأُمَّةِ وَ وَصَفُوا بِالصَّبْرِ ، فَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ : وَ جَعَلْنَا مِنْكُمْ أُمَّةً يَهْتَدُونَ بِأَمْرِنَا مَا صَبَرُوا وَ كَانُوا بِآيَاتِنَا يُوْقِنُونَ ه فَمَنْذَ ذَلِكَ قَالَ ﷺ : الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ كَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَشَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ لَهُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ وَصَّيْتُ كَلِمَةً رَبِّيكَ الْحُسْنَى عَلَيَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهُ وَ مَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ه فَقَالَ ﷺ : إِنَّهُ بُشِّرِي وَ أَنْتِقَامُ ، فَأَبَاحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ [اللَّهُ] : وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَ خَدُّوهُمْ وَ أَحْصِرُوهُمْ وَ اقْعُدُوا إِلَهُهُمْ كُلَّ مَرْصِدٍ ه وَ اقْتُلُوهُمْ حَيْثُ تَقْتُلُوهُمْ ه فُقْتِلَهُمُ اللَّهُ عَلَيَّ يَدَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ أَجْبَائِهِ وَ جَعَلَ لَهُ ثَوَابَ صَبْرِهِ مَعَ مَا دَخَرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ، فَمَنْ صَبَرَ وَ احْتَسَبَ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَقِرَّ [اللَّهُ] لَهُ عَيْتُهُ فِي أَعْدَائِهِ ، مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ .

۳۳/۳۰

۳۳/۳۲

۳۳/۳۴

الاعوان

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے حفص (راوی) جس نے صبر کیا لیکن اس کا اجر باقی رہنے والا ہے اور میں نے بیتابی کا اظہار کیا تو اس کی بیتابی تھوڑی ہی دیر رہی لیکن اس کی شرمندگی دیر پارہی ، پھر فرمایا صبر کو اپنے لئے لازم قرار دے اپنے تمام امور میں خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ کو رسول بنا کر بھیجا اور صبر اور مدارا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا لوگوں کے کہنے پر صبر کرو اور پوری طرح ان سے قطع تعلق کرو اور جھٹلانے والوں اور دولت مندوں کو چھوڑ دو اور فرماتا ہے لوگوں کے اعتراض کا اچھے طریقہ سے رد فرمادو آج جس سے دشمنی ہے ممکن ہے کل وہ خالص دوست بن جائے اور اس کی توفیق نہیں ہوتی مگر صبر کرنے والوں یا جن کو بارگاہ الہی سے برا حصہ ملا ہے۔

پس رسول اللہ نے صبر کیا پھر انھوں نے بڑے سخت الفاظ میں دشنام طرازی کی اور حضرت کو عیب لگائے جس سے آپ دل تنگ ہوئے خدا نے یہ آیت نازل کی ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا تم کو دل تنگ بناتا ہے پس تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو و سجدہ کرنے والوں میں سے بنو ان لوگوں نے پھر بھی جھٹلایا اور تہمت تراشی کی ، حضرت نگلیں ہوئے تو خدا نے یہ آیت نازل کی ، ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا تم کو رنجیدہ کرتا ہے وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم آیات خدا سے انکار کرتے ہیں تم سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا تھا لیکن اس تکذیب پر انھوں نے صبر کیا اور وہ اذیت دیئے گئے یہاں تک کہ ہماری نصرت ان کے پاس آئی ، پس رسول اللہ نے صبر کو اپنے اوپر لازم قرار دیا۔ پھر مشرکوں نے حد سے تجاوز کیا اور اللہ کو برا کہنے لگے اور اس کو جھٹلایا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں نے صبر کیا اپنے معاملہ میں اپنے اہلیت اور اپنی آبرو کے معاملہ میں لیکن صبر نہیں ہو سکتا خدا کو برا کہنے میں ، خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی ، ہم نے آسمان وزمین کو پیدا کیا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو بھی

چھ دن میں بنایا اور ہم کو کوئی تنگن نہ ہوئی، پس جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو۔ اس بنا پر آنحضرت نے ہر حالت میں صبر کیا پھر حضرت کو بشارت دی گئی عترت کے آئندہ ہونے کی اور صبر سے ان کی تعریف کی اور فرمایا۔ ہم نے ان کو امام بنایا وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں اور انہوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین کرنے والے ہیں اس لئے رسول نے فرمایا ہے۔ صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو بدن کو سر سے ہے حضرت نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا اور خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی۔ اور تیرے رب کا کلمہ حسنی تمام ہوا بنی اسرائیل پر اس لئے کہ انہوں نے صبر کیا اور جو فرعون نے اور اس کی قوم نے کیا تھا اور جو مکانات بنائے تھے اور بارگ لگائے تھے۔ ان سب کو ہلاک و تباہ کیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ بشارت ہے میرے لئے اور جبہ انتقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرکوں سے قتال کرو جہاں ان کو پاؤ اور ان کو پکڑ لو، محصور کرو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کرو پس اللہ نے ان کو رسول اللہ کے ہاتھوں اور ان کے احباب کے ہاتھوں قتل کرایا اور ان کے صبر پر ثواب عطا کیا اور آخرت میں ان کے لئے ثواب کا ذخیرہ کیا۔

پس جس نے صبر کیا وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک اللہ اس کی آنکھوں کو تباہی دشمن کے بعد ٹھنڈا نہ کر دے اور اس کے علاوہ آخرت میں بھی ثواب کا ذخیرہ ہوگا۔

۴۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن علی بن الحکم، عن أبي محمد عبد الله السراج رفته إلى علي بن الحسين عليه السلام قال: الصبر من الإيمان يميز له الرأس من الجسد؛ ولا إيمان لمن لا صبر له.

۴۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسد سے اور جس کے لئے صبر نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔

۵۔ علی بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد بن عیسیٰ، عن زینب بن عبد الله، عن فضیل ابن یسار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الصبر من الإيمان يميز له الرأس من الجسد، فإذا ذهب الرأس ذهب الجسد كذلك إذا ذهب الصبر ذهب الإيمان.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسد سے ہے اگر سر گیا تو جسم بھی گیا اسی طرح صبر گیا تو ایمان بھی گیا۔

۶۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن أبيه، عن علي بن النعمان، عن عبد الله بن مسكان، عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إن الحر حر على جميع

أحواله، إن نابتة نائبة صبر لها وإن تدا كست عليه المصائب لم تكسره وإن أيسر وقهر واستبدل بالصبر
عسراً، كما كان يوسف الصديق الأمين صلوات الله عليه لم يضرب زحرتة أن استعبد وقهر وأيسر ولم
تضربه ظلمة الجب ووحشته وما ناله، أن من الله عليه فجعل الجبار العاتق له عبداً بعد إذ كان له
مالكا، فأرسله ورحم به أمة و كذلك الصبر يعقب خيراً، فاصبروا ووطنوا أنفسكم على
الصبر توجروا.

۶۔ البرصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آزاد مرد تمام حالتوں میں آزاد رہتا ہے اگر اس پر
کوئی مصیبت آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے اور اگر مصائب ہجوم کرتے ہیں تو اس کا دل نہیں ٹوٹتا اور اگر قید کیا جائے یا مغلوب
ہو یا تو نگری حسرت سے بدل جائے تو سبھی جیسے صدیق و امین یوسف علیہ السلام کو غلام بننے نے حریت پسندی سے نہیں روکا وہ
مغلوب ہونے سے قید کئے گئے لیکن وہ اپنے موقف سے نہ ہٹے۔ کنوئیں کی تاریکی اور وحشت نے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچایا یہاں
تک کہ خدا نے ان پر احسان کیا اور نازان سرکش کو ان کا غلام بنایا جو پہلے ان کا مالک تھا ان کو خدا نے اپنا رسول بنایا اور اس
زمانہ کے لوگوں پر ان کی وجہ سے رحم کیا۔ پس اسی طرح صبر کے بعد بہتری ہوتی ہے لہذا صبر کیا کرو تم اپنے نفس کے لئے صبر
کو لازم قرار دو خدا سے اجر پاؤ گے۔

۷۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيم ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ
عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حَمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْجَنَّةُ مَحْفُوفَةٌ بِالْمَكَارِهِ وَالصَّبْرُ ، فَمَنْ صَبَرَ
عَلَى الْمَكَارِهِ فِي الدُّنْيَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَجَهَنَّمَ مَحْفُوفَةٌ بِاللَّذَاتِ وَالشَّهَوَاتِ فَمَنْ أَعْطَى نَفْسَهُ لَذَّتَهَا
وَشَهَوَاتَهَا دَخَلَ النَّارَ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جنت تکالیف سے گھری ہوئی اور صبر سے جس نے تکالیف دنیا پر صبر کیا
وہ داخل جنت ہوا اور جہنم گھرا ہوا ہے لذات و شہوات سے جس نے اپنے نفس کو لذت و شہوت میں رکھا وہ داخل جہنم ہوا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْحُومٍ ، عَنْ أَبِي سَيْثَارٍ ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَخَلَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ ، كَلَّتِ الصَّلَاةُ عَنْ يَمِينِهِ وَالسَّرَّكَاهُ عَنْ يَسَارِهِ
وَالْبِرُّ مُطِيلٌ عَلَيْهِ وَيَتَنَجَّى الصَّبْرُ نَاجِيَةً ، فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ الْمَلَكَانِ اللَّذَّانِ يَلْيَانِ مُسَاَلَمَةً قَالَ الْعَبْدُ
لِلصَّلَاةِ وَالرَّكَاهِ وَالْبِرِّ : دُونَكُمْ صَاحِبَكُمْ ، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْهُ فَأَنَا دُونُهُ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کے دائیں طرف ہوتی ہے

اور زکات یا نیک طرف اور نیکی اس پر سایہ کئے ہوتی ہے اور صبر گزشتہ گیم ہوتا ہے جب منکر و نیک آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں تو صبر نماز و زکات دیکھنے سے کہتا ہے اگر تم اس کو نجات نہیں دلا سکتے تو بٹ جاؤ میں اس کے لئے کافی ہوں۔

۹ - عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : دَخَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ ؛ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ، كَتَبَ حَرْبِينَ ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَالِكٌ ؛ قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُصِيبْتُ بِأَخِي وَأُخْتِي وَأَخْتِي أَنْ أَكُونَ قَدْ وَجِلْتُ ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالصَّبْرِ تَقَدَّمَ عَلَيْهِ عَدَاؤُ الصَّبْرِ فِي الْأُمُورِ يَمْتَنِزُ لِرَأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا فَارَقَ الرَّأْسَ الْجَسَدُ فَسَدَ الْجَسَدُ وَإِذَا فَارَقَ الصَّبْرَ الْأُمُورُ فَسَدَتِ الْأُمُورُ .

۹۔ فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین ایک روز مسجد میں داخل ہوئے۔ دیکھا دروازہ مسجد پر ایک شخص نہایت محزون و غمگین کھڑا ہے فرمایا تیرا کیا حال ہے اس نے کہا باپ، بھائی اور بہن کے مرنے سے مدد درجہ دل شکستہ ہوں فرمایا تقویٰ اور صبر سے کام لے کل صبر تیرے کام آئے گا (تو مرنے والوں سے عنقریب ملے گا) معاملات میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے سر کا بدن پر ہونا جب بدن پر سر نہیں رہتا تو بدن فاسد ہو جاتا ہے اور جب صبر نہیں رہتا تو تمام معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔

۱۰ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ؛ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : مَا حَسْبُكَ عَنِ الْحَجِّ ؟ قَالَ : قُلْتُ جُمْلَتُكَ وَذَلِكَ وَقَعَ عَلَيَّ دِينٌ كَثِيرٌ وَدَهَبَ مَالِي ، وَدِينِي الَّذِي قَدَّرَ مِنِّي هُوَ أَعْظَمُ مِنْ دَهَابِ مَالِي ، فَلَوْلَا أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا أَخَّرَ جَنِي مَا قَدَدْتُ أَنْ أَخْرَجَ ، فَقَالَ لِي : إِنْ تَصَبَّرْتَ تَغْتَبَطُ وَإِلَّا تَصَبَّرْ يُنْفِئُ اللَّهُ مَقَادِيرَهُ ، رَاضِيًا كُنْتُ أُمَّ كَارِهًا .

۱۰۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے کہ سال گزشتہ تمہیں حج سے کس چیز نے روکا۔ میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں میرے اوپر فرض بہت ہے میرا مال گیا اور جو فرض میرے اوپر ہے وہ میرے مال کے جمانے سے زیادہ ہے اگر میرا ایک دوست مجھے اس سال حج کے لئے کہنے آتا تو میں انہیں سکتا تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا اگر صبر کرو گے تو خوش حال ہو جاؤ گے اور اگر صبر نہ کرو گے تو پہلے راضی ہو یا ناراض مقادیر الہیہ تو نماندہ ہو کر رہیں گی۔

۱۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ الْأَسْبَغِ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : الصَّبْرُ صَبْرَانِ : الصَّبْرُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ ، حَسَنٌ جَمِيلٌ وَأَحْسَنُ مِنْ ذَلِكَ

العَبْرُ عِنْدَمَا حَرَّمَ اللَّهُ لَنَا مَرْءًا بِلَا عَائِلَةٍ وَالذَّكْرَ ذِكْرًا إِن : ذَكَرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَأَفْضَلَ
مِنْ ذَلِكَ ذَكَرُوا اللَّهَ عِنْدَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَائِلَةً ، فَيَكُونُ حَاجِزًا .

۱۱۔ اصبح بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا صبر دو طرح کا ہے ایک مصیبت پر صبر اور اس سے بہتر صبر وہ ہے جو اس چیز پر کیا جائے جو اللہ نے تجھ پر حرام کر دی ہے اور ذکر دو ذکر ہیں ایک وقت مصیبت اللہ کا یاد کرنا اور اس سے زیادہ افضل حرام چیزوں سے بچنے کے لئے اللہ کا ذکر ہے کہ یہ ذکر تجھے حرام سے بچائے گا۔

۱۲ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوْفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْعَرَزَمِيِّ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالُ الْمَلِكُ فِيهِ إِلَّا بِالْقَتْلِ
وَالْتَجْبِيرِ ، وَلَا الْغِنَى إِلَّا بِالْفِطْرِ وَالْبُخْلِ ، وَلَا الْمَحَبَّةُ إِلَّا بِاسْتِخْرَاجِ الدِّينِ وَاتِّبَاعِ الْهَوَى : قَمَنْ
أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ فَصَبَرَ عَلَى الْفَقْرِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْغِنَى وَصَبَرَ عَلَى الْبَغْضَةِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْمَحَبَّةِ
وَصَبَرَ عَلَى الذَّلِيلِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْعِزِّ آتَاهُ اللَّهُ تَوَابًا حَمْسِينَ مِثْقَالًا بِمَا مَعَتْ صَدَقَ بِي .

۱۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ بادشاہت
نہلے گی مگر قتل اور ظلم کرنے سے اور مالداری حاصل نہ ہوگی مگر غصب اور بخل سے اور محبت نہ ہوگی مگر دین سے خارج ہونے اور
خواہشوں کی پیروی کرنے کے بعد جو شخص اس زمانہ کو پائے اس کو فقیری پر صبر کرنا چاہیے۔ درآئیں ایک اسے تو نگرہی پر قدرت ہو
اور صبر کرنا چاہیے بعض پر درآئیں ایک اس کو محبت پر قدرت ہو اور صبر کرنا چاہیے دولت پر درآئیں ایک اسے عزت پر قدرت ہو اللہ تعالیٰ
اس کو پچاس ایسے صدیقیوں کا ثواب عطا فرمائے گا جنہوں نے میری تصدیق کی ہو۔

۱۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ : عَنْ دُرُسْتِ بْنِ
أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَمَّا حَضَرَتْ أَبِي عَلِيٍّ بَنَ
الْحُسَيْنِ عليهما السلام الْوَفَاةُ صَمَّيْنِي إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ : يَا بَنِيَّ أَوْصِيكَ بِمَا أَوْصَانِي بِهِ أَبِي حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ
وَبِمَا ذَكَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ بِهِ : يَا بَنِيَّ اصْبِرْ عَلَى الْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن حسین کے مرنے کا وقت آیا تو مجھے اپنے
بچے سے لگا کر فرمایا۔ بیٹا میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ جو مجھے وصیت کی ہے میرے پدر بزرگوار نے وقت وفات اور فرمایا ان کو
وصیت کی ان کے والد نے کہ بیٹا امر حق میں صبر کرنا اگرچہ کتنا ہی تلخ ہو۔

۱۴ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ [عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ] رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْعَبْرُ صَبْرًا :

صَبْرٌ عَلَى الْبَلَاءِ ، حَسَنٌ جَمِيلٌ ، وَأَفْضَلُ الصَّبْرَيْنِ الْوَرَعُ عَنِ الْمَخَارِمِ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صبر دو طرح کا ہے صبر کربلا پر حسن و جمیل ہے اور دونوں صبروں میں محارم سے پرہیز کرنا افضل ہے۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى . قَالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَلِيمِ الطَّائِفِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ الْبَسْمَانِيُّ ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الصَّبْرُ ثَلَاثَةٌ : صَبْرٌ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَصَبْرٌ عَلَى الطَّاعَةِ وَصَبْرٌ عَنِ الْمَعْصِيَةِ ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمُصِيبَةِ حَتَّى يَرُدَّهَا وَحَسُنَ عَزَائِمُهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثَلَاثِمِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الطَّاعَةِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ سِتِّمِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ تَحُومِ الْأَرْضِ إِلَى الْعَرْشِ وَمَنْ صَبَرَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ تِسْعِمِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ الْأَرْضِ إِلَى مُنْتَهَى الْعَرْشِ .

۱۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر کو تین صورتوں میں مصیبت پر صبر طاعت پر صبر اور معصیت پر صبر جس نے مصیبت پر پورا پورا صبر کیا۔ اللہ اس کے لئے تین سو درجے معین کرتا ہے جس کے ایک درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے اور جس نے طاعت پر صبر کیا۔ خدا اس کے لئے چھ سو درجے ایسے لکھتا ہے جس کے درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین کے آخری حصہ کو عرش سے ہے اور جس نے معصیت پر صبر کیا اس کے لئے نو سو درجے ایسے لکھتا ہے جن میں ایک کا فاصلہ دوسرے سے اتنا ہے جتنا آخر حصہ زمین سے انتہائے عرش تک ہے۔

۱۶۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : أَمَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنْ آتِيَهُ الْمُفْضَلُ وَأَعَزَّيَهُ بِإِسْمَاعِيلَ وَ قَالَ : أَقْرَبُ الْمُفْضَلِ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ : إِنَّا قَدْ أَجَبْنَا بِإِسْمَاعِيلَ فَصَبْرْنَا ، فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرْنَا ، إِنَّا أَرَدْنَا أَمْرًا وَأَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْرًا ، فَسَلَّمْنَا لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۶۔ ماوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ میں مفضل بن عمر کے پاس جا کر ان کے فرزند اسماعیل کے مرنے پر تعزیت کروں اور فرمایا مفضل کو سلام کہنا۔ اور اس سے کہو کہ اسماعیل کی موت سے ہم پر بھی مصیبت آئی تھی ہم نے صبر کیا لہذا تم بھی اسی طرح صبر کرو جیسے ہم نے صبر کیا تھا ایک امر کا ارادہ ہم نے کیا اور ایک امر کا اللہ نے ہم نے اللہ کے ارادہ کو تسلیم کر لیا۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَنَنِ بْنِ عُبَيْرَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ

النَّمَالِي قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَنْ ابْتَلِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِبَلَاءٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِ ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أُخِيرِ أَلْفِ شَهِيدٍ .

۱۷۔ ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جو مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور اس پر صبر کرے تو اس کو ہزار شہید کا ثواب ملتا ہے۔

۱۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ عَشَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْعَمَ عَلَى قَوْمٍ ، فَلَمْ يَشْكُرُوا ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ وَبَالًا ، وَابْتُلِيَ قَوْمًا بِالْمَصَائِبِ فَصَبَرُوا ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ نِعْمَةً .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو نعمتیں دیں انھوں نے شکر نہ کیا ان پر وبال نازل ہوا اور ایک قوم کو مصائب میں مبتلا کیا انھوں نے صبر کیا ان پر خدا نے نعمتیں نازل کیں۔

۱۹ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمْعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُسَايِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا ، قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ . وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عَفْوَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : صَابِرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ .

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اے ایمان والو صبر کرو اور انتہائی صبر کرو۔ فرمایا اس سے مراد مصائب پر صبر ہے۔

۲۰ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : لَوْلَا أَنَّ الصَّبْرَ خُلِقَ قَبْلَ الْبَلَاءِ لَتَفَطَّرَ الْمُؤْمِنُونَ كَمَا تَفَطَّرَ الْبَيْتَةُ عَلَى الصَّفَا .

۲۰۔ بیان کیا حضرت کے بعض اصحاب نے اگر مصیبت سے پہلے صبر نہ پیدا کیا جاتا تو مومن کا دل اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا جس طرح انڈا سخت پتھر پر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

۲۱ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنِّي جَعَلْتُ

الذُّنْيَا بَيْنَ عِبَادِي قَرَضًا ، فَمَنْ أَعْرَضَنِي مِنْهَا قَرَضًا أَعْطَيْتُهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرًا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضَعِيفٍ وَمَا شِئْتُ مِنْ ذَلِكَ ؛ وَمَنْ لَمْ يُعْرِضَنِي مِنْهَا قَرَضًا فَأَخَذْتُ مِنْهُ شَيْئًا قَسْرًا [فَصَبْرًا] أَعْطَيْتُهُ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَوْ أَعْطَيْتُ وَاحِدَةً مِنْهُمْ مَلَائِكَتِي لَرَضُوا بِهَا مِنِّي ، قَالَ : ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابْتَهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ هـ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ فَهَيْهَذَا وَاحِدَةٌ مِنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ وَرَحْمَةٌ اثْنَتَانِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ هـ ثَلَاثٌ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : هَذَا لِمَنْ أَخَذَ اللَّهُ مِنْهُ شَيْئًا قَسْرًا .

۲۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا۔ میں نے دنیا میں اپنے بندوں کے درمیان قرض حسنة کو جاری کیا ہے پس جس نے مجھے قرض حسنة دیا یعنی مستحق بندوں کو دیا تو میں اس کے بدلے میں دس سے لے کر سات سو تک دوں گا بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اور جس نے مجھے قرض نہ دیا تو میں اپنے انعام کو اس سے کچھ کم کر لوں گا اگر اس نے اس پر صبر کیا تو میں اس کو تین ایسی خصلتیں دوں گا کہ اگر ان میں سے ایک اپنے ملائکہ کو دے دیا تو وہ میرے اس علیہ کو پسند کریں۔ پھر حضرت نے اس آیت کی تلاوت کی، ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت نازل ہوئی تو انہوں نے کہا ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا درود (۱) اور رحمت (۲) ہے اور یہی ہدایت یافتہ (۳) ہیں حضرت نے فرمایا یہ تو اس کے لئے ہے جو تھوڑی سی کمی پر صبر کرے اور جو بڑے بڑے مصائب پر صبر کرنے والے ہیں ان کے اجر کا کیا ٹھکانہ ہے

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : مُرَّةٌ الصَّبْرِ فِي حَالِ الْحَاجَةِ وَالْفَاقَةِ وَالْتَعَفُّفِ وَالْفِنَاءِ أَكْثَرُ مِنْ مُرَّةِ الْإِعْطَاءِ .

۲۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو امر دی سے صبر دکھانا وقت حاجت وفاقہ پاکدامنی اور بے نیازی کہیں بہتر ہے لوگوں کو عطا کرنے سے۔

۲۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْخٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ﷺ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ مَا الصَّبْرُ الْجَهْلُ ؛ قَالَ : ذَلِكَ صَبْرٌ لَيْسَ فِيهِ شَكْوَى إِلَى النَّاسِ .

۲۳۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا صبر جمیل کیا ہے فرمایا وہ صبر جس میں لوگوں کی طرف شکایت نہ ہو۔

۲۴ - حُمَيْدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ ، عَنْ أَبِي الثَّمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، أَنَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ لَا يَصْبِرُ الصَّبْرَ لِنَوَائِبِ الدَّهْرِ يَعْجِزُ .

۲۴- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ یا امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ جس نے مصائبِ زمانہ پر صبر نہ کیا زمانہ سے عاجز کر دے گا۔

۲۵ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَجْبَرٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّا صَبَرْنَا وَشَبِعْنَا أَصْبْرُنَا ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ كَيْفَ صَارَتْ شَيْعَتُكُمْ أَصْبَرُ مِنْكُمْ ؟ قَالَ : لِأَنَّا تَصَبَّرْنَا عَلَى مَا نَعْلَمُ وَشَبِعْنَا يَصْبِرُونَ عَلَى مَا لَا يَعْلَمُونَ .

۲۵- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہم صبر کرنے والے ہیں اور ہمارے شیعہ ہم سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں شیعہ آپ سے زیادہ صابر کیے ہو گئے۔ فرمایا ہم صبر کرتے ہیں اس صورت میں کہ حقیقت امر کو جانتے ہیں اور شیعہ صبر کرتے ہیں باوجود لاعلمی کے۔

ایک سو چھتر واں باب شکر

۱۷۶ (بابُ الشُّكْرِ)

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ ، عَنِ التَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ ، لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الْمُخْتَبِيبِ ؛ وَالْمُفَانِي الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الْمُبْتَلَى الطَّائِرِ ؛ وَالْمُعْطَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الْمُخْرُومِ الطَّائِعِ .

۱- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے والے شکر گزار کے لئے وہ اجر ہے جو روز حساب کے ثواب کے لئے روزہ رکھنے والے کا ہے اور مندرست شکر گزار کا وہ جو بیمار سے صبر کرنے والے کا ہے اور بخشش کرنے والے شاکر کا اجر اس محروم کے اجر کے برابر ہے جو طائع ہے۔

۲ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ بَابَ شُكْرِ فَخَرَنَ عِنْدَهُ

بَابُ الزِّيَادَةِ .

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ نے جس پر شکر کا دروازہ کھولا اس پر نعمت کی زیادتی کا دروازہ بھی کھول دیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْبَغْدَادِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْحَاقَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَكْنُوبٌ فِي التَّوْبَةِ : إِشْكُرْ مَنْ أَنْعَمَ عَلَيْكَ وَأَنْعِمْ عَلَى مَنْ شَكَرَكَ ، فَإِنَّهُ لَأَرْوَالٌ لِلنَّمَاءِ إِذَا شَكَرْتَ وَلَا بَقَاءَ لَهَا إِذَا كَفَرْتَ : الشُّكْرُ زِيَادَةٌ فِي الْبَعْرِ وَأَمَانٌ مِنَ الْغَيْبِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہما السلام نے کہ تو ریت میں ہے جو تم کو نعمت دے اس کا شکر ادا کرو اور جو تمہارا شکر ادا کرے اس کو نعمت دو، جب تم شکر ادا کرو گے تو نعمت کا زوال نہ ہوگا اور اگر کفر کرو گے تو نعمت کو بقا نہ ہوگی شکر میں نعمت کی زیادتی ہے اور غیر سے امان ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنبَاطٍ ؛ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْمَغْفَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مَا لِلْمُتَبَلِّغِ الصَّابِرِ ؛ وَالْمَغْفَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْآخِرِ كَالْمَخْرُومِ الْفَانِعِ .

۴۔ ابو جعفر علیہما السلام سے مروی ہے کہ تندست شاکر کا اجر وہی ہے جو بیمار صابر کا ہے اور عطا کرنے والے شاکر کا اجر وہی ہے جو محروم قانع کا ہے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ فَضْلِ الْبَقْبَاقِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ » قَالَ : الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْكَ بِمَا فَضَّلْتَ وَأَعْطَاكَ وَأَحْسَنَ إِلَيْكَ ، ثُمَّ قَالَ : فَحَدِّثْ بِدِينِهِ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَمَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيْهِ .

۵۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اپنے رب کی نعمت کا ذکر فرمایا اس ذات پاک کا ذکر کرو جس نے تم پر فضل کیا اور تم پر احسان کیا اور عطا کیا۔ پھر فرمایا بیان کرو اس کے دین کے متعلق اور اس کے متعلق جو اس نے عطا کیا ہے اور انعام فرمایا ہے۔

۶۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم عِنْدَ عَائِشَةَ لَيْلَتَهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تُشْعِبُ نَفْسَكَ وَقَدْ عَفَّرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَمَدَّدَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ فَقَالَ : يَا عَائِشَةُ أَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ؟

قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ عَلَى أَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى :
وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْفَى ۝

۳۲۶/۳

۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے رات میں ان کے پاس تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ اپنے
نفس کو تعجب میں کیوں ڈالتے ہیں دراصل نما لیکر اللہ نے آپ کے اگلے کھپے گناہ سب معاف کر دیئے ہیں فرمایا میں اس کا شکر گزار
بندہ نہ ہوں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے سروں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے خدا نے
وحی نازل فرمایا اے میرے طاہر بندے میں نے قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم اپنے کو مشقت میں ڈالو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ جَبْهٍ ، عَنْ أَبِي
الْبَقَّانِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ثَلَاثٌ لَا يَصْرُ مَعَهُنَّ شَيْءٌ :
الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ وَالِاسْتِغْفَارُ عِنْدَ الذَّنْبِ وَالشُّكْرُ عِنْدَ النِّعْمَةِ .

۷۔ میں نے سنا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ تین چیز کے ہوتے ہوئے کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی، کرب و
بے چینی کے وقت دعا، گناہ کے بعد استغفار، اور نعمت کے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَلَةَ
عَنْ مُنَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، يَقُولُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ» .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کو شکر دیا گیا اس کو نعمت میں زیادتی عطا کی گئی۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر تم شکر
کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ
رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا ، سَمِعَهُ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ فَعَرَفْتُهَا بِقَلْبِي
وَحَمْدِ اللَّهِ ظَاهِرًا بِلِسَانِيهِ فَنَمَّ كَلَامُهُ حَتَّى يُؤَمَّرَ لَهُ بِالْمَزِيدِ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ جس بندہ پر خدا نے اپنی رحمت نازل کی اور اس نے اپنے دل سے اس کی معرفت
حاصل کی اور خدا کی حمد کی اپنی زبان سے تو اس کا کلام تمام ہوتے ہی خدا زیادتی نعمت کا حکم دیتا ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامٍ

۱۱۴/۶

عَنْ مُبَيْسِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : شُكْرُ النِّعْمَةِ اجْتِنَابُ الْمَخَارِمِ وَتَمَامُ الشُّكْرِ قَوْلُ الرَّجُلِ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نعمت کا شکر یہ ہے کہ محرمات سے بچ جائے اور پورا شکر یہ ہے کہ سنا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین۔

۱۱۔ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيْنَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَرْبُودٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : شُكْرُ كُلِّ نِعْمَةٍ - وَإِنْ عَظُمَتْ - أَنْ تَحْمَدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا .

۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا ہر نعمت کا شکر خواہ کتنی بڑی سعادت ہو خدا نے عزم و جدل کی حمد کرنا ہے۔

۱۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ ابْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ : قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : هَلْ لِلشُّكْرِ حَدٌّ إِذَا فَعَلَهُ الْعَبْدُ كَانَ شَاكِرًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : مَا هُوَ ؟ قَالَ : يُحْمَدُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ نِعْمَةٍ عَلَيْهِ فِي أَهْلِ وَمَالٍ ، وَإِنْ كَانَ فِيمَا أَنْعَمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ حَقٌّ أَذَاهُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ : سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِبِينَ ، وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى : رَبِّ أَنْزِلْني مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ، وَقَوْلُهُ : رَبِّ أَدْخِلْني مُدْخَلَ صِدْقِي وَأَخْرِجْني مُخْرَجَ صِدْقِي وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا .

۱۲۔ ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ شکر کی کوئی حد ہے کہ جب بندہ اسے بجالائے تو شکر گزار کہلائے۔ فرمایا۔ ہاں ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیلئے فرمایا اللہ کی حمد کرے ہر اس نعمت پر جو اس کے اہل اور مال کے متعلق ہو اگرچہ اس نے ہر اس مال میں جو خدا نے اس کو دیا ہے اس کا حق ادا کر دیا ہو یعنی زکوٰۃ وغیرہ دے دی ہو اور خدا اسی شکر کے متعلق فرماتا ہے پاک ہے وہ اللہ جس نے جو پایوں کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم ان کو قابو کرنے والے نہ تھے یعنی جب سواری پر بیٹھے یا بار برداری کا کام لے تو اس کا شکر ادا کرے اور خدا نے فرمایا ہے کہ یہ کہو اے میرے رب مجھے مبارک جگہ میں اتار اور تو اتارنے والوں میں سب سے بہتر ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اے میرے پروردگار مجھے سچائی میں داخل ہونے کی جگہ داخل کر اور صدق کے نکلنے کی جگہ سے نکال اور ایک غالب آنے والے مددگار کو میرا مددگار بنا یعنی ہر ہر موقع پر خدا سے دعا کرتا رہے اور اس کی حمد بجالائے۔

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ حَمِدَ اللَّهَ عَلَى النِّعْمَةِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَكَانَ الْحَمْدُ أَفْضَلَ [مِنْ] تِلْكَ النِّعْمَةِ .

۱۳۔ عمر سے مروی ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ جس نے حمد خدا کی اس نے خدا کا شکر ادا کیا اور حمد افضل ہے اس نعمت سے۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ بِنِعْمَةٍ صَفَرْتِ أَوْ كَبُرَتْ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، إِلَّا أَدْنَى شُكْرَهَا.

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب خدا اپنے کسی بندہ کو نعمت دے چھوٹی ہو یا بڑی اور وہ کہے الحمد للہ تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا۔

۱۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هِزْيَانَ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِنِعْمَةٍ فَعَرَفَهَا بِقَلْبِهِ، فَقَدْ أَدَّى شُكْرَهَا.

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کو خدا نے کوئی نعمت دی اور اس نے دل سے اس کی معرفت حاصل کی تو اس نعمت کا شکر یہ ادا کیا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ مِنَ الْمَاءِ فَيُوجِبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيَأْخُذُ الْإِنَاءَ فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ فَيَسْمِي ثُمَّ يَشْرَبُ فَيُنْحِبُهُ وَهُوَ يَشْتَهِي فَيَحْمَدُ اللَّهَ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ، ثُمَّ يَنْحِبُهُ فَيَحْمَدُ اللَّهَ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ، ثُمَّ يَنْحِبُهُ فَيَحْمَدُ اللَّهَ؛ فَيُوجِبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا لَهُ الْجَنَّةَ.

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص تم میں سے پانی کا تڑتے کے اٹھائے تو حمد خدا کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرے گا اور جب منہ کے قریب لائے اور سیم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور تھوڑا سا پیے پھر ظن کو علیحدہ رکھ کر خدا کی حمد کسے پھر دوبارہ اٹھائے اور تھوڑا سا پیے اور خدا کی حمد کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرے۔

۱۷۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِأبي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِي مَا لَا فَرَزَقَنِي وَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي وَلَدًا فَرَزَقَنِي وَلَدًا وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَرْزُقَنِي ذَارًا فَرَزَقَنِي وَوَدَّخِفْتُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ اسْتِزْجَاةً، فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ -

مَعَ الْحَمْدِ قَلًا .

۱۷۔ عمر بن یزید نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا میں نے خدا سے دعا کی کہ مجھے فرزند عطا کرے اس نے مجھے بیٹا دیا۔ میں نے دعا کی کہ مجھے گھر سے اس نے مجھے گھر دیا میں اس سے ڈرا کہ کہیں یہ میری شقاوت کی بنا پر تو نہیں دیا جا رہا ہے فرمایا اگر حمد خدا کے ساتھ ہے تو ایسا نہیں ہے۔

۱۸۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ خَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ ، وَقَدْ ضَاعَتْ دَابَّتُهُ ، فَقَالَ : لَيْنَ رَدَّ مَا اللَّهُ عَلَيَّ لَا شُكْرَ لِلَّهِ حَقُّ شُكْرِهِ قَالَ : فَمَا لَيْتَ أَنْ أَتَيْتَ بِهَا ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَلَيْسَ قُلْتَ : لَا شُكْرَ لِلَّهِ حَقُّ شُكْرِهِ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : أَلَمْ تَسْمَعْني قُلْتَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ؟ .

۱۸۔ حماد نے کہا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام مسجد سے برآمد ہوئے تو حضرت کا گھوڑا اگم ہو گیا۔ فرمایا اگر خدا نے اسے لوٹا دیا تو میں اس کا پورا پورا شکر ادا کروں گا تو بڑی دیر بعد وہ لگ گیا حضرت نے فرمایا الحمد للہ۔ میں نے کہا میں آپ پر ندامت ہوں۔ آپ نے تو فرمایا تھا کہ میں پورا پورا شکر ادا کروں گا فرمایا تم نے سنا نہیں۔ میں نے کہا الحمد للہ۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَسَى ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الْمُنْتَسِي الْحَنَاطِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَسْرُهُ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى هَذِهِ النِّعْمَةِ ، وَإِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَفْتَمُّ بِهِ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ خَالٍ

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی امر سے مسرت مائل ہوتی تھی تو فرماتے تھے اس نعمت پر خدا کی حمد اور جب کسی امر سے رنج پہنچتا تھا تو فرماتے تھے ہر حال میں خدا کی حمد۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَثْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : تَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا نَظَرْتَ إِلَى الْمُبْتَلَى مِنْ غَيْرِ أَنْ تُسْمِعَهُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي غَافَانِي وَمَا ابْتَلَاكَ بِهِ ، وَالْوَشَاءَ قَعْلٌ ؛ قَالَ : مَنْ قَالَ ذَلِكَ لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ أَبَدًا .

۲۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب تم کسی بیمار کو دیکھو تو بغیر اس کے کان تک آواز پہنچانے کہو۔ حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے بچالیا۔ جس میں تم مبتلا ہو اگر وہ چاہتا تو مجھے بھی مبتلا کر دیتا جو ایسا کہے گا تو وہ اس بیماری میں بھی مبتلا نہ ہوگا۔

۲۱ - حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ؛ عَنِ عَيْرِ دَاجِدٍ، عَنِ ابَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ حَفْصِ الْكِنَاسِيِّ؛ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ بَرِيٍّ مُبْتَلَى فَيَقُولُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَدَلَ عَنِّي مَا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَيْكَ بِالْعَاقِبَةِ، اللَّهُمَّ عَافِنِي مِمَّا ابْتَلَيْتَهُ بِهِ، إِلَّا لَمْ يَبْتَلِ بِذَلِكَ الْبَلَاءَ.

۲۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ جو کوئی کسی بیمار کو دیکھ کر کہے حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تم مبتلا ہو اور بلماظ صحت مجھے تم پر فضیلت دی، خداوند ان کو مجھے محفوظ رکھنا اس سے جس میں اس کو مبتلا کیا ہے تو اس مرض میں کبھی مبتلا نہ ہوگا۔

۲۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنِ خَالِدِ بْنِ تَعْنِجٍ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ وَقَدِ ابْتَلَى وَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْكَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَسْخَرُ وَلَا أَفْخَرُ وَلَكِنْ أَحْمَدُكَ عَلَى عَظِيمِ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ.

۲۲۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب تم کسی بیمار کو دیکھو در آنجا لیکہ تم پر خدا نے صحت کا انعام کیا ہو تو کہو خداوند امین نہ اس بیمار کا مذاق اڑاتا ہو اور نہ اپنی صحت پر فخر کرتا ہوں بلکہ میں خدا کی حمد کرتا ہوں ان نعمتوں پر جو اس نے مجھے دی ہیں۔

۲۳ - عَنْهُ عَنِ أَبِيهِ؛ عَنِ هَارُونَ بْنِ الْجَبَمِ، عَنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ الْبَلَاءِ فَأَحْمَدُوا اللَّهَ وَلَا تَسْمِعُوهُمْ فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْزَنُهُمْ.

۲۳۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مصیبت زدوں کو دیکھو تو بغیر ان کو سنائے کہو، میں اللہ کی حمد کرتا ہوں سننے سے اسے رنج پہنچے گا۔

۲۴ - عَنْهُ؛ عَنِ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ؛ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ فِي سَفَرٍ يَسِيرٍ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ؛ إِذَا نَزَلَ فَسَجَدَ حَمْسَ سَجَدَاتٍ فَلَمَّا نَزَلَ رَكَبَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا رَأَيْنَاكَ صَمْتًا شَيْئًا لَمْ تَصْنَعْهُ؟ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَقْبَلَنِي جِبْرَائِيلُ عليه السلام فَبَشَّرَنِي بِبِشَارَاتٍ مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؛ فَسَجَدْتُ لِلَّهِ شُكْرَ الْكَلْبِ بِشْرَى سَجْدَةً.

۲۴۔ فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے آپ اپنے اونٹ سے اترے اور پانچ سجدے کئے۔ جب سوار ہونے لگے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! سب نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہ کیا تھا۔ فرمایا ہاں اس وقت جبریل نے نازل ہو کر خدا کی طرف سے کچھ بشارتیں دیں میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ہر شرت پر خدا کا شکر ادا کیا۔

۲۵ - عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفْسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَاكَرَ أَحَدُكُمْ نِعْمَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى التَّرَابِ شُكْرًا لِلَّهِ ؛ فَإِنْ كَانَ ذَاكِبًا فَلْيَتَزَلَّ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى التَّرَابِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَقْدِرُ عَلَى التَّزْوِيلِ لِلشُّهُرَةِ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى قَرْبُوسِهِ وَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى كَفِيهِ ثُمَّ لِيُحَمِّدِ اللَّهَ عَلَى مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ .

۲۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق نے جب تم میں سے کوئی کسی سے ذکر کرے خدا کی نعمت کا تو اس کو چاہیے کہ شکر خدا کے لئے اپنا رخسارہ ہتھی پر رکھے اور اگر سوار ہو تو سواری سے اتر کر اپنا رخسارہ خاک پر رکھے اور اگر اس شہرت کی وجہ سے کرا فضی ایسا کرے ہیں نہ اترے تو چاہیے کہ قرپوس زین پر رخسارہ رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی سہیلی پر رکھ کر جو نعمت اس کو دی ہے اس پر شکر بجا لائے۔

۲۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ : كُنْتُ أَسْبِرُّ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي بَعْضِ أَطْرَافِ الْمَدِينَةِ إِذْ نَسِيَ رَجُلُهُ عَنْ دَابْتِيهِ ، فَحَرَ سَاجِدًا ، فَأَطَالَ وَأَطَالَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَكَبَ ذَائِبَهُ فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ قَدْ أَطَلْتَ السُّجُودَ ؟ قَالَ : إِنِّي ذَكَرْتُ نِعْمَةَ أَنْعَمَ اللَّهُ بِهَا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشْكُرَ رَبِّي .

۲۶۔ ہشام ابن احمد نے کہا میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ جا رہا تھا کہ مدینہ کے ایک راستے میں آپ نے اپنی سواری سے اپنے پیر اتارے اور سجدے میں گئے اور بڑی دیر تک اسی حالت میں رہے پھر سر اٹھایا اور سوار ہوئے۔ میں نے کہا میں آپ پر دستا ہوں آپ نے سجدہ کو بڑا طول دیا۔ فرمایا مجھے خدا کی اپنے اوپر ایک نعمت یاد آئی میں نے چاہا کہ اپنے رب کا شکر ادا کروں

۲۷ - عَلِيُّ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبِ الشَّارِبِيَةِ فِيمَا أَعْلَمَ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيَّ مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى اشْكُرْ نِعْمَتِي حَقَّ شُكْرِي فَقَالَ : يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَشْكُرُكَ حَقَّ شُكْرِكَ وَلَيْسَ مِنِّي شُكْرًا أَشْكُرُكَ بِهِ إِلَّا وَأَنْتَ أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ ؟ قَالَ : يَا مُوسَى الْآنَ شَكَرْتَنِي حِينَ عَلِمْتَ أَنَّ ذَلِكَ مِنِّي .

۲۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی خدا نے موسیٰ کو اسے موسیٰ میرا شکر کرو جو حق شکر ادا کرنے کا ہے فرمایا اے میرے پروردگار میں کیوں کرتا ہوں شکر اور شکر ادا کروں کیونکہ تیرا شکر لازم ہے اس نعمت پر ہے جو تو نے مجھے دی ہے اور تیری نعمتیں ہیں لگاتار، خدا نے فرمایا جب تو نے یہ جان لیا کہ ہر نعمت میری طرف سے ہے تو تو نے حق شکر ادا کر دیا۔

۲۸- ابنُ ابي عمير، عن ابنِ رئاب، عن اسماعيل بن الفضل قال: قال ابي عبد الله عليه السلام إذا أصبحت وأمسيت فقل عشرين آيات: **وَاللَّهُمَّ مَا أَصْبَحْتُ بِهَا مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ عَافِيَةٍ مِنْ دِينٍ أَوْ دُنْيَا فَمَنْكَ وَحَدِّكَ لِأَشْرِكَ لَكَ، لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ بِهَا عَلَيَّ يَارَبِّ حَتَّى تَرْضَى وَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا قَالَتْ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ كُنْتَ قَدْ أَذَيْتَ شُكْرًا مَا أَنْعَمَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْكَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَفِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ.**

۲۸- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب صبح کرو یا شام کرو تو درس بار کہو یا اللہ میں نے جو دین یا دنیا کی نعمت یا عافیت اس صبح کو پائی ہے وہ اے وحدہ لا شریک ذات تیری طرف سے پائی ہے تو سزاوار حمد ہے تو جو نعمت تو نے دی ہے اس پر تیرا شکر تاکہ اے رب تو مجھ سے راضی ہو بعد رضا جیسا تو نے فرمایا ہے میں نے ہر اس چیز کا شکر ادا کیا جو تو نے صبح یا شام مجھے دی۔

۲۹- ابنُ ابي عمير، عن حفص بن البخري، عن ابي عبد الله عليه السلام قال: كان فوح رضي الله عنه يقول ذلك إذا أصبح، فسمي بذلك عبداً شكوراً. وقال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من صدق الله تجاً.

۲۹- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فوح صبح کو ایسا ہی کہا کرتے تھے اس لئے خدا نے ان کا نام بندہ شکر گزار رکھا اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے اللہ کی تعریف کی نجات پائی۔

۳۰- علي بن ابراهيم، عن ابي عبد الله عليه السلام عن الفقيه بن يحيى، عن المنقرى، عن سفيان بن عيينة، عن عمارة الدهني قال: سمعت علي بن الحسين عليه السلام يقول: إن الله يحب كل قلب خزين و يحب كل عبداً شكوراً، يقول الله تبارك وتعالى لعبد من عباده يوم القيامة: أشكرت فلاناً، فيقول: بل أشكرت يارب، فيقول: لم تشكرني إذ لم تشكره، ثم قال: أشكرتكم الله أشكرتكم للثايس.

۳۰- فرمایا علی بن ابراہیم نے کہ اللہ بخیرہ دل والے کو دوست رکھتا ہے اور ہر شکر گزار بندہ کو بھی روز قیامت خدا اپنے بندہ سے کچھ کا تو نے فلاں کا شکر ادا کیا وہ کچھ گا اے پروردگار میں نے تیرا شکر ادا کیا۔ خدا کچھ گاجب تو نے اس کا شکر نہ کیا تو میرا کیا کیا۔ پھر امام نے فرمایا۔ تم میں خدا کا سب سے زیادہ شکر گزار وہ ہے جو بندوں کا سب سے زیادہ شکر گزار ہے۔

ایک سو ستہتر وال باب حسن خلق

(بابُ حُسْنِ الْخُلُقِ) ۱۷۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام قَالَ : إِنْ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا .

۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ از روئے ایمان سب سے زیادہ کامل وہ ہے جو از روئے خلق سب سے زیادہ اچھا ہو۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَائِنَهُمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَا يَوْضَعُ فِي مِيزَانِ امْرِئٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَفْضَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزِ قیامت میزان میں کسی کا کوئی عمل حسن خلق سے زیادہ افضل نہ ہوگا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ الْحَنَاطِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَمَلَتْ إِيمَانُهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَتْمِهِ ذُنُوبًا لَمْ يَنْقُصْهُ ذَلِكَ ، [قَالَ] وَهُوَ الصِّدْقُ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے چار چیزیں جس کے پاس ہوں اس کا ایمان کامل ہے اگرچہ سر سے پیر تک اس کے گناہ ہوں یہ اس کے مرتبہ میں نقصان نہیں گے اور وہ چار صدق ادا سے امانت ، حیا اور حسن خلق ہیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ عَبَسَةَ الْعَائِدِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : مَا يَقْدُمُ الْمُؤْمِنُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِعَمَلٍ بَعْدَ الْفَرَائِضِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ أَنْ يَسَعَ النَّاسَ بِخُلُقِهِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرائض کے بعد خدا کے نزدیک کسی مومن کا کوئی عمل اس عمل سے زیادہ محبوب

ہیں کہ وہ اپنے حسن خلق سے لوگوں کو خوش کرے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ذَرِيحٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : إِنْ صَاحَبَ الْخُلُقِ الْحَسَنَ لَهُ مِنْ أَمْرِ الضَّائِمِ الْقَائِمِ .

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اخلاق والے کا اجر پیش خدا وہی ہے جو ایک قائم امیل روزہ دار کا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : أَكْثَرُ مَا تَلِجُ بِهِ أُمَّنِي الْجَنَّةَ تَقْوَى اللَّهِ وَحَسَنُ الْخُلُقِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری امت میں جنت میں داخل ہونے والے اکثر صاحب تقویٰ اور صاحب حسن خلق ہوں گے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ الْأَحْمَسِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْخُلُقُ الْحَسَنُ مِثُّ الْخَطِيئَةِ كَمَا تَمِثُّ الشَّمْسُ الْجَلِيدَ ^(۱) .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حسن خلق گناہوں کو اس طرح گھلا دیتا ہے جیسے سورج پالے کو۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْبِرُّ وَحَسَنُ الْخُلُقِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ وَيَرْبِدَانِ فِي الْأَعْمَارِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نیکی اور حسن خلق شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمروں کو بڑھاتے ہیں۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ صلى الله عليه وسلم : الْخُلُقُ الْحَسَنُ مِثُّ الْخَطِيئَةِ ، كَمَا تَمِثُّ الشَّمْسُ الْجَلِيدَ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے کہ خدا نے نبی اسرار میں لے ایک نبی کو وحی کی کہ حسن خلق گناہوں کو اس طرح گھلا دیتا ہے جیسے سورج پالے کو۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : هَلَكَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَأَتَى الْحَفَّارِينَ فَأَذَا [!] هُمْ لَمْ يَحْفَرُوا شَيْئاً وَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَعْمَلُ حَدْبُدُنَا فِي الْأَرْضِ ، فَكَانَتْ مَا نَضْرِبُ بِهِ فِي الصَّفَا ، فَقَالَ : وَلِمَ؟ إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ لِحَسَنِ الْخُلُقِ ، ائْتُونِي بِقَدْحٍ مِنْ مَاءٍ ؛ فَأَتَوْهُ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ ؛ ثُمَّ رَشَّهُ عَلَى الْأَرْضِ رَشّاً ، ثُمَّ قَالَ : اخْفِرُوا ، قَالَ : فَحَفَرَ الْحَفَّارُونَ ؛ فَكَانَتْ مَا كَانَ رَمَلاً يَتَهَيَّلُ عَلَيْهِمْ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عہد نبی میں ایک شخص مر گیا گو کہ آئے مگر قبر نہ کھود سکے انھوں نے رسول اللہ سے کہا کہ زمین اتنی سخت ہے کہ ہمارے اوزار کام نہیں کرتے یہ معلوم ہوتا ہے جیسے ہم پتھر پر مار رہے ہیں فرمایا اگر یہ شخص صاحب حسن خلق ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔ اچھا ایک پیالہ میں پانی لاؤ آپ نے اس میں ہاتھ ڈالا اور زمین پر چھڑکا، مٹی ریت کی طرح بھر ہو گی ہوگی اور گورگنوں نے قبر کھودی۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْخُلُقُ مَنِيحَةٌ يَمْتَحِنُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَهُ ؛ فَمِنْهُ سَجِيَّةٌ بِمِثْلِ نَبْتَةٍ ؛ فَقُلْتُ : فَأَيُّهُمَا أَفْضَلُ ؛ فَقَالَ : صَاحِبُ السَّجِيَّةِ هُوَ مَجْبُودٌ لَا يَسْتَطِيعُ غَيْرَهُ وَصَاحِبُ النَّبْتَةِ يَتَّبِعُ عَلَى الطَّاعَةِ تَتَبَّعُ رَأً ؛ فَهُوَ أَفْضَلُهُمَا .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خوشخوئی ایک عطیہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو بخشتا ہے ان میں بعض طبعی ہیں اور بعض بالقصد، میں نے پوچھا ان میں افضل کون ہے فرمایا طبعی، خوشخوئی جس پر آدمی پیدا کیا گیا ہے اس کے غیر برطانات نہیں رکھتا اور صاحب نیت جو پورا پورا اصرار کرے اطاعت پر ان دونوں سے افضل ہے۔

۱۲۔ أَبِي عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِيُعْطِيَ الْعَبْدَ مِنَ التَّوَابِ عَلَى حُسْنِ الْخُلُقِ كَمَا يُعْطِي الْمُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، يَغْدُو عَابِدٌ وَيَرُوحُ .

۱۲۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے بندہ کو تو اب اس کے حسن خلق پر وہی جو عطا کرتا ہے مجاہد فی سبیل اللہ کو خواہ صبح کر جاوے یا شام کو۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَجَّالِ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْقَابُوسِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعَارَ أَعْدَاءَهُ أَخْلَاقاً مِنْ أَخْلَاقِ أَوْلِيَائِهِ لِيَعْبَسَ أَوْلِيَاؤُهُ مَعَ أَعْدَائِهِ فِي دَوْلَاتِهِمْ .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمَاتَرَ كُؤًا وَلِيَتَّيَّهَ الْأَقْتَلُوهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو عاریتاً اچھے اخلاق اس لئے دیئے ہیں تاکہ وہ دشمنوں کی حکومت میں راحت سے بسر کر سکیں۔ اور ایک روایت میں ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اولیائے خدا قتل کر دیئے جاتے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَسَى : عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا خَالَطَتِ النَّاسَ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تُخَالِطَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا كَأَنَّكَ يَدُكَ الْمَلِيئَةَ عَلَيْهِ فَاغْلُظْ ، فَإِنَّ الْعَبْدَ يَكُونُ فِيهِ بَعْضُ التَّقْصِيرِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَيَكُونُ لَهُ حُسْنُ خُلُقٍ فَيَبِيغُهُ اللَّهُ عليه السلام [حَسَنًا] خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ .

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں سے زیادہ میل جول نہ کرو اگر استطاعت رکھتے ہو تو تمہارا ہاتھ اونچا ہونا چاہیے یعنی ان سے اچھا سلوک کرو۔ اگر کوئی شخص بلحاظ عبادت کم ہو اور خلق اچھا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو قائم امین روزہ دار کا درجہ عطا کرتا ہے۔

۱۵۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَخْرِ السَّقَايَا قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا بَخْرُ حُسْنُ الْخُلُقِ يُسْرٌ ، ثُمَّ قَالَ : أَلَا خَيْرُكَ بِحَدِيثِ مَا هُوَ فِي يَدَيَّ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ : بَلَى ؛ قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَتْ جَارِيَةٌ لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ وَهُوَ قَائِمٌ ، فَأَخَذَتْ بِطَرْفِ ثَوْبِهِ ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فَلَمْ تَقْلُ شَيْئًا وَلَمْ يَقُلْ لَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم شَيْئًا حَتَّى قَعَلَتْ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الرَّابِعَةِ وَهِيَ خَلْفُهُ ، فَأَخَذَتْ هُدْبَةَ مِنْ ثَوْبِهِ ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَالَ لَهَا النَّاسُ : فَعَلَّ اللَّهُ بِكَ وَفَعَلَ ، حَسِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، لَا تَقُولِينَ لَهُ شَيْئًا وَلَا هُوَ يَقُولُ لَكَ شَيْئًا ، مَا كَانَتْ حَاجَتِكَ إِلَيْهِ ؛ قَالَتْ : إِنَّ لَنَا مَرَضًا فَأَرْسَلَنِي أَهْلِي لِأَخْذِ هُدْبَةٍ مِنْ ثَوْبِهِ ، [إِلَّا يَسْتَشْفِي بِنَهَا ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَخْذَهَا رَأَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْهُ أَنْ أَخْذَهَا وَهُوَ رَأَيْتُ وَأَكْرَهُهُ أَنْ أَسْتَأْمِرَهُ فِي أَخْذِهَا فَأَخَذْتُهَا .

۱۵۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اے بحر خوش خونی اپنے صاحب کو خوش حال رکھتی ہے پھر فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات سناؤں جس کو ابنِ مدینہ نے نہیں سنا۔ میں نے کہا ضرور، فرمایا ایک دن رسول اللہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ انصاریں سے کسی کی کینز آئی اور اس کا آقا کھڑا ہوا تھا اس کینز نے حضرت کے لباس کا ایک کنارہ پکڑ لیا۔ حضرت اٹھ کھڑے ہوئے اس کینز نے نہ تو حضرت سے کچھ کہا اور نہ حضرت نے اس سے۔ اس کینز نے تین بار ایسا ہی عمل کیا۔ خوشی سے حضرت کھڑے ہوئے تو اس

نے لباس سے ایک ٹکڑا۔ حضرت کے پیچھے جا کر کاٹ لیا۔ لوگوں نے اس سے کہا تیرا بڑا بہو تو نے تین بار رسول کو پریشان کیا نہ تو نے کچھ کہا نہ حضرت نے آفراس سے تیرا مقصد کیا تھا اس نے کہا ہمارے گھر ایک مریض ہے گھر والوں نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں حصولِ شفا کے لئے حضرت کے لباس سے ایک ٹکڑا اکاٹ لوں، جب میں نے ارادہ کیا حضرت نے مجھے دیکھ لیا۔ مجھے حیا آئی کہ حضرت کے دیکھنے کی حالت میں کاتوں اور یہ بھی اچھا نہ جانا کہ اس کے لئے حضرت سے اجازت لوں، پس میں نے پس پشت جا کر اس طرح حال کیا

۱۶- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَبِيبِ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَاضِلَكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا الْمُوْطُونَ أَكْثَاكَ الذُّبْنَ يَالْفَوْنَ وَ يُولُقُونَ وَتَوَطَّأَ رِحَالَهُمْ.

۱۶- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ نے تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اردوئے اخلاق سب سے بہتر ہیں انھوں نے اپنے اطراف کو ہموار کیا ہے یعنی اپنے ہمسایوں سے نیک برتاؤ کرتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں اور وہ اس کو اور ان کے گھروں میں ہمانوں کے لئے جگہ ہے۔

۱۷- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْلَابٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونِ الْقُدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمُؤْمِنُ مَالُوفٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَالُفُ وَلَا يُولُفُ.

۱۷- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کو لوگ دوست رکھیں نہیں ہے بہتری اس کے لئے جو نہ دوسروں سے الفت رکھے اور نہ دوسرے اس سے۔

۱۸- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيْنَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ حَسْنَ الْخَلْقِ يَبْلُغُ بِصَاحِبِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

۱۸- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حسن خلق انسان کو قائم ایمل روزہ دار کے درجہ کو پہنچا دیتا ہے۔

ایک سوا کھتر وال باب

کشادہ رومی

((بَابُ حُسَيْنِ الْبَشِيرِ)) ۱۷۸

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّكُمْ لَنْ تَسْعَوْا النَّاسَ

يَأْمُرُ الْيَوْمَ بِالْقَوْمِ بِطَلَاقِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبَشِيرِ .
 وَرَوَاهُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى . عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا نَسِيَ
 قَالَ : يَا بَنِي هَاشِمٍ .

۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اولاد عبدالمطلب تم اموال سے لوگوں کو خوش نہ کر پاؤ گے
 لہذا تم ان سے خندہ پیشانی اور کشادہ روی سے ملو۔
 اور ایک روایت ہے کہ بجائے بنی عبدالمطلب بنی ہاشم فرمایا۔

۲- عَنْهُ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثٌ
 مِنْ أَمْرِ اللَّهِ بِوَأَجِدَتْ مِنْهُنَّ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ : الْإِنْفَاقُ مِنْ إِقْتَارٍ وَالْبِشْرُ لِجَمِيعِ الْعَالَمِ ، وَالْإِنصَافُ
 مِنْ نَفْسِهِ .

۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی ہو تو اللہ اس پر جنت کو واجب
 کرتا ہے محتاج کو دینا، سب سے خندہ پیشانی سے ملنا اور دوسرے کا حق جو اپنے اوپر ہو اُسے دینا۔

۳- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي-
 جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْسِنِي ، فَكَانَ فِيمَا أَوْصَاهُ أَنْ
 قَالَ : أَلْقِ أَحَاكَ يَوْجَهُ مُنْبَسِطٍ .

۳- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا کچھ نصیحت فرمائیے منعمدا اور باتوں کے
 حضرت نے فرمایا اپنے سبھاں سے بخندہ پیشانی ملو۔

۴- عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا حَدُّ
 حُسْنِ الْخَلْقِ ؟ قَالَ : تَلْسِنُ جَنَاحَكَ ، وَتُطَيِّبُ كَلَامَكَ ، وَتَلْفِي أَحَاكَ بِبِشْرِ حَسَنِ .

۴- کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حسن خلق کی حد کیا ہے فرمایا ملاطفت دینے والوں سے ان سے خوش کلامی
 اور خندہ پیشانی سے ملنا۔

۵- عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنْ فَضِيلٍ قَالَ : صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ وَحُسْنُ الْبَشِيرِ
 يَكْسِبَانِ الْمَحَبَّةَ وَيُدْخِلَانِ الْجَنَّةَ وَالْبُخْلُ وَعَبُوسُ الْوَجْهِ يَبْعِدَانِ مِنَ اللَّهِ وَيُدْخِلَانِ النَّارَ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ احسان کرنا اور خندہ پیشانی سے ملنا محبت کو کہنیتے ہیں اور جنت میں داخل کرتے ہیں اور نکل اور ترش روئی خدا سے دور کرتے ہیں اور جہنم میں داخل کرتے ہیں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَسَنُ الْبَشِيرِ يَدْعُهُ بِالسَّخِيمَةِ.

۶۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے شگفتہ روئی کہیندہ کو دل سے دور کرتی ہے۔

ایک سو اناسی وال باب

صدق اور امانت

۱۷۹ (بَابُ الصِّدْقِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر بات کی سچائی اور ہر نیک و بد کی امانت کو ادا کرنے کے ساتھ۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَعَبِيدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا تَغْتَرُّوا بِصَلَاتِهِمْ وَلَا بِصِيَامِهِمْ، فَإِنَّ الرَّجُلَ رُبَّمَا لَيْجَ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ حَتَّى لَوْ تَرَكَهُ اسْتَوْحَشَ وَلَكِنْ اخْتَبِرُوهُمْ عِنْدَ صِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دھوکہ نہ کھاؤ لوگوں کی نماز و روزہ سے کیوں کہ انسان نماز و روزہ کا بعض اوقات ایسا حریص ہو جاتا ہے کہ اس کے ترک سے اسے وحشت ہوتی ہے بلکہ اسے آزاد گفتگو کی صداقت اور ادا کرنے سے

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُنْثَرِ الْحَنَاطِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ صَدَقَ لِسَانَهُ زَكِيَ عَمَلُهُ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل پاک مانا ہے

۴۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي أَوَّلِ دَخَلِهِ دَخَلْتُ عَلَيْهِ : تَعَلَّمُوا الصِّدْقَ قَبْلَ الْحَدِيثِ .

۴۔ راوی نے کہا۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب میں پہلی ہی بار حضرت کے پاس آدابِ گفتار حاصل کرنے آیا فرمایا پہلے صدق بیان حاصل کرو۔

۵۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَعْقُوبٍ يَقْرَأُ السَّلَامَ ، قَالَ : عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا آتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ فَأَقْرَأْهُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ : إِنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ لَكَ : أَنْظِرْ مَا بَلَغَ بِهِ عَلِيٌّ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَالزَّمَهُ ، فَإِنْ عَلِيًّا عليه السلام إِنَّمَا بَلَغَ مَا بَلَغَ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم صِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ عبد اللہ بن یعقوب نے آپ کو سلام کہا ہے فرمایا اس پر اور تم پر سلام ہو جب تم عبد اللہ کے پاس جانا تو اس پر میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ تم اس چیز کی طرف نظر کرو جس کی وجہ سے علی علیہ السلام نے رسول اللہ سے تقرب حاصل کیا اور اس کے لئے لازم قرار دیا اور وہ گفتگو میں صداقت اور امانت کا ادا کرتا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا فَضِيلُ إِنَّ الصَّادِقَ أَوْلَى مَنْ يُصَدِّقُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ وَتُصَدِّقُهُ نَفْسُهُ تَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے فضیل سچ کی تصدیق سب سے پہلے خدا کرتا ہے اور صادق کے صدق کو جانتا ہے اس لئے اس کی تصدیق کرتا ہے۔

۷۔ ابْنُ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّمَا صِدْقِي إِسْمَاعِيلُ صَادِقِ الْوَعْدِ لِأَنَّهُ وَعَدَ رَجُلًا فِي مَكَانٍ فَانْتَهَرَهُ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ سَنَةً فَسَمَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَادِقِ الْوَعْدِ ، ثُمَّ قَالَ [إِنَّ الرَّجُلَ أَنَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ : مَا زِلْتُ مُنْتَظِرُكَ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کا نام اس لئے صادق الودعہ ہوا کہ انھوں نے ایک جگہ ایک شخص سے ملنے کا وعدہ کیا تھا اس کے انتظار میں وہاں ایک سال تک ٹھہرے رہے اس لئے خدا نے ان کو صادق الودعہ فرمایا۔ جب وہ شخص آیا تو حضرت اسماعیل نے کہا کہ میں اب تک تیرا انتظار کرتا رہا۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْحَرَّازِ ، عَنْ جَدِّهِ الرَّبِيعِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا رَبِيعُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَهُ اللَّهُ صِدْقًا ^(۱)

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اسے ربیع انسان راست گوئی کرے تا اینکه اللہ اس کو سب سے زیادہ راست گو لکھے بغایت راست گوئی زبان دلیل ہے۔ دعویٰ ایمان کی صداقت پر۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الصَّادِقِينَ وَيَكْتُوبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَأِذَا صَدَّقَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقَ وَبَرٌّ ؛ وَإِذَا كَذَبَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : كَذَبَ وَفَجَرَ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو بندہ سچ بولتا ہے تو اللہ اس کو راست گویوں میں لکھتا ہے اور جھوٹوں کو جھوٹ گویوں میں لکھتا ہے، سچ بولنے والے کے متعلق ملائکہ سے کہتا ہے اس نے سچ بولا اور نیکی کی اور جھوٹے کے متعلق کہتا ہے اس نے جھوٹ بولا اور ناسحق ہوا۔

۱۰۔ عَنْهُ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُونُوا دُعَاءَ لِلنَّاسِ بِالْخَيْرِ بِغَيْرِ السَّتِيكُمُ ، لِيَرَدَ مِنْكُمْ الْأَجْتِهَادُ وَالصَّدَقُ وَالْوَرَعُ .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف صرف زبان سے نہ بلاؤ بلکہ اپنے عمل سے تاکہ وہ تمہاری کوشش سچائی اور پرہیزگاری کو دیکھیں۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ حَسَنُ ابْنُ زِيَادٍ الصَّقَلِيُّ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ صَدَّقَ لِسَانَهُ رَكِيَ عَمَلُهُ فَمَنْ حَسَنَتْ نِيَّتُهُ زِيدَ فِي رِزْقِهِ وَمَنْ حَسَنَ بِرُهُ بِأَهْلِ بَيْتِهِ مَدَّ لَهُ فِي عُمُرِهِ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل پاک صاف ہے اور جس کی نیت اچھی ہے اس کا رزق زیادہ ہوگا اور جس کی یہ سچی صبح ہوگی اپنے خاندان والوں کے ساتھ اس کی عمر زیادہ ہو جائے گی۔

۱۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : لَا تَنْظُرُوا إِلَى طُولِ رُكُوعِ الرَّجُلِ وَسُجُودِهِ ، فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ اعْتَادَهُ ؛ فَلَوْ تَرَكَهُ اسْتَوْحَشَ لِيَذْكَ وَلَكِنْ أَنْظُرُوا إِلَى صِدْقِ حَدِيثِهِ وَأَدَاءِ أَمَانَتِهِ .

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کسی شخص کے طول رکوع و سجدہ کو نہ دیکھو کیونکہ یہ تو اس کی عادت ہو گئی ہے اگر اس کو ترک کر دے تو اسے وحشت ہوگی بلکہ اس کی بات کی سچائی اور ادا سے امانت کو دیکھو۔

ایک سو اسی والی باب

حیا

(بَابُ الْحَيَاءِ) ۱۸۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّاهِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے شرم ایمان کی ایک شرط ہے اور ایمان کی جگہ جنت میں ہے لہذا ایمان والا جنتی ہے کیوں کہ صفت بروں موصوف نہ ہوگی۔

۲۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّبْعِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : الْحَيَاءُ وَالْمَقَاتُ وَالْعِيْ - أَعْنِي عِيَّ الْإِلْسَانِ لِأَعْيِ الْقَلْبِ - مِنَ الْإِيمَانِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حیا پاکدامنی اور زبان کو فضول گوئی سے روکنا اور دل کو کند نہ بنانا، یہ تینوں علامات ایمان سے ہیں۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ التَّهْدِي ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ .

۳۔ فرمایا جو ننگدل اور حیا کرتا ہے معلوم کرنے میں اس کا علم کم ہوتا ہے یعنی طلب علم اور انہماق میں حیا نہ کرنی چاہیے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ، عَنْ يَحْيَىٰ أَخِي دَارِمٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ مَقْرُونَانِ فِي قُرْبِنٍ فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ صَاحِبُهُ.

۴۔ فرمایا امام محمد باقر با جعفر صادق علیہما السلام سے کسی نے حیا اور ایمان دونوں ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں اگر ایک جائے گا تو دوسرا اس کے پیچھے چلے گا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَقُطَيْبٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ كَثِيرٍ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا حَيَاءَ لَهُ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے پاس حیا نہیں اس کے پاس ایمان نہیں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا؛ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَيَاءُ حَيَاءُ عَيْنٍ؛ حَيَاءُ عَقْلِ وَحَيَاءُ حُمُقٍ؛ فَحَيَاءُ الْعَقْلِ؛ هُوَ الْعِلْمُ وَحَيَاءُ الْحُمُقِ هُوَ الْجَهْلُ.

۶۔ فرمایا رسول اللہ نے حیا دو طرح کی ہوتی ہے حیا عقل و حیا حمن، حیا عقل ہے اور حیا حمن جہالت

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ؛ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ اللَّيْثِيِّ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَكَانَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمَيْهِ ذُنُوبًا بَدَّلَ اللَّهُ حَسَنَاتٍ: الصِّدْقُ وَالْحَيَاءُ وَالْحُسْنُ الْخَلْقِ وَالشُّكْرُ.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ ہوں گی اگرچہ اس کے گناہ سر سے پر تک ہوں اللہ تعالیٰ ان کو حسنات سے بدل دیتا ہے اور وہ چار یہ ہیں۔ صدق، حیا، حسن خلق اور شکر۔

ایک سو ایک ساسی والی باب

عفو

(بَابُ الْعَفْوِ) ۱۸۱

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ : أَلَا خَيْرٌ لَكُمْ بِخَيْرِ خَلْقِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؟ : الْعَفْوُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَالْإِحْسَانُ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ ، وَإِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَكَ .

۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ایک خطبہ میں کیا میں تم کو بتاؤں کہ دنیا و آخرت کے لحاظ سے بہترین آدمی کون ہے۔ وہ ہے جو اپنے ظالم کو معاف کرے، صلہ رحم کرے اس سے جو قطع رحم کرے، احسان کرے اس کے ساتھ جو برائی کرے اور بخشش کرے اس کے ساتھ جس نے اسے بخشش سے محروم کر دیا ہو۔

۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ غُرَيْرِ بْنِ دِينَارِ الرَّقِصِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَا أَدْلَكُمُ عَلَى خَيْرِ أَخْلَاقِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؟ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَتُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ ، وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ .

۲- فرمایا رسول اللہ نے کیا میں بتاؤں کہ دنیا و آخرت میں بہترین اخلاق والا کون ہے صلہ رحم کر اس سے جو قطع رحم کرے عطا کر اس کو جو تجھے محروم کرے اور معاف کر اس کو جو تجھ پر ظلم کرے۔

۳- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نُسِبَ اللَّفَائِقِي ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثٌ مِنْ مَكَارِمِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ : تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَتَحْلُمُ إِذَا جَهِلَ عَلَيْكَ .

۳- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے مکارم دنیا و آخرت میں تین چیزیں ہیں جو ظلم کرے اسے معاف کر دو، جو تم سے قطع رحم کرے اس سے صلہ رحم کر دو جو جہالت سے کام لے اس کے ساتھ حلم سے کام لو۔

۴- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمْعًا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَوْلِيْنَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ : أَيْنَ أَهْلَ الْفَضْلِ ؟ قَالَ : فَيَقُومُ عُنُقُ مِنَ النَّاسِ فَنَلَقَتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُونَ : وَ لِمَا كَانَ فَضْلُكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : كُنَّا نَصِلُ مَنْ قَطَعْنَا وَنُعْطِي مَنْ حَرَمْنَا وَنَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمْنَا ، قَالَ : فَيَقَالُ لَهُمْ : صَدَقْتُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت علی بن الحسین سے سنا کہ روز قیامت خدا اولین و آخرین کو جمع کرے گا ایک زمین پر اور ایک منادی ندا دیں گا کہ ہاں ہیں صاحبان فضل یہ سن کر لوگوں کی گردنیں بلند ہوں گی۔ ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے تمہاری فضیلت کیا ہے وہ کہیں گے کہ ہم نے قطع رحم کرنے والوں سے صلہ رحم کیا، محروم کرنے والوں پر بخشش کی، اور اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاف کیا۔ وہ کہیں گے تم نے سچ کہا جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ جَبْرِ بْنِ الْحَكِيمِ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَلَيْكُمْ بِالْعَفْوِ ، فَإِنَّ الْعَفْوَ لَا يَزِيدُ الْعَبْدَ إِلَّا عِزًّا ، فَتَعَاقُوا بِعِزِّكُمْ اللَّهُ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ عفو کو لازم قرار دو وہ بندے کی عزت کو زیادہ کرتا ہے اگر عفو کرو گے تو اللہ عزت دے گا

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : النَّدَامَةُ عَلَى الْعَفْوِ أَفْضَلُ وَأَيْسَرُ مِنَ النَّدَامَةِ عَلَى الْعُقُوبَةِ .

۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے عفو پر ندامت افضل اور آسان ہے اس ندامت سے جو سزا دینے کے بعد ہو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ مُعَيْبِ قَالَ : كَانَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي خَائِطٍ لَهُ يَصْرُمُ فَنظَرْتُ إِلَى غُلَامٍ لَهُ قَدْ أَخَذَ كَارَةً مِنْ تَمْرٍ قَرْمِي بِهَا ذَرَاةُ الْخَائِطِ فَأَتَيْتُهُ وَأَخَذْتُهُ وَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي وَجَدْتُ هَذَا وَهَذِهِ الْكَارَةَ ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ : يَا قَلْبَانُ ، قَالَ : لَبَّيْكَ ، قَالَ : أَتَجُوعُ ؟ قَالَ : لَا يَأْسِدِي ؛ قَالَ : فَتَمَرِي ؟ قَالَ : لَا يَأْسِدِي ، قَالَ : فَلَا تِي شَيْءٍ أَخَذْتُ هَذِهِ ؛ قَالَ : اسْتَهَيْتُ ذَلِكَ ، قَالَ : اذْهَبْ فِيهِ لَكَ وَقَالَ : خَلَّوْا عَنْهُ .

۷۔ معتقین سے مروی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ایک باغ خرید کا تھا آپ اس میں خود بے جمع کر رہے تھے۔ میں نے حضرت کے ایک غلام کو دیکھا کہ اس نے ایک خرمن کا خوشلے کر دیوار کے باہر پھینک دیا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو حضرت کے پاس لے گیا اور کہا اس نے یہ حرکت کی ہے آپ نے اس سے فرمایا اے فلاں! کیا تو بھوکا ہے۔ پھر فرمایا کیا تو برہنہ ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا۔ پھر تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا محض اپنی خواہش کی بنا پر۔ فرمایا اچھا تو یہ توہی لے لے اور مجھ سے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو۔

۸۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَا لَتَقَّتْ فِتْنَانٍ قَطُّ إِلَّا نَصَرَ أَعْظَمُهُمَا عَفْوًا .

۸۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب دو لشکر مقابل ہوں تو ان میں فتح اس کی ہوگی جو دشمن کو معاف کرے یعنی جو دشمن پر پرجشش کر تلپے اور تخلص و مدار اپیش آتا ہے وہ دشمن پر غالب آتا ہے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ ذُرَّازَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أُنْتِي بِالْيَهُودِيَّةِ الَّتِي سَمَّيْتَ الشَّاةَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَكِ عَلَيَّ مَا صَنَعْتِ ؟ فَقَالَتْ : قُلْتُ : إِنْ كَانَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرُّهُ وَإِنْ كَانَ مَلِكًا أَرَحَّتْ النَّاسَ مِنْهُ قَالَ : فَمَقَارَسُونَ اللَّهَ صلى الله عليه وآله عَنْهَا .

۹۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ جن یہودی نے بکری کے گوشت میں زہر پیوست کر کے حضرت رسول خدا کو کھلانا چاہا تھا۔ آپ نے اس سے کہا تو نے ایسا کیوں کیا اس نے کہا اس لئے کہ اگر آپ نبی ہیں تو یہ زہر نقصان نرسدے گا اور اگر بادشاہ ہیں تو لوگوں کو آپ سے نجات مل جائے گی۔ فرمایا جا میں نے معاف کیا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثٌ لَا يَزِيدُ اللَّهُ بَيْنَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ إِلَّا عَزًّا : الصَّفْحُ عَمَّنْ ظَلَمَهُ ، وَإِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَهُ وَالصَّلَاةُ لِمَنْ قَطَعَهُ .

۱۰۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ مرد مسلمان ان سے عزت حاصل کرتا ہے اولی درگزر کرنا اس سے جو اس پر ظلم کرے، دوسرے عطا کرنا اس کو جو اسے محروم رکھے، تیسرے صلہ رحم کرنا اس سے جو قطع رحم کرے۔

ایک سو بیاسی واں باب

غصہ کا پینا

۱۸۲ (باب کظیم الغیظ)

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْعَلَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ: مَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِذَلِّ نَفْسِي خُمْرَ النَّعِيمِ وَمَا تَجَرَّعْتُ جُرْعَةَ أَحَبِّ إِلَيَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ لَأُكَافِيَ بِهَا صَاحِبَهَا .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن حسین نے میں یہ دوست نہیں رکھتا کہ نفس کی ذلت کے ساتھ نعمتیں حاصل کروں اور کوئی چیز پینا میرے نزدیک غصہ کے پینے سے زیادہ محبوب نہیں جس پر غصہ آئے تو بدل میں اس سے نیکی کروں۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَعَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: نِعْمَ الْجُرْعَةُ الْغَيْظُ لِمَنْ صَبَرَ عَلَيْهَا ، فَإِنَّ عَظِيمَ الْأَجْرِ لِمَنْ عَظِيمَ الْبَلَاءِ وَمَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا إِلَّا ابْتَلَاهُمْ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غصہ کا پینا سب سے بہتر ہے اس شخص کے لئے جو اس پر صبر کرے۔ جتنی مصیبت سخت ہوتی ہے اتنا ہی اس کا اجر زیادہ ہوتا ہے خدا جس قوم کو زیادہ دوست رکھتا ہے اسے مبتلائے بلا کرتا ہے۔

۳ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ: : اصْبِرْ عَلَى أَعْدَاءِ النَّعِيمِ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللَّهَ فَبِكَ بِأَفْضَلِ مَنْ أَنْ تُطِيعَ اللَّهَ فِيهِ .

۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ دشمنوں کے ظلم پر صبر کرو کیوں کہ جس نے تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کی ہے تم اسے بدلہ اس سے بہتر صورت میں نہیں دے سکتے کہ اللہ کی اطاعت کرو، اللہ خود اسے عذاب جہنم میں گرتا کر دیکھا

۴ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ثَابِتِ مَوْلَى آلِ حَرْبِ بْنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ كَظِمِ الْغَيْظَ عَنِ الْعَدُوِّ فِي دَوْلَاتِهِمْ تَقِيَةً حَزْمٍ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ وَتَحَرَّ زَمِينَ التَّعَرُّضِ لِلْبَلَاءِ فِي الدُّنْيَا وَمَعَانِدَةَ الْأَعْدَاءِ فِي دَوْلَاتِهِمْ وَمَعَانِدَتِهِمْ فِي غَيْرِ تَقِيَةٍ تَرُكُ أَمْرَ اللَّهِ فَجَامِلُوا النَّاسَ يُسْمِنُ ذَلِكَ لَكُمْ مِنْهُمْ وَلَا تَعَادَوْهُمْ

فَتَحْمِلُوهُمْ عَلَى رِقَابِكُمْ فَتَدْلُوْا .

۴- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جن دشمنوں کی سلطنت میں تم ہو ان کے مقابلہ پر غصہ کا پینا احتیاطی تفریح ہے خصوصاً اس کے لئے جو گرفتار بنا ہوا۔ اور بلائے دنیا کے پیش آنے سے اور صاحبان حکومت دشمن کی دشمنی سے بچنے کے لئے اور ان کی دشمنی کا اظہار بغیر تفریح کے امر خدا کا ترک کرنا ہے ایسے لوگوں سے بیساز روی کے ساتھ سلوک کرو تاکہ تمہاری یہ روش ان کے نزدیک وزن دار بنے تم ان سے کھلم کھلا دشمنی نہ کرو ورنہ تم ان کو اپنی گردنوں پر سوار کر کے ذلیل ہو جاؤ گے۔

۵- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ حُسَيْنِ السَّكُونِيِّ قَالَ : قَالَ :

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مِنْ عَبْدٍ كَظَمَ غَيْظًا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عَزًّا وَجَلًّا عَزًّا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَالْمَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ، وَأَثَابَهُ اللَّهُ مَكَانَ غَيْظِهِ ذَلِكَ .

۵- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص غصہ کو قہر کرنا ہے خدا اس کی عزت دنیا و آخرت میں زیادہ کرتا ہے اور خدا نے فرمایا ہے وہ (صاحبان ایمان) غصہ کو پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور وہ اس کو اس غیظ کے بدلے ایک مکان (جنت میں) دیتا ہے۔

۶- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيْرَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُمَضِّبَهُ أَمْضَاءُ ، أَمَلًا لِلَّهِ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِضًا .

۶- راوی کہتا ہے مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جس نے غصہ کو قہر کیا اور اس کا لیکہ وہ اس کو جاری کر سکتا تھا تو روز قیامت خدا اپنی مرضی سے اس کے دل کو پڑ کر دے گا۔

۷- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنْذِرٍ ، عَنِ الْوَضَائِفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِمْتِنَانِهِ حَسَّاءَ اللَّهُ قَلْبَهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۷- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے غصہ کو قہر کیا اور اس کا لیکہ وہ اس کو ظاہر کر سکتا تھا تو خدا اس کے دل کو روز قیامت امن و ایمان سے پڑ کر دے گا۔

۸- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْوَشَائِئِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ

عَمْرُو ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا زَيْدُ اصْبِرْ عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللَّهَ فَبِكَ بِأَفْضَلٍ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللَّهَ فَبِهِ ؛ يَا زَيْدُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى الْإِسْلَامَ وَاخْتَارَهُ ؛ فَأَخْسِرُوا صُحْبَتَهُ بِالسَّخَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ .

۸- زید شحام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے زید نعمت کے دشمنوں پر صبر کرو خدا کے دشمن سے بہتر بدلہ یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ اسے زید اللہ نے دین اسلام کو برگزیدہ کیا ہے پس تم کو چاہیے کہ سبھا اور حسن خلق کے ساتھ اس میں شامل رہو۔

۹- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ شَاعٍ الشَّابِرِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَحَبَّ السَّبِيلَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جُرْعَتَيْنِ : جُرْعَةً غَبِطًا تَرُدُّهَا يَجْلِمُ وَجُرْعَةً مُصِيبَةً تَرُدُّهَا يَصْبِرُ .

۹- فرمایا علی بن حسین نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو راہِ خدا کو دوست رکھتا ہے اس کو دو گھونٹ پینے ہیں ایک غصے کا ہے جس میں علم سے کام لے اور ایک مصیبت کا ہے جس میں صبر سے کام لے۔

۱۰- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَادٍ ، عَنْ رَبِيعِ ، عَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي أَبِي : يَا بُنْتِي مَا مِنْ شَيْءٍ أَقْرَبُ لِعَيْنِ أَبِيكَ مِنْ جُرْعَةٍ غَبِطًا عَابَتْهَا صَبْرٌ وَمَا مِنْ شَيْءٍ يَسْرُّ نَفْسِي أَنْ لِي بِذِلِّ نَفْسِي حَمْرَ النِّعَمِ .

۱۰- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا بیٹا کوئی شے میرے لئے اس سے زیادہ خوشی کا باعث نہیں ہوتی کہ وقت غیظ صبر سے کام لوں اور اس سے زیادہ مجھے خوشی نہیں ہوتی کہ اچھی نعمتوں سے اپنے نفس کو بچا لوں۔

۱۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مَسْلَمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اصْبِرْ وَأَعِدْ عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللَّهَ فَبِكَ بِأَفْضَلٍ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللَّهَ فَبِهِ .

۱۱- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نعمتوں کے دشمن کے ظلم پر صبر کرو جو تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کرے اس کا بہترین بدلہ یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں اللہ کی اطاعت کرو یعنی اس ظلم کے انتقام کو خدا پر چھوڑ دو وہ اس سے اچھی طرح بدلہ لے لے گا۔

۱۲ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ خَلَادٍ ، عَنِ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : قَالَ : مَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِذِلِّ نَفْسِي حُمْرَ النَّعَمِ وَمَا تَجَرَّعْتُ مِنْ جُرْعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جُرْعَةٍ غَبِطُ لِأَنَّ كَافِي بِهَا صَاحِبَهَا .

۱۲ - حاصل حدیث وہی ہے جو پہلے گزرا۔

۱۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُنْتَسَى الْحَسَّاطِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مِنْ جُرْعَةٍ يَنْجَرُ عَنْهَا الْمَبْدُ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةٍ غَبِطُ يَنْجَرُ عَنْهَا عِنْدَ تَرَدُّدِهَا فِي قَلْبِهِ ، إِمَّا بِصَبْرٍ وَإِمَّا بِحِلْمٍ ^(۱) .

۱۳ - فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں کہ آدمی اپنے غصہ کو فرو کرے چاہے صبر سے ہو یا حلم سے۔

ایک سو ترسی والی باب

حلم

(بَابُ الْحِلْمِ) ۱۸۳

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي نَصِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَمِعْتُ الرَّسُولَ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ : لَا يَكُونُ الرَّجُلُ جُلُ غَايِدًا حَتَّى يَكُونَ حَاطِمًا ، وَإِنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا تَعَبَدَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يَمُدَّ غَايِدًا حَتَّى تَضُمَّتْ قَبْلَ ذَلِكَ عَشْرِينَ .

۱ - فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ کوئی عابد نہیں بن سکے گا بغیر حلم کے ، بنی اسرائیل میں جب تک کوئی عابد دس برس تک خاموش نہ رہتا تھا لوگ اسے عابد نہیں کہتے تھے (شریعت موسیٰ میں صوم صمت بہترین سمجھا جاتا تھا)

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثَّمَالِيِّ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَلَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : الْمُؤْمِنُ خَلَطَ عَمَلَهُ بِالْحِلْمِ ، يَجْلِسُ لِيَتَلَمَّ ، وَ يَنْطِقُ لِيَقْتَسِمَ ، لَا يُحَدِّثُ أَمَانَتَهُ الْأَصْدِقَاءَ ، وَلَا يَكْتُمُ شَهَادَتَهُ الْأَعْدَاءَ ، وَلَا يَفْعَلُ شَيْئًا مِنَ الْحَقِّ رِيَاءً وَلَا يَتْرُكُهُ حَيَاةً ، إِنْ رُكِّي خَافَ وَمِثَاقُهُ لَوْ

وَاسْتَعْفَرَ اللَّهُ مِثْلًا لَا يَعْلَمُونَ ، لَا يَعْرِفُهُ قَوْلٌ مِّنْ جِبِلَّةٍ وَيَخْشَىٰ إِحْصَاءَ مَا قَدَّ عَمَلُهُ .

۲۔ فرمایا ابو حمزہ ثمالی نے جو اصحاب حضرت علی بن الحسین و امام محمد باقر علیہ السلام سے ہیں جو مومن صاحب علم ہوتا ہے وہ کسی مجلس میں تحصیل علم کے لئے بیٹھتا ہے اور بولتا ہے تو اس لئے کہ دوسروں سے کچھ سمجھے اور اپنے دوستوں کے اسرار کو ظاہر نہیں کرتا اور دشمنوں کے مقابل کو چھپاتا نہیں اور امر حق میں رہا کہ دخل نہیں دیتا اور کسی سے شرم کے باعث امر حق کو ترک نہیں کرتا، لوگوں کی تعریف سے اس لئے ڈرتا ہے کہ اس میں خود پسندی نہ آجائے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے ان فروگزاشتوں پر جن کو لوگ نہیں جانتے اور جو اس کے حالات سے جاہل ہیں ان کی بات سے فریب نہیں کھاتا اور جو عمل اس نے کیا ہے اس کو شمار کرنے سے ڈرتا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ؛ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ ذُرَّادَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : إِنَّهُ لَيُعْجِبُنِي الرَّجُلُ أَنْ يَنْدَكُهُ جِلْمُهُ عِنْدَ غَضَبِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے مجھے تعجب ہوتا ہے اس شخص کی حالت پر یعنی میں اس کو پسند کرتا ہوں جو وقت غضب علم سے کام لے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ جَابِرٍ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنْ آتَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَهْبُجَ الْحَيِّ الْعَلِيمِ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ دست رکھتا ہے صاحب حیا و علم کو۔

۵۔ عَنْهُ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَفْصِ الْعَوْفِيِّ ، رَفَعَهُ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَا عَزَّ اللَّهُ بِجَهْلٍ قَطُّ وَلَا أَدَلَّ بِجِلْمٍ قَطُّ .

۵۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا خدا نے جاہل کو کبھی عزت نہیں دی اور علیم کو کبھی ذلیل نہیں کیا۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِيهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَفَىٰ بِالْجِلْمِ نَاصِرًا ؛ وَ قَالَ : إِذَا لَمْ تَكُنْ جِلْمًا فَتَعَلَّمْ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے علم جیسا ناصرتیرے لئے کافی ہے اور اگر تو علیم نہیں ہے تو علیم بن۔

۷- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَجَّالِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ : بَعَثَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَلَامَةً فِي حَاجَةِ قَابَطًا ، فَخَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَنْزِلٍ لَنَا أَبْطًا ، فَوَجَدَهُ نَائِمًا ، فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ يَرَوُّهُ حَتَّى انْتَبَهَ ، فَلَمَّا تَنَبَّهَ قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : يَا فُلَانُ وَاللَّهِ مَا ذَلِكُ لَكَ ، تَنَامُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ، لَكَ اللَّيْلُ وَلَتَأْمِنُكَ النَّهَارُ .

۸- حفص سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو ایک ضرورت سے بھیجا جب وہ دیر تک نہ آیا تو حضرت اس کی تلاش میں نکلے۔ دیکھا کہ وہ سو رہا ہے آپ نے اس کے سر پر بیٹھ کر پنکھا جھلنا شروع کیا جب وہ بیدار ہوا تو فرمایا اے شخص تجھے یہ زبیا نہیں رات تیرے سونے کے لئے ہے اور دن ہمارے کام کے لئے ہے۔

۸- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْخٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَلِيمَ الْعَفِيفَ الْمُتَعَفِّفَ .

۸- فرمایا حضرت رسولِ فدائے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے صاحبِ حیا حلیم کو جو عقیف ہو اور اپنے کو برائیوں سے بچائے۔

۹- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُجَاهِدِ الْمُسَلِّيِّ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا وَقَعَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مُنَازَعَةٌ نَزَلَ مَلَكَانِ قِيَقُولَانِ لِلسَّعْفِهِ مِنْهُمَا : قُلْتَ وَقُلْتَ وَأَنْتَ أَهْلٌ لِمَا قُلْتَ ، سَنُجْزِي بِمَا قُلْتَ وَيَقُولَانِ لِلْحَلِيمِ مِنْهُمَا : صَبْرَتْ وَحَلَمْتَ سَيَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ إِنْ أَنْمَمْتَ ذَلِكَ ؛ قَالَ : فَإِنْ رَدَّ الْحَلِيمُ عَلَيْهِ ارْتَفَعَ الْمَلَكَانِ .

۹- فرمایا صادق آل محمد نے جب دو شخصوں کے درمیان نزاع ہوتا ہے تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان دونوں میں جو بیوقوف ہوتا ہے اس سے کہتے ہیں تو نے دشنام دہی کی اور تو اسی کا اہل ہے اس کا بدلہ تجھے ملے گا اور ان میں جو حلیم ہے اس سے کہتے ہیں تو نے صبر کیا اور حلم سے کام لیا۔ تجھے اس کا بدلہ ملے گا اگر تو اس پر قائم رہا۔ اگر حلیم اپنے حلم پر باقی نہیں رہتا تو فرشتے اس سے ناراض ہو کر چلے جاتے ہیں۔

ایک سو چوراسی واں باب

حفظ لسان و خموشی

(باب) ۱۸۴

﴿الصَّمْتِ وَحِفْظِ اللِّسَانِ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر قال : قال أبو الحسن الرضا علیہ السلام : من علامات الفیہ الحلم والیلم والصمت ؛ إن الصمت باب من أبواب الحکمة إن الصمت یکنسب المحبة إنه دلیل علی کُلِّ خیر .

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے علم دین کی ایک علامت حلم ، علم و خموشی ہے خموشی ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں سے ، خموشی محبت کو حاصل کرتی ہے اور وہ دلیل ہے ہر نیکی کی۔

۲۔ عنہ ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبد اللہ بن سنان ، عن أبي حمزة قال : سمعت أبا جعفر علیہ السلام یقول : إننا شیعنا الخرس .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمارے شیعہ لغو اور باطل کلام سے خاموش رہتے ہیں۔

۳۔ عنہ ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي عیسیٰ الجوزینی ، قال : شهدت أبا عبد اللہ علیہ السلام وهو یقول لیمولیٰ له یقال له سالم۔ ووضعه یدہ علی شفتیه وقال : - یا سالم احفظ لسانک تسلّم ولا تحمیل الناس علی رقابتنا .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے غلام سالم سے فرمایا دروغ بیکہ آپ کا ہاتھ اس کے منہ پر رکھا تھا کہ سالم اپنی زبان کو روک صبر و سالم رہے گا لوگوں کو ہماری گردنوں پر سوار نہ کرے۔

۴۔ عنہ ، عن عثمان بن عیسیٰ قال : حضرت أبا الحسن صلوات اللہ علیہ و قال له رجل : أوصنی فقال له : احفظ لسانک تعز ولا تمکن الناس من فیادک فتذل رقبتک .

۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے درآنحالیکہ ایک شخص آپ سے نصیحت خواہ ہوا۔ اپنی زبان کو روک عزت پائے گا اور لوگوں کے ہاتھ میں اپنی رسی نہ دے کہ وہ ذلت کے ساتھ تجھے کھینچے پھر س کے یعنی تیری بات کی گرفت کر کے تجھے ذلیل کریں گے

۵۔ عَنْهُ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله لِرَجُلٍ أَنَّهُ : أَلَا ذَلِكَ عَلَى أَمْرٍ يُدْخِلُكَ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ ؟ قَالَ : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : أَنْزِلْ مَعَا أَنَا لَكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَإِنْ كُنْتَ أَخْوَجَ يَمِينٍ أَيْبَلُهُ ؟ قَالَ : فَأَنْصُرُ الظَّالِمَ ، قَالَ : وَإِنْ كُنْتَ أضعفَ يَمِينٍ أَنْصُرُهُ ؟ قَالَ : فَأَصْنَعُ لِلْآخِرِيِّ - يَعْنِي أُشْرَ عَلَيْكَ - قَالَ : فَإِنْ كُنْتَ أَخْرَقَ يَمِينٍ أَصْنَعُ لَهُ ، قَالَ : فَأَصْنَعُ لِسَانَكَ الْإِمِينَ حَيْرًا ، أَمَا يَسْرُكَ أَنْ تَكُونَ فِيكَ حَصَلَةٌ مِنْ هَذِهِ الْخِصَالِ تَجْرُكَ إِلَى الْجَنَّةِ .

۵۔ فرمایا رسول اللہ نے ایک شخص سے جو آپ کے پاس آیا تھا کیا میں تجھے ایسی بات بتاؤں کہ اللہ تجھے جنت میں داخل کرے اس نے کہا ضرور یا رسول اللہ ، فرمایا جو خدا نے تجھے دیلے تو اسے دوسروں کو دے اس نے کہا اگر میں خود ہی محتاج ہوں تو فرمایا تو پھر مظلوم کی مدد کر، اس نے کہا کہ اگر میں کمزوری کے باعث امداد نہ کر سکوں ، فرمایا تو جو کم فہم ہو اس کی فہم درست کر اس نے کہا اگر میں خود ہی کم فہم ہوں فرمایا تو امر خیر کے سوا اور ہر بات میں خاموش رہ ، اگر ان میں سے ایک خصلت بھی تیرے اندر پائی جائے گی تو وہ تجھے جنت میں لے جائے گی۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لَقَمَانُ لِابْنِهِ : يَا بُنَيَّ إِنْ كُنْتَ زَعَمْتَ أَنَّ الْكَلَامَ مِنْ فِضْوٍ ، فَإِنَّ الشُّكُوتَ مِنْ ذَهَبٍ .

۶۔ فرمایا ابو جعفر صادق علیہ السلام نے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اے فرزند اگر تیرے گمان میں کلام چاندی ہے تو خوشی سونا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَلْبِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : أَمْسِكْ لِسَانَكَ . فَإِنَّهَا صِدْقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى تَفْسِيكَ ، ثُمَّ قَالَ : وَلَا يَعْرِفُ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَحْزَنَ مِنْ لِسَانِهِ .

۷۔ رسول اللہ نے فرمایا اپنی زبان کو روک کہ یہ تمہارے لئے صدقہ ہوگا یعنی باعثِ رذیلا ، پھر فرمایا۔ بندہ بغیر اپنی زبان کو روکے حقیقت ایمان کو نہیں جانتا۔

۸- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قَبْلَهُمْ كَفَرُوا أَيَدْيُهُمْ» قَالَ : يَعْنِي كَفَرُوا أَلَيْسَتْكُمْ .

۸- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس کلام خدا کے متعلق، کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جن سے کہا گیا تم اپنے ہاتھ روک لو یعنی اپنی زبانوں کو روک لو۔

۹- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَلْبِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : نَجَاةُ الْمُؤْمِنِ [فِي] حِفْظِ لِسَانِهِ .

۹- رسول اللہ نے فرمایا۔ مومن کی نجات زبان کے روکنے میں ہے۔

۱۰- يُونُسَ ، عَنْ مُنْتَسَى ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ أَبُو دَرْدٍ - رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ : يَا مُنْتَسَى الْعِلْمُ إِنَّ هَذَا اللِّسَانَ مِفْتَاحُ خَيْرٍ وَمِفْتَاحُ شَرٍّ فَأَحْتِمِ عَلَى لِسَانِكَ كَمَا تَحْتِمُ عَلَى ذَهَبِكَ وَوَرَقِكَ (۱) .

۱۰- ابو ذر نے فرمایا۔ اے علم کے جو یا یہ زبان نیکی کی کلید ہے اور بدی کو بھی تو اپنی زبان پر اسی طرح مہر لگا۔ جیسے سونے اور کاغذ پر لگا ہے۔

۱۱- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْخَشَابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ الْمَسِيحُ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَكْثِرُوا الْكَلَامَ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ ، فَإِنَّ الَّذِينَ يَكْثِرُونَ الْكَلَامَ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ قَاسِيَةٌ قُلُوبُهُمْ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ .

۱۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسیح نے فرمایا ہے سوائے ذکر خدا زیادہ کلام نہ کرو جو ذکر خدا کے علاوہ زیادہ کلام کرتے ہیں ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں لیکن وہ جانتے نہیں۔

۱۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا وَكُلُّ عَضْوٍ مِنْ أَعْضَاءِ الْجَسَدِ يَكْتَفِرُ اللِّسَانَ يَقُولُ : نَشَدْنَاكَ اللَّهُ أَنْ نَعْدَبَ بِكَ .

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ جسم کا ہر ایک عضو زبان کو کافر بنا تا ہوا وہ یہ نہ کہتا ہو خدا کی قسم ہم تیری وجہ سے عذاب دیئے جائیں گے۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْرَمِ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ لِسَانَ ابْنِ آدَمَ يُشْرَفُ عَلَى جَمِيعِ جَوَارِحِهِ كُلِّ صَبَاحٍ فَيَقُولُ : كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : بِخَيْرٍ إِنْ تَرَ كُنْتَا ، وَيَقُولُونَ : اللَّهُ أَفْنَا وَ يُنَاشِدُونَهُ وَيَقُولُونَ : إِنَّمَا ثَنَابٌ وَ نَعَاقِبُ بِكَ .

۱۳۔ فرمایا علی بن حسین علیہ السلام نے کہ زبان بنی آدم کے تمام اعضاء سے ہر صبح کو پوچھتی ہے تم نے کس حالت میں بسر کی، وہ کہتے ہیں کہ اگر تو ہم کو چھوڑ دے تو نیکی میں گزرتی ہے۔ اللہ اللہ ہم میں ہے اور اس کو قسم دے کر کہتے ہیں ہمیں ثواب بھی تیری وجہ سے ملے گا اور عذاب بھی تیری وجہ سے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْقَضِيِّ بْنِ شاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ؛ عَنْ قَيْسِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ - وَ ذَكَرَ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ مِنْ أَصْحَابِنَا - رَفَعَهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي فَقَالَ : اخْفِظْ لِسَانَكَ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ : اخْفِظْ لِسَانَكَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي ، قَالَ : اخْفِظْ لِسَانَكَ . وَيَحْكُ وَهَلْ يَكْبُ النَّاسُ عَلَى مَا خَرِجَهُمْ فِي النَّارِ الْأَحْطَايِدُ أَلْسِنَتِهِمْ .

۱۴۔ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا اپنی زبان کو روکے رہو۔ لوگ اسی زبان کے تمجید میں اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

۱۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَمَّنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ لَمْ يَحْسِبْ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ كَثُرَتْ خَطَايَاهُ وَ حَضَرَ عَذَابُهُ .

۱۵۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنے کلام کا اپنے عمل سے حساب نہیں رکھتا یعنی اس کو کم کرتا ہے اور بیکواس زیادہ کرتا ہے تو اس سے خطائیں زیادہ سرزد ہوتی ہیں اور اس کے لئے عذاب موجود ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَمْدُبُ اللَّهُ اللِّسَانَ بِمَدَابٍ لَا يُعْدَبُ بِدَشِيئَةٍ مِنَ الْجَوَارِحِ فَيَقُولُ : أَيُّ رَبِّ

عَذَابُهَا لَمْ تَعَذِّبْ بِهِ شَيْئًا ، فَيَقَالُ لَهُ : خَرَجْتَ مِنْكَ كَلِمَةً فَبَلَّغْتَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا
فَسَمِعَكَ بِهَا الدَّمُ الْحَرَامُ وَانْتَهَبَ بِهَا الْمَالَ الْحَرَامُ وَانْتَهَبَ بِهَا الْقَرْمُوحَ الْحَرَامَ ، وَعِزَّتِي [وَجَلَالِي]
لَا عَذَابَ بِسُوءِ عَذَابٍ لَّا عَذَابُ بِهِ شَيْئًا مِنْ جَوَارِحِكَ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے خدا زبان کو وہ عذاب دے گا جو عذاب اعضاء میں سے
کسی کو نہ دے گا زبان کہے گی اے میرے پروردگار تو نے مجھے ایسا عذاب دیا جو اور کسی عضو کو نہ دیا کہہ جائے گا تو نے ایسے
کلمات نکلے جو مشرق سے مغرب تک پہنچے ان کی وجہ سے بیگناہوں کے خون بہائے گئے لوگوں کا جائز مال لوٹا گیا اور ناجائز
شرکاء ہوں سے زنا کیا گیا اور لپٹے عزت و جلال کی قسم میں تم کو وہ عذاب دوں گا جو بدن کے کسی اور عضو کو نہ دوں گا۔

۱۷ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ شَوْمٌ فَمِنِّي اللَّيْسَانُ

۱۷۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر کسی شے میں بدبختی ہے تو وہ انسان کی زبان ہے۔

۱۸ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُعْتَمِدٍ ، جَمِيعًا :
عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : كَانَ الرَّجُلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا أَرَادَ الْعِبَادَةَ صَمَّتْ
قَبْلَ ذَلِكَ عَشْرِينَ .

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ بنی اسرائیل میں جب کوئی عابد ارادہ عبادت
کرتا تھا تو دس برس تک پہلے خاموش رہتا تھا۔

۱۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْفَيْفَارِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ رَأَى مَوْضِعَ كَلَامِهِ مِنْ عَمَلِهِ
قَرَأَ كَلَامَهُ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ .

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو عمل کے لحاظ سے اپنے کلام پر نظر کرتا ہے وہ کم
بوتلے ہے سوائے اس کے جس کا ارادہ کرے یعنی ذکر خدا۔

۲۰ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
يَسَارٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : فِي حِكْمَةِ آلِ إِدَاوُدَ : عَلَى الْعَاقِلِ أَنْ يَكُونُوا
عَارِفًا بِرَمَانِهِ ، مُقْبِلًا عَلَى شَأْنِهِ ، حَافِظًا لِيَلْسَانِهِ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اولادہ اود کی حکمتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ مرد عاقل پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کا عابد ہو یعنی اپنی عمر کے لحاظ سے کام کرے اور اپنی شان کا خیال رکھتے ہوئے اور اپنی زبان کی روک تھام کرتے ہوئے۔

۲۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رِبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَزَالُ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَكْتَبُ مُخِينًا مَا ذَامَ سَاكِنًا ، فَإِذَا تَكَلَّمَ كَتَبَ مُخِينًا أَوْ مُسِيئًا .

۲۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تک بندہ مومن ساکت رہتا ہے وہ نیکی کرنے والا ہمیشہ لکھا جاتا ہے اور جب بولتا ہے تو پھر جب بولتا ہے تو پھر نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے یا بدی کرنے والا۔

ایک سو پچاسی والی باب

مدارات

۱۸۵ (بابُ المَدَارَاتِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ لَمْ يَتِمَّ لَهُ عَمَلٌ : وَدَخَّ يَخْجُرُهُ عَنْ مَعَايِ اللَّهِ وَخَلَقَ يُدَارِي بِهِ النَّاسَ وَحِلْمٌ يَرُدُّ بِهِ جَهْلَ الْجَاهِلِ .

۱۔ رسول اللہ نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن کے بغیر عمل تمام نہیں ہوتا۔ پرہیزگاری جس کی وجہ سے خدا کی نافرمانی سے رُکے خلق جس کی وجہ سے وہ لوگوں سے بمدارات پیش آئے اور حلم جس کی وجہ سے جاہل کی جہالت کو روک دیا جائے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرَ عليه السلام يَقُولُ : جَاءَ حَبْرٌ مَبْلُوعٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ رَبُّكَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ : ذَارِ خَلْقِي .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کا رب سلام کہتا ہے کہ تم میری مخلوق سے بمدارات پیش آؤ۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ

السَّحْسَانِي، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : فِي التَّوَاذِ مَكْتُوبٌ - فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عليه السلام - : يَا مُوسَى اَكْتُم مَكْتُومَ سِرِّي فِي سِرِّ بَرِّكَ وَأَظْهِرْ فِي عَلَانِيَتِكَ الْمُدَاازَةَ عَنِّي لِعِدْوِي وَعِدْوِكَ مِنْ خَلْقِي وَلَا تَسْتَسِيبْ لِي عِنْدَهُمْ بِأَظْهَارِ مَكْتُومِ سِرِّي فَتَشْرَكَ عِدْوُكَ وَعِدْوِي فِي سَبْتِي .

۳- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ مناجات کی موسیٰ سے اللہ نے اور فرمایا۔ اے موسیٰ کہ میرے راز کو اپنے دل میں چھپائے نہ ظہور ظاہر کر دیری طرف سے ملائمت کو اپنے دشمن اور میرے دشمن پر اور میرے لئے ان کی گالیاں حاصل نہ کرو، میرے راز ہائے سرستہ کو ظاہر کر کے ورنہ مجھے دشنام دلوانے میں میرے دشمن کے ساتھ تم بھی شریک ہو جاؤ گے یعنی اگر سرعون اور اس کے شکر والے تم سے پوچھیں مابال القرون اولیٰ رہمارے باپ دادا جو مر گئے ان کا کیا حال ہے، تو ان کے جواب میں کہو اس کا علم اللہ کو ہے یہ نہ کہو کہ وہ عذاب الہی میں گرفتار ہیں کیونکہ یہ ان کو برا لگے گا اور وہ تمہارے خدا کو اور تم کو گالیاں دیں گے۔

۴ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيْعٍ، عَنْ حَمْرَةَ بِنِ بَزِيْعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَمْرُنِي رَبِّي بِمُدَاازَةِ النَّاسِ كَمَا أَمْرُنِي بِإِدَاءِ الْقَرَائِضِ .

۴- فرمایا ابو عبد اللہ نے کہ رسول اللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میرے رب نے مجھے لوگوں کے ساتھ بخلق و مدارا پیش آنے کا حکم دیا ہے اسی طرح جیسے ادائے قرض کا۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بِنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مُدَاازَةُ النَّاسِ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالرِّقُّ فِيهِمْ نِصْفُ الْعَيْشِ . ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : خَالِطُوا الْأَيْرَاسِيْرَ أَوْ خَالِطُوا الْفَجَّارَ جَهَاراً وَلَا تَمْلُؤُوا عَلَيْهِمْ قَيْظِلْمُوكُمْ، فَإِنَّهُ سَبَاتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ لَا يَنْجُو فِيهِ مِنْ دَوِي الدِّينِ إِلَّا مَنْ ظَنَّنَا أَنَّهُ أَبْلَهُ وَصَبَّرَ نَفْسَهُ عَلَيَّ أَنْ يُقَالَ [لَهُ] إِنَّهُ أَبْلَهُ لِأَعْقَلِ لَهُ .

۵- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں سے بمداراة پیش آنا نصف ایمان ہے اور ان سے نرمی کرنا نصف عیش، پھر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا نیکیوں سے اظہار دوستی پوشیدہ طور سے کرو، یعنی دل سے اور فاجروں سے ظاہری طور پر تاکہ وہ تمہیں ستائیں اور ان کی خطاؤں کو ان پر ظاہر نہ کرو ورنہ وہ تم پر ظلم کریں گے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ دینداروں میں صرف وہی لوگ نجات پائیں گے جن کو بے وقوف اور کوتاہ سمجھا جائے گا پس

صبر کرو اس پر کہ لوگ یہ کہیں کہ بیوقوف ہے اسے عقل نہیں۔

۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ قَوْمًا مِنَ النَّاسِ قَلَّتْ مُدَارَاتُهُمْ لِلنَّاسِ فَأَتَفَوْا مِنْ قُرَيْشٍ وَأَيَّمُ اللَّهِ مَا كَانَ بِأَحْسَابِهِمْ بَأْسٌ وَإِنَّ قَوْمًا مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ حَسَنَتْ مُدَارَاتُهُمْ فَأَلْحِقُوا بِالْبَيْتِ الرَّفِيعِ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : مَنْ كَفَّ يَدَهُ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّمَا يَكْفُ عَنْهُمْ يَدًا وَاحِدَةً وَيَكْفُونَ عَنْهُ أَيْدِي كَثِيرَةٍ .

۶- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک قوم لوگوں میں ایسی ہے کہ وہ لوگوں میں مدارات کا برتاؤ کم کرتے ہیں اور لوگ قریش سے الگ ہو گئے واللہ ان کے حسب میں کوئی عیب نہ تھا مگر چونکہ انھوں نے برابر تاؤ کیا لہذا وہ آئمہ ضلالت کے پیغمبر میں بھنس گئے اور چونکہ غیر قریش تھے لہذا وہ خانوادہ گرامی (بنی ہاشم) سے ملحق رہے پھر سرمایا خوش شخص لوگوں سے اپنا ہاتھ روکے رہتا ہے تو اس کا ایک ہاتھ رکھنے سے بہت سے ہاتھ رک جاتے ہیں۔

ایک سو چھیاسی وال باب رفیق

(بَابُ الرَّفِيقِ) ۱۸۶

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ فُقْلًا وَقُقْلُ الْإِيمَانِ الرَّفِيقُ .

۱- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر شے کے لئے ایک قفل ہوتا ہے اور ایمان کا قفل ہیرمانی اور نرم دلی ہے (جو شیطان کے دغٹلے کو روکنے والا ہے)۔

۲ - وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ قَسَمَ لَهُ الرَّفِيقُ قَسِمَ لَهُ الْإِيمَانُ .

۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کو نرم دلی مل گئی اس کو ایمان مل گیا۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يَحْيَى الْأَزْرَقِيِّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفِيقَ ، فَمَنْ رَفِيقَهُ بِإِمَارَةٍ تَسْلِيْلُهُ أَصْفَانَهُمْ وَمُضَادَّتُهُمْ لِهَوَاهِمِهِمْ وَقُلُوبِهِمْ ، وَمَنْ رَفِيقَهُ بِهِمْ أَنَّهُ يَدْعُهُمْ عَلَى الْأَمْرِ يُرِيدُ إِذَانَهُمْ عَنْهُ رَفِيقًا بِهِمْ .

۷۔ رسول اللہ نے فرمایا رفق میں زیادتی اور برکت ہے اور جو اس سے محروم ہے وہ نیر سے محروم ہے۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا زُوِيَ الرَّفْقُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ الْأَرْوِيِّ عَنْهُمْ الْخَيْرُ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جس گھرانے میں رفق و مہربانی نہیں وہاں نیر نہیں۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ التَّقْفِي، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَارٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَرْقَمَ الْكُوفِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ أُعْطُوا حَظَّهُمْ مِنَ الرَّفْقِ فَقَدْ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فِي الرَّزْقِ؛ وَالرَّفْقُ فِي تَقَدُّرِ الْمَعْشَقَةِ خَيْرٌ مِنَ السَّعَةِ فِي الْمَالِ؛ وَالرَّفْقُ لَا يَعْجِزُ عَنْ شَيْءٍ وَالتَّبَذِيرُ لَا يَبْقَى مَعَهُ شَيْءٌ؛ إِنْ أَلَّ اللَّهُ هَرَجًا وَجَلَّ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ.

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جن گھر والوں کو خرچ میں مہواری اور میاں نہ روی دی گئی ہے وہاں اللہ ان کے رزق میں وسعت دیتا ہے اور رفق کی مال کی صورت میں بہتر ہے تاہم یہ بہ نسبت زیادتی مال کی صورت کے اور مہواری اور میاں نہ روی کسی چیز میں عاجز نہیں بناتا اور مال کا تلف کرنا کوئی شے باقی نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ صاحب رفق ہے اور رفق کو دوست رکھتا ہے

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ رَفَعَهُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ إِسْحَامِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي - وَجَرَى بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ كَلَامٌ فَقَالَ لِي - اِرْفَقْ بَيْنَهُمَا فَإِنَّ كُفْرَ أَحَدِهِمْ فِي غَضَبِهِ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ كَانَ كُفْرُهُ فِي غَضَبِهِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میرے اور قوم کے ایک شخص کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی کہ امام موسیٰ کاظم نے سرمایا نرمی سے بات کر دے ممکن ہے غصہ میں کوئی ان میں سے کفر کا کلمہ کہہ جائے۔ نہیں ہے بہتری اس شخص کے لئے جو غصہ میں کلمہ کفر کہے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَشَّانٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَكْرَبَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: الرَّفْقُ نِصْفُ الْعَيْشِ.

۱۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میاں نہ روی آدھا عیش ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُبْغِضُ الْعُنْفَ، فَإِذَا رَكِبْتُمُ الدَّوَابَّ الْمُجْتَفَاءَ فَرْتُمْ لَوْهَا مَنَازِلَهَا فَإِنْ كَانَتْ الْأَرْضُ مُجَدَّبَةً فَأَنْجُوا عَنْهَا وَإِنْ كَانَتْ مُخْصِبَةً فَأَنْزِرْ لَوْهَا مَنَازِلَهَا.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رفق کو دوست رکھتا ہے اور رفق والے کی مدد کرتا ہے اگر تم کمزور چوپایہ پر سفر کر رہے ہو تو چاشت اور نماز کے وقت اتر پڑو اگر زمین بے گیاه ہو تو اسے طے کر جاؤ اور اگر سبزہ دار ہو تو وہاں اتر کر نماز پڑھو اور اپنی ضروریات پوری کرو، چوپایہ بھی وہاں گھاس کھالے گا اور کچھ دیر وہاں آرام مل جائے گا

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَوْ كَانَ الرِّفْقُ خَلْقًا يَرَى مَا كَانَ مِثْلًا خَلَقَ اللَّهُ شَيْءًا أَحْسَنَ مِنْهُ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر رفق کوئی مخلوق ہوتا تو مخلوقات انہی میں کوئی اس سے زیادہ حسین نہ ہوتا۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَدَّادٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا ﷺ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَمِنْ رَفْقِهِ بِكُمْ تَسْلُبُ أَصْفَانِكُمْ وَ مُضَادَّةٌ قُلُوبِكُمْ وَإِنَّهُ لَيُرِيدُ تَحْوِيلَ الْعَبْدِ عَنِ الْأَمْرِ فَيَتَرَكُهُ عَلَيْهِ حَتَّى يُحَوِّلَهُ بِالرَّيْحِ ، كَرَاهِبَةً تَنَاقُلُ الْحَقِّ عَلَيْهِ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر جعفر صادق علیہ السلام نے، اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور جس میں تم میں سے رفق پایا جاتا ہے اس کے دل سے کینے دور ہو جاتے ہیں اور وہ خواہش نفسانی کی ضد میں کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے اس مشکل کو اپنے بندہ سے ہٹا دیتا ہے اور اس حکم کا نسخہ لاکر نسخ کر دیتا ہے تاکہ امر حق اس پر بار نہ ہو۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا صَلَّحَبَ اثْنَانِ إِلَّا كَانَ أَحَدُهُمَا أَجْرًا وَأُحِبَّهُمَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَرْفَقَهُمَا بِضَاحِيَةٍ .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلح کرنے والے دو شخصوں کو ان دونوں میں از روئے اجر اور ان دونوں میں زیادہ خدا کا دوست وہ ہوگا جو ان میں اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْبَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ قُسَيْبِ بْنِ عُثْمَانَ .
 قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : مَنْ كَانَ رَقِيقًا فِي أَمْرِهِ نَالَ مَا يُرِيدُ مِنَ النَّاسِ .
 (۱) ایام بریدت ان سادہ نے ہر شخص صاحبِ رفق ہے وہ لوگوں سے جو پائے کا ارادہ کرے گا پائے گا۔

پیک سوستاسی واں باب تواضع

(بابُ التَّوَاضُّعِ) ۱۸۷

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
 ﷺ قَالَ : أُرْسِلَ النَّجَاشِيُّ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ أَصْحَابِهِ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ لَهُ جَالِسٌ
 عَلَى النَّرَابِ وَ عَلَيْهِ خَافِقَانُ النَّبَابِ قَالَ : فَقَالَ جَعْفَرٌ لِعَلَّيْ : فَأَشْفَقْنَا مِنْهُ حِينَ رَأَيْنَاهُ عَلَى تِلْكَ
 الْحَالِ ، فَلَمَّا رَأَى مَا بَيْنَا وَنَحْنُ رُجُوهَا قَالَ :

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَصَّرَ نَجْدًا وَأَقْرَبَ عَيْتَهُ ، أَلَا أَبَشِيرُكُمْ ؟ قُلْتُ : بَلَى أَيُّهَا الْمَلِكُ ، فَقَالَ : إِنَّهُ
 جَاءَنِي السَّاعَةُ مِنْ نَحْوِ أَرْضِكُمْ عَيْنٌ مِنْ عِيُونِي هُنَاكَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَصَّرَ نَبِيَّهُ مُحَمَّدًا
 ﷺ وَأَهْلَكَ عَدُوَّهُ وَأَيَّرَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ ؛ التَّمَوُّا يُوَادُّ يُقَالُ لَهُ بَدْرٌ كَثِيرٌ الْأَرَاكِ لَكَ أَنِّي
 نَظَرْتُ إِلَيْهِ حَيْثُ كُنْتُ أَدْعُو لِسَبِيحِي هُنَاكَ وَ هُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَمْرَةَ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرٌ : أَيُّهَا الْمَلِكُ
 مَا لِي أَرَاكَ جَالِسًا عَلَى النَّرَابِ وَ عَلَيْكَ هَذِهِ الْخُفَّانِ ؟ فَقَالَ لَهُ : يَا جَعْفَرُ إِنَّا نَجِدُ فِيمَا
 أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى عِبَسِي ﷺ أَرْبَ مِنْ حَقِّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يُخَدِّثُوا لَهُ تَوَاضُعًا عِنْدَمَا يُخَدِّثُ لَهُمْ مِنْ
 نِعْمَةٍ فَلَمَّا أَحَدَّثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِي نِعْمَةً بِمُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدَّثْتُ لِهَذَا التَّوَاضُّعِ فَلَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ
 ﷺ قَالُوا لِأَصْحَابِهِ إِنْ التَّقَدُّةُ تَزِيدُ صَاحِبَهَا كَثْرَةَ فَتَصَدَّقُوا بِرَحْمَتِ اللَّهِ ، وَإِنَّ التَّوَاضُّعَ يَزِيدُ
 صَاحِبَهُ رِفْعَةً ، فَتَوَاضَعُوا بِرَفْعِ اللَّهِ ، وَإِنَّ الْعَمَلِيزِيدُ صَاحِبَهُ عِزًّا ، فَاعْمَلُوا بِعِزِّ اللَّهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نجاشی بادشاہ حبشہ نے جناب جعفر اور ان کے اصحاب کو کربلا
 بھیجا وہ لوگ آئے تو دیکھا کہ وہ اپنے مکان میں غائب پر بیٹھ ہے اور پرانا لباس پہنے ہوئے ہے جعفر کا بیان ہے کہ ہم اس
 کی یہ حالت دیکھ کر رُڑ گئے جب اس نے ہمارے چہروں کا تفریق دیکھا تو کہنے لگا۔ محمد ہے اس خدا کا جس نے محمد کی نصرت

کی اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ کیا میں خوشخبری سناؤں، میں نے کہا فرورسے بادشاہ، اس نے کہا میرے پاس ابھی ابھی تمہارے ملک کی طرف سے میرا ایک جاسوس آیا ہے جو وہاں رہتا ہے اور یہ خبر لایا ہے کہ خدا نے اپنے نبی محمد کی مدد کی، ان کے دشمنوں کو ہلاک کیا اور سلاسل سلاسل نامور قریشیں قید کر لئے گئے یہ مقابلہ مقام بدر میں ہوا تھا جہاں پیلو کے درخت بکثرت ہیں گویا میں اپنے کو وہاں دیکھ رہا ہوں جبکہ میں اپنے آقا کے جو بیٹے ہوں سے تھا اونٹ چراتا تھا۔

یہ اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ نبی شامی کا باپ بادشاہ تھا اور نبی شامی کے چچا کے بارہ لڑکے تھے ان سب نے اس کو مار ڈالا اور نبی شامی کو غلام بنا کر بنی ہضہ کے تاجر کے ہاتھ فروخت کر ڈالا جو اسے مجاز لے آیا اور اونٹ چرانے کی خدمت اس کے سپرد کی، چونکہ نبی شامی کے چچا زاد بھائیوں میں سلطنت کرنے کی اہلیت نہ تھی لہذا لوگ مجاز لے آئے اور نبی شامی کو لے جا کر بادشاہ بنا دیا۔

جناب جعفر نے کہا اے بادشاہ یہ تو فرمایے کہ آپ خاک پر کیوں بیٹھے ہیں اور یہ پرانے کپڑے کیوں پہنے ہوئے ہیں اس نے کہا ہم نے جناب عیسیٰ پر نازل ہوئی کتاب میں پڑھا ہے کہ بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ جب کسی نعمت کے وقت بندوں سے بات کریں تو تواضع سے کریں جب خدا نے مجھے محمد جیسے نبی کی نعمت دی تو میں تواضع و انکساری سے بات کیوں نہ کروں یہ تواضع خوشنودی خدا کے لئے ہے جب حضرت رسول خدا کو یہ خبر ملی تو اپنے اصحاب سے یہ فرمایا۔ صدقہ دینے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے تم صدقہ دو اللہ تم پر رحم کرے گا تواضع متواضع کی رفعت کو زیادہ کرتی ہے لہذا تواضع اختیار کرو خدا تمہارا مرتبہ بلند کرے گا اور عفو کرنا عزت کو بڑھاتا ہے پس تم عفو کرو اللہ تمہیں عزت دے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ فِي السَّمَاءِ مَلَائِكِينَ مُوَكَّلِينَ بِالْعِبَادِ ، فَمَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ وَ مَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آسمان میں دو فرشتے بندوں پر موقوف ہیں جو کوئی قربت الی اللہ تواضع کرتا ہے اس کا مرتبہ بلند کرتے ہیں اور جو تکبر کرتا ہے اسے گرا دیتے ہیں۔

۳۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَفْطَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَشِيَّةَ حَبَسِي فِي مَسْجِدِ قُبَا ، فَقَالَ : هَلْ مِنْ شَرَابٍ ؟ فَأَنَاءُ أَوْسُ بْنُ خَوْلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ بِمِثْقَلِ مَخْبِضٍ بِمَسْبَلٍ فَلَمَّا وَضَعَهُ عَلَى فِئِدِ نَحْأَهُ ، ثُمَّ قَالَ : شَرَابَانِ يُكْتَفَى بِأَحَدِهِمَا مِنْ سَاحِيهِ لِأَشْرَبُهُ وَلَا أَحْرَمُهُ وَلَكِنْ أَنْوَاعُ اللَّهِ ، فَإِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ تَكَبَّرَ خَفَضَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ أَفْضَدَ فِي مَعْشَرِيهِ رَفَعَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ بَدَّرَ حَرَمَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ الْعَوْنِ أَحَبَّهُ اللَّهُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شب پنجشنبہ میں رسول اللہ نے مسجد قبا میں اقطار صوم کیا اور فرمایا کچھ پینے کے لئے بھی ہے اوس ابن خول انصاری دہی میں شہد ملا ہوا لے آئے حضرت نے منہ سے لگا کر اسے الگ کر لیا اور فرمایا دو چیزوں کی کیا ضرورت ہے جب کہ ایک ہی کافی ہے۔ میں دونوں کو نہ پیوں گا۔ میں حرام نہیں کرتا۔ بلکہ بلحاظ تواضع خوشنودی خدا کے لئے ایسا کرتا ہوں جو تواضع پسند ہے خدا اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اس کو ذلیل کرتا ہے اور جو امور معاشرہ میں کفایت شعاری سے کام لیتا ہے اللہ اس پر رزق زیادہ کرتا ہے اور جو فضول خرچی کرتا ہے اللہ اسے رزق سے محروم رکھتا ہے اور جو ذکر مومن شکر کرتا ہے اللہ اس کو دوست رکھتا ہے۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنِ ذَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَقَالَ: مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ اللَّهِ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي جَنَّتِهِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو اللہ کا ذکر اکثر کرتا ہے خدا اسے جنت کے سایہ میں رکھتا ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّعَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَلَكٌ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَجْتَرُّكَ أَنْ تَكُونَ عَبْدًا رَسُولًا مُتَوَاضِعًا أَوْ مَلِكًا رَسُولًا، قَالَ: فَتَنظُرُ إِلَى خَيْرِ مَبْدَأٍ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضِعَ؛ فَقَالَ: عَبْدًا، مُتَوَاضِعًا، رَسُولًا، فَقَالَ الرَّسُولُ: مَعَ أَنَّهُ لَا يَنْفُصُكَ مِثْلُ عِنْدَيْكَ شَيْئًا، قَالَ: وَمِمَّةٌ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِينَ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے کہتا ہے چلے رسول متواضع ہو کہ میرے بندہ ہو اور چاہے رسول رہ کر بادشاہ بنو، حضرت نے فرمایا جبرئیل نے میری طرف دیکھ کر فرمایا اور اشارہ کیا ہاتھ سے کہ تواضع اختیار کرو، حضرت نے فرمایا میں تو عبد متواضع کی صورت میں رسول ہوں۔ فرشتہ نے کہا آپ کے رب کے نزدیک اس صورت میں کوئی شے آپ کے مرتبہ سے کم نہ ہوئی امام نے فرمایا کہ فرشتہ کے پاس خزانہ ارض کی کنجیاں تھیں (جو دیئے آیا تھا)۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: مِنَ التَّوَاضِعِ أَنْ تَرْضَى بِالْمَجْلِسِ دُونَ الْمَجْلِسِ وَأَنْ تُسَلِّمَ عَلَيَّ مَنْ تَلَقَى وَأَنْ تُتْرِكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كُنْتَ مُحِقًّا وَأَنْ لَا تُحِبَّ أَنْ تُحَمَّدَ عَلَيَّ التَّقْوَى.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تواضع یہ ہے کہ کسی مجلس میں نیچے مقام پر بیٹھے اور جس سے ملے اس پر سلام کرے اور جھک کرے کو ترک کرے اگر چہ حق پر ہو اور اسے پسند نہ کرے کہ تقویٰ پر تیری تعریف کرے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ ، عَمَّنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيَّ مُوسَى عليه السلام أَنْ : يَا مُوسَى أَنْتَ دِي لِمَ اصْطَفَيْتُكَ بِكَلَامِي دُونَ خَلْقِي ؟ قَالَ : يَا رَبِّ وَلِمَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيَّ أَنْ يَا مُوسَى إِنِّي قَلْبْتُ عِبَادِي ظَهْرًا لِيَطْمَئِنُّ ، فَلَمْ أَحْذِ فِيهِمْ أَحَدًا أَذَلَّ لِي نَفْسًا مِنْكَ ، يَا مُوسَى إِنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ وَصَعْتَ خَذَكَ عَلَى التُّرَابِ - أَوْ قَالَ : عَلَى الْأَرْضِ .

۷۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف اسے موسیٰ تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی مخلوق کو چھوڑ کر تم ہی کو اپنے کلام سے کیوں مخصوص کیا انھوں نے عرض کی مجھے بتا کہ ایسا کیوں کیا۔ خدا نے وحی کی، اے موسیٰ میں نے اپنے بندوں کی خوب جانچ کی، ان میں سے کسی کے نفس کو میں نے اپنے سامنے تیرے نفس سے زیادہ متواضع نہ پایا۔ جب تو نماز پڑھتا ہے تو اپنے رخسار کو خاک پر رکھتا ہے اور ایک روایت میں ہے زمین پر رکھتا ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَرَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا عَلَى الْمَجْدُومِينَ وَهُوَ رَاكِبٌ جَمَادَةٌ وَهُمْ يَتَفَدَّوْنَ فَدَعَاهُ إِلَى الْغَدَاةِ ، فَقَالَ : أَمَا إِنِّي لَوَلَا أَنِّي صَائِمٌ لَفَعَلْتُ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَمَرَ بِطَعَامٍ ، فَصَنَعَ وَآمَرَ أَنْ يَسْتَوُوا فِيهِ ، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَتَفَدَّوْا عِنْدَهُ وَتَفَدَّى مَعَهُمْ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حضرت علی بن الحسینؑ چند جہڑا میوں کی طرف سے گزرے در آنحالیکہ اپنے حمار پر سوار تھے وہ لوگ ناشتہ کر رہے تھے انھوں نے حضرت سے کھانے میں شرکت کی درخواست کی فرمایا اگر میں روزہ سے نہ ہوتا تو ضرور تمہارے ساتھ کھاتا۔ جب وہاں سے گھر کے تو حکم دیا کہ پر تکلف کھانا تیار کریں جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے ان لوگوں کو ناشتہ پر بلایا اور ان کے ساتھ خود بھی کھایا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ مِنَ التَّوَاضِعِ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ دُونَ شَرَفِهِ .

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تواضع سے ایک امر یہ بھی ہے کہ اپنے مرتبہ سے پست مقام پر بیٹھے۔

١٠ - عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ قَسَّالٍ وَمُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : نَظَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَدِ اشْتَرَى لِعِيَالِهِ شَيْئًا وَهُوَ بِحِمْلَةٍ ، فَمَشَى رَأْدًا لَرَجُلٍ اسْتَحْتَبَى مِنْهُ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اشْتَرَيْتَ لِعِيَالِكَ وَحَمَلْتَهُ إِلَيْهِمْ ، أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشْتَرِيَ لِعِيَالِي الشَّيْءَ ثُمَّ أَحْمِلُهُ إِلَيْهِمْ .

۱۰ - راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبد اللہ نے مدینہ کے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے اپنے عیال کے لئے کچھ سامان خرید کر لے کر چلا جب اس نے حضرت کو دیکھا تو شرمگیا حضرت نے فرمایا اسے شنو یہ تو نے اپنے بال بچوں کے لئے خرید ادرات ان کے پاس لئے جا رہے خدا کی قسم اگر اہل مدینہ کی لعن کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ پسند کرتا کہ اپنے بچوں کے لئے سامان خرید کر کے لے جاؤں۔

١١ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام : يَا دَاوُدُ كَمَا أَنَّ أَقْرَبَ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْمُتَوَاضِعُونَ كَذَلِكَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْمُتَكَبِّرُونَ .

۱۱ - فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی ، اے داؤد جس طرح تو تواضع کرنے والے خدا سے زیادہ قریب ہیں اسی طرح تکبر کرنے والے اس سے زیادہ دور ہیں۔

١٢ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي بَسِيرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي السَّنَةِ الَّتِي قُبِعَ فِيهَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَطَلْتُ : حَيْلُكَ فِذَاكَ مَالِكَ دَبَّحَتْ كِبْشَاوَنَعْرَ فُلَانٌ بِدَلَّةٍ ، قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ نَوْحًا عليه السلام كَانَ فِي السَّفِينَةِ وَكَانَ فِيهَا مَا شَاءَ اللَّهُ وَكَانَتِ السَّفِينَةُ مَأْمُورَةً فَطَافَتْ بِالْبَيْتِ وَهُوَ لَوَائِقُ النَّسَاءِ وَحَلَى سَيْبِلَهَا نَوْحٌ عليه السلام ، فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْجِبَالِ أَنْ يَصْنَعُ سَفِينَةً نَوْحَ عَبْدِ عَلِيِّ بْنِ حَبِيلٍ وَتَكُنْ ، فَتَطَاوَلَتْ وَشَمَخَتْ وَتَوَاصَعَ الْجُودِيُّ وَهُوَ جَبَلٌ عِنْدَكُمْ فَضَرَبَتِ السَّفِينَةُ بِجَوْجُومِهَا الْجِبَلَ ، قَالَ : فَقَالَ نَوْحٌ عليه السلام عِنْدَ ذَلِكَ : يَا مَارِي أَنْتَقِنِ ، وَهُوَ بِالسَّرِيَانِيَّةِ [يَا] رَبِّ أَصْلِحْ ، قَالَ : فَظَنَنْتُ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَزَّ وَجَلَّ مِنْ يَنْقِيهِ .

۱۲ - ابو بصیر سے مروی ہے جس سال امام جعفر صادق علیہ السلام کا انتقال ہونے والا تھا میں مقام منیٰ میں اہم مومن کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ فدراہوں آپ نے قربانی میں مینڈھا ذبح کیا اور فلاں یعنی آپ کے بھائی عبد اللہ افطرح نے اونٹ ٹھکریا۔ فرمایا اے ابو محمد نوحؑ کی تھی میں تھے اور اس میں جو اللہ نے جاہادہ تھا اور کسے

محموم امر نوح تھی۔ اس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور وہ مناسک حج کا آخری طواف نسا تھا اور خدانے کہا میرے بندے نوح نے کشتی کو چھوڑ دیا۔ کہ لے پہاڑو۔ وہ تم میں سے کسی پہاڑ پر جا ٹھہرے۔ بلند پہاڑوں نے ٹکیر کیا اور اپنا سر فز اڑا وہ کبتر ابھارا اور جردی نے جو عراق عرب کا سب سے چھوٹا پہاڑ ہے تواضع کا اظہار کیا۔ پس نوح کی کشتی نے اپنے سینے کو اسی پہاڑ سے ٹکرایا۔ نوح نے بزبان سریانی بارگاہ الہی میں عرض کی۔ خداوند! مجھے غرق ہونے سے بچلے۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ میرا گمان یہ کہ امام علیہ السلام نے اپنی امامت اور عبد اللہ ارفع کے غلط دعوے کی طعن اشارہ کیا۔

۱۳۔ عَنْهُ، عَنْ عَدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَنِّمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَائِيِّ قَالَ : قَالَ : التَّوَّاضُعُ أَنْ تُعْطِيَ النَّاسَ مَا تُحِبُّ أَنْ تُعْطَا. وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ : قُلْتُ : مَا حَادَّةُ التَّوَّاضُعِ الَّذِي إِذَا فَعَلَهُ الْعَبْدُ كَانَ مُتَوَاضِعًا؟ فَقَالَ التَّوَّاضُعُ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَعْرِفَ الْمَرْءُ قَدْرَ نَفْسِهِ فَيُنْزِلُهَا مَنَزِلَتَهَا بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ، لَا يُجِبُّ أَنْ يَأْتِيَ إِلَى أَحَدٍ إِلَّا بِمِثْلِ مَا يُؤْتِي الْبُيُوتَ ، إِنْ رَأَى سَيِّئَةً دَرَأَهَا بِالْحَسَنَةِ ، كَأَنَّهُمُ الْغَيْظُ ، غَافٍ عَنِ النَّاسِ ، وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ .

۱۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے تواضع یہ ہے کہ تم لوگوں کو وہ عطا کرو جسے تم چاہتے ہو کہ کوئی تم کو عطا کرے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا حد تواضع کیا ہے؟ جس کے کرنے پر بندہ عرب عام میں متواضع سمجھا جائے۔ فرمایا تواضع کے درجات ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی قدر جان کر بچے دل سے اپنے کو اس منزلت سے ہست تر دکھائے اور یہ بات پسند کرے کہ دوسروں کو وہی ملے جس کو وہ اپنے لئے چاہتا ہے اور اگر کسی سے بُرائی دیکھے تو اس کا بدلہ نہ لے سکے دے غصہ کا پینے والا تصور کا معاف کرنے والا ہے اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(ختم شد)